

فادو کو دیکھو اور اپنے رب کو بہت اور اسی تسبیح کر  
 اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ والا ہے اور اس کی تسبیح کر



امام ابو جبرائیل عیسیٰ کی کتاب عمل الیوم واللیلة کا اردو ترجمہ

# ذکر الہی

تحقیق و تخریج

بشیر محمد عیون دہشتی

مترجم

حافظ محمد الیاس ابن مولانا عبد القہار

ناشر

مولانا مفتی عبد القہار سلفی

مکتبہ اشاعت الکتاب السنۃ

محمدی مسجد، محمد بن قاسم روڈ، اے۔ ایم۔ عاکراچی

# فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۶	اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کی قبولیت	۷	عرض ناشر
۱۱	صبح کی سنتوں کے بعد کی دعا	۱۱	مقدمہ
۱۱۰	اقامت کے وقت کیا پڑھا جائے	۲۴	زبان کی حفاظت اور ذکر الہی
۱۱۱	سانس پھول جانیکے وقت کیا پڑھے	۲۸	نیند سے بیدار ہو کر پڑھنے کی دعائیں
۱۱۲	سلام پھرنے کے بعد دعا اور ذکر	۳۳	کھڑا ہونے کے وقت کیا کہے
۱۱۳	صبح کی نماز کے بعد دعا اور ذکر	۳۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس
۱۴۴	سورج طلوع ہوتے وقت کیا پڑھے	۳۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اور ٹوپی
۱۴۵	جب کوئی مسجد میں اپنی گتہ چیز کا اعلان کرے	۳۸	بیت الخلاء میں داخلے کی دعا
۱۴۹	جب کوئی مسجد میں خلاف شرع شعر پڑھے	۴۰	بیت الخلاء سے نکل کر پڑھنے کی دعا
۱۵۰	جب کوئی مسجد میں خرید و فروخت کرے	۴۴	وضو کرتے وقت بسم اللہ کہنا
۱۵۱	مسجد میں داخلے اور نکلنے کے وقت کیا پڑھے	۴۶	وضو کے بعد کی دعائیں
۱۵۲	گھر میں داخلے کے وقت کیا پڑھے	۴۹	صبح اور شام کی دعائیں
۱۵۶	گھر میں داخلے پر سلام کرنی فضیلت	۹۰	جمعہ والے دن صبح کی دعا
۱۵۸	جب آئینہ دیکھے تو کیا پڑھے	۹۱	نماز کے لئے نکلنے کے وقت کی دعا
۱۶۱	کان بولنے (بجنے) کی دعا	۹۴	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۱۶۲	سینگ لگوانے پر کیا پڑھے	۹۶	جب اذان سنے تو کیا کہے
۱۶۳	پیر میں ہو جائے تو کیا پڑھے	۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا درود پڑھا جائے
۱۶۹	سر میں تیل لگاتے وقت کیا کہے	۱۰۰	آپ کیلئے وسیلہ جنت میں اعلیٰ مقام کا سوال



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۲۲	مشرکین کو پہلے سلام کرنی کی ممانعت	۱۴۰	گھر سے نکلنے کے وقت پڑھنے کی دعا
۲۲۳	یہود و نصاریٰ کے سلام کا کس طرح جواب دے	۱۴۴	بازار میں جانتی دعائیں
۲۲۴	عورتوں کو پہلے سلام کرنا میں احتیاط	۱۸۱	مہمان کو خوش آمدید کہنا
۲۲۵	مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دینا	۱۸۶	ملاقات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا
۲۳۷	نماز میں چھینک کا جواب	۱۸۷	اپنے مسلمان بھائی سے سہکراتے ہوئے ملنا
۲۳۹	جمائی لینے کا طریقہ	۱۸۹	جانبین کو محبت کا اظہار کرنا
۲۴۲	نیا کپڑا پہننے کی دعا	۱۹۵	اپنے بھائی سے جدائی کے وقت دعا
۲۴۶	ہدیہ دینے والے کے حق میں دعا	۱۹۸	جب کسی چیز پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو
۲۴۷	قرض دینے والے کے حق میں دعا	۲۰۱	پہلے سلام کرنا والے کی فضیلت
۲۵۳	شرک سے بچنے کی دعا	۲۰۲	سلام سے پہلے بات کرنی کی ممانعت
۲۶۵	آندھی کی دعائیں	۲۰۵	سواری والا پیدل والے کو سلام کرے
۲۶۸	بادل گر جانے اور بجلی چمکنے کی دعا	۲۰۶	پیدل چلنے والا گھڑے ہوئے کو سلام کرے
۲۶۹	بارش کے وقت دعا	۲۰۸	کم لوگ زیادہ لوگوں پر سلام کرے
۲۷۲	سستی کے وقت کیا کہا جائے	۲۱۰	چھوٹا بڑے کو سلام کرے
۲۷۴	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا	۲۱۱	مرد عورتوں کو سلام کرے
۲۷۵	جب کیوتر کی آواز سنے	۲۱۲	بڑا بچوں کو سلام کرے
۲۷۶	مغ کی اذان کے وقت کیا پڑھا جائے	۲۱۳	سلام کرنے کا ثواب
۲۷۷	جب گدھا چلے	۲۱۶	اگر جماعت میں سے ایک آدمی سلام کا جواب
۲۷۷	جب حمام میں داخل ہو	۲۱۷	دینے تو سب کی طرف سے کافی ہوگا
۲۸۱	عام لوگوں سے نرم اور اچھی بات کرنا	۲۱۷	علیکم السلام اس طرح سلام کرنی کی ممانعت
۲۸۳	خادم کو بیٹھا کہہ کر مخاطب کرنا	۲۱۸	اپنے بھائی کو کیسے سلام بھیجا جائے
۲۸۷	برے آدمی کی مذمت جائز ہے		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۲۰	غیر مسلم کو سید نہیں کہنا چاہیے	۲۸۹	کسی شخص کی تعریف کرنا
۳۲۱	القاب رکھنا لیسہ مردہ بات نہیں	۲۹۳	جب کوئی شکل آن پڑے
۳۲۴	جائز القاب	۲۹۴	جب کوئی پریشانی ہو
۳۲۵	جس کا نام معلوم نہ ہو اس کے طرح بکارے	۳۰۱	جب حاکم وقت سے خوف ہو
۳۲۸	کسی سبب سے کنیت رکھنا	۳۰۵	جب دیندوں کا ڈر ہو
۳۵۲	بچوں کی کنیت رکھنا	۳۰۹	معمولی نقصان پر بھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنا
۳۵۴	نام اور کنیت کو مختصر کرنا	۳۱۱	اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر شک کرنا
۳۵۶	اپنے دادا کی طرف نسبت کرنا	۳۱۲	ماشا کہنے سے آفت ٹل جاتی ہے
۳۵۷	عورتوں کی کنیت	۳۱۶	گناہوں پر توبہ کرنا چاہیے
۳۵۸	اپنے بھائیوں کے ساتھ مزاح کرنا	۳۱۷	زبان کی تیزی پر کثرت استغفار
۳۶۱	بچوں کے ساتھ مزاح	۳۱۹	زیادہ استغفار کرنے کا ثواب
۳۶۶	جب بچے کو بولنا آجائے تو لا الہ الا اللہ کہنا سکھانا چاہیے	۳۲۴	تمام استغفاروں کا سردار
۳۷۴	جب سورہ بقرہ ختم کی جائے	۳۲۶	جمعہ کے دن استغفار
۳۷۸	سورہ قیامہ مرسلات، والتین کا جواب	۳۲۹	نماز جمعہ کے بعد تینوں قلّے پڑھنا
۳۸۰	روزانہ سو آیات پڑھنے کا ثواب	۳۳۰	جمعہ کے دن کثرت درود
۳۹۰	اپنے ماں باپ پر فدا ہونا	۳۳۱	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سکر درود بھیجا
۳۹۲	غصہ کے وقت اعوذ باللہ پڑھنا	۳۳۲	اسم گرامی سکر درود نہ پڑھنا بدبختی ہے
۳۹۴	گھر میں داخلے کے وقت سلام کرنا	۳۳۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود پڑھا جائے
۳۹۴	کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا	۳۳۵	سردار کے لئے سید کا خطاب
۳۹۹	کھانے کے بعد کی دعا	۳۳۷	سید کہنے کی اجازت
۴۰۵	دودھ پینے کے بعد دعا	۳۳۷	بچوں کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۷۹	آنکھوں میں تکلیف کی وقت دُعا	۴۰۸	روزہ افطار کے بعد کی دُعا
"	سر کے درد اور بخار کی دُعا	۴۱۴	کھانے پر اللہ کی حمد و ثناء
۴۸۰	بخار کا علاج	۴۱۷	سفر کی دعائیں
۴۸۲	بخار کے لئے دم	۴۲۱	سواری پر قدم رکھنے کی دُعا
۴۸۵	نظر کا دم	۴۲۵	کشتی اور بحر کی دُعا
"	سانپ بچھو کے زہر کا علاج	۴۲۶	سفر پر جان بولے کے لئے دُعا
۴۸۶	بچھو کے کاٹے کا دم	۴۳۱	جب سواری راستہ بھٹک جائے
۴۸۸	سانپ کے زہر کا علاج	۴۳۳	سواری جب بے قابو ہو جائے
۴۹۰	درد اور تکلیف میں دم کرنا	۴۳۴	سفر میں جائز گیت گانا
۴۹۱	قرآن مجید حفظ کر سکی دُعا اور عمل	۴۳۸	بلندی پر چڑھنے اور اتر سکی دُعا
۴۸۹	پھوڑے پھنسی کے لئے دم	۴۴۴	بستی کو دیکھ کر دُعا پڑھنا
۴۸۹	نماز میں شیطان کے دوسوں سے	۴۴۸	دوران سفر کہیں ٹھہرنے پر دُعا
۴۸۹	حفاظت کا طریقہ	۴۵۱	جہاد سے واپس آئیے والے کا استقبال
۴۹۵	جب کسی کا لڑکا فوت ہو جائے تو کیا کہے	۴۵۵	مریض کو خوش کریں بیان
۴۹۷	میت کو قبر میں رکھتے وقت دُعا	۴۵۸	مریض کو صبر و تحمل کی تلقین
۴۹۸	میت کی تدفین کے بعد دُعا	۴۶۹	یہود و نصاریٰ کی مزاج پر سی کرتے
۴۹۹	مرحوم کے گھر والوں سے تعزیت	۴۷۰	وقت اسلام کی دعوت دینا
۵۰۱	قبرستان جا کر دُعا کرنا	۴۷۲	آخرت کے بدیہی بنیائیں سزا کا مطالبہ منع ہے
۵۰۶	استخارہ کی تعلیم	۴۷۴	مصیبت یا دُعا پر اتنا اللہ الخ پڑھنا
۵۱۱	جب کسی عورت سے شادی کرے تو	۴۷۶	دُشمنان اسلام کی موت پر اللہ کی تعریف کہے
	کیا کہے	۴۷۷	زنہ کی سے مایوسی پر کیا دُعا کرے
۵۱۱	دولہا کو میاں کا ہا دینے کا طریقہ	۴۷۸	انتقال کی وقت اہل خانہ کو تسلی دینا

صفحہ	مضامین	مضامین
۵۱۸	بیوی سے جماع کے وقت کی دعا	بلکہ کہنا یوں چاہیے کہ جو اللہ چاہے پھر
۵۱۹	بیوی کے ساتھ نرمی اور درگزر کرنا	۵۷۲ فلاں چاہے -
۵۲۰	بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا	۵۷۳ دشمن سے مقابلے کے وقت دعا
۵۲۱	بیوی کو راضی کرنے کے لئے غلط بیانی کی اجازت	۵۷۶ عصر کے بعد ذکر الہی کی فضیلت
۵۲۳	بیوی کے راز بیان کرنے کی ممانعت	۵۹۳ قل یو اللہ احد دو سو بار پڑھنے کا ثواب
۵۳۰	بچے کی پیدائش کے وقت عمل	بینی آیات پڑھنے کی فضیلت
۵۳۳	نومولود بچے کی پیش کیا معاملہ کیا جائے	۵۹۷ چالیس آیات پڑھنے کی فضیلت
۵۴۱	دماغی مریض کا علاج	۵۹۸ پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت
۵۴۳	آسیب و جہات کے اثرات کا عمل	۵۹۹ دس آیات پڑھنے کی فضیلت
۵۴۸	بچوں کی حفاظت کی دعا	۶۰۱ ایک ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت
۵۵۴	پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا	۶۰۸ وتر کے بعد کی دعا
۵۵۹	چاند کی طرف دیکھ کر کیا کہے	۶۰۹ بستر پر لیٹتے وقت دعا
۵۶۰	مغرب کی اذان سن کر دعا	۶۱۷ سونے سے قبل وضو کر سکی فضیلت
۵۶۲	سہیل ستارے کو دیکھنے کی دعا	۶۱۸ نیند میں ڈرنے کی دعا
۵۶۳	جرب تارہ ٹوٹے	۶۳۴ نیند نہ آنے کی دعائیں
۵۶۴	زہرہ قاصدے کے بارے میں	۶۵۵ لیلۃ القدر کی دعا
۵۶۷	نماز مغرب کے بعد دعا	۶۵۶ اچھا خواب دیکھنے تو اللہ کی تعریف کرے
۵۶۹	رجب کا چاند دیکھنے پر دعا	۶۵۷ بُرا خواب دیکھ کر اعوذ باللہ الخ پڑھے
۵۶۶	اجازت طلب کرنا	۶۵۹ بُرے خواب کو کسی سے ذکر نہیں کرے
۵۶۸	گھر میں داخلے کی اجازت کا صحیح طریقہ	۶۶۰ خواب کی تعبیر بتانا اور دعا دینا
	یہ نہیں کہنا چاہیے جو اللہ چاہے اور فلاں	۶۶۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل حمیدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرضِ ناشر

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبد القہار صاحبِ نائب امیر عجمت غریبا را الہدایت اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دنیا میں آرام و آسائش، رنج و غم، دوستی و دشمنی، بیماری و تندرستی اور بے شمار راحتیں اور تکلیفیں پیدا فرما کر انسان کو آزمائش و امتحان میں ڈالا، مگر اس کے ساتھ ہی اس کی نجات اور فلاح کے لئے مختلف احتیاطی تدابیر بھی مقرر فرمادی ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر پریشانیوں کو دور ہو سکتی ہیں۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج و غم، تکلیف و پریشانی، دکھ اور بیماری کو دور فرما کر آرام و راحت، صحت و تندرستی عطا فرماتا ہے۔ لہذا بندہ کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ خلوص دل سے اللہ جلّ شانہ ہی کو پکارے، اسی پکار کو دُعا کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔ اَمَّا تَبْتَغِيْ حَيْبُ الْمُضْطَّرِّ اِذَا دَعَا وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ، ترجمہ: بھلا کوئی ہے جو بے قرار و پریشان حال کی فریاد کو سُنے جبکہ وہ اسے پکارے اور وہ اس کی تکلیف کو دور کر دے، یعنی اللہ ہی پریشان حال کی تکلیف اور بے چینی کو دور فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات اس قسم کی موجود ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا جائے اور ہر چیز کو اسی سے مانگا جائے پھر بھی بہت سے نادان مسلمان مصیبت اور پریشانی میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پیکارتے ہیں اور من گھڑت بناوٹی دعاؤں کی تسبیح گردانتے ہیں حالانکہ قرآن و حدیث کی دعائیں اصل ہیں اور انہیں عقائد کی اصلاح بھی ہے

جو دعائیں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے نکلی ہیں انہی دعاؤں کو یاد کرنا چاہئے اور انہی کے ذریعہ اللہ کو پکارنا چاہئے۔ کامل اتباع اور پوری سعادت مندی یہی ہے کہ عادتوں میں بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدا کیا جائے کیونکہ اسمیں بے شمار فائدے ہیں، در اسی غفلت سے ایسی نعمت عظمیٰ کا کھو بیٹھنا بڑی نادانی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن رات پر مشتمل معمولات کو عظیم محدث و مصنف علامہ ابی بکر المعروف ابن سنی نے مرتب فرما کر اُمت محمدیہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اور فاضل محقق بشیر محمد علی دمشقی نے اس کے اختصار میں بڑی محنت و کوشش کی ہے۔

کتاب کی اہمیت و افادیت اور خدمتِ دین کے پیش نظر الحمد للہ اپنے برخوردار حافظ محمد الیاس سلمہ سے اسکا اردو میں ترجمہ کرا دیا ہے اور بڑے صاحبِ جزائے برخوردار مولانا حافظ محمد ادریس سلفی نے خاص طور سے ان کے ساتھ اس کا رخیہ میں بڑا حصہ لیا ہے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جزا ہم اللہ تحیر الجزاء۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کتاب کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اسی طرح اُن تمام حضرات کی خدمات اور کوششوں کو بھی اپنے فضل سے قبول فرمائے کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا ہے اور ہماری اس کوشش و محنت کو دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کا ذریعہ بنادے اور ہمیں مزید دینِ متین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے، آمین

## تقریظ

فضیلۃ الشیخ حضرتۃ الامام مولانا عبد اللہ الرحمن السلفی  
امیر جماعت غریبا، الحدیث و رئیس جامعہ ستاریہ اسلامیہ پاکستان

ذکر الہی تمام عبادتوں کا خلاصہ اور اصل ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ  
صدقہ خیرات، جہاد، قرآن مجید کی تلاوت دراصل یہ سب ذکر الہی کی شاخیں ہیں  
اور ذکر الہی کا مقصد یہی ہے کہ بندہ ہر گھڑی اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ  
اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی فرمانبرداری میں گزارے کیونکہ انسان اسی  
لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم نے جن و انسان کو اپنی  
ہی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر بندہ اللہ کا ذکر اور اسکے سامنے  
دُعائیں کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو یاد رکھے گا اور فراموش نہیں  
فرمائے گا۔ ارشاد باری ہے فَادْعُوْنِیْ اَکْثَرَ کُمْؕ اَتَمَّجھے یاد کرو  
میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور فرمایا جو لوگ اللہ کے ذکر و عبادت اور اطاعت کے لئے  
کہیں جمع ہوتے ہیں تو ان کو رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت  
خداوندی کی اُن پر بارش ہوتی ہے اور کھڑے ہوتے وقت ان سے کہا  
جاتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہارے سب گناہ بخش دیئے، نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خود عمل کر کے اُمت کو تعلیم دی کہ تم صرف اللہ تعالیٰ  
سے مانگو وہ ضرور تم کو دیگا اور تمہاری مرادیں اور حاجتیں پوری

فرمائے گا۔ ہمارے قابلِ قدر صحابہ کرام اور سلف صالحین نے اس پر عمل کیا اور اپنے دینی و دنیوی مقاصد میں کامیاب و کامران ہوئے، اگر ہم بھی خلوص دل سے آپکے ارشادات کے موافق قرآن و حدیث کی دعاؤں کو پڑھیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر موڑ پر کامیاب ہونگے۔

زیر نظر کتاب مشہور و معروف محقق و محدث علامہ ابی بکر ابن السنی کی کتاب ”عمل الیوم واللیلة“ کا خلاصہ اور اختصار ہے جسے شیخ حسن علی حسن عبد الحمید نے بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ احادیث صحیحہ کا مجموعہ گلدستہ عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے تیار کیا ہے اور اللہ کے فضل و احسان سے عزیزم برادر مولوی حافظ محمد الیاس سلفی نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کر دیا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے شب و روز بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزرے۔ آمین

المخلصہ :

عبد الرحمن سلفی

امیر جماعت غر بارہ الحدیث پاکستان  
ورنیں جامعہ ستاریہ اسلامیہ کراچی





## مقدمہ

اما بعد! دلوں کی حیات اور ترقی و تازگی اور نفسوں کی اصلاح ہمیشہ بندے بندگی کا اپنے رب عز و جل کے ساتھ رابطے اور تعلق سے ہی پورا ہوتا ہے اللہ کے ساتھ تعلق اور رابطہ کا ذریعہ ہمیشہ ذکر الہی کرنے میں مضمر ہے ذکر الہی ظاہری حالت اور پوشیدگی میں، رات اور دن میں، اچھے اور بُرے حالات و احوال میں ہمہ وقت کرنا چاہیے۔

ذکر الہی کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سنون دعاؤں اور اذکار کی تعلیم فرمائی چاہے وہ سفر کی حالت میں ہوں یا اقامت کی، وہ صحت و تندرستی کی حالت میں ہوں یا بیماری اور پریشانی کی حالت میں، گویا زندگی کے تمام حالات سے متعلق آپ نے تعلیم ارشاد فرمائی، کیونکہ دعاؤں اور اذکار وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کے سامنے بندے کی عاجزی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے، ذکر الہی سے ایمان میں پختگی اور دل کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلَّذِي يَتَذَكَّرُ اللّٰهُ يَكْبِدْ اِنَّ اَلْقُلُوْبَ شَاقِقَاتٌ، اگر ہم ذکر الہی کے فوائد اور ثمرات شمار کرنا چاہیں تو کما حقہ شمار نہیں کر سکتے۔ امام ابن قیمؒ نے اپنی کتاب ”الوابل الصبیب“ میں کچھ فوائد ذکر کئے ہیں ہم مختصراً یہاں ذکر کر رہے ہیں۔

① ذکر الہی و دعائیں شیطان کو بھگا دیتی ہیں اور اس کے ہتھکنڈوں

چالوں کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔

- ② ذکر الہی سے اللہ عزوجل کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔  
 ③ ذکر الہی سے دل کا سنج و غم، حزن و ملال اور پریشانی و تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

④ ذکر الہی سے دل میں خوشی، راحت و فرحت اور کشاہت پیدا ہوتی ہے۔

- ⑤ ذکر الہی دل و جان اور جسم کے لئے روحانی غذا ہے۔  
 ⑥ ذکر الہی سے چہرہ منور اور دل میں یابی و صفائی آتی ہے۔  
 ⑦ ذکر الہی حصول رزق کا ذریعہ ہے۔ رزق و روزی میں برکت ہوتی ہے  
 ⑧ ذکر الہی کرنے والے پر رعب اور دبدبہ ہوتا ہے اور یہ ذکر اپنے ذکر کرنے والے کو حلاوت شفقّت اور ثروتا زگی سے بھی آراستہ و مزین کرتا ہے۔

- ⑨ ذکر الہی سے اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔  
 ⑩ ذکر الہی سے اللہ کی عبادت کرنے میں خوب دل لگتا ہے۔  
 ⑪ ذکر الہی سے انابت اور اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنے میں خوب مزہ آتا ہے۔

- ⑫ ذکر الہی سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل ہوتا ہے۔  
 ⑬ ذکر الہی سے معرفت الہیہ کا عظیم دروازہ کھل جاتا ہے۔  
 ⑭ ذکر الہی سے اللہ عزوجل کے لئے ہیبت و دبدبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ ذکر کرنے والے کی اپنے دل پر گرفت مضبوط ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا احساس ہوتا ہے۔

- (۱۵) ذکر الہی دل کو زندگی عطا کرتا ہے۔
- (۱۶) ذکر الہی دل و جان اور روح کے لئے طاقت و قوت ہے۔
- (۱۷) ذکر الہی دل کو روشن کرتا اور صاف ستھرا رکھتا ہے۔
- (۱۸) ذکر الہی سے گناہ جھڑتے ہیں اور برائیاں دُور ہو جاتی ہیں۔
- (۱۹) ذکر الہی سے بندے کا تعلق اللہ عزوجل کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور اس واسطے کے درمیان جتنی رکاوٹیں ہوتی ہیں وہ سب دُور ہو جاتی ہیں۔
- (۲۰) بندہ جب آسانی اور اچھے حالات میں اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو سختی اور مصیبت کی حالت میں اللہ مدد فرماتا ہے۔
- (۲۱) ذکر الہی کے ذریعہ انسان عذاب سے نجات پاتا ہے۔
- (۲۲) ذکر الہی سے اللہ کی رحمت و سکینت کا نزول ہوتا ہے۔
- (۲۳) ذکر الہی سے انسان غیبت، چغلی، جھوٹ اور سب بُری باتوں سے بچ جاتا ہے۔
- (۲۴) ذکر الہی کی مجلسیں فرشتوں کی نشاندہی میں ہوتی ہیں جبکہ لغو و فضول اور غفلت کی مجالیں شیطانوں کی بیٹھک ہوتی ہیں، تو بندے بندگی کو چاہئے ان میں سے زیادہ پسندیدہ کو اختیار کرے چنانچہ وہ اپنے پسندیدہ انتخاب کے بموجب دنیا و آخرت میں ہوگا۔
- (۲۵) ذکر الہی سے انسان نیک بخت کامیاب کامراں ہوتا ہے۔
- (۲۶) ذکر الہی سے آدمی قیامت والے دن حسرت و ندامت اور شرمندگی سے محفوظ رہے گا۔
- (۲۷) ذکر الہی کرتے ہوئے انسان جب تنہائی میں روزانہ تو قیامت

والے دن سخت گرمی میں اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

(۲۸) ذکر الہی کر نیوالے کو اللہ عزوجل بہترین انعام و اکرام سے نوازے گا اور جو ذکر الہی نہیں کرتے وہ ان نعمتوں سے محروم ہونگے۔

(۲۹) ذکر الہی سب سے آسان عبادت ہے اور درجہ و مرتبہ میں افضل اور جلیل القدر ہے کیونکہ زبان کی حرکت اعضاء کی حرکت سے ہلکی اور آسان ہوتی ہے۔ اگر دن رات میں انسان کا کوئی عضو زبان کی طرح حرکت کرے تو اس پر بہت شاق گزے بلکہ ممکن ہی نہیں ہے۔

(۳۰) ذکر الہی جنت کے پودے، بیل بوٹے اور پھول و گلہ سستے ہیں۔

(۳۱) ذکر الہی میں جو شخص مشغول رہتا ہے وہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا

(۳۲) ذکر الہی کر نیوالے شخص کیلئے دنیا میں بھی روشنی ہوگی اور قبر اور آخرت میں بھی، پلصراط پر یہ ذکر الہی نور اور روشنی بن کر آگے آگے دوڑے گا۔

(۳۳) جس نے اپنے لئے ذکر الہی کا دروازہ کھول لیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا دروازہ کھل گیا۔

(۳۴) دل میں ایک کمی اور تنگی و محرومی ہوتی ہے جیسے ذکر الہی کے ذریعہ ہی دور کیا جاسکتا ہے۔

(۳۵) ذکر الہی سے غم و قوت پیدا ہوتی ہے اور تمام رنج و غم پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

(۳۶) ذکر الہی آخرت کی رغبت و محبت اور شوق پیدا کرتا ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے۔

(۳۷) ذکر الہی سے دل کی غفلت و سستی اور زہینہ دور ہو جاتی ہے اور

بیداری اور نیک عمل کے لئے شوق پیدا ہوتا ہے۔  
 (۳۸) ذکر الہی وہ درخت ہے جس سے علوم و معارف کے پھل و ثمرات پیدا ہوتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے لئے یہ مرغوب لذت و روحانی غذا بن جاتے ہیں۔

(۳۹) ذکر الہی کرنے والا اپنے رب سے بڑا قریب ہوتا ہے اور اس قربت کے ذریعہ اسے اللہ عز و جل کی دوستی محبت نصرت اور توفیق حاصل رہتی ہے۔

(۴۰) ذکر الہی کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی رضا کے لئے غلام آزاد کرتا ہے (قیدیوں کو آزاد کرتا ہے) اللہ کے راستے میں خوب مال خرچ کرتا ہے اور اللہ کے راستے میں خوب بہادری و دلیری سے جہاد کرتا ہے۔

(۴۱) ذکر الہی اللہ عز و جل کے شکر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔  
 (۴۲) متقی اور پرہیزگار لوگوں میں بھی اللہ عز و جل کے نزدیک بہت زیادہ عزت و اکرام والا وہ شخص ہے جس کی زبان ذکر الہی سے تروتازہ رہتی ہے۔

(۴۳) شیطان انسان کے دل پر قابض رہتا ہے جب وہ ذکر الہی کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(۴۴) ہر چیز کو جلا دینے والی کوئی شے ہوتی ہے، دل کو جلا اور چمکا دینے والی چیز ذکر الہی ہے۔

(۴۵) ذکر الہی کرنے والا اپنے آپ کو محفوظ قلعہ میں داخل کر لیتا ہے شیطان اس کو گمراہ نہیں کر سکتا۔

- (۴۶) ذکر الہی سے دل کی سختی اور شقاوت دور ہو جاتی ہے ۔
- (۴۷) ذکر الہی دل کی تمام بیماریوں کے لئے شفا اور نسخہ کیمیا ہے ۔
- (۴۸) ذکر الہی کے ذریعہ انسان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور برائیوں سے دور ہوتا ہے ۔
- (۴۹) ذکر الہی کرنے والے پر اللہ عز و جل کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں ۔
- (۵۰) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ریاض الجنۃ (جنت کے باغات) میں رہے تو اسے چاہیے ذکر الہی کی مجلسوں کو لازم کر لے کیونکہ یہی ریاض الجنۃ ہیں ۔
- (۵۱) ذکر الہی کی مجلسیں اور محفلیں فرشتوں کی نشستگاہیں اور محفلیں ہیں ۔
- (۵۲) اللہ عز و جل فرشتوں کے سامنے ذکر الہی کرنے والوں پر غصہ اور مسرت فرماتا ہے ۔
- (۵۳) ہمیشہ ذکر الہی کرنے والا شخص جنت میں ہنستا ہوا خوش و خرم اور باغ باغ ہو کر داخل ہو گا ۔
- (۵۴) تمام اعمال ذکر الہی کو قائم و دائم کرنے کیلئے مشروع رکھے گئے ہیں
- (۵۵) تمام اعمال میں سب سے افضل اور بہترین عمل ذکر الہی ہے ۔
- (۵۶) ذکر الہی ہمیشہ کرتے رہنا نوافل عبادات کے قائم مقام ہوتا ہے ۔
- (۵۷) ذکر الہی اللہ عز و جل کی اطاعت اور فرمانبرداری کے راستے میں سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔
- (۵۸) ذکر الہی سے تمام مشکلات و مصائب سہولت اور آرام میں بدل جاتے ہیں ۔

- ۵۹) ذکر الہی سے دل کا خوف اور اندیشہ جاتا رہتا ہے۔
- ۶۰) ذکر الہی سے (روحانی طاقت کے ساتھ ساتھ) جسمانی طاقت و قوت بھی حاصل ہوتی ہے۔
- ۶۱) ذکر الہی سے بندہ اپنے رب عزوجل کی تصدیق و تعریف بیان کرتا ہے۔
- ۶۲) جنت کے عالیشان محل ذکر الہی سے منور و مزین ہونگے۔
- ۶۳) ذکر الہی بندے اور جہنم کے درمیان آہنی دیوار ہے۔
- ۶۴) پہاڑ اور ٹیلے بھی ذکر الہی کرنے والے پر فخر کرتے ہیں۔
- ۶۵) ذکر الہی بکثرت کیا جائے تو انسان نفاق و شقاق جیسی بُری صفات سے سلامت رہتا ہے۔
- ۶۶) ذکر الہی میں وہ مزہ، لذت اور حلاوت ہے کہ کسی چیز سے اس کی تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔
- ۶۷) ذکر الہی کرنے والے کا چہرہ دنیا و آخرت میں تروتازہ اور چمکتا دمکتا رہتا ہے۔
- ۶۸) ذکر الہی سے آپس میں میل و محبت مودت اور اخوت خوب گہری اور بچتہ ہو جاتی ہے۔
- ۷۰) ذکر الہی کرنے سے اللہ عزوجل اپنے بندے کو یاد رکھتا ہے اور اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ فرمان الہی ہے، **فَاذْكُرُونِي** اَذْكُرْكُمْ۔ تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ ذکر الہی میں صرف یہی ایک خوبی مان لی جائے تب بھی یہ شرف و فضل کے لحاظ سے کافی وافی ہے۔

دعاؤں اور ذکر الہی کی جو قدر و منزلت اور اجر و ثواب ہے اس کے پیش نظر گزشتہ ادوار میں محدثین کرام و علما اُمت نے اس موضوع پر بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے ہیں۔ ان علماء سلف میں جنہوں نے اس سلسلہ میں تصنیفی یادگار چھوڑی ہیں خاص طور پر امام نسائی کی کتاب ”عمل الیوم واللیلہ“۔ امام ابن سنی کی کتاب ”عمل الیوم واللیلہ“ (کتاب ہذا) امام نووی کی کتاب ”الاذکار“ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب ”الکلم الطیب“ امام ابن قیم الجوزیہ کی کتاب ”الوابل الصیب“۔ امام شوکانی کی کتاب ”تحفۃ الذاکرین“ بہت مشہور و معروف تصانیف ہیں۔ ان علماء عظام میں امام ابو بکر ابن سنی کا نام سرفہرست ہے۔ ان کی یہ منفرد کتاب ”عمل الیوم واللیلہ“ اس موضوع پر ابتدائی و بنیادی مؤلفا میں سے ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع اور بہترین کتاب ہے جس میں مصنف نے مسلمانوں کی ضرورت کی مطابق اذکار دعائیں اور ضروری آداب جمع کر دیئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے والے مصنفین نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور اس کے پہنچ و انداز کو اختیار فرمایا ہے۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت، اسکی برکات و سعادت کے پیش نظر اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر ہم نے ان احادیث کی تخریج و تحقیق کا کام کیا ہے۔

اس سے قبل یہ کتاب شیخ ہاشم ندوی، محمد طلحہ ندوی، عبد الرحمن یحیٰی، محمد عادل قدوسی، احمد الشرنوبی، حسن جمال اللیل مدنی اور احمد بن محمد یحیٰی جیسے علماء کرام و فضلاء کی تصحیح کے بعد ۱۳۵۸ھ میں دار المعارف الثمانیہ حیدرآباد دکن (انڈیا) سے طبع ہوئی تھی۔ پھر یہ کتاب دوبار



مصر سے طبع ہوئی۔

پہلی بار عبد القادر عطار اور دوسری بار عبد اللہ الحاج کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے اس کتاب کو مفید ترین بنانے کے لئے مندرجہ ذیل کوششیں کی ہیں۔

(۱) ہم نے دارالمعارف عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ پر اعتماد کیا ہے کیونکہ وہ صحیح ترین نسخہ ہے۔

(۲) احادیث پر پوری طرح اعراب (زبر، زیر، پیش) وغیرہ لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۳) پڑھنے والے کی آسانی کے پیش نظر احادیث پر نمبر شمار کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۴) ہر موضوع کے ابواب کی فہرست بھی مرتب کر دی گئی ہے۔

(۵) احادیث کی تخریج (حوالجات) کے سلسلہ میں ہم نے مختلف اذکار و دعاؤں کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ابن علان کی کتاب ”الفتوحات الربانیہ“ حافظ ابن حجر و امام سیوطی کی کتاب ”تلاخ الاذکار فی نکت الاذکار“ اور امام شوکانی کی کتاب ”تحفۃ الذاکرین خاص طور سے قائل ذکر ہیں۔

اسی طرح عصر حاضر کے عظیم محدث علامہ محمد ناصر الدین البانی اوشیخ عبد القادر ارناؤط وغیرہ کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ہم نے تخریج کے سلسلہ میں اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علم و تحقیق کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر حدیث کی تخریج و تحقیق کے موقع پر کتب حدیث

کتب الرجال کے اصل مآخذ و مصدر کی طرف رجوع کر کے دلی تسلی و تشفی کی ہے۔

ہم نے اس کتاب کو مفید تر بنانے کے لئے اپنے طور پر پوری طرح علمی و تحقیقی لحاظ سے کوشش و محنت کی ہے لیکن تمام باتوں تکے باوجود ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہماری یہ کوشش کسی غلطی اور کوتاہی سے مبتلا ہے۔

آخر میں اللہ عز و جل سے تہ دل اور نہایت عاجزی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں اسکی قیامت والئے دن اچھی جزا دے جس دن نہ مال و دولت کام آئے گی اور نہ اولاد ہاں جو شخص اللہ عز و جل کے پاس پاک دل لیکر آیا (وہ بچ جائے گا) اس کتاب کی تحقیق و تخریج کے سلسلہ میں استاذ حسن سماحی نے بھی خاص طور سے ہمارا ہاتھ بٹایا ہے اور اس کا اخیر میں کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ انھیں جزا و خیر دے اور ہمارے اس عمل کو اپنی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بنا دے اور اپنے دین کی خدمت کے لئے ہمیں مزید اپنی خاص توفیق اور فضل و کرم سے نوازے۔ آمین شروع اور آخر میں اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اسی پر ہمارا بھروسہ اور توکل ہے اسی کی توفیق اور رحمت کے ہم محتاج ہیں وہی ہمارا مددگار اور کارساز ہے۔

بشیرہ محمد عیون

دشق یکم محرم الحرام ۱۴۰۸ ہجری

جسے اللہ درجۂ رحمت میں (درجہ)

## دُعا و ذکر الہی کے آداب

۱۔ خلاصہ : دُعا صرف اللہ سے مانگنی چاہیے، فرمانِ الہی ہے  
فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (المومن : ۶۵) اللہ ہی کو پکارو  
اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے۔

۲۔ حضور قلب : دُعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ  
ہونی چاہئے اور دُعا کی قبولیت پر یقین ہونا۔ ارشادِ نبوی ہے اُدْعُوا اللَّهَ  
وَانتُم مُّقْبِلُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْمَحُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ مِنْ قَلْبٍ  
غَافِلٍ (بخاری) اللہ سے دُعا مانگو تو اس کی قبولیت پر یقین رکھو،  
کیونکہ اللہ تعالیٰ غافل لا پرواہ دل کی دُعا قبول نہیں کرتا۔

۳۔ عاجزی و انکساری : دُعا کرتے وقت عاجزی و انکساری کا اظہار  
کرنا چاہئے ارشادِ الہی ہے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً (اعراف)  
اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے دُعا مانگو۔

۴۔ حمد و صلوٰۃ : دُعا سے پہلے اللہ عز و جل کی خوب حمد و ثنا رو  
تعریفیں کرنی چاہئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام  
بھیجنا چاہئے (ترمذی)

۵۔ اسماءِ حسنیٰ : اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کے ساتھ دُعا مانگنی چاہئے  
وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا (اعراف : ۱۸۰)

۶۔ اچھے عمل کا وسیلہ : دُعا میں اپنے بہترین اعمال کا واسطہ دینا  
چاہئے (بخاری، غار والوں کا واقعہ)

- ۷۔ دُعا کمر تے وقت قبلہ سُرخ اور دوزانو بیٹھنا چاہیے (ترمذی)
- ۸۔ دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے کر کے دُعا مانگنی چاہیے (ترمذی)
- ۹۔ دُعا کرتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلی منہ کی طرف کرنی چاہیے (ابوداؤد)
- ۱۰۔ دُعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے۔ (ابوداؤد، ترمذی)
- ۱۱۔ دُعا پہلے اپنے لئے پھر اپنے والدین، بھائی، بہنوں، عزیز رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کیلئے مانگنی چاہیے (مسلم)
- ۱۲۔ دُعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے یعنی یوں نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے دُعا کی اور اب تک قبول نہیں ہوئی (بخاری، مسلم)
- ۱۳۔ دُعا کرنے والا دُعا کے بعد آمین کہے (بخاری، مسلم)
- ۱۴۔ دُعا کی قبولیت کے لئے رزق حلال ضروری ہے، حرام کھانے والے کی دُعا رد کر دی جاتی ہے (مسلم)

دُعا کی قبولیت کے خاص اوقات :

- ① نیلۃ القدر (ترمذی)، ② جمعہ کی کسی ساعت (وقت) میں (مسلم)
  - ③ جمعہ کی رات ④ رات کے آخری حصہ میں (بخاری، مسلم)
  - ⑤ اذان اور اقامت کے درمیان (ابوداؤد) ⑥ فرض نماز کے بعد (ترمذی)
  - ⑦ عرفہ کے دن (ترمذی) ⑧ زمزم پیتے وقت (مسند امام حاکم)
  - ⑨ روزہ افطار کرنے کے وقت (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، ابن خزمہ، ابن حبیب)
  - ⑩ قرآن کی تلاوت اور ختم کرنے کے بعد (ترمذی و احمد)
  - ⑪ امام کے ولّا الصّالحین کہنے کے وقت (بخاری)
- جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں :
- ① ماں باپ کی دُعا، اولاد کے حق میں (ترمذی)

- ۲) مظلوم کی دُعا (ترمذی) ۳) مسافر کی دُعا (ترمذی)
- ۴) حاکم عادل امام کی دُعا (بخاری، مسلم)
- ۵) فرمانبردار اولاد کی دُعا (ابوداؤد)
- ۶) روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت (مسلم)
- ۷) مسلمان کی دُعا اپنے غیر حاضر بھائی کے لئے۔
- ۸) حاجی کے حج سے واپسی کے بعد (بیہقی)
- ۹) مجاہد کی جہاد سے واپسی کے بعد (بیہقی)

دُعا قبول ہونے کے بعد کی دُعا :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ محسوس ہو کہ اس کی دُعا قبول ہو گئی ہے، مثلاً بیماری سے شفا یا سفر سے بخیریت واپسی وغیرہ تو وہ یہ دُعا پڑھے۔ الحمد للہ الذی بعثناہ وجلاہ لتتقد الصالحات (ترمذی) اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی عزت و جلال کی وجہ سے سب نیک کام پورے ہوتے ہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بَابُ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت اور ذکر الہی



۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَالْخُدْرِي  
أَطْنَتْهُ رُقْعَةً قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ  
أَدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ (كُلَّهَا) تُكْفِّرُ  
اللِّسَانَ وَتَقُولُ: «لَا تُقِ اللَّهَ فِينَا  
فَإِنْ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا، وَإِنْ  
أَعْوَجَجَتْ أَعْوَجَجْنَا»  
۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر صبح تمام اعضاء (کُلَّهَا) اللسان کی کفر کرتی ہیں اور کہتے ہیں اے زبان! تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ۔ ہم سب تیرے تابع ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سب سیدھے رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ أَخْرَجَ كَلِمَةً فَأَرَقَّتْ عَلَيْهَا  
۲۔ معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آخری حدیث جو میں نے رسول اللہ

(۱) مسند احمد، صحیح ابن خزمیہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، ترمذی نے حدیث نمبر ۲۴۰۹ کتاب الزہد باب ما جاء في حفظ اللسان میں مرفوعاً و موقوفاً روایت کیا ہے، شیخ ناصر الدین البانی نے صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۳۸۴ اور تخریج مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۸۳۸ کے تحت اس کو حسن کہا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي  
بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَ: "أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ  
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى۔"

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی تھی میں  
نے عرض کیا تھا اے اللہ کے رسول  
مجھے ایسے کام بتائیے جو اللہ کے  
نزدیک پسندیدہ ہوں، آپ نے  
فرمایا آخری دم تک تمہاری زبان  
اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے۔

۳۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "لَيْسَ  
يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى

۳۔ معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں  
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جنت والے حسرت و ندامت  
نہیں کریں گے مگر ان گزری ہوئی گھڑیوں

(۲) بخاری نے خلق افعال العباد صفحہ ۸۰-۸۱ اور ابن حبان نے حدیث ۲۳۱۸  
(موارد) میں روایت کیا ہے، امام ہیشمی زوائد میں لکھتے ہیں ہزار نے اسناد حسن کے  
ساتھ روایت کیا ہے مگر ہمیں یہ لفظ ہیں، اخیر فی با فضل الاعمال اقربہا الی اللہ۔  
ہیشمی مجمع الزوائد ۱۰/۴۷ میں رقمطراز ہیں کہ طبرانی نے مختلف اسناد سے اس حدیث  
کو روایت کیا ہے اس میں ایک راوی خالد بن یزید بن عبد الرحمن ہے جسے ایک جماعت  
نے ضعیف کہا ہے، ابو زرعة دمشقی وغیرہ نے اسے مقبہ کہا ہے باقی راوی سب معتبر ہیں  
شیخ البانی نے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۸۳۶ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۳) زوائد میں ہے کہ طبرانی نے معتبر راویوں سے اسے ذکر کیا ہے اس طرح مجمع الزوائد ۱۰/۴۷  
میں ہیشمی لکھتے ہیں کہ طبرانی نے معتبر راویوں سے روایت کیا ہے اور بہیقی شعبہ ایمان میں اس حدیث کو  
لائے ہیں شیخ البانی صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۵۳۲۲ کے تحت لائے ہیں اور صحیح کہا ہے۔

سَاعَةً مَّزَّتْ بِهِمْ كَذَرِكُوا اللَّهَ  
تَعَالَى فِيهَا -  
پر جن میں انھوں نے اللہ کا ذکر  
نہیں کیا تھا -

۴ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْثَرُوا ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
حَتَّى يُقَالَ مَجْنُونٌ -  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے اللہ  
عز و جل کا ذکر کرو یہاں تک کہ لوگ  
مجنون کہنے لگیں -

۵ - عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رُوحِ الشَّيْبِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
-  
۵ - ام المؤمنین اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا  
کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا آدمی کی ہر بات کا اس پر

(۴) شیخ البانی سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۵۱۵ میں ضعیف کہتے ہیں مگر  
امام حاکم کہتے ہیں صحیح سند ہے مستدرک ۱/۴۹۹ - اور احمد نے مستدرک ۳/۶۸ میں اور  
عبد بن حمید نے منتخب مستدرک ۱/۱۰۲ - ثعلبی نے تفسیر ۳/۱۱۴ - ۱۱۸، واحدی نے  
وسیط ۳/۱۳۰، ابن عساکر نے ۶/۲۹۷ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے -  
(۵) ترمذی کتاب الزہد باب الحدیث ۱۴۱۲ میں حدیث حسن غریب لکھتے ہیں اور ابن ماجہ نے  
کتاب الفتن ۱۲ حدیث ۳۹۷ باب کف اللسان فی الفتنہ میں ذکر کیا ہے سیوطی جامع صغیر  
میں حاکم مستدرک میں اور بیہقی شعب الایمان میں اسے لائے ہیں - شیخ البانی  
ضعیف جامع صغیر حدیث ۴۲۸۸ میں لائے ہیں اور ضعیف ابن ماجہ ۳۱۹ حدیث ۸۶۱  
میں بھی حافظ ابن حجر قریب میں راویہ ام صالح بنت صالح کے بار میں کہتے ہیں اس عورت  
کے حال کا علم نہیں ہے - مزید تفصیل لتعلیق الترغیب ۲/۲ میں دیکھی جاسکتی ہے -



”كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَآئِهٖ، إِلَّا أَمْرًا مَعْرُوفًا، أَوْ نَهْيًا مَعْرُوفًا“  
 ۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ حَسِبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قُلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيهِمَا يَعْنِيهِ“

۶۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اعمال کو اپنے کلام کے مطابق بنانا چاہے اسے چاہئے کہ وہ باتیں کم کیا کرے، صرف دینی باتیں کرے جو ضروری ہوں۔

۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاءِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَمْلِكُ لِسَانَهُ فَقَالَ: مَا أَصْنَعُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَادِّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶) ابن سنی کی اس حدیث کو سیوطی نے بھی جامع صغیر میں ذکر کیا ہے شیخ البانی ضعیف جامع صغیر ۵۵۶ میں اسے ضعیف جذاً لکھتے ہیں۔

(۷) شیخ البانی کہتے ہیں بخاری کی شرط پر صحیح ہے کیونکہ درآوردی ثقہ ہے سلسلۃ الاحادیث صحیحہ جلد دوم حدیث ۵۳۷ البانی صحیح الجامع الصغیر جلد سوم حدیث نمبر ۵۲۷ البانی مسلم، مؤطا ۱۲/۹۸۸، ابویعلیٰ نے بھی اپنی مسند میں حدیث ۷۷ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ الْجَسَدِ إِلَّا وَهُوَ يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ" وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: "إِلَّا وَهُوَ يَشْكُو إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللِّسَانُ عَلَى حَدِّثِهِ".

مُری گہات پر لجاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔

ابن اشکاب کہتے ہیں کہ جسم کا ہر حصہ اللہ عزوجل سے زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَافٍ  
سوئے وقت اور سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھنے کی دعائیں اور آداب

۸ - عَنْ حَدِّثٍ يَفْعَلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَرَأَيْتُ الشُّوُورَ"۔

۸ - ضعیفہ را سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جب بیدار ہوتے تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہم کو زندہ کر دیا اور اسی اللہ کی طرف کوٹنا ہے

(۸) ترمذی نے کتاب الدعوات باب ۲۸ حدیث نمبر ۳۴۱ حسن صحیح کہا ہے اس میں ایک راوی عبد الملک بن عمیر ثقہ اور فقیہ ہے (آخر عمر انکے) حافظہ میں کچھ فرق آگیا تھا، بسا اوقات اس نے تدلیساً بیان کیا ہے۔ ابن حجر تقریب ۱/۵۲۶

۹۔ (نَوْمٌ آخِرُ مِنَ الْقَوْلِ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو یہ دُعا پڑھے  
 قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَرَّ عَلَيَّ رَوْحِي وَعَاقَلَنِي فِيْ جَسَدِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ

دی اور مجھے اپنے ذکر کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۱۰۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ فرماتی ہیں  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
 قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حُذِينَ | سوکرا ٹھٹھنے کے بعد یہ کہے اللہ کے

(۹) نووی نے اذکار صفحہ ۲۱ میں اس کو صحیح کہا ہے۔ شیخ البانی نے صحیح جامع صغیر حدیث ۳۲۶ میں اسکو حسن کہا ہے۔ ترمذی نے حدیث ۳۳۹۸ کتاب الدعوات میں اور نسائی نے عمل الیوم واللیلة حدیث ۵۶۶ میں ذکر کیا ہے۔

(۱۰) ابن علان فتوحات ۱/۲۹۲-۲۹۳ میں لکھتے ہیں کہ حافظ کا قول ہے کہ یہ حدیث ضعیف جہا ہے اسے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اسکے بعد عبد الوہاب بن ضحاک کو ابو حاتم اور ابو داؤد وغیرہ نے غیر معتبر کہا ہے۔

رَدَّ إِلَيْهِ رُوحَهُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اَلْاَعْفُوَ اللّٰهُ لَهُ دُئُوبُهُ وَكَوْكَانَتْ مِثْلَ نَزِيدِ الْبَحْرِ۔

سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے تو اللہ عزوجل اس کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں،

۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يٰ اَلْحَدَّادِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْمَا یُطْنُ یَحْیٰی ، هَلْکَ اَقَالَ فَضِیْلٌ قَالَ ” مَنْ قَالَ اِذَا اسْتَقْظَمَ مِنْ مَنَامِهِ : سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَوْمَ تُبْعَثُنِیْ مِنْ قَبْرِیْ ، اَللّٰهُمَّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیند سے بیدار ہونے پر یہ کہے اس بابرکت ذات کی تعریف ہے جو مردوں کو زندگی بخشے گا اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے یا اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے جس دن تو مجھے قبر سے اٹھائے گا۔ یا اللہ! تو مجھے اس

(۱۱) اس کی سند میں راوی عطیہ عونی ہے احمد وغیرہ اس راوی کو ضعیف الحدیث کہتے ہیں ابو حاتم بھی ضعیف کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی حدیث لکھی جاتی ہے ابن معین وغیرہ نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے اور ترمذی نے انہی کئی حدیثوں کو حسن کہا ہے ابن خزیئہ بھی اپنی صحیح میں انہی حدیث لائے ہیں اور کہا ہے کہ اس کے متعلق دل میں کچھ خدشہ ہے حافظ ابن حجر تقریب میں اس راوی کے بارے میں لکھتے ہیں صدوقی یحیطی کثیراً۔

قَتْنِي عَنْ أَبِيكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ  
 قَالَ اللَّهُ: صَدَقَ عَبْدِي وَ  
 شَكَرَ  
 دن کے عذاب سے بچا دے جس دن  
 تو اپنے سب بندوں کو اٹھائے گا  
 اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے میرے  
 بندے نے سچ کہا اور میرا شکر ادا کر کیا،

۱۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَخَلَ  
 بَيْتَهُ، وَآوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَأَ  
 مَلَكُهُ وَشَيْطَانُهُ، يَقُولُ شَيْطَانُهُ:  
 اخْتَلَعَ بَشِيرٌ، وَيَقُولُ مَلَكُهُ:  
 اخْتَلَعَ بِخَيْرٍ، فَإِنَّ ذَكَرَ اللَّهَ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ طَرَدَ الْمَلَكَ  
 الشَّيْطَانَ، وَظَلَّ يَحْكُمُكَ وَإِنْ  
 هُوَ اتَّبَعَهُ مِنْ مَنَامٍ ابْتَدَأَ  
 مَلَكُهُ وَشَيْطَانُهُ فَيَقُولُ لَهُ  
 الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بَشِيرٌ، وَ  
 ۱۲- جابر رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی جب  
 اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور اپنے  
 بستر پر (سوئے کے لئے) آتا ہے  
 تو اس موقع پر اس کا فرشتہ  
 اور شیطان اس کی طرف پکٹے ہیں  
 شیطان کہتا ہے (دن کا) اختتام  
 برائی پر کر، اور اس کا فرشتہ  
 کہتا ہے کہ خیر اور بھلائی پر، پس  
 اگر وہ اللہ عزوجل کا ذکر اور تعریفیں  
 کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو

(۱۲) ہنسی مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۰ میں لکھتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے  
 اسکے راوی صحیح ہیں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ۲۳۶۲ میں ذکر کیا ہے (موارد)  
 اور حاکم نے مستدرک ۱/۲۸۸ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے انکی صحت  
 پر موافقت کی ہے اسکے راوی معتبر ہیں۔ قولہ ان امکنہما میں ان نافیہ ہے

يَقُولُ لَهُ الْمَلِكُ : اِفْتَحْ بَحْرِي  
 فَإِنْ هُوَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 الَّذِي رَزَقَنِي نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِي  
 وَلَمْ يَمِثْهَا فِي مَنَامِهَا ، وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي يُمِيتُ السَّمَاءَ أَنْ  
 تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ،  
 إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرِيمٌ  
 فَإِنْ هُوَ خَرَّ عَلَى فِرَاشِهِ فَمَاتَ  
 كَانَ شَهِيدًا ، وَإِنْ قَامَ بَصَلَّى  
 صَلَّى فِي فَضَائِلَ -

وایسے لوٹا دیا اور نیند کی حالت میں مجھے زندگی سے محروم نہیں کیا ،  
 اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے جو اپنے حکم سے آسمان کو زمین پر  
 گرنے سے روکے ہوئے ہے یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا شفیق  
 اور مہربان ہے پھر اگر وہ اپنے بستر (چارپائی مسہری) سے گر کر  
 مرجائے تو وہ شہید ہوگا اور اگر اٹھ گیا اور نماز پڑھے گا تو  
 فضیلت اور اجر و ثواب سے مالا مال ہوگا -

۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَا مِنْ  
 رَجُلٍ يَنْدُبُهُ مِنْ نَوْمِهِ فَيَقُولُ  
 ۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار  
 ہونے پر یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ

۱۳۱) اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک ایسی محمد بن عبد اللہ متر و کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا  
سَوِيًّا، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ  
الْمَوْتِی، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ  
قَدِیْرٌ، اِلَّا قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ  
عَبْدِیْ۔

کی تعریف ہے جس نے مجھے سلامتی  
کے ساتھ ٹھیک ٹھاک اٹھایا،  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی مردہ  
کو زندگی بخشے گا اور وہ ہر ایک چیز  
پر قادر ہے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ

ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے (بالکل) سچ کہا۔

## بَابُ مَا یَقُولُ اِذَا لَبَسَ ثَوْبَةً

کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۴۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الرَّحْدَرِیِّ  
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
كَانَ اِذَا لَبَسَ ثَوْبًا سَمَّاهُ فَمِیْضًا  
اَوْ رِدَاءً اَوْ عَمَامَةً یَقُولُ:  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهِ

۱۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا  
نام لیتے کرتا، عمامہ یا مہند۔ پھر  
فرماتے، اے اللہ! میں تجھ سے

(۱۴) مسیحی سند میں یحییٰ بن راشد المازنی ابوسعید البصری البراء بن ابی جہر نے تقریب  
۶۰/۳۴۷/۲ میں انھیں ضعیف کہا ہے مگر اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی حدیث  
نمبر ۴۰۲۰ کتاب اللباس کے شروع میں (معمولی فرق کیساتھ) ذکر کیا ہے اور ترمذی  
نے حدیث نمبر ۱۷۶ باب ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً کے تحت ذکر کیا ہے۔ اور  
احمد نے اپنی مسند ۳۰/۳۰۰/۵۰ میں اور ابن حبان نے ۴۴۲/۱ میں صحیح کہا ہے، حاکم  
نے ۱۹۲/۱ میں اور کہا ہے یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے اور امام ذہبی نے حاکم کی  
موافقت فرمائی ہے، نووی نے اذکار صفحہ ۱۱ میں صحیح کہا ہے منتخب کنز العمال ۳/۷۷۔

وَحَيْرَ مَا هُوَ لَهُ، وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهُ۔۔۔ جن کے لئے یہ کپڑا ہے، بھلائی مانگتا ہوں اور اس کپڑے کی بُرائی سے اور ان چیزوں کی بُرائی سے جن کے لئے یہ کپڑا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۱۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الرَّحَلَ يُبْتَاعُ الشُّوبَ بِاللَّيْنِ أَوْ بِالضَّفِّ دَيْنَارًا، فَيُلْبَسُهُ فَمَا يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ حَتَّى يَغْفَرَ لَهُ" يَعْنِي مَعَ الْحَمْدِ۔۔۔ ۱۵۔ ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خریدتا ہے اور پھر کپڑا پہنتے وقت جب اللہ کی تعریف کرتا ہے تو ابھی کپڑا اس کے ٹخنوں تک بھی نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ اسکی بخشش فرما دیتا ہے،

## بَابُ كَيْفَ لَبَسَ الشُّوبُ کپڑا کس طرح پہنا جائے

۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان (۱۵) شیخ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے ضعیف جامع صغیر حدیث نمبر ۱۴۵ ابن حجر تفسیر ۲/۱۱۹/۲۶ میں راوی قاسم بن مالک زنی کے بائیں لکھتے ہیں "صدوق فیہ لین" (۱۶) نووی نے اذکار صفحہ ۲۵ میں اس حدیث کو حسن کہا ہے سیوطی نے بھی روایت کیا ہے، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۴۱۴ کتاب اللباس باب فی الانتعال اور ترمذی نے حدیث نمبر ۱۶۶ کتاب اللباس باب ما جاز فی الغیصن اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۰۲ کتاب الطہارۃ باب التیمم فی الوضوء۔ شیخ البانی نے صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۴۶ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔



قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَوَضَّأْتُمْ أَوْ لَبَسْتُمْ قَابِدًا أَوْ بِمَيًّا مِنْكُمْ" تو سیدھی طرف سے شروع کرو۔  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو یا کپڑا پہنو

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس

آپ تمام لباسوں میں کرتا زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور کرتے کی آستین نہ اتنی تنگ رکھتے نہ اتنی کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے تھے۔

آپ کے سفر کا کرتا وطن کے کرتے سے داسن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا اور آپ کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔  
 آپ کبھی کبھی اپنے کرتے کے گریبان کو کھول لیا کرتے اور سینہ مبارک صاف نظر آتا اور ایسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔

آپ جب قمیص زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر الٹا ہاتھ الٹی آستین میں ڈالتے۔

آپ نے پاجامہ کبھی نہیں پہنا بلکہ ہمیشہ تہبند باندھتے تھے، البتہ پاجامہ پہننے کے لئے خریدی ہے اور اپنے احباب کو پہنے دیکھا ہے آپ تہبند آدھی نیڈی سے اونچا رکھتے تھے۔

آپ کے تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا ہوتا تھا۔  
 آپ کے اوڑھنے کی چادر لمبائی میں چار گز اور چوڑائی میں دو گز ایک بالشت ہوتی تھی

آپ چادر کو کبھی اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے

نکال کر اٹے کا ذہے پر ڈال لیتے۔

آپؐ نے اپنے پہننے کے کپڑوں میں سے مثلاً کمرتا، تہبند، چادر یا جوتا وغیرہ ان میں سے کسی کا فاضل جوڑا بنا کر نہیں رکھا۔  
آپؐ جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

آپؐ کو سفید لباس بہت پسند تھا، رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس پسند تھا آپؐ کو خالص گہرا سرخ رنگ کا لباس پسند نہیں تھا۔

### رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اور ٹوپی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے، اگر عمامہ نہ ہوتا تو سر اور پیشانی مبارک پر ایک پٹی باندھ لیا کرتے، آپؐ کا عمامہ تقریباً سات گز کا ہوتا تھا۔

آپؐ عمامہ باندھتے تو شملہ ضرور چھوڑتے اور کبھی عمامہ کا ایک بیچ ٹھوڑی کے نیچے گردن پر سے لے لیتے۔ عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے۔ آپؐ کے عمامہ کا شملہ دو توں شانوں کے درمیان پیچھے کی جانب چھوٹا ہوا ہوتا۔ اور عمامہ باندھنے کے ختم پر اس کا آخری پلو بجائے آگے کے پچھلے رخ اڑس لیتے، تیش آفتاب کی وجہ سے کبھی عمامہ کا شملہ سر مبارک پر ڈال لیا کرتے۔

عمامہ کے نیچے آپؐ ٹوپی ضرور اوڑھا کرتے تھے، اور آپؐ ٹوپی سفید اوڑھا کرتے تھے۔ وطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر سے چٹٹی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ آپؐ کے سفر کی ٹوپی اٹھی ہوئی باڑدار ہوتی تھی جس کو کبھی نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے

رکھ لیا کرتے (گویا اس سے سترہ کا کام لیتے)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی

آپ چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ آپ نے انگوٹھی سیدھے اور اُلٹے دونوں ہاتھوں کی چھنگلیا میں پہنی ہے۔ انگوٹھی کانگینہ آپ نے کبھی چاندی کا رکھا اور کبھی حبشی پتھر کا۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ انگوٹھی کانگینہ بجائے اور پر کی جانب کے ہاتھ کے اندر کی ہتھیلی کی طرف رکھتے۔

آپ کی انگوٹھی پر تین سطروں میں محمد رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔ ایک سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ۔

اللہ  
رسول  
محمد

آپ چپل نہایا کھڑاؤں نما جو تپہنا کرتے تھے۔ جوتا پہنتے تو پہلے سیدھا پاؤں سیدھے جوتے میں ڈالتے پھر اُلٹا پاؤں اُلٹے جوتے میں اور جوتا اتارتے وقت پہلے اُلٹا پاؤں جوتے سے نکالتے اور پھر سیدھا۔

جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر، آپ کا جوتا ایک بالشت دو انگلی لمبا تھا۔ تلوے کے پاس سے سات انگلی چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر سے دو انگلی فاصلہ ہوتا تھا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۱۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ : " اللَّهُمَّ  
ارِنِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ  
الْخَبَائِثِ "۔

۱۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل  
ہوتے تو فرماتے یا اللہ میں ناپاک  
جنوں اور ناپاک جینیوں سے تیری  
پناہ چاہتا ہوں۔

۱۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ :

۱۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل

(۱۷) بخاری نے ۲۱۲/۱ (جزء ۱ ص ۲۱۲) کتاب الوضوء باب ما يقول عند الخلاء اور  
اپنی کتاب الادب المفرد حدیث ۶۹۶ اور مسلم نے حدیث ۳۷۵ کتاب الحيض باب ما يقول اذا  
اراد دخول الخلاء اور ابو داؤد نے حدیث ۴۷۵ کتاب الطهارة باب ما يقول الرجل اذا  
دخل الخلاء اور ترمذی نے حدیث ۷۷۵ کتاب الطهارة ، نسائی نے ۳/۱ کتاب الطهارة اور  
احمد نے اپنی مسند ۳/۹۹، ۱۰۱ اور ۲۸۲، دیکھے الرواء الغلیل البانی حدیث ۷۷  
(۱۸) فیہ عنعنۃ الحسن وقتادة، ابن ماجہ نے حدیث ۲۹۹ کتاب الطهارة باب ما يقول الرجل  
اذا دخل الخلاء میں ذکر کیا ہے اسکی سند میں ایک لڑی عبید اللہ بن زحر ہے انکے بار میں  
کہا گیا ہے صدوق غلطی۔ دوسرا روای علی بن جعدان الہانی ضعیف ہے لیکن اس حدیث  
کی تائید میں اور بھی شواہد ہیں دیکھئے کتاب الفتوحات الربانیة ۱/۳۸۵ - ۳۸۶

”اللَّهُمَّ ارْفِ أَعْوَدُ بِلَاحٍ مِنْ  
الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ  
الْمُخْبِتِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“  
۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ:  
”يَا ذَا الْجَلَالِ“

ہوتے تو فرماتے یا اللہ! اس گندے  
بڑے خبیث مرد و شیطان سے  
تیری پناہ مانگتا ہوں۔  
۱۹۔ اُمّ المؤمنین عائشہؓ بیان  
کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بیت الخلاء میں داخل ہوتے  
وقت فرماتے ”یا ذا الجلال“

## بَابُ السَّمِيَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہنا  
۲۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هَذِهِ الْخُشُوفُ  
مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ  
الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ“  
۲۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیت الخلاء  
(جنات و شیاطین) کے حاضر ہونے  
کی جگہ ہے جب تم بیت الخلاء  
میں داخل ہو تو بسم اللہ کہو۔

(۱۹) یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ شیخ البانی نے ضعیف الجامع حدیث نمبر ۴۳۹۲  
کے لکھا ہے۔ (۲۰) یہ روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف جامع صغیر ۶۹۸  
لیکن بروایت زید ابن الرقم صحیح ہے جسکے الفاظ یہ ہیں۔ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنَ الْخُبْنِ وَالْخَبَائِثِ۔ احمد ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان،  
حاکم، صحیح جامع صغیر حدیث ۲۲۵۹ (احادیث الصحیحہ حدیث ۱۰۰)

## بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْجُلُوسِ عَلَى الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں بیٹھتے وقت بسم اللہ کہنا

۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَأْتُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنَّ وَعَوْدَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْخَلَاءِ فَلْيَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ حِينَ يَجْلِسُ" ۲۱۔ انس بن مالک فرمایا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں بیٹھے تو بسم اللہ کہے، بسم اللہ کہنے سے جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا کہے

۲۲۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۲۲۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان

(۲۱) اس کی سند میں راوی اصرم بن حوشب ہے، ابن حبان کہتے ہیں شخص معتبر راویوں کے نام پر حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔ ابن معین نے بھی اس پر سخت جرح کی ہے لیکن شیخ البانی نے دوسری سند سے اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے اروار الغلیل حدیث نمبر ۵۔

(۲۲) اور بروایت انس بن مالک ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۰۱۰ باب ما یقول

اذا خرج من الخلاء میں راوی اسماعیل بن اسلم کی سند سے ذکر کیا ہے اور یہ راوی بھی ضعیف ہے لیکن حافظ ابن حجر تخریج الاذکار میں لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: "أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي"۔

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے اللہ ہی کیلئے تعریف جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے عافیت دی۔

۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ "مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَالِ إِلَّا قَالَ غُفْرَانَكَ"۔

۲۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلنے پر فرماتے یا اللہ تیری بخشش چاہتا ہوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جیسا کہ الفتوحات الربانیۃ ۱/۴۰۵ میں بھی مذکور ہے کہ یہ حدیث ابی ذر حسن کے درجے میں ہے۔ انس و ابی ذر کی اس حدیث کی تائید میں دو روایات خلیفہ اور ابی الدرداء ابن ابی شیبہ نے انہی الفاظ کیساتھ ان دونوں اصحاب سے موقوف اس حدیث کو ذکر کیا ہے دیکھئے اراء الغلیل حدیث نمبر ۵۳۔ (۲۳) نووی نے اذکار صفحہ ۲۸ حدیث ۷۳ میں اس کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۰۔ ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳ کتاب الطہارۃ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے بخاری نے الادب المفرد میں حدیث نمبر ۶۹۳ میں دارمی نے حدیث نمبر ۶۸۶ میں احمد نے مسند ۱/۱۵۵ میں حاکم نے ۱/۵۸ میں ذہبی نے ان کی موافقت کرتے ہوئے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن خریمہ نے حدیث نمبر ۹۰ میں صحیح کہا ہے۔ (۲۴) اسی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن محمد مدوی ہے حافظ ابن حجر تقریب میں اسکے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ راوی متروک ہے۔ وکیع کہتے ہیں یہ شخص حدیث گھڑ لیا کرتا تھا شیخ البانی ضعیف الجامع میں حدیث نمبر ۴۳۸ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے،

کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخْرَجَ مِنَ الْغَارِطِ قَالَ: "أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ إِلَيَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ"۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے، تمام تعریفیں اُس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ

سے اس کی ابتداء اور انتہا میں اچھا برتنا دیا۔

۲۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الرَّجَسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُبْخَبِثِ، الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" وَإِذَا أَخْرَجَ قَالَ: "أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْكَأَنِي لَدُنَّكَ، وَأَبْقَى فِي قُوَّتِكَ، وَأَذْهَبَ عَنِّي أَذَاكَ"۔

۲۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غلیظ گندے بُرے مردود شیطان سے اور جب باہر تشریف لاتے تو فرماتے اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے کھانے کی لذت سے آشنا کیا

اور اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور تکلیف دہ چیز کو دور فرمادیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت بایاں قدم پہلے اندر رکھتے اور جب باہر تشریف لاتے تو دایاں قدم

(۲۵) اس کی سند میں حبان بن علی عنزی اور اسماعیل بن رافع ہیں، ان دونوں میں ضعف ہے روید ابن نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہ میں انقطاع ہے لیکن اس کے باوجود اس حدیث کی تائید میں دوسرے شواہد موجود ہیں دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۱/۴۰۵،



پہلے باہر رکھتے۔

جب آپ رفع حاجت کو بیٹھتے تو جب تک آپ زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے اپنا ستر نہ کھولتے۔

جب قضا ئے حاجت کے لئے جنگل جاتے تو اتنی دور نکل جاتے کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، بلکہ بعض اوقات شہر سے دو دو میل دور نکل جاتے پھر رفع حاجت کے لئے بیٹھتے۔

آپ پیشاب کرنا چاہتے تو نرم زمین کی تلاش رہتی، اگر آپ کو نرم زمین نہ ملتی تو لکڑی یا کسی اور چیز سے سخت زمین کھود کر نرم کر لیتے پھر پیشاب کرنے بیٹھتے۔

جب آپ بیت الخلاء میں جاتے تو جوتے پہنتے سر مبارک ڈھکتے اور انگوٹھی اتار لیتے۔

جب آپ ازواج مطہرات میں سے کسی سے قربت فرماتے تب بھی سر مبارک کو ڈھک لیا کرتے۔ پیشاب کرنے کے لئے اکڑو بیٹھتے تو رانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے۔ آبدست لینے کے بعد اُلٹے ہاتھ کو مٹی سے رگڑ کر دھوئے اور پاک کرتے قضاۃ حاجت کو بیٹھنے کیلئے ریت یا مٹی کے ٹیلے یا پتھروں، کھجوروں کے درخت کی آڑ کو پس فرماتے۔ آپ رفع حاجت کیلئے بیٹھتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور نہ پشت، بلکہ یا تو جنوب کی طرف رخ کر کے بیٹھتے یا شمال کی جانب۔ قضاۃ حاجت کے بعد صفائی کے لئے آپ مٹی کے ڈھیلے ضرور لے کر جاتے جو تعداد میں طاق ہوتے۔

## بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

وضو کرتے وقت بسم اللہ کہنا

۲۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَدِّكُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ"۔  
 ۲۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کا وضو نہیں جو وضو کرتے ہوئے بسم اللہ نہ کہے۔

۲۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(۲۶) نووی اذکار صفحہ ۲۹ میں لکھتے ہیں کہ تسمیہ الی حدیث ضعیف ہے احمد بن حنبل کہتے ہیں وضو میں بسم اللہ کے بارے میں کوئی حدیث ثابت میرے علم میں نہیں ہے لیکن انھوں نے اپنی مسند ۲/۴۸۱ میں اسے روایت بھی کیا ہے ابن ماجہ نے حدیث ۳۹۹ کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی التسمیۃ فی الوضوء میں اور ابو داؤد نے حدیث ۱۵۸۱ کتاب الطہارۃ باب التسمیۃ علی الوضوء میں ذکر کیا ہے بخاری کہتے ہیں یعقوب کاسماع اپنے والد اور انکے والد کاسماع ابو ہریرہ سے واضح نہیں ہے حافظ منذری ترغیب ترہیب ۱/۱۶۳-۱۶۴ میں لکھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس بارے میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان میں کچھ نہ کچھ کلام ہے لیکن یہ حدیث اتنے زیادہ طرق سے آئی ہیں کہ انھوں نے تقویت حاصل کر لی ہے، اسی لئے شیخ البانی صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۴۴۴۲ میں اسے صحیح کہتے ہیں۔

قَالَ: طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ فَأَتَى بِمَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْأَنْاءِ وَهُوَ يَقُولُ: "تَوَضَّأُوا بِاسْمِ اللَّهِ" فَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ يَتَوَدَّدُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوْضَأَ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ لَا كَسِ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ۔

بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے وضو کے لئے پانی نہیں پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ آپ کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھا اور فرمایا اللہ کا نام لیکر وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے کناروں سے بہت تیزی سے نکل رہا ہے یہاں تک کہ سب صحابہ نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نہیں رہا، رلوی کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا کہ اس وقت کتنے صحابہ آپ کے ساتھ تھے فرمایا، ستر کے قریب۔

### بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ ظَهْرَانِي وَضُوءِهِ

وضو کے دوران کیا پڑھے

۲۸۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو مُوسَى أَتَيْتُ ۲۸۔ ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

(۲۷) نسائی نے ۶۱/۱ کتاب الطہارۃ باب التسمیۃ فی الوضوء اور بیہقی نے سنن ۴۳/۱، دارقطنی نے سنن ۴۱/۱ میں ان سب نے صحیح سند کیساتھ روایت کیا ہے اور نووی نے تلاصہ میں اسے صحیح کہا ہے۔ (۲۸) نووی نے اذکار صفحہ ۳۱ میں اسکو صحیح کہا ہے شیخ البانی نے صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۱۲۶۶،

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
تَوَضَّأَ، فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي كَارِي  
وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي» قَالَ:  
قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ  
تَدْعُو بِكَذَا أَوْ كَذَا، فَقَالَ: «وَأَهْلُ  
شَرِّكُمْ مِنْ شَيْءٍ»  
میں حاضر ہوا آپ وضو فرما رہے  
تھے۔ میں نے آپ کو یہ دُعا  
پڑھتے ہوئے سنا، یا اللہ میرے  
گناہ بخش دے اور میرے گھر میں  
فراخی دے اور میری روزی میں  
برکت عطا فرما۔ ابو موسیٰ رضی  
کہتے ہیں، میں نے عرض کیا اللہ  
کے نبی! میں نے آپ کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا  
ان کلمات میں کیا کوئی چیز باقی رہ گئی ہے؟ یعنی اسیں دین و دنیا کی  
سب بھلائیاں آگئی ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ

وضو کے بعد کی دعائیں

۲۹- قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَانَ  
ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
فَحَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ:  
۲۹- عثمان بن عفان بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس نے وضو کے بعد  
تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ»

(۲۹) اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن علان فتوحات ۲/۲۲ میں لکھتے ہیں۔ حافظ  
ابن حجر کہتے ہیں راوی عمرو اور انکے والد سیمون دونوں معتبر ہیں انکے دادا مہران  
کے ہاں میں بغوی اور ابن السکن کہتے ہیں یہ صحابی تھے لیکن راوی عبد اللہ بن  
محمد بن جعفر قرظ و بنی قاضی مصر معتبر نہیں ہے۔

حَبْنِ يَفْرَهُمْ مِنْ وَضُوئِهِ: أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ، لَمْ يَقُمْ حَتَّى تُمَحِّي  
 عَنْهُ ذُنُوبَهُ، حَتَّى يَصِيرَ كَمَا  
 وَكَدَتْ أُمُّهُ“

بڑھا تو وہ ابھی وضو کر کے کھڑا  
 (فارغ) نہیں ہوتا کہ اس کے سب  
 گناہ مٹ جاتے ہیں اور وہ گناہوں  
 سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے  
 جیسے اس کی ماں نے اسے گناہوں  
 سے پاک صاف جنا ہو۔

۳۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ”مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْتَبْعَثَ التَّوَضُّعَ  
 شَكَرَ قَالَ عِنْدَ فَرَاعِهِ مِنْ  
 وَضُوئِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
 وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ  
 وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِحَقِّهِ  
 فَوَضَعَتْ رَحَتَ الْعَرْشِ، فَلَمْ  
 تَفْتَحْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا  
 اور وضو کر کے بعد کہا، اے اللہ!  
 تو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے  
 میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا  
 کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! میں  
 تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری  
 طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں اس کے  
 لئے یہ کلمات مہر لگا کر عرش کے  
 نیچے رکھ دیے جاتے ہیں اور پھر قیامت

(۳۰) اسکی اسناد صحیح ہے حاکم نے ۵۶۴/۱ طبرانی نے اوسط میں نسائی نے عمل الیوم  
 واللیلہ حدیث نمبر ۸۱، ۸۲، ۸۳ مرفوعاً و موقوفاً روایت کیا اور موقوف ہونا زیادہ  
 صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے اس حدیث کے مرفوع و موقوف  
 ہونے کی مزید تفصیل الفتوحات الربانیۃ ۲/۲۰ اور جامع الاصول حدیث  
 نمبر ۷۰۲، اور الفہرست حدیث ۹۶ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

تک نہیں کھولے جاتے بحفاظت رکھے جاتے ہیں۔

۳۱۔ قَالَ لِيْ عُمَرُو الْخَطَّابُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ، ثُمَّ سَرَفَ ، بَصُرَكَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَبُحِثَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِي الْجَنَّةِ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

۳۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابھی طرح وضو کرے پھر آسمان پر نگاہ ڈالے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں

کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں) تو اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

۳۲۔ عَدُوُّ الْأَنْبِیِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ | ۳۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان

(۳۱) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۸۴۷، احمد نے (۱۳۱) ج ۴ /

۱۵۰۔ (۱۵۱) دارمی نے (۲/۱۸۲) مسلم نے حدیث نمبر ۲۳ کتاب الطہارۃ

باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ترمذی نے حدیث ۵۵ کتاب الطہارۃ باب یقال

عند الوضوء، نسائی نے (۱/۹۲، ۹۳) کتاب الطہارۃ باب القول بعد الفراغ من

الوضوء، ابوداؤد نے حدیث ۱۶۹ اور کتاب الطہارۃ باب ما یقول اذا تَوَضَّأَ

(۳۲) طبرانی نے کبیر ج ۲ / ۱، میں روایت کیا ہے اس میں راوی ابو سعید

اعور ضعیف ہے دیکھئے الروار الغلیل حدیث ۹۷،

ابوداؤد ج ۲ / ۱۷۰ ابی القاسم سہیل بن عبد اللہ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحَسِّنُ التَّوَضُّعَ ، ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ لَهُ ثَمَرًا نَيْسًا أَبْوَابُ فِي الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ"

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر تین بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے چاہے داخل جنت ہو جائے۔

## مَاذَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

صبح اور شام کی دعائیں

۳۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِحُ فِي وَقْتِ يَدْعُو

۳۳۔ عبد الرحمن بن ابی زری بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا

(۳۳) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ میں صحیح سند کیساتھ ذکر کیا ہے مجمع الزوائد ۱۰/۱ میں بھی ہے، طبرانی نے بھی صحیح سند کیساتھ ذکر کیا ہے، دارمی نے حدیث ۲۶۹۱ کتاب الاستئذان باب ما یقول اذا صبح، احمد نے سند (۴/۶، ۴۰۷، ۲۳۲/۵) اس کی سند صحیح ہے جیسا کہ امام نووی نے اذکار حدیث ۲۳۲۷ میں ذکر کیا ہے، دیکھئے صحیح الجامع حدیث ۲۵۵۔

پڑھتے ہم نے صبح کی دین اسلام  
پر اور کلمہ توحید پر اور اپنے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے  
باب ابراہیم علیہ السلام کی ملت  
پر جو یک سو تھے اور مشرکوں میں  
سے نہیں تھے۔

۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح  
کرو تو یہ دعا کرو یا اللہ! تیری ہی  
مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد  
سے ہم نے شام کی اور تیری ہی  
قدرت سے ہم جئیں گے اور میں گے  
اور تیری طرف آنا ہے۔

إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: "أَصْبَحْنَا عَلَى  
فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ  
الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا  
مُسْلِمًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"  
۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا  
أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ بِكَ  
أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ  
نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَرَأَيْنَاكَ  
الْمَصِيرُ"

(۳۴) ابو داؤد نے حدیث ۵۶۱۵ کتاب الاواب باب ما یقول اذا اصبح ترمذی نے  
حدیث ۳۳۸۸ حسن باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسى ابن ماجہ نے حدیث  
۳۸۶۵ کتاب الدعاء باب ما ینعو به الرجل اذا اصبح واذا امسى ابن حبان نے حدیث  
۲۳۵۲۲ (موارد) ان حضرات نے لفظ "البیک النشور" ذکر کیا ہے۔ راوی سہیل بن  
ابی صالح صدوق ہیں، آخر عمر میں انکے حافظہ میں کمی آگئی تھی۔ بخاری نے الادب المفرد  
حدیث ۱۱۹۹ یہ حدیث صحیح ہے، الفتوحات الربانیہ ۸۶/۳ میں ہے کہ حافظ  
ابن حجر مزیح الاذکار میں اسے صحیح کہا ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ السبانی حدیث  
نمبر ۲۶۲، ۲۶۳۔



۳۵۔ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ملک نے شام کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ! میں بزدلی کنبوسی بڑھاپے کی برائی، دنیا کے فتنے، عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور صبح کے وقت بھی آپ یہ دعا پڑھتے تھے،

شروع میں اَمْسَيْنَا کے بدلے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمَلِكُ

۳۶۔ عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں شام کی وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہت اور تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَى كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى : ”أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبَخْلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ“ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۳۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أَمْسَى قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

(۳۶) مسلم نے باب الذکر والدعاء حدیث نمبر ۲۷۲۳ میں روایت کیا ہے ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۷۱ الادب میں ترمذی نے باب الدعوات نمبر ۳۳۸ میں حاکم نے

۳۷۔ برادر بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ دعا پڑھتے تھے۔ ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ممالک نے شام کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے بادشاہت اور پائی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! میں اس دن کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی تجھ سے مانگتا ہوں اور اس دن کی برائی اور اسکے بعد کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں سختی بڑھاپے کی برائی بدوزخ

۳۷۔ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ أَمْسَى : ” أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرِ مَا بَعْدَهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ ، وَسُوءِ الْكِبَرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ”

اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۳۸۔ ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ دعا پڑھتے تھے کہ ہم

۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ :

(۳۷) ہمیشی مجمع ۱۰/۴۱ میں لکھتے ہیں طبرانی نے غسان بن ربیع اور ابی اسرائیل ملانی کے واسطے سے روایت کیا ہے اور ان دونوں ضعیف پایا جاتا ہے لیکن ان کو معتبر بھی کہا گیا ہے اس حدیث کے باقی سب راوی ٹھیک ہیں۔

یہ دعا مسلم ح ۲۷۲۲ میں ابی مسعود سے مروی ہے

”اَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ الْمَلِكُ لِلّٰهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ،  
وَالْكَافِرُ يَأْتِ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ ،  
وَالْخَلْقُ وَالْاُمَمُ وَاللَّيْلُ وَ  
النَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ  
هَذِهِ النَّهَارِ صَلَاحًا ، وَاَوْسَطَهُ  
نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ  
الرَّاحِمِيْنَ“

نے صبح کی اور اللہ عزوجل کے تمام  
ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں  
عزت و عظمت اللہ ہی کیلئے ہے  
اور پیدا کرنا حکم کرنا، رات دن  
اور جو کچھ اس میں بستے ہیں سب  
اللہ کے لئے ہیں۔ اے اللہ اس  
دن کے پہلے حصے کو بھلائی اور  
درمیانے حصے کو حاجت روائی  
اور آخری حصے کو کامیابی کرنے

والا کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۳۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ  
إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ فُجَاءَةَ الْخَيْرِ

۳۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم صبح شام یہ دعا پڑھتے تھے  
اے اللہ! میں اچانک خیر و  
بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں

(۳۸) بیہی مجمع ۱۱۵/۱۰ لکھتے ہیں۔ ا سے طبرانی نے روایت کیا ہے اسمیں فائدہ  
ابوالورقار متروک ہے۔ شیخ البانی۔ تخریج المشکاۃ حدیث ۲۲۱۲ میں ضعیف  
جدا کہتے ہیں تقریب میں ہے کہ ایک اور راوی ابو قتادہ عبد اللہ بن واثقہ انی بھی متروک  
(۳۹) زوائد ۱۱۵/۱۰ البویعلی نے بھی روایت کیا ہے۔ بیہی مجمع ۱۱۵/۱۰ میں  
لکھتے ہیں اس میں یوسف بن عطیہ متروک ہے۔ شیخ البانی ضعیف الجامع  
حدیث ۲۲۳۹ میں ضعیف جدا کہتے ہیں۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ | اور ناگہانی آفت سے تیری پناہ  
وَإِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْرِي مَا يَفْجُؤُهُ | چاہتا ہوں کیونکہ بندے کو نہیں  
معلوم کہ اچانک اسے کیا کچھ پیش آئیگا۔

۴۰۔ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ | جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ  
ابْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ | وہ عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ  
كَانَ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ | بیٹھے ہوئے تھے وہ بیان کرتے ہیں  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ سَمِعْتُ | میں نے رسول اللہ ﷺ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | سے سنا ہے آپؐ اپنی دعاؤں  
يَقُولُ فِي دُعَائِهِ مِنْ دُعَائِهِ | میں صبح کے وقت یہ دعا بھی  
حِينَ يُصْبِحُ (اللَّهُمَّ ارِنِي | کرتے تھے

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي | اے اللہ! میں تجھ سے نیا و  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) ”اللَّهُمَّ | آخرت میں (تمام آفتوں بلاؤں  
ارِنِي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ | سے) سلامتی اور بھلائی کا سوال  
فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَاهْلِي | کرتا ہوں اے اللہ! میں اپنے  
وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ مَعْوَرَاتِي | دین و دنیا اہل و عیال اور مال  
وَأَمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ | میں معافی اور بھلائی کا سوال  
حَفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَايَ، | کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے غیبی

(۴۰) احمد نے مسند ۲/۲۵ میں ابو داؤد نے کتاب الادب حدیث  
نمبر ۵۰۷۴، ابن ماجہ نے کتاب الدعاء حدیث نمبر ۳۸ ابن حبان نے  
معاد حدیث نمبر ۲۳۵۶ میں صحیح کہا ہے حاکم نے ۵۱۷ ذہبی نے انبی  
موافقت کی ہے، نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۵۶۶ میں ذکر کیا ہے

وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَ  
عَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قُدْرِي، وَ  
أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ  
مِنْ تَحْتِي“۔ قَالَ جُبَيْرٌ: وَ  
هُوَ الْخُسْفُ، قَالَ عُبَادَةُ: لَا  
أَدْرِي قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ قَوْلَ جُبَيْرٍ۔

نیچے سے اُچکنے کا مطلب زمین میں دھسنا ہے، عبادہؓ کہتے ہیں کہ  
معلوم نہیں زمین میں دھسنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
فرمان ہے یا جبیرؓ کا قول ہے۔

۴۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
”مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ  
مَا اَصْبَحَ رَجِيٍّ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ

۴۱) اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن عباسؓ ہے، اسے ابن حبان کے  
علاوہ کسی نے معتبر نہیں کہا، ذہبی اسکے بارے میں کہتے ہیں لا یُکاد یعرف...  
اس حدیث کے باقی راوی ٹھیک ہیں۔ ابوداؤد نے حدیث ۳۷۵۰ کتاب الادب باب ما  
یَقُولُ اِذَا صَبَحَ، ابن حبان نے مواد حدیث ۲۳۶۱ میں صحیح کہا ہے شیخ البانی نے  
المکمل الطیب کی تخریج میں اسکی سند کو ضعیف کہا ہے حافظ ابن حجرؒ نے اذکار  
کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے دیکھئے فتوحات ربانیہ ۳/۱۰۴۔

بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَكَانَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ أَذَى شُكْرُ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ“

میرے پاس ہے یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس ہے تو وہ بس اکیلے تیری طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی

لئے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لئے تمام شکر ہے۔

۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَبِّيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، تُقَرَّبَاتٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، اللَّهُ هَرَجِيرٍ قَادِرٍ هُوَ اپنے علم میں ہر چیز کو ٹھیکے ہوئے ہے۔

۴۲۔ عبد اللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ دعا پڑھے اور پھر ہر کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں جائیگا۔ میرا رب اللہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا میں یقین رکھتا ہوں کہ

(۴۲) اس کی سند میں علی بن قادم ہے ابن معین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ابن حبان اور ثعلبی بن یزید نے اسے معتبر کہا ہے بخاری کہتے ہیں اس حدیث میں نظر ہے نسائی کہتے ہیں یہ معتبر ہے۔

۴۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْزَيْدَةَ عَنْ  
 أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ  
 قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي  
 وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ  
 وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ  
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ، أَعُوذُ  
 بِكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ  
 بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا  
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنْ  
 مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مَاتَ شَهِيدًا،  
 وَإِنْ مَاتَ مِنْ كَيْلَيْهِ مَاتَ  
 شَهِيدًا۔"

۴۳۔ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ  
 کلمات پڑھے اور اس دن وہ تنہا  
 کر جائے تو شہید ہوا، اور اگر اس  
 رات اس کا انتقال ہوا تو شہید ہوا  
 سید الاستغفار یہ ہے۔ اے اللہ!  
 تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کسی  
 کی عبادت نہیں، تو نے ہی مجھ کو  
 پیدا کیا ہے اور میں تیرا غلام ہوں  
 میں حتی المقدور تیرے عہد اور  
 وعدے پر قائم ہوں میں اپنے  
 کاموں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں  
 اور اپنے اوپر تیرے احسانات و  
 نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے

گناہوں کا بھی اقرار ہی ہوں تو مجھے بخشدے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے  
 والا نہیں ہے۔

(۴۳) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۳۸ کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح اور ابن ماجہ  
 نے حدیث نمبر ۳۸ کتاب الدعاء باب ما یقول اذا اصبح واذا امسى، سبکی اسناد صحیح ہے  
 بخاری نے بروایت شداد بن اوس بلفظ سید الاستغفار ان تقول اللهم انت ربی،  
 ذکر کیا ہے، الاحادیث الصحیحہ للالبانی حدیث نمبر ۱۷۴۷

۴۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةٌ بِلَاءٌ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةٌ بِلَاءٌ حَتَّى يُمَسِّي" پڑھنے سے صبح تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔

۴۴۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ دُعا پڑھے، اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں اس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان پر کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی وہ سب سنتا اور جانتا ہے۔ فرمایا جو اسے صبح پڑھے گا تو شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں دیگی اور شام کو پڑھنے سے صبح تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔

۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرَنِي بِكَلِمَةٍ

۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول!

(۴۴) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۸۵ کتاب الدعوات باب ماجاء اذا اصبح فاذا امسى ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۸۸ و ۵۰۸۹ کتاب الادب باب ما يقول اذا اصبح اور ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۹ کتاب الدعاء باب ما يدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسى اس کی اسناد صحیح ہے۔ ابن حبان نے حدیث نمبر ۲۳۵۲ میں صحیح کہا ہے حاکم نے ۱/۵۱۴ احمد نے مسند ۱/۶۲ و ۶۶ و ۷۱ و ۷۲، نسائی نے عمل اليوم والليلة حدیث نمبر ۱۵۱-۱۸، ۳۴۶۔ الحاصل یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ البانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۳۰۲ میں کہا ہے۔



مجھ کو ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں  
صبح شام پڑھا کروں۔ آپ  
نے فرمایا، یہ کلمات پڑھا کرو،  
اے اللہ! آسمان و زمین کے  
پیدا کرنے والے، ظاہر و پوشیدہ  
کے جاننے والے، ہر چیز کے پالنے  
والے اور اسکے مالک، میں گواہی  
دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں۔ میں اپنے نفس کے  
شر سے اور شیطان کے شر اور

أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ، وَإِذَا  
أَمْسَيْتُ، قَالَ: "قُلْ: اللَّهُمَّ  
فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ  
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ  
شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنَّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ وَشَرِّكُمْ، قَالَ: قُلْهَا  
إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ  
وَلَا تَأْخُذْكَ مَضْجَعُكَ"

شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (اے ابو بکرؓ اس  
دعا کو) صبح شام اور رات کو سوتے وقت پڑھا کرو۔

۴۶۔ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ مَوْتَى | ۴۶۔ عبد الحمید اپنی والدہ سے

(۴۵) ترمذی نے حدیث ۳۳۸۹ کتاب الدعوات باب ۱۴، ابوداؤد نے حدیث نمبر  
۶۷۷ کتاب الادب باب ما یقول اذا صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۴۰۴ صحیح کبیری (موارد)  
حاکم نے مشرک ۱۳/۱ ۵ ذہبی نے انجی موافقت کی ہے بخاری نے الادب المفرد حدیث ۱۲۲  
دارمی نے حدیث نمبر ۲۲۹ چنانچہ یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی نے حدیث ۴۲۷۸  
میں صحیح کہا ہے۔ (۴۶) ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۷ کتاب الادب باب ما یقول اذا  
صحیح - ضعیف جامع صغیر حدیث نمبر ۴۱۲۵۔ ابو حاتم لازمی کہتے ہیں راوی عبد الحمید  
مجہول ہے، حافظ منذری کہتے ہیں عبد الحمید کی والدہ کا مجھے کچھ علم نہیں حافظ ابن حجر  
کہتے ہیں عبد الحمید کی والدہ کا نہ مجھے نام معلوم ہے اور نہ ان کے حالات کا علم ہے لیکن غالب  
گمان یہ ہے کہ وہ صحابہ تھیں۔ البانی نے تخریج المشکاۃ حدیث ۲۳۹۴ میں سے ضعیف  
کہا ہے مزید تفصیل الفتوحات الربانیہ ۱۲/۳ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي أَنَّ أُمَّهُ  
حَدَّثَتْهُ وَكَانَتْ تَحَدِّثُ بَعْضَ  
بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَتْهَا ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَ يُعَلِّمُهَا  
قِيَمُوهُ : قَوْلِي حِينَ تَقْبَلِينَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ  
وَمَا كُنْشَا لَمْ يَكُنْ ، أَعْلَمُ  
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
فَإِنْ مَنْ قَالَ هُنَّ حِينَ يُصْبِحُ  
مُحْفِظَاتُ حَتَّى يَمْسِي ، وَمَنْ قَالَ هُنَّ  
حِينَ يَمْسِي مُحْفِظَاتُ حَتَّى يُصْبِحَ

بیان کرتے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاں  
خادمہ تھیں کہ مجھے ان صاحبزادی  
صاحبہ نے بتایا کہ آپ نے مجھے  
تعلیم دی فرمایا صبح کے وقت  
یہ کلمات پڑھا کرو جو صبح کے  
وقت پڑھے گا شام تک اسکی  
حفاظت ہوگی اور جو شام کو  
پڑھے گا تو صبح تک اسکی حفاظت  
ہوگی۔

دُعاء : تمام عیبوں سے مبرا  
اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف  
بیان کرتا ہوں۔ کسی بندہ کا

کچھ زور اور قدرت و طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے جو اللہ چاہتا ہے  
وہ ہوتا ہے اور جو اللہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا میں یقین رکھتا ہوں  
کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر ایک  
چیز کو گھیر لیا ہے۔

۴۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۸۔ زَيْدُ بْنُ شَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۴۷) اس کو احمد نے مسند ۵/ ۱۹۱ میں روایت کیا ہے اسکی سند میں ابو بکر  
بن عبد اللہ بن ابی مریم نسائی شامی ہے یہ ضعیف ہے انکے گھر میں چوری  
کا حادثہ ہوا اس صدمے سے ذہنی طور پر خلل ہو گیا۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک دعاء سکھائی اور حکم فرمایا کہ انکے گھر کے سب لوگ روزانہ اسکو پڑھا کریں۔

اے اللہ! میں تیری فرمائندگی کے لئے حاضر ہوں۔ اے اللہ میں تیری تابعداری کے لئے حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے دین کی مدد کے لئے تیار ہوں۔ ساری بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں اور تیری طرف سے اور تیری ہی طرف کوٹنے والی ہیں۔ اے اللہ جو بات میں نے کہی اور جو منت میں نے مانی یا جو قسم میں نے کھائی تیری مشیت اس کے سامنے ہے جو تو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو تو نہ چاہے وہ ہرگز نہیں ہوتا، اور کچھ قدرت طاقت

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءً، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَعَاهَدَ بِهٖ اَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَال: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَمِنْكَ وَالْاِيَةُ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ نَدَرْتُ مِنْ نَدِيرٍ، اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ، فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مَا شِئْتُ مِنْهُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَكَانَ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ، اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَىٰ مِنْ صَلَّيْتُ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَىٰ مِنْ لَعَنْتُ اَنْتَ وَلِيُّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوْفِّقْنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقُ بِالْاَصْلِحِيْنَ ۝

نہیں ہے مگر تیری ہی مدد سے ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جو دعاء خیر میں نے کی یہ اس شخص کے لئے ہے جس

پر تو نے رحمت فرمائی اور جو میں نے لعنت کی یہ اس شخص پر ہے جس پر تو نے لعنت کی بیشک تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھ کو اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور نیک لوگوں کے ساتھ مجھ کو ملا دے۔

۴۸۔ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا يَمْتَنِعُكَ أَنْ تَسْتَوِجِيَنِي مَا أَوْصَيْتُكَ تَقُولِي إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ“ سَرَّادُ هَارُونُ: ”وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ“۔

۴۸۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ الزہراءؑ سے فرمایا تمہیں اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ میں تمہیں جو کچھ وصیت کروں تم اسے سنو اور عمل کرو وہ یہ ہے کہ صبح شام تم یہ دُعا پڑھا کرو اے ہمیشہ زندہ اور مخلوق کی تدبیر میں قائم رہنے والے میں تیری رحمت کی طلبگار ہوں تو

میری دنیا و آخرت کے سارے کام درست فرمائے اور مجھ کو لمحہ بھر بھی میرے نفس کے سپرد نہ فرما۔

(۴۸) حاکم نے مستدرک ۱/ ۵۴۵ میں روایت کیا ہے بیہمی مجمع ۱۰/ ۱۱۷ میں لکھتے ہیں بزار نے بھی اسے روایت کیا اسکے راوی سب صحیح کے راوی ہیں۔ عثمان بن وہب ثقہ ہیں ابو حاتم کہتے ہیں یہ راوی صالح الحدیث ہیں، دیکھئے مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۱۷ اور سلسلہ الاحادیث الصحیحہ البانی حدیث نمبر ۲۲،

۴۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، أُحْيِرَ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يَمُوتَ".  
 ۴۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو سنتا اور جانتا ہے شیطان مردود سے یہ پڑھے گا تو شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ آمَسَيْنَا، وَبِكَ حَيَاتُنَا وَمَوْتُنَا وَإِلَيْكَ الشُّوْرُ، اَعُوذُ بِكَ كَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَامَةِ، مِنْ شَرِّ السَّامَةِ".  
 ۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہمارا جینا و مرنا ہے اور تیری ہی طرف

(۴۹) اسکی سند میں راوی زید الرقاشی ضعیف ہے اور داؤد بن سلیم کو ابن حبان کے علاوہ کسی اور نے ثقہ نہیں کہا ہے تقریب میں حافظ لکھتے ہیں یہ مقبول ہے دیکھئے الدوار الغلیل البانی ۵۹/۲

(۵۰) اس سند میں عبد الملک بن حسین ابو مالک نخعی واسطی ہے حافظ تقریب ۲/۴۸۸ میں لکھتے ہیں شیخ متروک ہے میزان الاعتدال ۲/۴۵۳ ۱۸۹/۵۱ میں ابن معین اسکے بارے میں لکھتے ہیں "لیس بشیء" امام بخاری کہتے ہیں "لیس بقوی عندہم" ابوزرعہ اور دارقطنی کہتے ہیں یہ راوی ضعیف لیکن حدیث کے دوسرے شواہد بھی ہیں۔

وَالْهَامَّةُ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
الثَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ عَدَائِهِ وَشَرِّ  
عِبَادِهِ“ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ مِثْلَ  
ذَلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: ”وَ  
إِلَيْكَ الْمَصِيرُ“

۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَجُلًا شَكَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصِيبُهُ  
الْأَفَاتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قُلْ  
إِذَا أَصْبَحْتَ: بِاسْمِ اللَّهِ عَلَى  
نَفْسِي وَآهْلِي وَمَالِي، فَإِنَّهُ  
لَا يَنْهَبُ لَكَ شَيْءٌ“ فَقَالَ الْهَرَجِيُّ  
الْوَجَلِيُّ، فَذَهَبَتْ عَنْهُ الْآفَاتُ

۵۱۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک شخص  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
شکایت کی کہ وہ مشکلات و آفات  
سے دوچار ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم صبح کے وقت یہ  
دُعا پڑھا کرو تمہارے اوپر کوئی  
مصیبت و پریشانی نہیں آئے گی۔  
دُعاء: بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَ  
آهْلِي وَمَالِي۔ اللہ کے بابرکت

نام سے میں اپنے نفس اپنے اہل و عیال اپنے مال و دولت اللہ کی حفاظت  
میں کرتا ہوں۔ چنانچہ اس شخص نے اس دعا کو پڑھا تو مصیبت جاتی رہی۔

(۵۱) اس کی سند میں مجہول راوی ہے نووی نے اذکار حدیث نمبر ۲۴۰ میں  
اسے ضعیف کہا ہے۔ دوسرا راوی زید الحباب ہے حافظ تقریب ۱۶۸/۲۷۳  
میں اسے صدوق یحییٰ فی حدیث عن الثوری لکھتے ہیں۔

(۵۲) سبکی سند میں ابن ابیہیہ ہے حافظ تقریب ۱/۲۴۴/۵۸۴ میں لکھتے ہیں یہ  
صدوق ہیں، کتابیں جلتے وضائع ہونے کی وجہ سے کچھ اختلاط ہوا۔

۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ: أَصْبَحْتُ  
أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ مَلَائِكَتَكَ  
وَأَنْبِيََاءَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيعَ  
خَلْقِكَ عَلَى شَهَادَتِي عَلَى نَفْسِي  
إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَوْفَى  
بِكَ، وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، يَقُولُهَا  
ثَلَاثًا۔

۵۲۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا  
فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے  
اے پروردگار! میں نے صبح کی۔  
میں تجھ کو تیرے فرشتوں، تیرے  
نبیوں اور رسولوں کو اور تمام مخلوق  
کو اپنی اس بات پر گواہ بنانا ہوں  
بیشک تو یکتا ہے تیرے سوا کوئی  
عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں  
میں تجھ ہی پر ایمان و بھروسہ رکھتا  
ہوں اس دعا کو تین بار پڑھے۔

۵۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ  
يُصْبِحُ: مَا شَاءَ اللَّهُ، كَمَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ،  
أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت  
یہ دعا پڑھے، جو اللہ چاہے وہی  
ہوتا ہے، سب طاقت و قدرت  
اللہ کی مدد سے ہے میں گواہی

(۵۲) اس کا حاشیہ گذشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۵۳) اسکی سند میں کادح بن رحمۃ ہے۔ اذری وغیرہ اسے کذاب کہتے ہیں۔

میزان الاعتدال ۳/۹۹/۶۹۲۷ اور راوی سلیمان بن ربیع متروک ہے۔

دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اس دعا کے پڑھنے سے یہ دن اس کے لئے بھلائی والا ہوگا۔ اور دن کی برائی اس سے دور کر دی جائے گی اور جو

قَدْ يُرَى - رُزِقَ خَيْرٌ ذَلِكِ  
الْيَوْمِ، وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّهُ.  
وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ رُزِقَ  
خَيْرَ ذَلِكَ النَّيْتِ، وَصُرِفَ  
عَنْهُ شَرُّهَا۔

رات کو یہ دعا پڑھے تو یہ رات اس کے لئے خیر و برکت والی ہوگی اور اس رات کی برائی اس سے دور رہے گی۔

۵۴۔ ام المؤمنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں تجھ سے نفع پہنچانے والے علم اور پاکیزہ رزق و قبول ہونے والے کاموں کا سوال کرتا ہوں۔

۵۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أُمِّ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ  
ارِنِيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَ  
رِزْقًا طَيِّبًا، وَكَمَلًا مُّتَّصِلًا،

۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام تین بار یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ

۵۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ  
ارِنِيْ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ

۲۵۴) ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۹۲۵ اقامۃ الصلّٰۃ باب ما یقول بعد التسلیم میں ذکر کیا ہے۔ بوہیری زوائد میں کہتے ہیں اسکے راوی معتبر ہیں مولیٰ ام سلمہ اسکا حال معلوم نہیں ہے کن حدیث کے دوسرے شواہد بطرفی معجم صغیر میں صحیح اسناد کی قطعاً موجود ہیں اسلئے حدیث حسن کے درجے میں ہے۔



وَعَاقِبَةُ وَسَائِرٍ، فَاتَّخِذْ عَلَيَّ  
نِعْمَتَكَ وَعَاقِبَتَكَ وَسِثْرَكَ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، شَكَارَكَ  
مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَلَا إِذَا أَمْسَى  
كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
أَنْ يُثَبِّتَهُ عَلَيْكَ۔

نعمت، عاقبت اور حفاظت  
کے پردے کو پورا فرما لے۔

۵۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ  
فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ  
وَحِينَ تَصْبِحُونَ: وَلَهُ الْحَمْدُ  
۵۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ  
نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت  
یہ آیت تلاوت کرے گا۔ ترجمہ: یا کی  
بیان کرو اللہ کی شام اور صبح

(۵۵) اس کی سند میں عمرو بن حصین ہے حافظ تقریب ۲/۶۸/۵۶۳ میں  
لکھتے ہیں کہ متروک ہے۔ مسلم نے ابومریرہ کی روایت سے اس حدیث کا پہلا حصہ  
بغیر ثلاث مرات کے ذکر کیا ہے اور حدیث کے دوسرے حصے کے شواہد موجود ہیں  
اسلئے حدیث بغیر ثلاث مرات اپنے شواہد کی وجہ سے حسن کے درجے میں ہے۔  
(۵۶) رواہ ابوداؤد حدیث ۵۰۷۶ فی الادب باب ما یقول اذا صبح اسکی سند  
ضعیف، کیونکہ سعید بن بشیر منکر الحدیث ہے، المجروحین ۱/۳۱۸ اور محمد بن سلیم  
کو ابن عدی وابن حبان ضعیف کہتے ہیں دیکھئے تقریب ۲/۱۸۴/۲۴۲ حافظ کہتے ہیں  
حدیث غریبہ تفصیل کیلئے جامع اصول حدیث ۲۳۳ تحقیق استاذ عبدالقادر الاناوط  
حفظہ اللہ دیکھئے شیخ البانی نے ضعیف الجامع حدیث ۵۷۲۵ میں اسے ضعیف جدا کہا ہے

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا  
وَجِدْنَ تُظَاهِرُونَ... الْآيَاتِ  
أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكُ  
وَمَنْ قَالَهَا جِدْنَ يُمَسِّئُ أَذْرَكَ  
مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ۔

کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہیں  
اس کی جتنے لوگ ہیں آسمانوں میں  
اور زمین میں اور اسکی تعریف  
تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب  
دوپہر ہو، وہ جاندار کو بے جان  
سے پیدا کر کے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے پیدا کر کے باہر لاتا ہے  
اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے  
اور تم بھی اسی طرح مرنیکے بعد زمین سے نکالے جاؤ گے اور جو شخص ان کلمات  
کو شام کو پڑھے وہ سات کا ثواب جو اسکے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل  
کرے گا۔

۵۷۔ عَنْ طَلْحِ بْنِ حَيَّيْبٍ،  
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي  
الْمَدَائِدِ، قَدْ احْتَرَقَ بَيْتُهُ  
قَالَ: مَا احْتَرَقَ، لَوْ يَكُونُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَفْعَلَ ذَلِكَ  
بِكَلِمَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ  
قَالَهُنَّ أَوَّلَ نَهَارِهِ لَمْ تُصِبْهُ  
مُصِيبَةٌ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ  
قَالَهُنَّ آخِرَ النَّهَارِ لَمْ تُصِبْهُ

۵۷۔ ایک شخص ابوالدرداءؓ کے  
پاس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھر  
جل گیا، انھوں نے کہا میرا گھر  
نہیں جلا، اللہ عز و جل اس  
دعا کی برکت سے جو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے  
سنی ہے مصیبت سے محفوظ و  
مأمون رکھے گا۔ جو ان کلمات کو  
پڑھے گا شام تک اس پر کوئی  
مصیبت نہیں آئے گی اور جو شام

(۵۷) اسی سند میں اغلب بن تمیم ہے بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث ہے۔

مُصِيبَةٌ حَتَّىٰ يُصْبِحَ : اَللّٰهُمَّ  
 اَنْتَ رَزَقْتَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ  
 عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَافِعُ  
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ  
 كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ  
 لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، اَعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ  
 عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنَّ  
 اللّٰهَ قَدْ احْكَمَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَا بَرَةٍ  
 اَنْتَ اَخْلَدْتَ بِنَاصِيَّتِهِمَا اِلَيْكَ  
 رَبِّيْ عَلَيَّ صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ  
 اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے  
 اور جانداروں کے شر سے کہ وہ سب تیرے ہی قبضے میں ہیں بیشک  
 میرا رب (حق و عدل کے) سیدھے راستے پر ہے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا رَجُلٌ، عَنِ  
 الْحَسَنِ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا  
 مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَآتَىٰ  
 ۵۸۔ ایک شخص حسن سے بیان  
 کرتے ہیں کہ ہم ایک صحابی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے  
 تھے کہ اتنے میں انھیں بتایا گیا

(۵۸) اسکی سند میں جہالت ہے کیونکہ حدیثنا رجل سے روایت کیا ہے۔

قَدْ

فَقِيلَ لَهُ : أَذْرِيكَ ، فَقَدْ احْتَرَقَتْ  
 دَارُكَ ، فَقَالَ : مَا احْتَرَقَتْ  
 دَارِي . فَنَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقِيلَ  
 لَهُ : أَذْرِيكَ دَارُكَ فَقَدْ احْتَرَقَتْ  
 فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا احْتَرَقَتْ  
 فَقِيلَ لَهُ : احْتَرَقَتْ دَارُكَ  
 وَتَحِلْفُ بِاللَّهِ مَا احْتَرَقَتْ  
 فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :  
 "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ : رَدِّقِ  
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ  
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، مَا  
 شَاءَ اللَّهُ كَانَ ، وَمَا كُنْتُ شَيْءٌ  
 لَمْ يَكُنْ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
 بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَشْهَدُ  
 أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ  
 عِلْمًا ، آخُودٌ بِاللَّهِ يُمَسِّكُ  
 السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ  
 إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ  
 رَبِّي أَحَدٌ سَأَلْتَهَا ، إِنَّ

کہ آپ کے گھر میں آگ لگ گئی ہو  
 جلد ہی اپنے گھر کی خبر لیجئے، انہوں  
 نے کہا میرا گھر نہیں جلا، پھر وہ  
 دوبارہ دیکھ کر واپس آیا اور انہیں  
 بتایا گیا اپنے گھر کی خبر لیجئے اس  
 میں آگ لگ گئی ہے انہوں نے  
 کہا اللہ کی قسم میرا گھر نہیں جلا ان  
 سے کہا گیا آپ کا گھر جل گیا ہے  
 اور آپ اس پر اللہ کی قسم کھا  
 رہے ہیں کہ وہ نہیں جلا، انہوں  
 نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے  
 فرمایا جو شخص صبح یہ دعا پڑھیں گا  
 تو اسے، اس کے گھر والوں کو  
 اور اس کے مال پر کوئی آفت  
 نہیں آئے گی۔ اور میں نے آج  
 یہ دعا پڑھی تھی۔ پھر انہوں نے  
 کہا ہمارے ساتھ چلو۔ صحابی اور  
 وہ سب ان کے گھر گئے تو دیکھا کہ  
 ان کے گھر کے ارد گرد آگ لگ  
 گئی ہے مگر ان کا گھر بالکل

رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، لَمْ يُصِبْهُ فِي نَفْسِهِ وَلَا فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي مَالِهِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ وَقَدْ قُلْتُمْهَا الْيَوْمَ، أَنْهَضُوا بِنَا فِقَامَ وَقَامُوا مَعَهُ فَانْهَوُوا إِلَى دَارِهِ وَقَدْ حَاطَرَفَ مَا حَوْلَهَا وَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ -

محفوظ ہے۔ دُعا یہ ہے :  
میرا رب اللہ ہے اسکے سوا  
کوئی معبود نہیں، اسی پر میرا  
بھروسہ ہے اور وہ عظیم الشان  
عرش کا مالک ہے میں گواہی  
دیتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز  
پر قادر ہے اور بیشک اللہ کا

علم ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں پناہ چاہتا ہوں اس  
اللہ کی جو اپنے حکم سے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے  
ہر جاندار کے شر سے کہ میرے رب ہی کے ہاتھ میں ان سب کی  
چوٹی ہے۔ بیشک میرا رب (عدل و انصاف) سیدھے راستے پر ہے۔

۵۹۔ عَنْ أَبِي بَانَ الْمُحَارِزِيِّ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَقَفُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَيْدِ الْفَيْسِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :  
”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَضْمَحَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِلَّا جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ رُسُلِ اللَّهِ يَخْبُرُهُ بِمَا كَانَتْ تَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ وَبِهِ -

۵۹۔ ابان المجاہزی اور یہ اس  
 وفد میں شامل تھے جو عبد الفیس  
 کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں  
 حاضر ہوا تھا یہ کہتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
 مسلمان صبح یہ دعا پڑھے، تمام  
 تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں میرا

(۵۹) رواہ البزار، اسکی سند میں ابان بن ابی عیاش ہے جو کہ متروک ہے مجع

۱۰/۱۱۶ - تقریب ۱/۳۱/۱۶۲، میزان ۱/۱۰/۱۵ -

إِلَّا اللَّهُ إِلَّا تُغْفَرَ لَهُ ذُنُوبُهُ  
حَتَّى يُمِيسَ، وَإِنْ قَالَهَا زَا  
أَمْسَى، تُغْفَرَ لَهُ ذُنُوبُهُ حَتَّى  
يُصْبِحَ“۔

رب اللہ ہے میں اس کے ساتھ  
کسی کو بھی شریک نہیں کرتا میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو

اس کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور  
جو شام کو یہ دعا پڑھ کر سونے تو صبح تک اسکے سب گناہ بخش دیے  
جاتے ہیں۔

۶۰. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
ظَلَمْتُ مَغْفُورًا لَهُ، وَمَنْ قَالَهَا  
حِينَ يُمِيسُ يَكُنْ مَغْفُورًا لَهُ“۔

۶۰۔ عمرو بن معدیکرب بیان  
کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا  
جو شخص صبح یہ دعا پڑھے تو وہ  
بخش دیا جاتا ہے اور جو شام کو  
پڑھے گا تو وہ اس حالت میں  
سوئے گا کہ اسکے گناہ معاف  
کر دیے جائیں گے۔ دعا یہ ہے

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی  
کو شریک نہیں کرتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۶۱۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۱۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۶۰) بیہمی جمع ۱۰/۷ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اس میں ابان  
بن ابی عیاش متروک ہے اور ربیع بن بدیع بھی متروک ہے ”تقریب“

نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ ہی سب سے بڑا ہے اللہ اس کی گردن کو جہنم سے آزاد کر دیگا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَخْتَقَى رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ

۶۲۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ صبح کے وقت ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تم پاک صفت والے مالک کی تسبیح کرو۔

۶۲۔ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ الْأَصْنَخَ صَارِخًا بِأَيِّهَا الْخَلَائِقُ ، سَبَّحَ الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ

(۶۱) بیہمی مجمع ۱۱۳/۱۰ میں لکھتے ہیں اسے احمد نے روایت کیا ہے اس میں ابو یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی مریم ضعیف ہیں۔ ابن حجر بھی اسے ضعیف لکھتے ہیں ان کے گھر میں چوری کا حادثہ ہوا جس کے صدمہ سے کچھ ذہنی اختلاط ہوا۔

(۶۲) رواہ الترمذی فی الدعوات حدیث ۳۵۶۲ باب دعاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعوذہ فی دبر کل صلاۃ اسکی سند میں مولیٰ بن عبیدہ الرزازی ضعیف ہے اور محمد بن ثابت بھی معروف نہیں ہے "تقریب" مولیٰ بن عبیدہ کے بارے میں نسائی وغیرہ کہتے ہیں ضعیف ہے ابن عدی کہتے ہیں اسکی روایات میں ضعف واضح ہے ابن معین کہتے ہیں لیس بشیء اور یہ بھی کہا کہ اسکی حدیث حجت نہیں ہے ابن سعید کہتے ہیں ہم اسکی مرویات سے اجتناب کرتے تھے۔ ابن سعد کہتے ہیں ثقہ ہے مگر حجت نہیں۔

یعقوب ابن شیبہ کہتے ہیں صدوق ضعیف الحدیث جداً دیکھئے میزان ۲۱۳/۴ ۸۸۹۵/۔ شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۱۹۱ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

۶۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْلُومٍ يُكْرِمُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّي لَا أَشْرَ لِي بِهِ شَيْئًا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ظَلَّ مَغْفُورًا لَهُ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي بَاتَ مَغْفُورًا لَهُ" تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میرا رب اللہ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۶۴۔ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَّ أَبَا عِيَّاشٍ كَانَ يَقُولُ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ۖ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ" ۖ صَالِحُ سَمَّانٍ کہتے ہیں کہ بیشک ابو عیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک

(۶۳) اس کی سند میں ابان بن ابی عیاش ضعیف ہے یہ حدیث پہلے حدیث نمبر ۶۲ میں بھی گزر چکی ہے۔

(۶۴) رواہ ابو داؤد حدیث ۵۰۷۷ فی الادب باب ما یقول اذا اصبح وابن ماجہ حدیث ۳۸۶۷ فی الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل اذا اصبح واذا امسى اسکی سند ٹھیک، حافظ ابن حجر تخریج الاذکار میں لکھتے ہیں حدیث صحیح رواہ احمد والبوداؤد والنسائی حدیث نمبر ۲۷۰۷ ابن ماجہ والفریابی شیخ البانی صحیح الجامع حدیث ۶۲۹۴ لکھتے ہیں حدیث صحیح ہے۔



لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي  
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كُتِبَ لَهُ  
بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَفُحِّي عَنْهُ  
عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَكُنَّ كَعَشْرِ كَفَالٍ  
وَكَنَّ حَزْزًا لَمْ يَفِ يَوْمِهِمْ حَتَّى يُسْبِي  
وَمَنْ قَالَ حِينَ يُسْبِي مِثْلَ ذَلِكَ  
حَتَّى يُصْبِحَ، فَكَانَ رَجُلًا أَتَمَّهُ  
فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو عِيَّاشٍ عَلَى  
نَفْسِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: قَرَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ أَخْبَرَ عَنْكَ بِكَذِّ  
وَكَذِّ، قَالَ الرَّجُلُ: فَاتَّخَذَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِيَدَيْ سَمٍّ قَالَ: صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ  
صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ

نہیں، اسی کے لئے تمام سلطنتیں  
اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں وہی  
زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور  
وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اسے کبھی فنا  
نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو  
اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی  
جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف  
کر دیئے جاتے ہیں اور اتنا ثواب دیا  
جاتا ہے جیسے اس نے دس غلام  
آزاد کر دیئے اور اس دن شام تک  
شام کے شر سے محفوظ رہے گا اور  
پھر جب شام ہوا وہی دُعا پڑھے  
تو صبح تک ایسا ہی رہے گا یہ حدیث  
سننے کے بعد ایک شخص ابو عیاشؓ  
کے بارے میں کہنے لگا کہ یہ اپنی  
طرف سے بہت باتیں کرتے ہیں،  
چنانچہ ایک شخص نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپؐ سے عرض کیا، اے  
اللہ کے رسول! ابو عیاشؓ آپؐ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں وہ شخص  
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ابو عیاشؓ  
نے سچ کہا، ابو عیاشؓ نے سچ کہا، ابو عیاشؓ نے سچ کہا (اس خواب

سے حدیث کی اور زیادہ تصدیق ہو گئی کیونکہ آپ کا فرمان ہے جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو بیشک مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا

۶۵۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّ عِزٍّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ كَارِيَّ ضَمَمْتِهِمْ؟ قَالُوا: وَمَنْ أَبُو ضَمَمْتِهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْنِيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ وَعَرَضْتُ لَكَ، فَلَا يَشْتِمُ مَنْ شَتَمَهُ وَلَا يَظْلِمُ مَنْ ظَلَمَهُ وَلَا يَضُرُّهُ مَنْ ضَرَبَهُ" ۶۵۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ابو ضمضم کی طرح ہو جائے، تو صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ابو ضمضم کون ہے؟ تو اپنے فرمایا جب وہ صبح کرتا تو کہتا اے اللہ میں نے اپنا نفس تجھے ہب کر دیا ہے ہیں جو اسے گالی دیتا تھا تو وہ اسے گالی نہ دیتا اور جو اس پر ظلم کرتا تو وہ اس پر ظلم نہ کرتا اور جو اسے مارتا تو وہ اسے نہ مارتا۔

۶۶۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، سَلْمَانَ فَارِسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان

(۶۵) اسمیں شعیب بن بیان ہیں حافظ تقریب ۱/۳۵۲/۲ کہتے ہیں صدوق بخلیفی اور امام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں صدوق لہ مناکیر دیکھو او او بغلیل للشیخ البانی ۳۲/۸ (۶۶) اس میں بکر بن خنیس ہے حافظ ابن حجر تقریب ۱/۱۰۵/۱۱۳ میں لکھتے ہیں، صدوق لہ اغلاط ابن حبان کہتے ہیں مصریوں اور کوفیوں سے موضوع چیزیں بھی بیان کرتا تھا ابن معین کہتے ہیں "بیس بیشی" دیکھئے کتاب المجروحین ۱۹۵/۱، شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۸۰ میں ضعیف جدا کہتے ہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَصْبَحْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ  
لَا شَرِيْكَ لَكَ اَصْبَحْتَ وَاَصْبَحَ  
اَلْمَلِكُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَرَادَّ اَمْسَيْتَ فَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ  
وَإِنَّ هُنَّ مُكْفِرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ ۝

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم صبح کرو تو یہ دُعا  
پڑھو۔ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے  
تیرا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے لئے  
میں نے صبح کی اور سارے جہان نے  
صبح کی ساری تعریفیں اللہ عزوجل

کے لئے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں ہے (تین مرتبہ پڑھے) اور شام کو بھی  
یہ دُعا (تین مرتبہ) پڑھ اس دُعا کا پڑھنا صبح سے شام تک کیلئے کفارہ ہو جائیگا  
۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: "إِنَّكَ إِنْ  
قُلْتَ ثَلَاثًا حِينَ تُسَبِّحُ: اَمْسَيْنَا  
وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ  
لِلّٰهِ، اَعُوذُ بِالْإِسْمِ يُسَلِّمُ  
السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ  
إِلَّا بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ  
وَدَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ  
وَشَرِّكِهِ، حَفِظْتَ مِنْ كُلِّ  
شَيْطَانٍ وَكَاهِنٍ وَسَاحِرٍ

دُعاء: اللہ کے لئے ہم نے امد  
اس کے سارے جہان نے شام  
کی، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں  
سب کچھ اللہ کے قبضے میں ہے

(۶۷) اسی اسناد میں جہانہ ہے کیونکہ راوی کا نام نہیں ہے بلکہ (رجل من اہل مکہ) ہے۔

حَتَّى تُصْبِحَ وَإِنْ قُلْتَهَا يَعْصِي  
حِينَ تُصْبِحَ حِفْظَتْ كَذَلِكَ  
حَتَّى تُمِيتَ۔

شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور پھیلانی ہے اور شیطان اور اس کے  
ساتھیوں کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

۶۸۔ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ: مَرَّ  
بِنَا جُلُّ طَوَالٍ أَشْعَثُ فَقِيلَ  
لِإِنَّ هَذَا أَخَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
أَخَذْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ  
قُلْتُ: فَحَدَّثَنِي عَنْهُ  
حَدِيثًا يَسْأَلُكَ يَكْدُ أَوْ لَوِ الْجَاهُ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، قَالَ سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ  
وَحِينَ يُمِيتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۶۸۔ ابو سلام بیان کرتے ہیں،  
(وہ حمص ملک شام کی ایک  
مسجد میں تھے) ایک لمبے آدمی بھرے  
ہوئے بالوں والے وہاں آئے،  
لوگوں نے بتایا یہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خادم (ثوبان یا ابوسبی  
آپ کے چرواہے) ہیں ابو سلام کہتے ہیں  
میں ان کے پاس گیا اور کہا آپ  
مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں  
جو آپ نے خاص رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنی ہو درمیان میں

(۶۸) رواہ احمد فی المسند ۴/۳۳۷، ۵/۳۶۷۔ والوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۲

فی الادب باب ما یقول اذا صبح والحاکم ۱/۵۱۸ اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے بخاری  
مسلم نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے شیخ

البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۷۲۶ میں ضعیف کہتے ہیں سابق بن ناجیہ مقبول ہے

راوی ابن سلام کے بارے میں حافظ تقریب ۶/۲۴۳ میں کہتے ہیں ثقہ یرسل۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَتْ حَقُّهُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِّيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام یہ کہے میں اللہ کے

رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا تو اللہ عز و جل ضرور قیامت والے دن اس کو جنت میں داخل فرما کر راضی اور خوش کر دیگا۔

۶۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ نَعْنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ قَالَ يَا أَبَتِ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَدْعُو كُلَّ عِدَاةٍ : ”اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثًا حِينَ تَضِيحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَتَقُولُ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

۶۹۔ عبد الرحمن بن ابی بکر نے اپنے والد سے کہا اباجان! میں روزانہ صبح و شام آپ کو تین تین بار یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں انھوں نے کہا ہاں بیٹا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح و شام یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے اور میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ آپ کی سنت کی پیروی کروں دعا : اے اللہ مجھ کو میرے

(۶۹) رواہ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۰ فی الادب باب ما یقول اذا اصبح اور احمد نے سند ۵۲/۲ پر روایت کی ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ شیخ البانی نے ضعیف الجامع حدیث نمبر ۱۳۰۸ میں کہا ہے راوی عبد الجلیل بن عطیہ صدوق ہم۔ اور جعفر بن میمون صدوق بخفی کہا ہے۔

الْكَفْرَ وَالْفَقْرَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
تُعِيدُهُ هَا حِينَ تَضِيحُ ثَلَاثًا  
وَسَلَامًا حِينَ تُسَبِّحُ قَالَ :  
نَعَمْ يَا بَنِيَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَذْهَبُ هَهُنَ، وَأَنَا أَحِبُّ  
أَنْ أَشْتَرِقَ بِسَلْتِهِ -

جسم میں سلامتی دے اور اللہ مجھ  
کو میری سماعت میں سلامتی  
دے۔ اے اللہ! مجھ کو میری  
بینائی میں سلامتی دے کیونکہ  
تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔  
اے اللہ! میں کفر اور محتاجگی  
سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے  
اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری

پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ مُسْلِمُ بْنُ زِيَادٍ  
مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ الْمُتَوَكِّلِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ:  
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ

۷۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
زوجہ محترمہ میمونہ کے غلام مسلم  
بن زیاد بیان کرتے ہیں میں نے  
انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے

(۷۰)، رواہ البخاری فی الادب المفرد حدیث ۱۲۰۱ اور ترمذی نے حدیث ۳۶۹۵ میں  
ابوداؤد نے حدیث ۵۰۷۸ میں، راوی بقیہ بن ولید عن سلم بن زیاد انقرشی عن انسؓ  
سے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر تخریج الاذکار ۳/۱۰۵ راوی بقیہ کو صدق کہتے ہیں  
ان پر تیس کا عیب ہے۔ انکے استاد سلم بن زیاد کو مقبول اور امین کہا گیا ہے۔ ابن حبان  
نے انھیں ثقات میں ذکر کیا ہے اسوجہ سے حافظ ابن حجر نے حسن کہا ہے لیکن  
شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۵۷۴۳ پر ضعیف لکھتے ہیں۔

تو اللہ اس کے ایک چوتھائی حصے کو  
دوزخ سے آزاد کر دیگا اور اگر چاروا  
پڑھے گا تو اللہ اس کو بالکل دوزخ  
سے آزاد کر دیگا۔

دُعا: اے اللہ! میں نے صبح کی  
میں تجھ کو اور عرش کے اٹھانیوالے  
فرشتوں اور دوسرے فرشتوں اور  
ساری مخلوق کو گواہ بنانا ہوں کہ تو ایک  
ہی ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے  
لائق نہیں ہے تو اکیلا ہے، تیرا کوئی

شریک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

۱۷۔ ام الدرداء ابوالدرداء سے روایت  
کرتی ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا  
جو شخص صبح شام روزانہ سات مرتبہ  
یہ دُعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی  
دنیا و آخرت کے سارے غمزدہ  
کرنے والے امور کے لئے کافی ہو جائیگا  
یعنی سب غم دور فرما دیگا۔

قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ ارِنِيْ  
اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ وَاَشْهَدُ  
حَمْلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ  
وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ  
لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا  
شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنْ مُحَمَّدًا  
عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَعْتَقَ اللّٰهُ  
رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَاِنْ قَالَ اَرْبَعَ  
مَرَّاتٍ اَعْتَقَهُ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ  
مِنَ النَّارِ۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُدَارِ كُفَيْنٌ سَعْدِ  
أَبُو سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ  
ابْنَ حُلْبَسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ  
أَمَّ الدَّارِ زَادَ تَحَدَّثَ عَنْ  
أَبِي الدَّارِ زَادَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ  
حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِيُ:  
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ

(۷۱) اسی سند صحیح ہے ابو داؤد نے بھی حدیث نمبر ۵۰۸۱ کتاب الادب باب  
ما یقول اذا اصبح ابی الدرداء سے موقوف روایت کی ہے۔

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَّاهُ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ هَمَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

دُعَاء: اللہ تعالیٰ مجھ کو کافی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

۷۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَفِيدٌ، عَشْرًا مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ زَهَا مِائَةً حَسَنَةً، وَمَحَى عَنْهُ زَهَا مِائَةً سَيِّئَةً، وَكَانَتْ لَهُ كَعَدَلٍ رَقَبَةٍ، وَحَفِظَ بِهَا يَوْمَهُ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِي،

۷۲ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شمس بار یہ پڑھے گا تو اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور اس دن اس کی حفاظت کی جائیگی اور جو شخص شام کو اسی طرح پڑھے گا اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہوگی۔

دُعَاء: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے

(۷۲) بیہمی مجمع ۱۰/۱۱۳ پر لکھتے ہیں اسے احمد نے روایت کی ہے اسے راوی صحیح کے راوی ہیں اور اسے بخاری مسلم احمد نے بھی روایت کیا ہے یہ حدیث نمبر ۷۷ میں بھی آکر ہے۔

(۷۳) بیہمی مجمع ۱۰/۱۱۵ میں لکھتے ہیں۔ اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اسکی سند میں راوی اغلب بن تمیم ضعیف ہے ناری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے، ابن معین کہتے ہیں "لیس بشیئہ" امام ذہبی میزان میں مغلد البواہز دیل کے تعارف میں لکھتے ہیں کہ میری رائے میں یہ موضوع ہے۔



كَانَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ۔ | لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا  
کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لئے ساری حکومت و سلطنت ہے۔  
اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۷۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ بْنِ عَفَّانٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ  
عَنْهُ، أَتَى سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
تَفْسِيرِ "لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ" قَالَ: مَا سَأَلْتَنِي  
عَنْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ تَفْسِيرُهَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ  
وَالْبَاطِنُ، بَيْدَةُ الْخَيْرِ يُجِيبُ  
وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ، مَنْ قَالَ هَذَا إِذَا  
أَصْبَحَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُعْطِيَ  
سِتٍّ خِصَالٍ، أَوْ لَمْ يُمْسِكْ  
مِنْ ابْلِيسَ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ:

۷۳۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آیت لَہُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ (آسمان اور زمین کے  
خزانے یا کنجیاں اسی اللہ کے پاس ہیں)  
کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا تم  
سے پہلے اور کسی نے مجھ سے یہ سوال  
نہیں کیا اور تفسیر یہ ہے، اللہ کے  
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،  
اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اللہ ہی  
کے لئے تسبیح اور تمام تعریفیں ہیں  
اللہ ہی بخشش کرنے والا ہے سب  
طاقت و قوت اور قدرت اللہ ہی  
کی طرف سے ہے وہ ہمیشہ سے ہے  
اور ہمیشہ رہنے والا ہے وہ ظاہر ہے  
اور باطن ہے، اسی کے ہاتھ میں

(۷۳) یہ حاشیہ پچھلے صفحہ پر بلا خطہ فرمائیں۔

فَيُحْطَىٰ قَطَارًا مِّنَ الْأَجْرِ، وَأَمَّا  
 الثَّالِثَةُ فَيُزَوِّجُ اللَّهُ لَهُ دَجَّةً  
 فِي الْجَنَّةِ - وَأَمَّا الرَّابِعَةُ  
 فَيُزَوِّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَ  
 أَمَّا الْخَامِسَةُ فَيُحْضِرُهَا ثَلَاثًا  
 عَشَرَ أَلْفَ مَلِكٍ، وَأَمَّا السَّادِسَةُ  
 فَلَهُ مِّنَ الْأَجْرِ كَمَنْ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ  
 وَالْإِنْجِيلَ وَالزُّبُورَ وَالْفُرْقَانَ  
 وَلَهُ مَعَ هَذَا يَا عُمَثَانُ مِثْلُ  
 الْأَجْرِ كَمَنْ حَبَّحَ وَأَعْتَمَرَ فَقِيلَ  
 حَبَّحْتُهُ وَعُمَرْتُهٖ، فَإِنْ مَاتَ  
 مِنْ يَوْمِهِ طَبِعَ بِطَابَعِ الشَّهَدَاءِ

تمام بھلائیاں ہیں وہی زندگی دیتا ہے  
 اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر  
 چیز پر قادر ہے۔ جو ان کلمات کو  
 صبح دس بار پڑھے گا تو اسے چھ  
 قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔  
 ۱۔ شیطان اور اس کے ساتھیوں سے  
 محفوظ ہوگا۔

۲۔ ایک قنطار (احد پہاڑ کے  
 برابر) اجر و ثواب دیا جائے گا۔  
 ۳۔ جنت میں اس کا درجہ بلند  
 کیا جائے گا۔

۴۔ حور عین سے سہمی شادی ہوگی۔  
 ۵۔ اس کے جنازے میں بارہ ہزار فرشتے شریک ہوں گے۔

۶۔ اسے تورات، انجیل، زبور اور فرقان پڑھنے کا ثواب ملیگا، اے عثمانؓ  
 اس کے ساتھ ساتھ مقبول حج وغیرہ کا ثواب ملیگا اور اگر اس دن مر گیا تو شہیدوں  
 کی جماعت میں شمار ہوگا۔

۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۴) بخاری نے ۱۱/۱۶۸-۱۶۹ کتاب الدعوات باب فضل التہلیل میں ذکر کیا ہے۔  
 مسلم نے حدیث ۲۶۹۱ کتاب الذکر باب فضل التہلیل و التبیح میں ترمذی نے حدیث  
 ۳۳۶۲ کتاب الدعوات باب ۱۱ میں احمد نے مسند ۲/۳۲۲، ۳۲۵ میں ذکر کیا ہے۔

نے فرمایا جو شخص صبح شام سو بار  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (تمام  
تسبیحات اور تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی  
کے لئے ہیں) پڑھے گا تو قیامت  
والے دن کوئی اس جیسے بیش بہا  
فضائل کے ساتھ نہیں آئے گا مگر

قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ  
حِينَ يُنْسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ  
أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ  
مَا قَالَ، أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

وہ شخص جس نے اس جیسے کلمات یا اور زیادہ اللہ کی تعریف کے کلمے کہے ہوں  
۷۵۔ عمرو بن شعیب،  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَأْتِيهِ  
مَرَّةً إِذَا أَصْبَحَ، وَمِائَةً مَرَّةً  
إِذَا أَمْسَى لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ بِأَفْضَلُ  
مِنْ عَمَلِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَفْضَلُ  
مِنْ ذَلِكَ۔"

۷۵۔ عمرو بن شعیب،  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَأْتِيهِ  
مَرَّةً إِذَا أَصْبَحَ، وَمِائَةً مَرَّةً  
إِذَا أَمْسَى لَمْ يَجِئْ أَحَدٌ بِأَفْضَلُ  
مِنْ عَمَلِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَفْضَلُ  
مِنْ ذَلِكَ۔"

مگر وہی جو اللہ کی اور زیادہ تعریف والے کلمات لیکر آئے۔

(۷۵) یہ حدیث صحیح ہے اس معنی کی حدیث ابودہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو  
دیکھئے صحیح الجامع حدیث ۳۱۳۱۔

۷۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کو آیت الکرسی اور سورہ مؤمن کی پہلی آیت حم سے الیہ المصید تک پڑھے تو صبح تک ان آیات کے پڑھنے سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور جو صبح پڑھے تو شام تک حفاظت کی جاتی ہے۔

۷۷۔ محمد بن ابراہیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سریہ (جہاد) کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صبح شام (سورہ المؤمن کی آیت ۱۱۵) پڑھیں چنانچہ ہم نے صبح شام

۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَحَمْدَ الْآوَّلِ، يَعْنِي أَلَمْ يُؤْمِنِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيدِ حِينَ يُمَسِّي، حَفِظَ هُمَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَرَأَهُمَا مُصْبِحًا حَفِظَ هُمَا حَتَّى يُمَسِّي. ۷۷۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَجَّهَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَقْرَأَ إِذَا أَمْسَيْنَا وَأَصْبَحْنَا "أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا" فَغَمْنَا وَسَلَمْنَا،

(۷۶) رواہ الترمذی حدیث ۲۸۸۲ فی ثواب القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیت الکرسی، اس کی سند میں عبد الرحمن بن ابی ملیکہ ہے ضعیف ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ لیکن اس حدیث کے بعض کے شواہد آیت الکرسی کی فضیلت میں موجود ہیں دیکھئے الفتوحات ۵/۱۰۸،

(۷۷) اس میں راوی یزید بن یوسف اور عمرو بن یزید ہیں یہ دونوں ضعیف ہیں

یہ آیات پڑھیں تو ہم مال غنیمت اور کامیابی سے سرفراز ہوئے۔

۷۸۔ سہیل ابن معاذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کا قول و ابراہیم الذی وقیٰ، نجم آیت ۳ اور ابراہیم کی جنہوں نے حق طاعت و رسالت پورا کیا، اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام صبح شام یہ آیات پڑھتے تھے تو تم اللہ کی تسبیح بیان کرو جب شام اور صبح وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اسی کی ستارش ہے اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پر بھی اور جب دو پہر ہو، وہ جاندار کو بے جان سے پیدا کر کے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے پیدا کر کے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کو اسکے مردہ اور خشک ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے

(سورۃ بقرہ آیت : ۱۷-۱۹)

۷۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہ عَنْہُ بَيَان

(۷۸) میں ابن ابیہ ضعیف سے دیکھئے التعلیق حدیث ۵۲ راوی زبان بن فائد کے باہین

حافظ ابن حجر تقریب ۱/۲۵۷ میں لکھتے ہیں باوجود عابد و زاہد ہونیکے یہ ضعیف تھا

(۷۹) راوی سعید بن بشر کے باہر میں ابن حبان کتاب المجوہین ۱/۳۱۸ پر لکھتے ہیں

مسک الحریث جداراوی محمد بن عبد الرحمن ضعیف دیکھئے تقریب ۲/۱۸۲/۲۲۲،

کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح ان آیات کی تلاوت کرے تو اس دن جس قدر ثواب اس کے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اس کو حاصل کر لے گا اور جو شام کو پڑھے وہ رات کا ثواب جو اس کے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کر لے گا (ان آیات کا ترجمہ اس پہلی حدیث ۷۸ میں گزر چکا ہے)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّلَوتِ... الْآيَاتِ كُلِّهَا أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ."

۸۰۔ معقل بن یسار بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات

۸۰۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

(۸۰) رواہ احمد فی المسند ۵/۲۶ اور ترمذی نے حدیث ۲۹۲۳ فی ثواب القرآن باب فصل آخر الحشر اور دارمی نے حدیث ۳۴۲۶ فضائل القرآن باب فی حمد الدخان، اس کی سند میں خالد بن طہان صدوق ہیں امام ذہبی نے میزان ۱/۶۳۲/۲۴۳ میں توثیق کی ہے مگر انتقال سے دس سال قبل ان کا فاطمہ کمزور ہو گیا تھا ورنہ پہلے وہ ثقہ تھے، ابن معین نے ضعیف کہا ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور نافع ثقہ ہیں اور ابوالغلیل ۲/۵۸ میں شیخ البانی حدیث کو ضعیف لکھتے ہیں۔

وَقَرَأَتْ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ  
الْحَشْرِ، وَكُلَّ بِهِنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ  
مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَمُوتَ  
وَرَأَتْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَلَكَ  
شَهِيدًا، وَرَأَتْ قَالَهَا حِينَ  
يَمُوتُ كَانَ يَتْلُوكَ الْمَنْزِلَةَ  
شام کے وقت پڑھے گاتب بھی یہی فضیلت اور درجہ حاصل کرے گا۔

۸۱۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنَا  
طَشٌّ وَطُمَأْنَةٌ، فَأَنْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا،  
ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ، فَخَرَجَ  
فَقَالَ: "قُلْ مَا أَقُولُ: قَالَ:  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَدَتَيْنِ  
حِينَ تَمُوتُ وَحِينَ تَصْبِحُ ثَلَاثًا  
تَحْقِيقًا كُلِّ شَيْءٍ"

ان کو پڑھے گا وہ ہر قسم کی مشکلات اور خوف سے بے نیاز ہو جائے گا۔

(۸۱) ترمذی نے حدیث ۳۵۷۰ کتاب الدعوات باب ۱۲۷ میں، ابوداؤد نے  
حدیث ۵۰۸۲ کتاب الادب باب ما یقول اذا صبح اور نسائی نے ۲۵۰/۸۔  
۲۵۱ باب فی الاستعاذۃ فی فاتحتہ، ترمذی اس حدیث کے بار میں لکھتے ہیں  
کہ یہ صحیح غریب ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : " أَصْبَحْنَا  
 وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ،  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَالْيَمُّ الشُّوْهُ  
 وَإِذَا أَمْسَى قَالَ : أَمْسَيْنَا وَ  
 أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ،  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَالْيَمُّ الْمَصِيرُ " .  
 ۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صبح کے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے  
 اللہ کے لئے ہم نے صبح کی اور ملک  
 نے صبح کی ، سب تعریفیں اللہ عزوجل  
 کے لئے ہیں اس کا کوئی شریک  
 نہیں ہے ، اللہ کے سوا کوئی عبادت  
 کے لائق نہیں ہے اور اسی کی طرف  
 لوٹنا ہے اور شام کے وقت آپ یہ  
 پڑھتے ، اللہ کے لئے ہم نے شام  
 کی اور ملک نے شام کی ، سب تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں ۔  
 اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ،  
 اسی کی طرف لوٹنا ہے ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ صَبِيحَةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب، جمعہ والے دن صبح کی دُعا

۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ : " مَنْ قَالَ صَبِيحَةَ يَوْمِ  
 الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ :  
 ۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز سے  
 پہلے تین بار اس دُعا کو پڑھے گا ،

(۸۲) پہنچی جمع ۱۰/۱۲ لکھتے ہیں اس حدیث کو ہزار نے جدید کیا تھا روایت کیا ہے ،



اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَكَوْكَالَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ رَسَدِ الْبَحْرِ۔

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا وہ تمام چیزوں کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

باب، جب نماز کے لئے نکلے تو کیا دعا پڑھے

۸۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بِلَالٍ مُّؤَدِّنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۸۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۸۳) الفتوحۃ الربانیہ ۲/۲۲۲ حافظ ابن حجر ترمذی الاذکار میں اسکی سند میں ضعف اور انقطاع لیکن اس اصل ذکر کی تائید میں شواہد موجود ہیں ابوداؤد اور ترمذی نے بلال بن رباح بن زید مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اس میں وقت کی تعیین نہیں ہے اور آخر میں "وَانْكَانَتْ ذُنُوبُهُ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدِ الْبَحْرِ" کے بدلے "وَانْكَانَتْ فَرَسًا مِنَ الزَّحَفِ" ہے یعنی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگ گیا ہے تب بھی اللہ اسے گناہ معاف فرمادے گا۔ (۸۴) نووی اذکار ۳۲ میں لکھتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ابوی وزاع بن نافع عقیلی ضعیف اور منکر الحدیث ہے، ابن علان الفتوحۃ ۲/۲۲۲ میں لکھتے ہیں ابن سنی کی اس حدیث کے بار میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں ہذا احادیث واهجداً قاطنی نے افراد میں ذکر کیا ہے ابن معین اور نسائی اسے غیر معتبر لکھتے ہیں، ابویہا تم اور ایک جماعت اسے متروک کہتے ہیں حاکم کہتے ہیں اسنے موضوع احادیث روایت کی ہیں ابن عدی کہتے ہیں اسکی سب حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ أَمَدْتُ بِاللَّهِ، خَوَّكْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، أَللَّهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَخْرَجِي هَذَا فَإِنِّي لَمُ أَخْرَجُ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا لَرِيَاءَ وَلَا لِمُغْتَاةٍ، خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَعِينَنِي مِنَ النَّارِ، وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ ۝

علیہ السلام جب نماز کے لئے نکلنے تو فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اللہ کی مدد ہی سے سب طاقت و قدرت ہے، اے اللہ! سوال کرنے والوں کے واسطے سے اور میرے اس (نماز میں) نکلنے کے واسطے سے تیری مدد چاہتا ہوں کیونکہ میں برائی، تکبر، ریا اور شہرت کی وجہ سے نہیں نکلا بلکہ میں تو تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور تیری نافرمانی سے ڈرتے ہوئے نکلا ہوں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو آگ کے

عذاب سے مجھے بچا دے اور تو مجھے جنت میں داخل فرما دے۔

۸۵ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مِمَّا شَأَى هَذَا فَإِنِّي لَمُ أَخْرَجُ

۸۵ - ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی گھر سے نماز کے لئے نکلنے ہوئے جب یہ پڑھتا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں اور مسجد کی طرف نماز پڑھنے کے لئے چلنے والوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں،

اَشْرًا وَلَا بَطْرًا، وَلَا رِيَاءً وَلَا  
 سَمْعَةً خَرَجْتَ اِتِّقَاءَ سَخِطِكَ  
 وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، اَسْأَلُكَ  
 اَنْ تُنْفِذَ فِيَّ مِنَ النَّارِ، وَاَنْ  
 تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ  
 الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، اِلَّا وَكَلَّ  
 اللَّهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مِثْلِكَ  
 لِيَسْتَغْفِرُوْا لَهُ، وَاَقْبَلَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ بِوُجْهِهِ حَتّٰى  
 يَغْفِرَ غَمَّ مِثْلَاتِهَا،  
 لئے دعا مغفرت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اس پر خاص رحمت فرماتا ہے  
 یہاں تک کہ وہ اپنی مانند پوری کر لیتا ہے۔

(۸۵) اس کو احمد نے مسند ۲/۳ میں، ابن ماجہ نے حدیث ۸۷ میں اور بغوی نے کواکب  
 کیا ہے، سیوطی تحفۃ الابراہیم ۱۲/۲ لکھتے ہیں اسکا راوی عطیہ ضعیف، مزید دیکھئے  
 سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث ۲۲۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں اسکو  
 ضعیف شیعہ ہونیکی وجہ سے اور تلبیس کر نیکی وجہ سے کہا گیا ہے تقریب میں لکھتے ہیں،  
 صدوق بخطی کثیر۔ ورنہ یہ فی نفسہ صدوق ہے کیونکہ بخاری نے اپنی کتاب الادب المفرد میں  
 اسکی روایت ذکر کی ہے۔ اور ابوداؤد نے بھی اسی کئی روایت ذکر کر نیکی بعد سکوت کیا ہے  
 اور ترمذی نے اسکی کئی حدیثوں کو حسن کہا ہے اور بعض میں تو یہ منقرد ہے۔ تو یہ راوی  
 وزاع کی طرح نہیں ہے جو بالاتفاق متروک ہے۔ یہ ابوسعید والی حدیث حسن ہے اسے احمد ابن  
 ماجہ اور ابن خزیمہ نے کتاب التوحید میں ذکر کیا ہے اور ابوالعین نے کتاب الصلاۃ عظیمہ  
 کی روایت اسطرح ذکر کی ہے حدیث ابوسعید اسطرح یہ حدیث عطیہ کی تلبیس سے محفوظ ہو گئی ہے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ  
الْمَسْجِدَ، أَوْ آتَى الْمَسْجِدَ  
فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ  
اِفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ،  
وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ  
اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الْمَكْرُمِ وَقَالَ ابْنُ مَكْرَمٍ  
فِي حَدِيثِهِ: "أَعِصْمَنِيْ"

۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر کہے اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یہ دعا کرے اے اللہ! مجھ کو شیطان مردود سے بچا دے۔

ابن مکرم نے اپنی حدیث میں اَعِزَّنِيْ کے بجائے اَعِصْمَنِيْ کہا ہے۔  
۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ

(۸۶) اس کو ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۷۷۳، کتاب المساجد باب الدعاء عند دخول المسجد میں روایت کیا ہے، ابن حبان نے اسکو صحیح کہا ہے حدیث ۳۲۱، "موارد" بو صیری "رواۃ" میں لکھتے ہیں اسی اسنا صحیح ہے اور اسکے راوی مقبر ہیں،

الْكَوْفِ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ جَدَّتِهِ  
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
حَمْدَ اللَّهِ وَسَمِيَّ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ  
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ"

بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب مسجد میں داخل مہرتے  
تو اللہ کی تعریف و پاکی بیان کرتے  
اور فرماتے یا اللہ مجھ کو بخش دے  
میرے لئے اپنی رحمت کے

دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکلتے اسوقت بھی اس طرح  
دُعا فرماتے، اے اللہ! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے

۸۸ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، فَإِذَا  
خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ"

۸۸ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب مسجد میں داخل  
ہوتے تو فرماتے اللہ کے نام کے  
ساتھ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر رحمتیں نازل فرما، اور جب  
مسجد سے نکلتے تب بھی یہ فرماتے

(۸۷) اس کو احمد نے سند ۲۸۲/۶، ۲۸۳ میں ترمذی نے حدیث ۳۱۲ میں  
ابن ماجہ نے حدیث ۱۷۷ میں روایت کیا ہے اسکی اسناد میں ضعف اور انقطاع  
لیکن اسکی تائید میں حضرت انس کی آگے آئیوالی حدیث شاہد ہے جس سے اس میں  
تقریب آگئی ہے اس لئے ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے -

(۸۸) حافظ ابن حجر تخریج الاذکار میں ضعیف لکھتے ہیں دیکھئے لسان المیزان  
۲/۳۱۶ - لیکن شیخ ناصر الدین البانی تخریج الکلام الطیب حدیث نمبر ۶۳ میں  
لکھتے ہیں یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے -

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما۔

۸۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ۸۹۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ

اَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا" وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ

اَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ ،

کھول دے، اور مسجد سے جب نکلیں

تب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود اور یہ دعا پڑھیں، اے اللہ

ہمارے گناہوں کو بخشدے اور ہمارے

لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے

## بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ

جب اذان سنے تو کیا کہے

۹۰۔ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ: ۹۰۔ ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانُ كَرْتِي هِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۸۹) ہیشمی جمع ۳۲/۲ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے

اس میں راوی سالم بن عبد اللہ الاعلیٰ متروک ہے۔

(۹۰) اس کو بخاری نے ۴۲/۲ کتاب الاذان باب ما یقول اذا سمعتم المؤذن میں

اور مسلم نے حدیث ۳۸۳ کتاب الصلاۃ باب استحباب قول مثل قول المؤذن میں روایت کیا ہے۔

اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان سنتے تو آپ بھی وہی کلمات دہراتے اور جب مؤذن حئی علی الصلّٰۃ حئی علی الفلاح کہتے تو آپ فرماتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ،

۹۱۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ .... قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مُصْلِحِينَ

۹۱۔ معاویہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے (اذان میں) حئی علی الفلاح سنتے تو فرماتے، یا اللہ ہمیں فلاح پانیا لوں میں کر دے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب، اذان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

۹۲۔ أَخْبَرَنِي كَعْبُ بْنُ عُلْفَمَةَ ۹۲۔ عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں

(۹۱) شیخ البانی نے اس کو الاحادیث الضعیفہ حدیث علامہ میں ذکر کیا ہے اور اس کو موضوع کہا ہے کیونکہ اس میں راوی عبداللہ بن واقد جرجانی ہے۔ بخاری اسے منکر الحدیث کہتے ہیں اور نسائی کہتے ہیں یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور جری نے اسے بہت ضعیف لکھا ہے اس میں ایک دوسرا راوی نصر بن طریف ہے اس کے بارے میں نسائی کہتے ہیں متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ معین کہتے ہیں یہ شخص تو حدیثیں گھڑنے میں معروف ہے۔ فلاس کہتے ہیں اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس روایت میں نصر بن طریف ہوگا وہ روایت نہیں لی جائے گی۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم مؤذن سے اذان سنو تو تم بھی وہی کلمات جواب میں کہو اس کے بعد میرے اوپر درود بھیجو، کیونکہ جو شخص میرے اوپر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اور پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک بہت اعلیٰ مقام اور درجہ ہے جو بندگان خدا میں سے ایک بندے کے سوا کسی کو سزاوار نہیں، اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہونگا جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا اس اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ أَوْ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ مِنْ صَلَّيَ عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مُنْزَلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ (رَأْيِي وَجَبَتْ) لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

(۹۲) اس کو مسلم نے حدیث نمبر ۳۸۴ کتاب الصلاة باب استحباب القول مثل قول المؤذن میں اور ابوداؤد نے حدیث ۵۲۳ کتاب الصلاة باب ما يقول اذا سمع المؤذن میں اور ترمذی نے حدیث ۳۶۱۹ کتاب المناقب باب حدیث ۳ میں، نسائی نے ۲/۲۵ کتاب الاذان باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم میں احمد نے مسند ۲/۱۶۸ میں روایت کیا ہے۔



## بَابُ، كَيْفَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا درود پڑھا جائے

۹۳۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْتَنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوتُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

۹۳۔ کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو یا اللہ! رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر

(۹۳) اس کی اسناد میں راوی یزید بن ابی زیاد سے یہ حافظہ میں کمزور تھا

اس کی سند سے احمد نے مسند ۲/۴۲۲ روایت کی ہے بخاری نے ۱۱/۱۲۸-۱۳۸

کتاب الدعوات باب الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم اور دوسرے

مقامات پر بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے مسلم نے حدیث ۲۰۶ کتاب الصلاة باب الصلاة

على النبي صلى الله عليه وسلم میں ابو داؤد نے حدیث ۹۷۶، ترمذی نے حدیث ۲۸۳

نسائی نے ۴/۳۷، ابن ماجہ نے حدیث ۹۰۴ میں روایت کی ہے، ابو عوانہ دارمی طحاوی

فی المشکیٰ ابن ابی شیبہ ابن الجارود، ہیثمی، طہیاسی، طبرانی صغیر، ابن منہ فی التوحید میں

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ أَتُكْرِمُ  
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ  
یا اللہ! برکت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر  
جس طرح تو نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام  
کی آل پر بیشک تو ہی خوبوں والا عزت والا ہے۔

## بَابُ كَيْفِ مَسَاكَةِ الْوَسِيلَةِ

باب، آپ کے لئے وسیلہ جنت میں علی مقام کا سوال

۹۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ  
اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ  
التَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ الْقَامَّةُ  
أَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ  
وَأَبْعَثَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي  
وَعَدَ رَبُّكَ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ -  
۹۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کو  
سن کر یہ دعا پڑھے گا اسکے لئے  
قیامت والے دن میری شفاعت  
واجب ہوگی دعایہ ہے :  
اے اللہ! اس پوری دعا اور  
قائم ہونے والی نماز کے رب  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (جنت  
میں بلند مقام) اور فضیلت عطاء  
فرما اور آپ کو مقام محمود (شفاعت عظمیٰ) پر سرفراز فرما جس کا تو نے  
آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔

(۹۴) اس کو بخاری نے ۲/۷۷-۷۸ کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء میں  
ابوداؤد نے حدیث ۵۲۹ ترمذی نے حدیث ۲۱۱، سنائی نے ۲/۲۷ میں روایت کیا ہے

۹۵۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامِنَةُ، وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ عَنَّا رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهَا اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَهُ"۔

۹۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان کے بعد یہ کہے اے اللہ اس پوری دعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما اور ہمارے اوپر ایسی رضامندی فرما دے کہ پھر اس کے بعد تاراضگی نہ ہو

تو اللہ عز وجل اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

۹۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

۹۶۔ سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مؤذن کی اذان کے سننے کے بعد یہ کہے اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق

(۹۵) اسکو احمد نے مسند ۳/۳۲۷ میں روایت کیا ہے (اسمیں ماوی ابن لہویۃ ضعیف ہے۔ محمد بن مسلم صدوق ہے مگر مدرس ہو دیکھیے الارواء للالبانی حدیث ۲۴۳۳)

(۹۶) مسلم نے کتاب الصلاة حدیث نمبر ۳۸۶ میں، ابوداؤد نے حدیث ۵۲۵ کتاب الصلاة باب ما یقول اذا سمع المؤذن، ترمذی نے حدیث ۲۱۰ کتاب الصلاة باب ما جاز ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء۔

لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ  
تَعَالَى رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا  
عَفَا اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ لَهُ ذُنُوبُهُ  
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں اور اسلام  
کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اللہ عز وجل اس کے گناہوں کو معاف  
فرمادیتا ہے۔

۹۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا  
كَادَى الْمُنَادِي فَنُتِحَتْ أَبْوَابُ  
السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ  
فَمَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ  
فَلْيَنْتَحِيزِ الْمُنَادِي، فَإِذَا قَالَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ، كَبَّرَ قَالَ: اللَّهُ  
أَكْبَرُ، وَإِذَا تَشَهَّدَ تَشَهُّدًا  
وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ عَلَى الصَّلَاةِ  
قَالَ: سَمِعَ عَلَى الصَّلَاةِ، وَ  
إِذَا قَالَ: سَمِعَ عَلَى الْفَلَاحِ  
قَالَ: سَمِعَ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ

۹۷۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے  
تو آسمان کے دروازے کھول دیے  
جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے  
تو جو مصائب و مشکلات سے  
دوچار ہو تو اسے چاہیے کہ مؤذن کا  
جواب دے۔ جب وہ اللہ اکبر  
کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے، جب وہ  
اشہد ان لا اله الا اللہ کہے تو یہ  
بھی اسی طرح کہے، اور جب  
وہ اشہد ان محمد رسول اللہ  
کہے تو یہ بھی اسی طرح کہے اور

(۹۷) اس میں راوی ولید بن مسلم ثقہ ہے مگر کثرت سے تدیس کرتا ہے۔

یَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ  
الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا،  
دَعْوَةُ الْحَقِّ، وَكَلِمَةُ التَّقْوَى  
اَحْيِنَا عَلَيْهَا، وَامْنِنَا عَلَيْهَا  
وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا  
مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا مَحْيًا وَمَمَاتًا  
ثُمَّ لِيَسْأَلِ اللّٰهُ حَاجَتَهُ۔

جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے  
تو سننے والا بھی اسی طرح کہے اور  
جب وہ حی علی الفلاح کہے تو  
یہ بھی اسی طرح کہے، پھر یہ دعاء  
پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ  
الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا...  
..... ومماتًا، پھر اپنی حاجت  
کا اللہ سے سوال کرے۔

۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَيْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُ:  
إِذَا سَمِعَ الرَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ:  
فَكَبَّرَ الْمُنَادِي فَيُكَبِّرُ،  
وَيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ فَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ فَيَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ وَ  
يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اعْظِمْ مُحَمَّدًا

۹۸۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو مسلمان نماز کے لئے  
اذان سنے اور مؤذن کے اللہ اکبر  
کہنے پر اللہ اکبر کہے اور مؤذن اشہد  
ان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہد  
ان لا الہ الا اللہ کہے۔ مؤذن اشہد  
ان محمدًا رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہد  
ان محمدًا رسول اللہ کہے اور یہ دعاء  
مانگے اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو جنت میں وسیلہ (بلند مقام)

(۹۸) ۱/۳۳۳ میں لکھتے ہیں اسکو طبرانی نے کبیر میں معتبر راویوں سے ذکر کیا ہے۔

عطا فرما اور علیین میں اسکا درجہ بلند فرما اور برگزیدہ ہستیوں میں ان پر سلامتی فرما اور مقررین میں ان کا ذکر فرما تو قیامت والے دن اس شخص کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

۹۹۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن سے اذان سنو تو یہ دعا پڑھو اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالوں کو اپنے ذکر کیساتھ کھول دے اور اپنے فضل سے اپنی نعمت کو ہمارے اوپر پوری فرما اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں کر دے

۱۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دو آدمی آتے تھے اور بظاہر ایک آدمی کے دیکھنے میں زیادہ عمل نہیں تھے جب وہ انتقال کر گیا

الْوَسِيلَةَ، وَاجْعَلْ فِي الْعَالَمِينَ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمُسْتَطَقَاتِ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

۹۹۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَقْفَالَ قُلُوبِنَا بِذِكْرِكَ، وَانْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ مِنْ فَضْلِكَ، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ“

۱۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا لَا يَبْرِي، وَلَا يَبْرِي لَهُ كَثِيرٌ مَعْمَلٍ، فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(۹۹) شیخ ابانی ضعیف الجامع حدیث ۲۵۳ پر اسکو ضعیف کہتے ہیں۔

(۱۰۰) اسکی سند عطا بن قرۃ ہے جسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

تو نبی صلی اللہ علیہ آکہ وسلم نے فرمایا  
 تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل نے  
 فلاں شخص کو جنت میں داخل فرما دیا  
 تو لوگوں کو تعجب ہوا کیونکہ بظاہر  
 ان کے زیادہ عمل دیکھنے میں نہیں  
 آتے تھے تو بعض لوگ ان کے گھر  
 گئے اور ان کی اہلیہ سے انکے بارے  
 میں دریافت کیا، انہوں نے کہا  
 وہ زیادہ عمل تو نہیں کرتے تھے جیسا  
 کہ تم بھی دیکھتے تھے مگر اتنی بات  
 ضرور ہے کہ انہیں ایک خاص اچھی  
 عادت تھی کہ جب بھی وہ دن رات  
 میں اذان سنتے اور مؤذن جب  
 اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو وہ  
 جواب دیتے میں بھی اس بات کا  
 اقرار ہی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود  
 نہیں اور میں اسکا منکر ہوں جو اسکا انکار کرے  
 اور جب مؤذن اشہد ان محمدًا  
 رسول اللہ پڑھتا بھی وہ یہی جواب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعْلَمْتُمْ أَنَّ  
 اللَّهُ قَدْ أَدْخَلَ فُلَانًا الْجَنَّةَ؟  
 قَالَ: فَعَجِبَ الْقَوْمُ، لِأَنَّهُ  
 كَانَ لَا يَكَادُ يَرَى، فَقَامَ  
 بَعْضُهُمْ إِلَى أَهْلِهِ، فَسَأَلَ  
 امْرَأَتَهُ عَنْ عَمَلِهِ، فَقَالَتْ  
 مَا كَانَ لَهُ كَثِيرٌ عَلَى الْإِمَاةِ  
 قَدْ رَأَيْتُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ  
 فِيهِ خَصْلَةٌ، كَانَ لَا يَسْمَعُ  
 الْمُؤَذِّنَ فِي لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ  
 وَلَا عَلَى أَىِّ حَالٍ كَانَ، يَقُولُ  
 إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِلَّا قَالَ  
 مِثْلَ قَوْلِهِ، أَقْرَبُ بِهَا، وَكَفَرُ  
 مَنْ أَبِي، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ  
 أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ:  
 قَالَ أَقْرَبُ بِهَا وَكَفَرُ مَنْ  
 أَبِي، قَالَ الرَّجُلُ: بِهَذَا  
 دَخَلَ الْجَنَّةَ،

میں کہتے کہ میں بھی اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے  
 رسول ہیں اور میں اسکا منکر ہوں جو اسکا انکار کرے تو ایک آدمی نے کہا، بس

اسی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوئے ہیں۔

## بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اذان اور تکبیر کے درمیان دُعا قبول ہونیکا وقت

۱۰۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ ، فَأَدْعُوا»  
 ۱۰۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان جو دُعا مانگی جاتی ہے وہ رد نہیں کی جاتی (بلکہ قبول ہوتی ہے) لہذا تم اس وقت کو غنیمت جان کر دُعا مانگا کرو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ

صبح کی سنتوں کے بعد کی دُعا

۱۰۲۔ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ أَبِي الْمُنِجِّحِ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قُرْآنًا مِنْهُ  
 ۱۰۲۔ مبشر بن ملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فجر کی سنتیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فجر کی دو ہلکی رکعتیں

(۱۰۱) اس حدیث کو امام احمد نے مسند ۳/۱۵۵ اور ابن خزیمہ صحیح کہا ہے اور

ابن حبان نے حدیث ۲۹۶ (موارد) ذکر کیا ہے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے۔

حافظ نے تلخیص ص ۲۹ میں اسکی نسبت نسائی ابن خزیمہ اور ابن حبان کی طرف کی ہے

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الروار الغلیل للشیخ البانی حدیث نمبر ۲۴۴ ،



ان کے قریب پڑھیں پھر انھوں  
نے سنا کہ آپ نے بیٹھے ہوئے تین بار  
یہ دعا پڑھی، اے اللہ جو جبریل  
اسرافیل و میکائیل اور محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کا رب ہے میں دو رخ  
سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ وَهُوَ جَالِسٌ: "اَللّٰهُمَّ  
رَبِّ جِبْرِيلَ وَاسْرَافِيْلَ وَ  
مِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ رَاسِلِيْهِ  
صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ، اَعُوْذُ  
بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا"

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ

باب، اقامت کے وقت کیا پڑھا جائے

۱۰۳۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ  
بیان کرتے ہیں کہ بلالؓ (مُؤَذِّنُ سُوْلٍ)

۱۰۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ بِلَالَ قَالَ: قَدْ قَامَتِ

(۱۰۲) اس کی اسناد میں یحییٰ بن ابی زکریا غسانی ضعیف ہے جیسا کہ حافظ تقریب  
۲/۳۴۷/۶۵ میں لکھتے ہیں لیکن شیخ البانی الاحادیث لصحیحہ حدیث ۱۵۴۲ میں  
لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

(۱۰۳) اس کو ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۲۸ کتاب الصلوة باب ما یقول اذا سمع الاقامہ  
میں ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ وسکت علیہ۔ ابن علان فتوحات ۲/۱۳۰  
میں حافظ کا قول ذکر کرتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اس میں ایک راوی شہر بن  
حوشب کے بارے میں حافظ تقریب ۱۱۲۳/۳۵۸ لکھتے ہیں صدوق کثیر المادہام  
اور محمد بن ثابت کے بارے میں تقریب ۸۹/۱۴۹/۲ میں لکھتے ہیں صدوق لیں  
الحدیث میں عبد اللہ بن احمد عن ابیہ عن وکیع سے ذکر کیا ہے۔

نے جب تکبیر میں قد قامت الصلّٰۃ  
کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ اس نماز کو ہمیشہ  
قائم رکھے۔

الصَّلَاةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَامَهَا  
وَإَدَامَهَا؛

۱۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں جب مؤذن (نماز  
کے لئے) تکبیر کہتے تو آپ یہ دُعا  
پڑھتے اے اللہ! اس پوری دُعا  
اور قائم ہونے والی نماز کے رب  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں  
نازل فرما اور قیامت والے دن آپ کی دُعا و سوال کو پورا فرما۔

۱۰۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ  
يُقِيمُ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ  
الدَّعْوَةِ السَّامَةِ وَهَذِهِ الصَّلَاةِ  
الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَإِنِّه سُوْلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

## بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ

باب، نماز کے وقت صف میں ملتے ہوئے کیا کہے

۱۰۵۔ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۱۰۵۔ سعد رضی اللہ عنہ بیان

(۱۰۴/۱۱) ابن علان الفتوحات ۲/۱۳۱ میں حافظ کا قول نقل کرتے ہیں کہ  
ابن ہنی نے اس حدیث کو موقوفاً یعنی ابو ہریرہ سے بس روایت کیا اس طرح کی  
ایک حدیث طبرانی نے کتاب الدعاء میں ابوالدرداء سے مرفوعاً بھی ذکر کی ہے،  
حافظ ابن حجر اس کی تخریج میں لکھتے ہیں یہ حدیث غریب ہے مگر فضائل  
اعمال اور بچہ خاص طور سے اپنے شواہد کے ساتھ قابل عمل ہے، واللہ اعلم

کرتے ہیں، ایک صحابی نماز کے لئے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو ان صحابی نے صف میں پہنچ کر یہ عار پڑھی اے اللہ! تو مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کس شخص نے ابھی یہ دُعا مانگی تھی ان صحابی نے کہا، اللہ کے رسول میں نے (یہ دُعا مانگی تھی) آپ نے

أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقَالَ حِينَ انْتَهَى إِلَى الصَّغَبِ: "اللَّهُمَّ ارْبِئْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ"۔ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: مَنْ اَلْمُتَكَلِّمُ انْفَاءً قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "إِذَا يُعْقَرُ جَرَادُكَ، وَتَبْتَثْهُدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"

فرمایا تیرا گھوڑا اللہ کے راستے میں زخمی اور تو شہید ہوگا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

باب، نماز میں کھڑے ہونیکے وقت کیا کہے

۱۰۶۔ عَنْ أُمِّ رَافِعٍ، أَتَتْهَا | ۱۰۶۔ اُمُّ رَافِعٍ بَيَّانُ كَرْتِي هِي

(۱۰۵) ابن علان فتوحات ۲/۱۳۳ میں لکھتے ہیں کہ حافظ اس حدیث کو حسن کہتے ہیں

اسے نسائی نے حدیث ۹۳، ابن حبان ابن خرمیہ اور بخاری نے تاریخ میں ابو یعلیٰ

نے اپنی مسند میں ابی العاصم نے کتاب الدعاء میں ذکر کیا ہے اور حاکم نے

مستدرک میں دوسری سند سے ذکر کیا ہے دیکھئے مستدرک ۱/۲۰۷

قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَأْجُزُنِي اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ : " يَا أُمَّ رَافِعٍ ، إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَسَبِّحِ اللَّهَ عَشْرًا وَهَلِّبِي عَشْرًا ، وَكَبِّرِي عَشْرًا وَاسْتَغْفِرِي عَشْرًا ، فَإِنَّكَ إِذَا سَبَّحْتَ عَشْرًا قَالَ : هَذَا لِي ، وَإِذَا هَلَّلْتَ عَشْرًا قَالَ : هَذَا لِي ، وَإِذَا كَبَّرْتَ عَشْرًا قَالَ : هَذَا لِي ، وَإِذَا أَحَدَيْتَ قَالَ : هَذَا لِي ، وَإِذَا اسْتَغْفَرْتَ قَالَ : قَدْ غُفِرَتْ لَكَ "

کہ انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایسا عمل بتائیے جس پر مجھے اللہ عزوجل اجر و ثواب سے مالا مال فرمائے، آپ نے فرمایا اے اُم رافع جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار اللہ کی تسبیح (سبحان اللہ) کہو۔ دس بار لا الہ الا اللہ، دس بار اللہ کی تعریف (الحمد للہ) دس بار اللہ اکبر، دس بار استغفر اللہ کہو۔ جب تم نے دس بار سبحان اللہ

کہا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے لئے ہے، اور جب تم نے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے لئے ہے اور جب تم نے الحمد للہ کہا اللہ فرماتا ہے یہ میرے لئے ہے جب تم نے اللہ اکبر کہا اللہ فرماتا ہے یہ میرے لئے ہے اور جب تم نے استغفار کیا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میں نے تجھے بخش دیا۔

(۱۰۶) ابن علان فتوحات ۲/۴۴ لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اسکے راوی معتبر ہیں مگر عطاء بن خالد کے بائے میں تقریب ۲۴/۲۴ میں لکھتے ہیں "صدوق یہم" اور راوی زید ابن اسلم کے بائے میں تقریب ۲۴/۲۴ لکھتے ہیں ثقہ وکان یرسل -

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حَفَزَهُ النَّفْسُ

سانس پھول جائیکے وقت کیا پڑھے

۱۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَهْمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ قَدْ خَلَّ فِي الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: أَيُّكُمْ أَلْتَمَّكُمْ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَلْتَمَّكُمْ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّ لَمْ يَقُلْ بِأَسَا؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ وَقَدْ

۱۰۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبحہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے تو ایک آدمی (جلدی میں) آکر نماز میں شامل ہو گئے اور ان کا سانس پھول رہا تھا، انہوں نے کہا، اللہ اکبر الحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ، اللہ بہت بڑا ہے، سب تعریف اللہ کے لئے ہے اسی تعریف جو نیادہ ہیں پاکیزہ ہیں جن میں برکت دی گئی ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا

(۱۰۷) اسے مسلم نے حدیث نمبر ۶۰ فی المساجد باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ میں ابوداؤد نے حدیث ۷۲۳ فی الصلاۃ باب ما یتفتح بہ الصلاۃ من الدعاء میں نسائی نے ۱۳۳۲/۲ فی افتتاح باب نوع آخر من الذکر بعد التکبیر، اور احمد نے سند ۱۰۶/۲، ۱۵۸، ۱۶۸، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۵۳، ۲۶۹ میں ذکر کیا ہے۔

حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُ هُنَّ ،  
فَقَالَ : ”لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ  
مَلَكًا يَتَّبِعُونَ رُؤُسَهَا ، أَيُّهُمْ  
يَرْفَعُهَا (أَجَى : يَرْفَعُ ثَوَابَهَا)  
أَوَّلًا“

اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! جلدی میں (آنے کی وجہ سے) میرا  
سانس پھول رہا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے، آپ نے فرمایا میں نے  
بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ اس دُعا کو لینے میں پیش دستی کرتے تھے  
کہ کون ان میں سب سے پہلے اُٹھائے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ

باب، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد دُعا اور ذکر

۱۰۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا سَلَّمَ - وَقَالَ خَالِدٌ :  
كَانَ يَقُولُ هُوَ لِذَلِكَ الْكَلِمَاتِ :  
”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ“

(۱۰۸) اسے دوسری سند سے بھی روایت کیا گیا ہے، ابو معاویہ عن عامر عن عبد اللہ  
بن الحارث عن عائشہ۔ مسلم حدیث ۵۹۲ فی المساجد باستیاب الذکر بعد الصلوة و  
بیان صفتہ ترمذی نے حدیث ۲۹۸، نسائی نے ۶۹/۲، ابن ماجہ نے حدیث ۹۲۴  
دارمی نے حدیث ۱۳۵۴، احمد نے مستدرک ۶۲/۶، ۱۸۴، ۲۳۵ میں روایت کیا ہے۔

وَالسَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ | اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے  
وَالْاِكْرَامِ۔ | اسے بزرگی اور عزت والے تو بہت  
ہی بابرکت ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ فِي دُبْرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ

### صبح کی نماز کے بعد دُعا اور ذکر

۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مَوْلَى لِأُمِّ سَلَمَةَ | ۱۰۹۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے  
قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ | روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ  
تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ | علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو فرما  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ | اللَّهُمَّ ارِنِي أَسْأَلُكَ .....  
قَالَ: "اللَّهُمَّ ارِنِي أَسْأَلُكَ | یعنی اے اللہ! میں سے نفع دینے  
عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا | والے علم، عمل مقبول اور پاک و  
وَرِزْقًا طَيِّبًا" | حلال رزق کا سوال کرتا ہوں۔

۱۱۰۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، | ۱۱۰۔ مسلم بن ابی بکرہ بیان کرتے ہیں  
قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبْرِ | میرے والد ابو بکرہ ہر نماز کے بعد  
كُلِّ صَلَاةٍ: اللَّهُمَّ ارِنِي | یہ مذکورہ دُعا پڑھا کرتے تھے  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ | اے اللہ! بیشک میں کفر محتاجگی

(۱۱۰) اسے نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۱۰۲ میں احمد نے مسند  
۶/۲۹۷، ۳۰۵، ۳۲۲ میں ابن ماجہ نے حدیث ۹۲۵ فی اقامۃ الصلوة  
باب ما یقال بعد التسلیم میں روایت کیا ہے۔ یوسفی زوائد میں لکھتے ہیں اسکے  
سب راوی معتبر ہیں ایک راوی مولیٰ بن سلمہ کا حال معلوم نہیں ہے۔

اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں  
تو میں بھی اس دُعا کو پڑھا کرتا تھا  
انھوں نے (ایک بار) مجھ سے پوچھا  
اے میرے بیٹے تو نے یہ دُعا کس  
سے سیکھی ہے۔ میں نے عرض کیا  
اے جانِ آب! آپ سے سیکھی ہے، انھوں

نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

١١١ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ، مَسَّ  
جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ  
"نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ  
ادْهَبْ بِالْهَمِّ وَالْحُزْنِ"

۱۱۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اپنا سیدھا دست مبارک اپنی پیشانی پر پھرتے اور فرماتے ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے و بہت مہربان و غم دور فرمادے۔

نہایت رحم والا ہے، اے اللہ رنج و غم دور فرمادے۔

۱۱۲- عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ

۱۱۲۔ فضالہ بن عبید بن کریم تھے ہیں

(۱۱) اسے نسائی نے سنن ۲۶۲/۸ ابن علقم ۶۰/۳ الفتوحات میں کہتے ہیں۔ فقط  
نے اس حدیث کی تخریج کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور اسے احمد نسائی اور  
ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے۔ ابن سنی نے نسائی کی سند سے ذکر کیا ہے اور اس

سند میں ایک راوی عثمان الشحام مختلف فیہ ہے احمد اور ابن عدی نے بہتر کہا ہے

قطان اور نسائی نے اسے لیں کہا ہے۔

اولیاء الامی بنیم امجداتی ۵۳۰ ۳۰۱/۲ و تاریخ اجماع ۱۳  
۴۵۹ ۴۵۸ ۳۰۱ دو لک سندوں سے

مالي ابن سميون الواعظ المتوفى ٣٨٤ هـ ، ١٢١٦ م ، عجم الاوسط للطبراني ١٢٨٩ هـ ، وابن حزم شاذل الافطار ١٢٨٩ هـ

وقال العيني رواه الطبراني في الاوسط والبرهان وهو بأسانيد وفيه زوائد غير في غيره واخره فتنه الجمهور

بقيت رجالا عديدا في القبر في وقت  
 تاريخه (سنة ١٢٩٢ هـ) ١٣٠٥



قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالنَّشَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ»

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے،

۱۱۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو دُبْرَ الصَّلَاةِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ

۱۱۳۔ زید بن ارقم بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے، اے اللہ ہمارے رب اور ہر ایک چیز کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۳) ابن علان الفتوحات ۳/ ۵۷ میں لکھتے ہیں اسے ہزار ابن عدی اور طبرانی نے اوسط میں انس کی روایت سے ذکر کیا ہے مزید تفصیل کیلئے دیکھئے الجمع ۱۰/ ۱۱۰ د سلسلہ الضعیفۃ للالبانی حدیث رقم ۶۶۰، یہ حدیث بہت ضعیف ہے تقریباً ۳۲۲/ ۶۱۱

(۱۱۳) اسی سند میں راوی ابن ابیہ ضعیف ہے حافظ کہتے ہیں یہ ابن سنی کی سند کے باوجود

میں ہے ورنہ دوسری سند سے یہ حدیث ابن حبان ابن خزمیہ اور حاکم نے مسلم کی شرط پر ذکر کی ہے حافظ ابن حجر دونوں سندوں سے ذکر کر کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اسے احمد اور اسحاق نے اپنی مسانید میں ذکر کیا ہے دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۶۲-۶۳ اور اسے ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۷۳ اور ۵۷۳۴ کتاب الدعوات باب ۶۲ میں ابوداؤد نے حدیث ۱۴۸۱ میں نسائی نے ۴۴/۳ میں ذکر کیا ہے شیخ البانی صحیح الجامع ۶۶۱

یہ حدیث صحیح ہے

۱۱۴۔ حَلَدُ شَا عِبْدُ الْمَلِكِ  
۱۱۴۔ معاویہ بن ابی سفیان نے  
ابنِ عُمَیْرٍ وَعَبْدَةُ بْنُ  
مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ تم نے

www.al-ghuraba.online

ابنِ کُبَابَةَ، سَمِعَا وَرَأَا كَاتِبَا الْمَغِيرَةِ  
 بَنِي شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ  
 ابْنِ سُفْيَانَ إِلَى الْمَغِيرَةِ بَنِي شُعْبَةَ:  
 أَكْتُبْ إِلَى بَشَى وَ سَمْعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُورِ صَلَوتِهِ  
 فَكُتِبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُورِ صَلَوتِهِ إِذَا  
 قَضَاهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
 الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ  
 لَا مَا نَعِ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا  
 مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ  
 ذَا الْجَبَدِ مِنْكَ الْجَدُّ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 جو دعائیں سنی ہیں جو آپ نماز کے  
 بعد پڑھا کرتے تھے وہ مجھے لکھ بھیجو  
 چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے امیر معاویہ  
 کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ  
 نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے  
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں  
 وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک  
 نہیں، اسی کا سارا ملک ہے۔  
 اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔  
 تمام بھلائیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں  
 اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت  
 والا ہے۔ اے اللہ جو چیز تو دے

اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے  
 والا نہیں اور دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت فائدہ نہیں دے سکتی۔

۱۱۵۔ عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ، قَالَ | ۱۱۵۔ ابوامامہ بیان کرتے ہیں  
 مَا دَنَوْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ | میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ

(۱۱۵) اس کی سند میں عبید اللہ بن زہر اور علی بن زید بن جعدان ضعیف ہیں  
 تقریب ۲۲/۳۷۲/۳۷۲-۱ اس حدیث کو تھوڑے فرق کیساتھ ہزار نے بھی نقل  
 کیا ہے مجمع الزوائد میں ہے کہ اس کی سند جید (اچھی) ہے نزل الابرار ص ۱۰۰،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
دُبُرِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَلَا تَطْلُوعِ  
إِلَّا سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَخَطَايَا  
كُلِّهَا، اللَّهُمَّ ابْعَثْنِي وَاجِرِي  
وَاهِدِي لِمَا رَحِمَ الْأَعْمَالِ  
وَالْأَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي  
لِمَا رَحِمَ إِلَّا ابْعَثْنِي  
إِلَّا أَنْتَ

کی ہدایت فرما کیونکہ نیک اعمال اور اچھی خصلتوں کی ہدایت کرنا  
اور بُرے کاموں و بُری خصلتوں کا دور کرنا تیرے سوا کسی اور سے  
ممکن نہیں۔

۱۱۶۔ عَنْ صَهِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بَعْدَ صَلَاةِ  
الصُّحَى بِشَيْءٍ، فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحَرِّكُ

(۱۱۶) اسے امام احمد نے مسند ۴/۳۳۲، ۳۳۳، ۶/۱۶ میں ذکر کیا ہے۔  
ابن علان الفتوحات ۳/۷۰ میں لکھتے ہیں اسے احمد نے مسند میں نسائی ابن جریر  
دارقطنی فی الافراد اور طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا ہے۔ حافظ کہتے ہیں کہ اپنے  
شواہد کے ساتھ یہ حدیث حسن ہے، صحیح الجامع حدیث ۷۸۴۶،

شَفَعْتِكَ بِشَيْءٍ، مَا كُنْتُ  
تَفْعَلُ، مَا هَذَا الَّذِي تَقُولُ  
قَالَ، "أَقُولُ: اللَّهُمَّ بِكَ  
أُحَاوِلُ، وَبِكَ أَصَاحِلُ،  
وَبِكَ أَفَاتِلُ"  
اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے پکڑتا ہوں، تیری اعانت  
سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی امداد سے جنگ کرتا ہوں۔

۱۱۷۔ عَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ  
لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ "يَا مَعَاذُ إِنِّي أَجِئُكَ  
فَلَا تَدْعُ إِلَى أَنْ تَقُولَ فِي ذِكْرِ  
كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ اللَّهُمَّ  
أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ  
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ،  
۱۱۷۔ معاذ بیان کرتے ہیں کہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
ملا، آپ نے فرمایا، اے معاذ  
میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں،  
فرمایا ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا  
نہ چھوڑنا۔ اے اللہ! اپنے ذکر  
اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت  
کرنے پر میری مدد فرما

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
بَيَانُ كَرْتِے هِے رَسُوْلُ اللّٰه صَلٰے اللّٰه

(۱۱۷) ۱ سے ابوداؤد نے نمبر ۱۵۲۲ فی الصلاة باب الاستغفار نسائی نے  
۵۳/۳ فی السهو باب نوع آخر من الدعاء، احمد نے مسند ۵/۲۴۵،  
۲۴۷، اس کی اسناد صحیح ہے اور ابن حبان نے حدیث نمبر ۲۴۳۲  
میں صحیح کہا ہے (موارد) اور حاکم نے ۱۴۳/۱ امام ذہبی نے موافقت کی ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ - لَا  
أَذْرُنِي قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، أَوْ  
بَعْدَ أَنْ يُسَلِّمَ - بِقَوْلٍ:  
”سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ  
عَمَّا يَصِفُونَ، وَسَلَامٌ عَلَى  
الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ“

علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے  
ابو سعید کہتے ہیں مجھ کو اچھی طرح  
معلوم نہیں کہ سلام پھرنے سے پہلے  
یا سلام پھرنے کے بعد (بہر حال)  
آپؐ یہ (تین آیات) تلاوت فرماتے  
تیرا پروردگار جو عزت والا ہے  
ان سب عیبوں سے پاک ہے جن  
کو کفار بیان کرتے ہیں اور تمام

رسولوں پر سلام ہو اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان  
کا رب ہے۔

۱۱۹- عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ  
بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا أَقْبَلَ بَوَّحِيهِ  
عَلَيْنَا فَقَالَ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

۱۱۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ  
سے روایت ہے فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
ہمیں جب بھی کوئی فرض نماز

(۱۱۸) اسکا ابن سنی کے علاوہ ابویعلیٰ موصلی نے بھی روایت کیا ہے (دو لوگوں ابو سعید  
خدریؓ کی روایت سے) سبھی اسناد ضعیف ہے دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۳/۵۹ شیخ  
البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۴۲۶ میں ضعیف جداً لکھتے ہیں لیکن سیوطی نے  
اسے حسن کہا ہے نزل الارصاد ۱۰۱۔

(۱۱۹) ہمیشی مجمع ۱۱۰/۱۰ میں لکھتے ہیں اسے ہزار نے روایت کیا اس کی سند میں  
بکر بن خنیس متروک ہے اس کے بارے میں ”صدوق لہ اغلاط“ کہا گیا ہے۔  
ابویعلیٰ کی روایت میں عقبہ بن عبد اللہ الاہم ضعیف جداً ہے۔

پڑھا لیتے تو ہماری طرف متوجہ  
ہوتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ ارِنِيْ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ .....  
يُطْفِئُنِيْ -

بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِيْنِيْ،  
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبِ  
بُيُوتِيْ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ  
اَمَلٍ يُلْهِيْنِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
كُلِّ فَقْرٍ يُثْسِيْنِيْ، وَ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ كُلِّ غَمٍّ يُطْغِيْنِيْ“

۱۲۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نماز  
میں میری جگہ ہمیشہ رسول اللہ کے  
دونوں کندھوں کے درمیان ہوتی یہاں تک  
کہ آپ فوت ہو گئے (یعنی رسول اللہ  
کے بالکل پیچھے ہوتے تھے) تو جب  
آپ نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عَمْرِيْ اٰخِرَةً  
اَلْقَالَ . . . . .

۱۲۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:  
كَانَ مُقَامِي (يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ)  
بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ، فَكَانَ  
يَقُوْلُ اِذَا اَنْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ  
”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عَمْرِيْ اٰخِرَةً  
وَ خَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَةً“، وَ اجْعَلْ  
خَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ“

(۱۲۰) ابن علان ۶/۳ کہتے ہیں حافظ ابن حجر اس حدیث کی تخریج میں لکھتے ہیں کہ  
اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے، ابو مالک نخعی اور ابن جدعان کے علاوہ اس  
کے راوی معتبر ہیں اس حدیث کی دوسری سند جسے طبرانی نے ابی النضر سے روایت  
کیا ہے وہ ابن سنی کی سند سے زیادہ بہتر ہے۔

۱۲۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ "أَمَرَ فِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُؤَذِّنِينَ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ"۔  
 ۱۲۱۔ عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا کر دوں۔

۱۲۲۔ عَنْ دَاوُدَ بْنِ ابْنِ رَاهِيْمَ الدُّهَلِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ صَدِيقِ بْنِ عَجْلَانَ النَّبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَاتَلَ عَنْ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ عَشْرًا وَحَلَّ حَتَّى يُسْتَشْهِدَ"۔  
 ۱۲۲۔ ابو امامہ صدیقی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کا ایسا درجہ ہے گویا اس نے اللہ عزوجل کے نبیوں کے ساتھ مل کر جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

۱۲۳۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، قَالَ۔  
 ۱۲۳۔ ابو امامہ الباہلی بیان

(۱۲۱) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۲۳ کتاب الصلاة بالاستغفار میں نسائی نے ۶۸/۳ فی السہو باب الامر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة میں احمد نے سند ۲۰۱/۴ کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے حدیث نمبر ۲۳۴۷ (موارد) (۱۲۲) اس کی سند ضعیف ہے مگر نسائی کی سند سے الحمد للہ یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ للالبانی حدیث ۹۷۲ ص ۶۹۹۔



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبَّرَ كُلُّ صَلَاحٍ مَكْتُوبَةٍ لَهُ يَحِلُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ حَالٌ بِعَيْنِي مَرْتَعٍ هِيَ سِدِّهَا جَنَّتْ فِيهِ جَانَةٌ

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت کے درمیان صرف موت

۱۲۴ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَالْآيَتَيْنِ مِنْ آلِ عِمْرَانَ: شَهِدَ اللَّهُ أَنَّكَ لَأَكْرَمُ الْأَهْوَى، وَقَدْ لَلَّ اللَّهُ مَا لَكَ الْمَلِكُ، إِلَى قَوْلِهِ: يُزْزِقُ مَالِكُ الْمَلِكُ، إِلَى قَوْلِهِ: يُزْزِقُ

۱۲۴ - علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور آل عمران کی دو آیتیں شہد اللہ انہ لاکرم الہو، اور قل اللہم مالک الملک، الی قولہ یزریق ماریک، الی قولہ یزریق

(۱۲۳) شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۹۷۲ میں لکھتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے لیکن شواہد سے یہ حدیث اشارۃً صحیح ہے۔

(۱۲۴) اس میں ایک راوی حارث بن عمیر ہے ابن معین، اسحاق الکوسج البوزرغہ ابو حاتم اور نسائی نے اسے معتبر کہا ہے مگر ابن حبان اور حاکم اس پر وضع کا الزام لگاتے ہیں ابن حجر کہتے ہیں جمہور نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے مگر اس کی احادیث میں مناکیر ہے اس لئے اردی اور ابن حبان نے اسے ضعیف کہا ہے اور شاید آخر عمر میں اس کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا تقریب التہذیب ۱/ ۱۳۴/ ۵۴، اس میں محمد بن زہر بھی ضعیف ہے۔

سفارش کرنے والی ہیں ان کے او  
 اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں جب  
 اللہ نے انکے آثار نے کا ارادہ کیا تو یہ  
 عرش کے ساتھ چٹ گئیں اور کہا کہ  
 اے رب! تو ہمیں زمین کی طرف بھیجتا رہی  
 اور اس کی طرف جو تیری نافرمانی کرتا ہے  
 پس اللہ عزوجل نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے  
 کہ میل جو بندہ بھی ہر نماز کے بعد تمہیں  
 پڑھے گا تو میں جنت اس کا ٹھکانا  
 بنا دوں گا اور جنت میں اسے رہائش  
 دوں گا اور اپنی پوشیدہ آنکھ کے  
 ساتھ روزانہ ستر بار اسے دیکھوں گا  
 اور ہر روز اس کی ستر ضرورتیں پوری  
 کروں گا، سب سے معمولی ضرورت  
 بخشش ہے اور اسے ہر دشمن سے پناہ  
 دوں گا اور اس کی امداد کروں گا اور  
 موت کے سوا کوئی چیز اسے جنت  
 میں داخلے سے روکنے والی نہیں۔

معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو

مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ مُّشْفِقًا  
 مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ لِّمَا  
 أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْزِلَ لَهُمْ تَعْلَقْنَ  
 بِالْعَرْشِ، وَقُلْنَ: يَا رَبِّ هَبْطُنَا  
 إِلَى الْأَرْضِ، وَالِى مَنْ يُعْصِيكَ؟  
 فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَلَفْتُ لَا  
 يَقْرَأُ كُنَّ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِي  
 دُبُورِي صَلاَةً إِلَّا أَجَعَلْتُ الْجَنَّةَ  
 مَسْجَدًا عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ، وَإِلَّا  
 أَسْكَنْتُهُ حَظِيرَةً الْقَدَّاسِ، وَإِلَّا  
 نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي الْمَكْنُونَةِ  
 كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظَرَةً، وَإِلَّا  
 قَضَيْتُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ حَاجَةً  
 أَذْنَاهَا الْمَعْصَرَةُ وَإِلَّا أَخَذْتُهُ  
 مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ، وَنَصَرْتُهُ مِنْهُ  
 وَلَا يَمْنَعُهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ  
 إِلَّا الْمَوْتُ“۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنِي مُعَاذُ قَالَ:  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَالَ

بَعْدَ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ  
 بَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ :  
 اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
 وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، كَفَرْتُ ذُنُوبَهُ  
 وَلَنْ كَانَتْ مِثْلَ رَيْدِ الْبَحْرِ -

شخص فجر کے بعد تین اور عصر کے بعد  
 تین بار یہ پڑھے تو اس کے سب  
 گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں اگرچہ  
 وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر (بھی)  
 ہوں -  
 دُعاء : میں اللہ سے (اپنے گناہوں  
 کی بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا

کوئی معبود نہیں ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں،  
 ۱۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
 الْأَسْكَنِیُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۳۶- ابو ہریرہ سلمیٰؓ اپنے والد سے  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد یہ دُعاء

(۱۲۵) اسکی سند میں راوی عبد بن ابراہیم موطیٰ از دی ضعیف ہے دیکھئے میزان ۱۸۹/۳ - ۹۰ ،  
 دوسرا راوی محمد بن محمد بن سلیمان ہے ذات قطعی انکے ہاں یہ کہتے ہیں یہ روایت کرنے میں  
 بہت غلطیاں کیا کرتے تھے ، خلط ملط اور تذبذب یعنی روایت صحابہ سے لکھتے تھے اور درمیان  
 کے تین چار راویوں کو نہیں ذکر کرتے تھے اللہ ان پر رحم فرمائے لیکن یہ عموماً معمولی فرق کے ساتھ  
 ابو داؤد ترمذی اور مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ میں روایت ہلال بن یسار بن یزید مذکور ہے -  
 (۱۲۶) ہیشمی مجمع ۱۱۱/۱ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے ،  
 اس میں اسحاق بن یحییٰ ضعیف ہے - حافظ تقریب ۶۲/۱ ۴۴۳ میں لکھتے ہیں  
 اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ ضعیف راوی ہے لیکن اس حدیث کے بعض حصے کے  
 شواہد موجود ہیں - حدیث کے پہلے حصے کو معمولی کی کہتے ہیں مسلم نے روایت کیا ہے ، اور  
 دوسرے حصے کو ابو داؤد اور ترمذی نے اور تیسرے حصے کو یحییٰ سلم نے روایت کیا ہے -

پڑھتے تھے۔ ملاوی کہتے ہیں مجھے حالتِ سفر کا حال اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ سفر میں بلند آواز سے (نماز فجر کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے اور صحابہ آپ کو پڑھتے ہوئے سنتے تھے آپ نے تین بار اسے پڑھا۔

دُعَاء : اے اللہ تو میرے لئے اس دین کی اصلاح فرما جسے تو نے میرے کام کی حفاظت کر لیا (اللہ باریا ہے، اور میری دینی اصلاح بھی فرماتے ہیں تو نے میری روزی رکھی ہے اور میری آخرت کو بھی درست فرما دے جسے تو نے میرے لئے واپس کوٹنے کیلئے بنایا ہے اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے

اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب پر سے تین بار پڑھتے، اے اللہ اس چیز کا کوئی روکنے والا نہیں جسکو تو نے دیا اور اس چیز کا کوئی دینے والا نہیں جسکو تو نے وکد یا اور دولت والے کو تیرے مقابل دولت فائدہ نہیں ہتی، ۱۲۷۔ عَنْ یَحْيَى بْنِ حَسَّانٍ | ۱۲۷۔ عبادہ بن صامت بیان

(۱۲۷) میں راوی عیسیٰ بن موسیٰ البخاری ابو احمد ازرق ہے ان کا لقب عنجاب ہے صدیق مگر کبھی روایت کر نہیں غلطی اور تدبیریں کر دیا کرتے تھے جیسا کہ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں۔

اِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ قَالَ : وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي سَفَرٍ رَفَعَ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ اصْحَابَاهُ : " اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةً اَمْرِي ، اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِي جَعَلْتَ اِيْهَا مَرْجِعِي ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا مَا نِعَمًا اَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَحْدِ مِنْكَ الْجَدُّ "۔

عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَمْرٍو هَذِهِ الدَّعْوَةِ  
كُلَّمَا سَلَّمَ : " اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنِي  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ  
الْبَاسِ ، فَإِنَّ مِنْ تَخْزِنِهِ يَوْمَ  
الْبَاسِ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ "۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب بھی (نماز کا) سلام پھیرتے تو  
اس کے بعد یہ دُعا پڑھتے، اے اللہ  
تو مجھے قیامت والے دن شرمندہ  
(رُسوا) نہ کیجیو اور مجھے سختی (حساب)  
والے دن شرمندہ نہ کیجیو کیونکہ جو  
سختی والے دن رُسوا ہوا تو وہ تیری  
رحمت سے دور ہو گیا۔

۱۲۸۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ قَالَ حَيِّ  
يَبْصُرُ مِنْ صَلَاةٍ شَبَّحَ اللَّهُ  
الْعَظِيمُ ، ثَلَاثًا ، قَامَ مَغْفُورًا  
لَهُ "۔

۱۲۸۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص نماز کا سلام پھیرنے  
کے بعد تین بار یہ کلمات پڑھے تو  
وہ بخشا ہوا (وہاں سے) اٹھتا ہے  
دُعاء : اللہ عز وجل کے لئے

ہی تمام پاکیاں اور تعریفیں ہیں اور طاقت و قدرت نہیں مگر اللہ بلند و  
بالا ہی کی طرف سے ہے۔

۱۲۹۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۔ مجاہدؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ

(۱۲۸) پیشی جمع ۱۰/۳/۱۰ میں لکھتے ہیں اسے نزار نے ابو ہریرہؓ عن انس سے ذکر کیا ہے  
ابو ہریرہؓ کو میں نہیں جانتا باقی اس حدیث کے دوسرے راوی سب معتبر ہیں۔

يَقُولُ فِي ذِكْرِ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ

الرَّحْمَةُ وَكَهُ الْفَضْلُ، وَكَهُ التَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَكَوْكَرَةَ الْكُفْرَانِ“  
 دُعاء : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی ساری نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے ساری بزرگیاں ہیں اور اسی کے لئے ساری اچھی تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ہم خالص اسی کی بندگی کرتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں کو بُری معلوم ہو۔

۱۳۰۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۳۰۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث ۱۳۰ بیان کرتے ہیں۔

۱۳۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ :  
 ۱۳۱۔ ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۲۹) اس میں راوی خصیف بن عبد الرحمن جزری حرانی ہے، احمد بن حنبل نے اسے ضعیف کہا ہے اور کبھی اسکے بارے میں کہا کہ یہ زیادہ قوی نہیں ہے، ابو حاتم کہتے ہیں اسکا حافظہ اچھا نہیں تھا لیکن ابن معین اسکے بارے میں کہتے ہیں یہ صالح اور مقبر ہے ابو زرۃ بھی اسے مقبر کہتے ہیں یحییٰ بن قطان کہتے ہیں ہم اسکی روایت سے اجتناب کرتے تھے، دیکھئے الجرح والتعديل ۳/۲۰۳ اور میزان ۱/۹۵۳۔  
 ۲۵۱۱۔ لیکن یہی روایت مسلم نے حدیث ۵۹۲۴ فی المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوة میں عبد اللہ بن زبیرؓ سے ذکر کی ہے۔

(۱۳۰) اس میں ایک راوی عتاب بن بشیرؓ ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ دیکھئے میزان ۳/۲۷۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اِنْ لَوْ سَيْلَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنِ صُحْبَتَهُ، وَفِي الْعَالَمَيْنِ دَرَجَتَهُ، وَفِي الْمَقَرَّرَيْنِ ذِكْرَهُ، مَنْ قَالَ تِلْكَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَقَدْ اسْتَوْجَبَ عَلَى الشَّفَاعَةِ وَوُجِّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔"

فرمایا جو شخص فرضی نماز یا دوسری نماز کے بعد بھی اس دعا کو پڑھے گا تو قیامت والے دن میری شفاعت اسکے لئے واجب ہو جائے گی اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دُعاء: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (جنت میں اعلیٰ مقام) عطا فرما، اے اللہ! برگزیدہ انبیاء کے ساتھ ان کی مجلس فرما اور سارے

جہان میں ان کا درجہ بلند فرما اور مقرب فرشتوں و انبیاء میں ان کا ذکر فرما۔

۱۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِلَ ۱۳۲۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک

(۱۳۱) ہنسی مجمع ۱۱۲/۱۰ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اسمیں راوی مطرح بن یزید ضعیف ہے، ذہبی نے میزان میں عبید اللہ بن زحر کے تعارف میں اس راوی کو بھی ذکر کیا ہے، ابن حبان کہتے ہیں شیخ موضوع روایات ذکر کرتا ہے او پھر جس سند میں عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید اور قاسم ابو عبد الرحمن جمع ہو جائیں تو وہ صحیح حدیث نہیں ہوتی بلکہ وہ تو ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی من گھڑت باتیں ہوتی ہیں۔

(۱۳۲) ہنسی مجمع ۱۱۲/۱۰ میں لکھتے ہیں کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اسمیں ایک راوی نافع ابو ہریرہ ضعیف ہے اور میزان ۲/۲۴۳ میں ابو حاتم کہتے ہیں (یہ راوی) متروک ذاہب الحدیث ہے۔

ایک بزرگ شخص قبیصہ نامی آئے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
 فرمایا، اے قبیصہ! تمہیں اس بڑھاپے  
 اور کمزوری کی حالت میں کیا چیز لائی ہے؟  
 قبیصہ نے جواب دیا اے اللہ کے رسول!  
 میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں  
 بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ مجھ میں اب  
 بالکل ہمت و طاقت نہیں رہی اور میری  
 عمر کے پورے ہونے کا وقت قریب  
 آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے دوبارہ  
 (یہ درد بھرے) الفاظ سننا، انہوں  
 نے پھر دوبارہ آپ کو یہ درد بھری  
 بات سنائی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اس درد بھری  
 بات سے چاروں طرف کے درخت  
 بہتر اور مکانات رو پڑے ہیں اب  
 اپنی حاجت بیان کرو ضرور پوری  
 ہوگی۔ انہوں نے عرض کیا، اے  
 اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیں  
 جس کے ذریعے اللہ عز و جل مجھ کو

شَیْخٌ یَقَالَ لَهُ قَبِیْصَةُ، فَقَالَ  
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا جَاءَ بِكَ وَقَدْ كِبَرْتَ سِنَّكَ،  
 وَدَقَّ عَظْمُكَ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 كِبَرَتْ رِجْلِي، وَدَقَّ عَظْمِي،  
 وَصَحَفْتُ قُوَّتِي وَاقْتَرَبَ  
 أَحْلِي، فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ قَوْلَكَ  
 فَأَعَادَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَقِيَ  
 حَوْلَكَ شَجَرٌ وَلَا مَدْرٌ إِلَّا  
 بَكَى رَحْمَةً لِقَوْلِكَ، هَاتِ  
 حَاجَتَكَ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكَ  
 الْجَنَّةُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 عَلِمْتُ شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَا أَتُكْذِرُ  
 عَلَى قَارِي شَيْخٍ نَسِيٍّ، قَالَ:  
 أَمَّا لَدُنِّيَاكَ فَقُلْ بَعْدَ الصَّلَاةِ  
 (أَيُّ الصُّبْحِ): سُبْحَانَ اللَّهِ  
 الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، وَلَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ يَفْقِيكَ اللَّهُ مِنْ بَلَايَا



اَرْبَعٍ : مِنَ الْجَنُّونِ ، وَمِنَ الْجُنْدِ اِمَّ وَالْعَبْلِ ، وَالْفَارِجِ  
وَاَمَّا الْاِخْرَتِكَ فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ  
اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاِفْضُ  
عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ ، وَاَنْشُرْ عَلَيَّ  
رَحْمَتَكَ ، وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ  
بَرَكَاتِكَ " فَقَالَهَا الشَّيْخُ وَ  
عَقَدَ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعُ فَقَالَ  
اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ : خَالَكَ هَذَا  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا اَشَدَّ مَا  
حَمَمَ عَلَيَّ اَصَابِعُهُ الْاَرْبَعُ  
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالَّذِيْ نَفْسِيْ  
بِيَدِهِ ، لَئِنْ وَاْفَى بِحَمَمٍ يَّعْمُ  
الْقِيَامَةِ لَعَزِدْتُ عَنْهُمْ كَيْفَ تَحَنَّنَ  
لَهُ اَرْبَعَةُ اَجْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ  
يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ "

دنیا و آخرت میں فائدہ دے سکے اور  
آپ مجھ بھولنے والے بوڑھے کو  
زیادہ بڑی دعا نہ سکھائیں آپ  
نے فرمایا تمہاری دنیاوی مشکلات  
و تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے  
یہ ہے کہ جب تم صبح کی نماز پڑھو  
تو نماز کے بعد یہ دعا تین بار پڑھو  
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - اللہ عزوجل کے  
لئے تمام پاکیاں اور تحریفیں ہیں  
اور کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے  
مگر اللہ ہی کی مدد سے ہے ،  
اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ  
تمہیں دنیا کی چار بڑی بیماریوں  
سے محفوظ رکھے گا۔ ایک جزام  
سے ، دوسرے دیوانگی سے ، تیسرے  
نابینا ہونے سے ، چوتھے فالج کی

بیماری سے ، آپ نے فرمایا اور اپنی آخرت کے نفع کے لئے یہ دعا  
پڑھا کرو ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاِفْضُ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ  
وَاَنْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ، اے  
اللہ ! اپنی طرف سے مجھ کو ہدایت نصیب فرما دے اور اپنا فضل و کرم

مجھ پر فرما دے اور اپنی رحمت مجھ پر پھیلا دے اور اپنی خیر و برکات میرے اوپر نازل فرما دے۔ پھر شیخ نے اس دُعا کو پڑھا اور اپنے ہاتھ پر ان چار کلموں کے کہنے کے ساتھ چار انگلیوں کی گرہ لگائی اس پر ابو بکرؓ و عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کے یہ خالو چاروں انگلیوں کو بڑی مضبوطی سے پکڑے جا رہے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس نے ان کلموں کے ساتھ وفاداری کی، اور ان کا پڑھنا نہیں چھوڑا تو قیامت والے دن وہ اپنے لئے جنت کے چاروں دروازے کھلے پائے گا جس سے چاہے دہل ہو جائیگا،

۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
ایک شخص قبیصہ نامی آپ کے خالوؤں  
میں سے آئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ نے ان کے  
سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید  
فرمایا، پھر آپ نے ان سے فرمایا

۱۳۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَجُلٌ مِّنْ إِخْوَالِهِ يُقَالُ لَهُ  
قَبِيصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَرَدَ  
عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَرَحَّبَ بِهِ،  
فَقَالَ لَهُ: يَا قَبِيصَةُ، جِئْتُ  
حِينَ كَبُرَتْ سَنَتُكَ، وَدَقَّ

(۱۳۳) ہمیں ایک اوی خلیل بن مرة ضبعی بصری ہے ابو زرعة اسکے بارے میں کہتے ہیں  
شیخ صالح۔ اور بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث ہے ابو حاتم کہتے ہیں کیس بقوی ابن عدی  
کہتے ہیں کیس بن مرقہ اسمعیل ایک اور راوی ابو العلاء ابن ہلال بھی منکر الحدیث ہے دیکھئے

اے قبیصہ! آپ کو اس بوڑھا پلے او  
 کمزوری کی حالت میں اور اس  
 آخری عمر میں کیا چیز لائی ہے قبیصہ  
 نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ایسی حالت  
 میں آیا ہوں کہ میرا آپ تک آنا  
 مشکل تھا اس لئے کہ میں بہت  
 بوڑھا اور انتہائی کمزور ہو گیا ہوں  
 اور میری عمر کے ختم ہونے کا وقت  
 آ گیا ہے اور میں فقیری کو پہنچ گیا  
 ہوں اور لوگوں پر بوجھ بن گیا ہوں  
 اسی حالت کے پیش نظر میں آپ کے  
 پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کوئی ایسی  
 چیز سکھا دیں جس کے ذریعہ سے  
 اللہ عز وجل مجھ کو دنیا و آخرت میں  
 نفع دے، اور آپ مجھے بوڑھا پھوس  
 ہونے کی وجہ سے زیادہ الفاظ نہ  
 سکھائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یہ (در دہری) گفتگو سن کر فرمایا  
 اے قبیصہ! پھر دوبارہ یہی (در  
 دہری) بات دہراؤ۔ قبیصہ نے

عَظَمْتُكَ، وَاقْتَرَبَ اجْلَاكَ،  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْ وَمَا  
 كُنْتُ أَنْ أَجِيبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 كَبُرْتُ سِنِي وَدَقَّ عَظْمِي،  
 وَاقْتَرَبَتْ وَهَتْ عَلَى النَّاسِ،  
 وَحَسْبُكَ تَعْلَمُنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي  
 اللَّهُ مَعَرَّةً وَجَلَّ بِمِ فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ، وَلَا تُكْذِرْ عَلَيَّ فَإِنِّي  
 شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ  
 قُلْتَ يَا قَبِيصَةُ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ  
 فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ  
 مَا كَانَ حَوْلَكَ مِنْ شَجَرٍ وَلَا  
 مَدَاءٍ إِلَّا بَكَى لِقَوْلِكَ، فَهَاتِ  
 فَقَالَ: حَسْبُكَ لَتُعْلِمُنِي شَيْئًا  
 يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِمِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 وَلَا تُكْذِرْ عَلَيَّ فَإِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ  
 قَالَ: يَا قَبِيصَةُ إِذَا أَصْبَحْتَ  
 وَصَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَقُلْ سُبْحَانَ  
 اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَرْبَعًا، وَ

يُعْطِيكَ اللَّهُ أَرْبَعًا لَدُنِّيَاكَ،  
وَأَرْبَعًا لِأَخْرَجِكَ، فَمَا أَرْبَعًا  
لَدُنِّيَاكَ، فَإِنَّكَ تُعَانِي مِنَ الْجُوعِ  
وَالْحَدَامِ وَالْبَرَصِ وَالْفَالِجِ  
وَأَمَا أَرْبَعًا لِأَخْرَجِكَ فَقُلْ:  
اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ،  
وَافْضْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَالشَّرَّ  
عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَنْزِلْ  
عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ فَجَعَلَ  
يَعْقُدُهُنَّ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا  
أَشَدَّ مَا عَقَدَ عَلَيْهِنَّ خَالِكَ،  
فَقَالَ: أَمَّا أَنْ تَوَاقِي بَهْتَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِنَّ كَفَّةٌ  
عَنْهُنَّ، وَلَا نَسِيَانًا، لَمْ يَأْتِ  
بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا  
وَجَدَهُ مَفْتُوحًا“

پھر دوبارہ اس طرح ان (درجہ) کے  
الفاظ کو کہا اس پر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس  
نجات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ  
بھیجا ہے تمہاری اس (درجہ) کے  
بات کی وجہ سے چاروں طرف کے  
پتھر درخت اور مکانات روٹیں  
اب اپنی حاجت بیان کیجئے تبصیر  
نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں  
آپ کے پاس اسلئے آیا ہوں تاکہ  
آپ مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا دیں  
جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دنیا  
و آخرت میں فائدہ دے اور آپ  
مجھ بھولنے والے بوڑھے بچوس کو  
زیادہ الفاظ والی دعا نہ سکھائیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسے تبصیر! تم صبح صادق ہونے کے بعد صبح کی نماز سے فارغ ہو کر وزانہ  
چار بار یہ پڑھا کرو، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (سب  
پاکیاں اور تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور اللہ کی مدد کے  
بغیر مجھ میں نیکی کی طرف راغب ہونے اور برائی سے بچنے کی طاقت نہیں ہے)  
اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں چار بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۔ جذام

۲۔ دیوانگی ۳۔ نابیناپن ۴۔ فالج (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بعد، چار بار اپنی آخرت کے نفع کے لئے بھی پڑھ لیا کرو،  
 اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِّنْ عِنْدِكَ وَارْضُ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ  
 مِنْ رَّحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ، اے اللہ! تو مجھے  
 اپنے پاس سے ہدایت نصیب فرما اور تو میرے اوپر اپنا فضل و کرم  
 عطا فرما، اور تو مجھ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، پھر شیخ نے  
 اس دعا کو پڑھا اور اپنے ہاتھ پر ان چار کلموں کے کہنے کے ساتھ چار انگلیوں  
 کی گرہ لگائی اس پر ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کیے  
 خانوں نے (چاروں انگلیوں کو) بڑی مضبوطی سے گرہ لگائی ہے اس  
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ان کلموں کے ساتھ  
 وفاداری کی بے رغبتی اور بھول کی وجہ سے ان کا پڑھنا نہیں چھوڑا  
 تو قیامت والے دن وہ اپنے لئے جنت کے چاروں دروازے کھلے  
 ہوئے پائے گا جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

۱۳۴۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَلَاكُمُ مِنْ تَلَاكُمُ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُمْ رَوْحٌ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ حَيْثُ شَاءَ، رَجُلٌ أَوْ ثَمَنٌ عَلَى أَمَانَةٍ خَفِيَّةٍ شَهِيَّةٍ فَأَذَاهَا مِنْ مَخَافَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ عَفَا عَنْ

۱۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص میں ان تین خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی ہوگی تو اس کی شادی حور عین سے کی جائے گی جسے وہ چاہے۔  
 ۱۔ وہ شخص جس کے پاس خفیہ طور سے قیمتی امانت رکھوائی جائے اور

قَاتِلْ وَرَجُلٌ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

وہ اللہ عزوجل سے ڈرتے ہوئے | اس امانت کو ادا کر دے (خیانت نہ کرے) ۲۔ وہ شخص جو لڑائی میں

اپنے مخالف کو معاف کر دے۔ ۳۔ وہ شخص جو ہر نماز کے بعد دس بار سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے۔

۱۳۵۔ عَنْ تَيْمِيزِ الدَّارِمِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَذَا وَاحِدًا صَمَدًا ، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ "۔

۱۳۵۔ تميم دارمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی معبود ہے، وہ نہ بیوی رکھتا ہے اور نہ اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

۱۳۶۔ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَذَا وَاحِدًا صَمَدًا ، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ "۔

۱۳۶۔ براء ابن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی معبود ہے، وہ نہ بیوی رکھتا ہے اور نہ اولاد اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(۱۳۴) اس میں راوی خلیل بن مرة ضعیف ہے۔ شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۲۵ کے تحت لکھتے ہیں اس حدیث کو ابویعلیٰ نے جابر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

(۱۳۵) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۷۳۹ میں اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لِلَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَكُوْبُ إِلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَارْتِ كَانَ قَدْ فَتَرَ مِنَ الرَّحْمَةِ، عز وجل اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

۱۳۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰه اَبْرٰهِيْمَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ، وَاِلٰه جِبْرِئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاسْمٰرَئِيْلَ عَلَيْهِمُ

۱۳۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا جو بندہ بھی ہر نماز کے بعد (اللہ تعالیٰ کے آگے) اپنے ہاتھ پھیلا کر یہ دعا مانگے گا تو اللہ عز وجل پر حق ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو نا اُمید نہ ٹوٹائے بلکہ کبھی ٹھیک ضرور قبول فرمائے گا۔

(۱۳۶)، بیہقی مجمع ۱۰/۴۱۰ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اس میں عمر بن قرد اور سعید ابن راشد ضعیف ہیں اور عمر بن حصین متروک ہے البانی ضعیف الجامع میں حدیث نمبر ۱۵۴ سے ضعیف جڈا کہتے ہیں لیکن اسکے شواہد میں بروایت ہلال بن یسار بن زید سے ابوداؤد ترمذی اور مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبہ میں بھی ذکر کیا ہے مگر اسمیں قاتعین نہیں (یعنی ہر نماز کے بعد) (۱۳۸) اسمیں ضعیف بن عبد الرحمن جزری اور عبد العزیز بن عبد الرحمن ہیں اور یہ ضعیف ادوی ہیں

السلام، اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّ وَتَعْمَلُ بِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُبْتَلًى وَتَنَالِنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّيْ مُدْبِئٌ، وَتَنْفَعَنِيْ الْفَقْرَ فَاِنِّيْ مُتَمَسِّكٌ  
 دُعَاء : اے اللہ میرے معبود اور ابراہیم، اسحاق، یعقوب علیہم السلام کے معبود اور جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام کے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا کو قبول فرما کیونکہ میں بہت پریشان حال ہوں اور میرے دین میں میری حفاظت فرما کیونکہ میں بہت آزمائشوں میں ہوں، اور اپنی رحمت سے مجھے بخشدے کیونکہ میں بہت گنہگار ہوں اور فقر کو مجھ سے دور فرمادے کیونکہ میں بہت محتاج ہوں۔

۱۳۹ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ سَاحِدًا مِّنْ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ

۱۳۹۔ مسلم بن حارث شیبانی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو بات کرنے سے پہلے سات بار اللہم اجرنی من اننا

(۱۳۹) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۷۹، ۵۰۸۰، کتاب الادب باب ما یقول اذا صبح اور نسائی نے حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ۲۳۴۶ (موارد) اذکار میں باب الدعاء، بعد الصلوة میں ذکر کیا ہے۔ شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۶۷۱ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔ تہذیب التہذیب ۱۰/۱۲۵ میں حافظ اس حدیث کو صحیح کہنے پر تعجب کرتے ہیں کیونکہ اس میں مسلم بن حارث یا حارث سلم راوی ہے۔ اور دارقطنی اس راوی کو مجہول کہتے ہیں۔



اَنْ تَتَكَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ : (اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچا دے) پڑھو، اگر تمہارا اس دن انتقال ہو گیا تو اللہ عزوجل تمہارے جہنم کی آگ سے دُوری لکھ دیگا، لَوْ جَوَّادًا مِّنَ النَّارِ۔

۱۴۰۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ كَتَبَ لَهُ زَهْنٌ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحُجَاعَةٌ عَشْرَ

۱۴۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد کوئی بات کرنے سے پہلے دس بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا

(۱۴۰) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۱۲۶، احمد نے مسند ۴/۲۴۷ عبد الرحمن بن غنم کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ بیہیمی صحیح ۱۰/۱۰۸ میں کہتے ہیں اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے شہر بن حوشب کے۔ حدیث حسن ہے۔ منذری ترغیب ۱/۳۰۵ - ۳۰۶ کہتے ہیں اس حدیث کو ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

سارا ملک ہے اور اسی کیلئے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس بُرائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور دس گمراہوں کے آزاد کر نیچے برابر اس کو ثواب ہوگا اور شیطان سے محفوظ رہے گا اور (دن بھر) ہر برائی سے پناہ میں رہے گا اور شرک کر نیچے

سَيَّيَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ زَهْرَتٍ عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنِيَ لَهُ لَعْدَلٍ عَشْرَ نَسَمَاتٍ، وَكُنِيَ لَهُ خَوْسًا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَحُرْزًا مِنَ الْمَكْرُوهِ وَلَمْ يَلْحَقْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ إِلَّا الشَّرُّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ قَالَهُنَّ مِنْ حِينَ يَخْضِرُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ كَانَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فِي لَيْلَتِهِ۔

سوا اور کوئی گناہ اس دن اس کو نہیں پہنچے گا (یعنی اگر شرک کر بیٹھا تو وہ معاف نہیں ہوگا دوسرے گناہ معاف ہو جائیں گے) اور رات بھر اسی حالت میں ہوگا۔

۱۴۱- ابن زہل بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اس حالت میں کہ اپنے پاؤں موڑے ہوئے ہوتے (یعنی التَّحِيَّاتِ والی کیفیت میں بیٹھے ہوتے) تو آپ ستر بار سُبْحَانَ اللہ و بحمدہ

۱۴۱- عَنِ ابْنِ زَمِيلٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِنَّهُ كَانَ تَوَابًا سَبْعِينَ

(۱۴۱) یہ طبرانی کی ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے اس میں سلیمان بن عطاء قرشی ضعیف ہے جیسا کہ ہمیشی مجمع ۱۸۴/۴ میں کہتے ہیں۔ ذہبی نے میزان میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اسے سلیمان بن عطاء کی مناکیر میں شمار کیا ہے۔

مَرَّةً، ثُمَّ يَقُولُ: سَبْعِينَ | استغفر اللہ اِنَّہٗ كَانَ تَوَّابًا پڑھتے،  
 بِسَبْعِمِائَةٍ۔“ | یعنی اللہ ہی کے لئے پاکی اور تعریف کے

میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں بیشک  
 وہ توبہ قبول کر نیوالا ہے۔ آپ فرماتے ستر بار پڑھنے کا ثواب سات سو  
 کے برابر ہے۔

۱۴۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: **”مَنْ قَالَ فِي دُبُورِ صَلَاةِ الْعَلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَةً مَرَّةً قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ رَجُلِيَّةً كَانَتْ أَفْضَلَ أَهْلِ الْأَرْضِ عَمَلًا، إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ“**  
 ۱۴۲۔ ابو امامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد اس حالت میں کہ وہ اپنے پاؤں مٹورے ہوئے ہے سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے

لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے ساری تعریف ہے وہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ آپ نے فرمایا وہ زمین میں سب سے افضل عمل والا ہے مگر وہ جو اس طرح کا عمل پڑھے (دوسرا کوئی عمل اس

(۱۴۲)، پیشی مجمع ۱۰/۱۰۸ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اور طبرانی اوسط کے راوی معتبر ہیں اس میں ایک راوی آدم بن حکم ہے جس کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔

سے فضل نہیں ہے، الا یہ کہ کوئی شخص اسی طرح کے کلمات پڑھے۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً قَبْلَ أَنْ يَتَكَلمَ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذَنْبُ سَنَةٍ۔

۱۴۳۴۔ اسمار بنت وائلۃ بن اسفغ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد بات کرنے سے پہلے سو بار قُلْ هُوَ اللَّهُ احد پڑھے گا تو ہر بار قُلْ هُوَ اللَّهُ احد پڑھنے پر اللہ اس کے ایک سال کے گناہ

معاف فرمادے گا۔

### بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْقَبْرِ نماز فجر کے بعد ذکر الہی

۱۴۳۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَعَدَ

۱۴۳۶۔ سہل بن معاذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے

(۱۴۳۳) ہیشی صحیح ۱۰/۹ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے ہمیں محمد بن عبد الرحمن قشیری متروک ہے۔ (۱۴۳۴) ہیشی صحیح ۱۰/۵ میں لکھتے ہیں اسے ابو داؤد نے مختصراً روایت کیا ہے اور ابو یعلیٰ نے بھی روایت کیا ہے مگر اسکی سند میں زمان بن فائد ہے جسے جمہور نے ضعیف کہا ہے ابو حاتم کہتے ہیں یہ صحیح ہے اسکے باقی راوی ٹھیک ہیں مگر بقیہ بن ولید بھی ضعیف ہے۔

تک بیٹھا ہوا اللہ عز وجل کا ذکر وہ  
اذا کار کرتا ہے تو اس کے لئے جنت  
واجب ہو جاتی ہے۔

۱۴۵۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز  
پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا  
ذکر الہی میں مشغول رہے اور کسی  
دنیاوی کام میں مشغول نہ ہو نہ شک  
کہ اشراق کی چار رکعت پڑھے تو وہ  
گناہ سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے  
جیسا کہ اس کی ماں نے اسے گناہوں  
سے پاک صاف جنا تھا۔

يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَجَبَتْ لَهُ  
الْجَنَّةُ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا طَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرََةَ قَالَتْ:  
سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ  
تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ  
صَلَّى الْفَجْرَ أَوْ قَالَ الْغَدَاةَ،  
فَقَعَدَ فِي مَقْعَدِهِ فَلَمْ يَكُنْ  
بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، يَذْكُرُ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُصَلِّيَ  
الضُّحَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ خَوَّجَ  
مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ  
أُمُّهُ۔"

۱۴۶۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا جانا

۱۴۶۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ

(۱۴۵) ہیشمی مجمع ۱۰/۱۵ میں لکھتے ہیں۔ اسے ابو یعلیٰ اور طبرانی نے واسطی میں  
روایت کیا ہے اس میں ایک راوی طیب بن سلیمان ہے جسے دارقطنی  
ضعیف کہتے ہیں لیکن ابن حبان نے اسے معتبر کہا ہے اور ابو یعلیٰ والی روایت سے  
باقی سب راوی صحیح کے راوی ہیں۔

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو بندہ  
صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے  
تک بیٹھا ہوا ذکر الہی میں مشغول رہا  
تو یہ ذکر کرنا اس کے لئے جہنم سے  
آٹھ اور رکاوٹ ہو جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ  
عَبْدٍ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ،  
ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى  
تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا كَانَ لَهُ  
حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، أَوْ سِتْرًا ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جب سورج طلوع ہو تو کیا پڑھے

۱۴۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ جب سورج طلوع  
ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے سب تعریف اللہ ہی کے  
لئے ہے جس نے خیر و عافیت کے  
ساتھ آج کا دن روشن فرمایا اور  
سورج اپنے نکلنے کی جگہ (مشرق)

۱۴۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ :  
”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَلَّلَنَا  
الْيَوْمَ عَافِيَتَهُ ، وَجَاءَ بِالشَّمْسِ  
مِنْ مَطْلَعِهَا ، اللَّهُمَّ ارْنِي“

(۱۴۶) پہنچی مجمع ۱۰/۱۰۶ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے  
اسمیں ایک لوی حسن بن ابی جعفر جفری ہے یہ حافظہ میں کچھ کمزور ہے مگر فی نفسہ  
معتبر ہے اور باقی سب راوی صحیح کے راوی ہیں۔ (۱۴۷) امام نووی اذکار حدیث  
۲۵۱ میں لکھتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے (کیونکہ اس میں راوی عطیہ بن عوفی ضعیف ہے)

اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ وَمَا شَهِدْتُ  
 بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَشَهِدْتُ بِهِ  
 مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ  
 وَجَمِيعُ خَلْقِكَ، اَنَّكَ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ، الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ،  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
 اُكْتُبْ لِي شَهَادَتِي بَعْدَ شَهَادَةِ  
 مَلَائِكَتِكَ، وَأُولَى الْعِلْمِ،  
 وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمِثْلِ مَا  
 شَهِدْتُ بِهِ فَاكْتُبْ شَهَادَتِي  
 مَكَانَ شَهَادَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَ  
 اِلَيْكَ السَّلَامُ، اَسْأَلُكَ يَا  
 ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ  
 تَسْتَجِيبَ لِنَادَعَوَتِنَا، وَاَنْ  
 تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا، وَاَنْ تُقْبِلَنَا  
 عَمَّنْ اَعْتَكَيْتَهُ عَمَّا مِنْ  
 خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ  
 دِيْنِي الَّذِي هُوَ عَصَمَةُ اَفْوِيْ  
 وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا  
 مَعِيشَتِيْ، وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ

سے نکلا۔ اے اللہ! بیشک میں نے  
 صبح کی اور میں تیرے لئے گواہی  
 دیتا ہوں جو گواہی تو نے اپنے لئے  
 دی ہے اور تیرے فرشتوں نے اور  
 تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں  
 نے اور ساری مخلوق نے کہ تیرے  
 سوا کوئی معبود نہیں اور تو انصاف  
 قائم کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی  
 معبود نہیں تو زبردست حکمت  
 والا ہے۔ اے اللہ! اپنے فرشتوں  
 اور علم والوں کے بعد میری گواہی بھی  
 لکھ لے اور حبیبی گواہی میں نے  
 دی ہے جو ایسی گواہی نہ دے تو  
 اس کی گواہی کی جگہ بھی میری گواہی  
 لکھ لے۔ اے اللہ! تو ہر عیب سے  
 سلامت ہے اور تیری ہی طرف  
 سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف  
 سلامتی ہے اے بزرگ و برتر مغز  
 و مکرم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں  
 کہ تو ہماری دعاؤں کو قبول فرما لے  
 اور ہماری نیک خواہشات پوری

الَّتِي إِلَيْهَا مُنْقَلَبِي“۔ | فرمائیے۔ اے اللہ! میرے لئے

دین کو جو میرے کام کا بچاؤ ہے درست فرما دے اور میرے لئے  
میری دنیا کو جس میں میری زندگی کافی ہے درست فرما دے اور میرے  
لئے میری آخرت کو جہاں میں نے ٹوٹ کر جانا ہے درست فرما دے۔

۱۴۸۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: يَا جَارِيَّةُ، أَنْظِرِي هَلْ

طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَتْ لَا شَمْسَ

وَأَصَلَ فُسَيْحٌ فَقَالَتْ لَهَا ثَانِيَةً

أَنْظِرِي هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَتْ

نَعَمْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ

لَنَا هَذَا الْيَوْمَ، وَأَقَانَا فِيهِ

عَشْرَانِيًّا۔ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ

وَأَحْسِبُهُ قَالَ: "وَكَمْ يُعَدُّ بَنَّا

بِالنَّارِ"۔ مَوْقُوفٌ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ

سورج جب طلوع ہو کر بلند ہو جائے تو کیا پڑھے

۱۴۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ السَّائِبِيِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۹۔ عمرو بن عبسہ السائبی | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱۴۸) بشر بن موہبی کے علاوہ اس کے سب راوی معتبر ہیں۔



جب سورج نکلنے وقت بلند ہو جاتا ہے  
تو اللہ عزوجل کی ہر مخلوق اسکی پاکی  
اور تعریف بیان کرتی ہے سوائے  
شیطان اور متکبر انسان کے (عمرو)  
کہتے ہیں میں نے متکبر انسان کے پاس  
میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ بہت  
بُری مخلوق ہے یا فرمایا اللہ عزوجل  
کی بُری مخلوق ہے۔

اِنَّهٗ قَالَ: مَا تَسْتَقِلُّ الشَّمْسُ  
فَيَبْقَى شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّو  
جَلَّ اِلَّا سَبَّحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ  
حَمْدًا، اِلَّا كَانَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَاعْنَىٰ بَنِي اٰدَمَ، فَسَالَتْ عَنْ  
اَعْنَىٰ بَنِي اٰدَمَ، فَقَالَ: شِرَارُ  
الْخَلْقِ، اَوْ: شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ  
عَزَّوَجَلَّ ۝

## بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَةً فِي الْمَسْجِدِ

جب کوئی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرے

۱۵۰۔ سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں موجود تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر

۱۵۰۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: مَنْ دَعَىٰ

(۱۱۹/۶) ابو نعیم نے حلیہ ۱۱۱/۶ میں ذکر کیا ہے اسکی سند میں یحییٰ بن ولید مدلس ہے۔ اور صفوان بن عمرو ابوجہا تم اسکی بارے میں کہتے ہیں یہ قوی نہیں ہے سناوی نے بھی کتاب الفیض ۴۳۶/۵ میں یہی کہا ہے لیکن شیخ ناصر الدین البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۴۷۵ میں اس حدیث کو حسن کہتے ہیں۔ (۱۵۰) مسلم نے حدیث نمبر ۵۶۹ کتاب المساجد باب البی عن نشد الضالۃ فی المساجد میں ذکر کیا ہے۔

اِیَّی الْجَمَلِ الْاَخْمَرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا سَرَادَ اللّٰهُ عَلَیْكَ صَا لَتُكَ"۔  
اعلان کیا کہ سُرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تیری گمشدہ چیز کو نہ کوٹھائے۔

۱۵۱۔ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی شَدَّ اِدْرِیْنَ الْهَادِ، اَنْتَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَشْتَدُّ ضَالًّا فِی الْمَسْجِدِ فَلِیْقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَهٗ تُبْنَ لِهٰذَا"۔  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جو کسی آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سُنئے تو کہے اللہ تجھ کو وہ چیز نہ ملوائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئی ہیں

۱۵۲۔ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا یَشْتَدُّ ضَالًّا فِی الْمَسْجِدِ، فَاَعَصَّهُ، فَقَالَ لَهٗ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا کُنْتُ فَاَحِشُّ، قَالَ: اِنَّا اَمْرُنَا۔  
شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سُنّا تو اس پر بہت ناراض ہوئے ایک شخص نے عرض

(۱۵۱)، مسلم نے حدیث ۵۶۸ کتاب المساجد باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد۔ ابوداؤد نے حدیث نمبر ۴۲ کتاب الصلاة باب کراہیۃ انشاء الضالۃ فی المسجد۔ احمد نے سند ۳۴۹/۲ اور ۴۲۰ میں، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۷۶ کتاب المساجد باب النہی عن انشاء الضالۃ فی المسجد میں روایت کیا ہے۔ (۱۵۲) اس کے راوی معتبر ہیں اور راوی محمد بن کثیر العبیدی کو بھی احمد بن حنبلؒ نے معتبر کہا ہے۔

بِذَلِكَ۔ کیا اے ابو عبد الرحمن آپ اتنے سخت  
 تو نہیں تھے، انھوں نے فرمایا، ہمیں  
 اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر مسجد میں کوئی گمشدہ چیز کا اعلان کرے  
 تو سختی سے منع کرو۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ  
 جب کسی کو مسجد میں خلاف شرع شعر پڑھتے ہوئے سُنے  
 ۱۵۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ | ۱۵۳۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان

(۱۵۳) ابن علقمہ فتوحات ۶۸/۲-۶۹ کہتے ہیں، یہ حدیث طبرانی کی حدیث کا حصہ ہے اور  
 اسکی سند ضعیف ہے، ابن مندہ نے بھی معرفۃ الصحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن اس حدیث کے  
 علاوہ ایک حدیث عبد اللہ بن عمرو سے سنن الربیع میں مروی ہے اور یہ حدیث حسن ہے  
 جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت، اشعار کہنے اور گمشدہ چیز کے اعلان  
 کرنے سے منع فرمایا ہے یہ حدیث ۱۵۳ ثوبان سے مروی ہے یہ وہ ثوبان نہیں ہیں جو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بلکہ یہ ثوبان انصاری محمد بن عبد الرحمن کے دادا ہیں۔

صاحب اصابتہ لکھتے ہیں صحابہ میں چار ثوبان نامی تھے۔

- ۱۔ ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور غلام
- ۲۔ ثوبان انصاری محمد بن عبد الرحمن کے دادا اور اس حدیث کے راوی
- ۳۔ ثوبان انصاری عمر بن حکم کے دادا، ابی العاصم نے کتاب السنۃ میں انکی  
 حدیث ذکر کی ہے۔

۴۔ ثوبان عسی، ابن عساکر نے ان کی حدیث ذکر کی ہے۔  
 مرزبانی نے معجم الشعراء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام ثوبان بن فزارہ عامری کو لکھا،  
 جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ ثوبان نہیں بلکہ ثروان بن فزارہ تھے۔

ابن ثوبان، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ رَأَيْتُمْ مَوْءًى يَنْشُدُ شِعْرًا فِي  
الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: قَسَّ اللَّهُ  
فَالْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں  
شعر کہتے ہوئے سنا تو تین بار کہو  
کہ اللہ تیرے منہ کو پراگندہ کرے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رَجُلًا يَتَنَاءَمُ فِي الْمَسْجِدِ

جب کوئی مسجد میں خرید و فروخت کرے

۱۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا  
رَأَيْتُمْ رَجُلًا يَدْبِجُ فِي  
الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْحِمُ  
اللَّهُ تِجَارَتَكَ".

۱۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی  
شخص کو مسجد میں کوئی چیز  
فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو  
کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں  
فائدہ نہ دے۔

(۱۵۴)، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۲۱ کتاب البیوع باب البیوع فی المسجد، دارمی نے  
حدیث ۱۴۰۸ کتاب الصلاة باب البیوع عن انشاء الضالة فی المسجد ابن حبان نے حدیث ۳۱۲ میں  
صحیح کہا ہے، حاکم نے ۵۶۱/۲ اور مسلم کی شرط صحیح کہا ہے اور ذہبی نے بھی صحت پر موافقت  
کی ہے، ابن خزيمة بن الجارود مشکوٰۃ حدیث ۷۳۳، دیکھئے اروار بغلیل حدیث نمبر ۱۲۹۵

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

جب کوئی مسجد کے روائے پر کھڑا ہو تو کیا دُعا پڑھے

۱۵۵۔ ابو امامہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کرتا ہے تو مسجد کے باہر شیطان کا گروہ جمع ہو جاتا ہے جیسا کہ شہد کی لکھیاں اپنے چھتے پر جمع ہوتی ہیں جسے تم میں سے کوئی شخص مسجد کے روائے پر کھڑا ہو تو یہ دُعا پڑھے، اے اللہ! میں شیطان ابلیس اور اس کے گروہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جب یہ دُعا پڑھے گا تو پھر اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

۱۵۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَذَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ قَدِ اعْتَصَمَ جُنُودُ ابْلِيسَ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلَى يَعْسُوبِهَا فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ابْلِيسَ وَجُنُودِهِ، فَإِنَّهُ إِنْ قَالَهَا لَمْ يَضُرَّهُ"

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے نکلتے ہوئے اور داخل ہوتے وقت کیا پڑھے

۱۵۶۔ عَنْ أَبِي مُحمَّدٍ السَّاعِدِيِّ | ۱۵۶۔ ابو حمید ساعدیؓ یا السید (رُحْمَاءُ الرِّحْمَانِ) أَوْ

(۱۵۵) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۱۳۶۹ میں لکھتے ہیں اسکی سند بہت ضعیف ہے۔

ابْنِ أُسَيْدٍ (هُوَ مَا لَكَ مِنْ رَيْفَةٍ) عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَسَلِّمْ وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي أَسْأَلَكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

کوی مسجد میں داخل ہو تو سلام کہے اور یہ دعائیں اے اللہ اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے، اور مسجد سے باہر جائے تو یہ دعا مانگے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

### گھر میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۱۵۷۔ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ

۱۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی

(۱۵۶) مسلم نے حدیث ۷۳ کتاب صلاۃ المسافرین باب ما یقول اذا دخل المسجد ابو داؤد نے حدیث ۲۶۵ کتاب الصلاۃ باب ما یقول الرجل عند دخول المسجد نسائی نے ۳/۲ کتاب المساجد باب القول عند دخول المسجد وعند الخرج منه۔ اور ابن ماجہ نے ابو حمیثہ سے حدیث نمبر ۷۲ کتاب المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد میں روایت کیا ہے

(۱۵۷) مسلم نے حدیث ۲۰۱۸ کتاب الاشرقیۃ باب آداب الطعام والشراب اور ابو داؤد نے حدیث ۳۷۹۵ کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام اور احمد نے مسند ۳/۳۷۹ اور ۳۸۳ ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۸ کتاب الدعاء باب ما یدعو بہ اذا دخل بیتہ۔

وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ هُنَا وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَدْرِكِ اللَّهُ عَمْرًا وَجَلَّ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِنْ لَمْ يَدْكُمْ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ

اپنے گھر میں داخل ہو، پھر داخل ہو تے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے تمہارے لئے (یہاں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے، اور اگر گھر میں داخل ہو تے وقت اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات گزارنے کے لئے جگہ مل گئی اور اگر کھانا کھاتے ہوئے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو کہتا ہے تمہیں رات گزارنے کے لئے جگہ اور رات کا کھانا مل گیا۔

۱۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الشَّهَادَةِ إِلَى بَيْتِهِ يَقُولُ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَ"

۱۵۸۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مجھے کافی اور

(۱۵۸)، اس کی اسناد میں جہالت ہے لیکن ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۵۸ کتاب الادب باب ما يقوم عند النوم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے اور اسی اسناد صحیح ہے۔ سیوطی، تحفۃ الابرار، نکات الاذکار ۱/۶۱ میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس حدیث کو ابن عمرؓ سے روایت کر نیوالا شخص مبہم راوی ہے لیکن اس حدیث کے شواہد میں چنانچہ ابن ابی شیبہ اور بزار نے عبد الرحمن بن عوف سے یہ حدیث روایت کی ہے اس لئے یہ حدیث حسن کے درجے میں ہے

اَوَانِي، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي  
 اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالْحَمْدُ  
 لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ،  
 اَسْأَلُكَ اَنْ تُجَبِّرَنِي مِنَ النَّارِ  
 جس نے مجھے جگہ دی اور سب تعریفیں  
 اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور  
 پلایا، اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں  
 جس نے مجھ پر احسان کیا، اور زیادہ  
 احسان کیا، اے اللہ! میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں کہ مجھے (دوزخ کی) آگ سے بچا دے۔

۱۵۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
 عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
 بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي دُعَاءً  
 اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، وَفِي  
 بَيْتِي، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي  
 ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا  
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ ،  
 ۱۵۹- عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں  
 کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 کہا، آپ مجھے وہ دُعا سکھا دیجئے  
 جو میں اپنی نماز اور اپنے گھر میں بھی  
 پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ دُعا  
 پڑھا کرو، اے اللہ! میں نے اپنی  
 جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا  
 کوئی بخشش والا نہیں ہے تو اپنی خاص  
 رحمت سے میری مغفرت فرما دے

(۱۵۹)، بخاری نے ۲/۲۶۵ کتاب صفة الصلاة باب الدعاء قبل السلام، مسلم نے  
 حدیث نمبر ۵۰۷ کتاب الذکر باب استحباب نفض الصوت بالذکر، ترمذی نے حدیث  
 نمبر ۳۵۲۶ کتاب الدعوات باب دعاء ما يقال في الصلاة، نسائی نے ۳/۵۳ کتاب السهو  
 باب نوع آخر من الدعاء، احمد نے مسند ۴/۱ اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۲  
 کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔



فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ  
وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ  
الرَّحِيمُ“

مجھے بخشدے میرے اوپر رحم فرمادے  
بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور  
بہت ہی کرم کرنے والا ہے۔

## بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہے

۱۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لِلْإِسْلَامِ صَوْمٌ أَوْ مَنَاءٌ أَوْ كَمَنَارٌ الظَّرِيقِ، مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيمَا الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحِجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِمْ، وَتَسْلِيمُكَ عَلَى مَنْ مَرَرْتَ بِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ رَدُّوا رَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ

۱۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کی روشن نشانیاں اور اس کی طرف رہنمائی کرنے والے واضح راستے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ تم اللہ عز و جل کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اچھی بات کا حکم کرو اور بُری بات سے روکو، جب اپنے گھر میں آؤ تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو، اور جس مسلمان کے پاس سے گزرو اسے سلام کرو، اگر وہ تمہارے سلام کا

(۱۶۰) یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ نمبر ۳۳۳ میں لکھتے ہیں نسائی، موطا مالک اور مصنف عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

وَلَا تَلْمِزُوا عَلَىٰ كَذَّبْتُمْ  
عَلَيْهِمْ وَلَعْنَتْهُمْ، أَوْ سَكَتَ  
عَنْهُمْ، فَمَنْ شَرَّاءَ شَيْئًا مِّنْ  
ذَلِكَ فَهُوَ سَهْمٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ  
شَرَّكَهُ، وَمَنْ تَبَكَ هُنَّ فَقَدْ  
وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ“

جواب دیں گے تو فرشتے ان پر سلامتی  
بھیجیں گے اور اگر وہ تمہارے سلام  
کا جواب نہیں دیں گے تو فرشتے تم پر  
کوٹا دیں گے اور ان پر لعنت بھیجیں  
گے یا ان سے خاموشی اختیار کر لیں گے  
پس جس نے کوئی چیز ان میں سے

چھوڑ دی جو کہ اسلام کا حصہ ہیں تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور جس نے ان حصوں  
(واصولوں) کو پھینک دیا (چھوڑ دیا) تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔

## بَابُ فَضْلِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کر نیوالے کی فضیلت

۱۶۱- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ قَالَ "ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ  
عَلَى اللَّهِ عِزَّةً وَجَلًّا، رَجُلٌ  
خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ  
ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا حَتَّى  
يَتَوَفَّاهُ أَوْ يُبْرِئَهُ بِمَا نَالَ

۱۶۱- ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں  
آپ نے فرمایا تین اشخاص ہمیشہ اللہ  
عزوجل کی حفاظت اور رحمتوں کے  
سائے میں رہتے ہیں۔ ایک وہ جو  
اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے  
نکلتا ہے اگر وہ جہاد میں مارا گیا تو

(۱۶۱) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۲۴۹۴ کتاب الجہاد باب فضل الغزو فی البحر، ابن حبان  
نے حدیث ۴۱۶ (مولد) حاکم نے ۳/۲ مشکوٰۃ نے حدیث ۷۲۷ یہ حدیث صحیح ہے  
جیسا کہ شیخ البانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ۳۰۴۸ میں ذکر کیا ہے۔

مِنْ أَجْرِ وَغَنِيمَةٍ، وَرَجُلٌ | شہادت کے درجے سے سرفراز ہوا  
 دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ، فَهُوَ | ورنہ غازی بن کراجر و ثواب اور  
 ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ | مال غنیمت کے ساتھ واپس  
 لوٹتا ہے، دوسرا وہ شخص جو نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے اس کی  
 حفاظت بھی اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لی ہے، اگر وہ فوت ہو جاتا ہے  
 تو (سیدھا) جنت میں جاتا ہے یا اجر و ثواب سے مالا مال ہو کر اپنے  
 گھر واپس آ جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل  
 ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی حفاظت اور رہنمائی فرماتا ہے۔

## بَابُ ثَوَابِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو اس کا اجر و ثواب

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ | ۱۶۲۔ ابوامامہ باہلیؒ نبی صلی اللہ  
 قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْلَانَ | علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں، آپ  
 أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنِ | نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کر  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کرے یعنی ہاتھ پیر اور چہرہ دھوئے  
 قَالَ: "مَا مِنْ رَجُلٍ قَامَ حَسَنًا | منہ سے نکلی کرے، اللہ تعالیٰ نے

(۱۶۲) بیہقی مجمع ۲۳/۱ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اس میں  
 راوی یحییٰ بن ابوشیبہ ہے ابن حبان نے اسے معتبر راویوں میں ذکر کیا ہے، دوسرا  
 راوی ابن عبد اللہ بن زیاد انصاری جو ابوسلمہ بصری کی کنیت سے مشہور ہے حافظ  
 تقریب میں لکھتے ہیں یہ معتبر نہیں ہے۔

الْمُضَوَّعَ، فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ وَ  
رِجْلَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ يَمْشِي مَشْيًا  
فَافًا، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا أَمَرَهُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا حَظَّ عَنْهُ  
مَا نَطَقَ فُؤُودُهُ، وَمَشَى إِلَيْهِ  
حَتَّى إِنَّ الدُّنُوبَ لَتَتَحَادَرُ  
عَنْ أَطْرَافِهِ، ثُمَّ إِذَا مَشَى  
إِلَى الْمَسْجِدِ كَانَتْ لَهُ بِحُلِّي  
خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً،  
ثُمَّ تَكُونُ صَلَاةً نَافِلَةً -  
ثُمَّ إِذَا هُوَ يَغْنِي دَخَلَ -  
عَلَى أَهْلِهِ وَسَلَّمْ عَلَيْهِمْ،  
وَإِذَا خَذَ مَضْجَعَهُ، كَانَتْ لَهُ  
قِيَامٌ لَيْلَةً -

جیسے حکم فرمایا ہے اس طرح اچھے  
انناز سے وضو کر کے تو منہ زبان  
سے نکلی ہوئی (غلط) باتیں معاف  
ہو جاتی ہیں اور اس کے گناہ اس  
کے اطراف و کناروں سے نکل جاتے ہیں  
پھر جب وہ مسجد کی طرف جاتا ہے  
تو ہر قدم پر اس کو ایک نیکی ملتی ہے  
پھر تو اس کی نماز نفل ہو جاتی ہے  
(یعنی گناہ تو سب معاف ہو چکے)  
پھر جب وہ اپنے گھر میں سلام  
کر کے داخل ہوتا ہے اور رات  
کو اپنے سونے کے بستر پر آتا ہے  
تو رات کو اسے عبادت کرنے کا  
ثواب ملتا ہے -

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ

جب آئینہ دیکھے تو کیا پڑھے

۱۶۳۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ | ۱۶۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِسَانَ

(۱۶۳) شیخ البانی اروار الغلیل ۱/ ۱۱۳-۱۱۶ میں لکھتے ہیں یہ حدیث بہت ضعیف ہے  
اس میں ایک راوی الحسین ابن المتوکل بہت ضعیف ہے، دوسرا راوی  
عبدالرحمن بن اسحاق ابوشیبہ الواسطی بھی ضعیف ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمَرْأَةِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ، أَللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي" کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اسے اللہ جیسی تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

۱۶۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمَرْأَةِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي، وَزَانَ مِنْهُ مَآشَانَ مِنْ غَيْرِي"۔ ۱۶۴۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری صورت اور میری سیرت بہت اچھی بنائی اور دوسروں کے مقابلہ میں مجھے زینت بخشی اور ممتاز بنایا۔

۱۶۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمَرْأَةِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي، وَزَانَ مِنْهُ مَآشَانَ مِنْ غَيْرِي"۔ ۱۶۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری صورت اور میری سیرت بہت اچھی بنائی اور دوسروں کے مقابلہ میں مجھے زینت بخشی اور ممتاز بنایا۔

(۱۶۴) اسے ابویعلیٰ نے اپنی سند ۲/۱۳۶ اور اسی سے ابن سنی نے حدیث نمبر ۱۶۴ میں اور ابوالشیخ نے ۱۸۴۔ ۱۸۵، اس سند میں دو راوی عمرو بن حصین اور یحییٰ بن عمار دونوں غیر معتبر ہیں۔ مجمع ۱/۵۷۱ میں ہمیشی نے ابویعلیٰ کی طرف اسکی نسبت کی ہے اور دوسرے مقام مجمع ۱۰/۱۳۹ میں کہتے ہیں طبرانی نے اسے عمرو بن حصین سے روایت کیا ہے اور یہ راوی متروک ہے۔

(۱۶۵) اس حدیث کو ابن سنی کے علاوہ طبرانی نے اوسط، خطیب نے الجامع ۲/۹۰/۲ منتقی (۱۶۵) میں ق ۲/۱۹ اور ابوالشیخ نے اخلاق ۱۸۵ میں سلمۃ بن قدام کی سند سے ذکر کیا ہے، (۱۶۵) میں ق ۲/۱۹ اور ابوالشیخ نے اخلاق ۱۸۵ میں سلمۃ بن قدام کی سند سے ذکر کیا ہے،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ وَحَفَّهُ فِي | عَلَيْهِمْ جَبَابِنَا جَهْرًا نَوْرًا آئِينَہ میں  
الْعُرَاةَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ | دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے سب تعریفیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اسمیں ایک راوی ہاشم بن عیسیٰ کے بار میں ہیشمی لکھتے ہیں یہ مجہول ہے اور باقی راوی معتبر ہیں لیکن ہیشمی کے تعاقب میں البانی صاحب لکھتے ہیں کہ ہاشم تو معروف ہے کیونکہ البوشیخ اور ابن سنی نے اسی کنیت ابو معاویہ ذکر ہے اور عقیلی نے الضعفاء ص ۲۲۹ میں اسکا تعارف کرایا ہے کہ یہ ہاشم بن عیسیٰ البیہقی الحصبی اسکے والد بچپن ہی سعید ہیں اور میرے مکر الخدریش ہے اسی طرح ایک راوی حارث بن مسلم مجہول ہے جیسا کہ دارقطنی نے کہا ہے ہیشمی نے شاید ابن حبان کی توثیق پر اعتماد کیا ہے اور ابن حبان توثیق کرتے ہوئے تساہل کرتے ہیں اور بسا اوقات تو ایسے لوگوں کی بھی توثیق کر جاتے ہیں جنکے بارے میں وہ خود لکھتے ہیں کہ میل سکے اور اسکے والد کے بار میں نہیں جانتا۔ شیخ البانی کہتے ہیں کتاب التعلیل بتحقیق کے دومیں میں نے تفصیلی بحث کی ہے، ہاں ان دعاؤں کے بارے میں انس بن مالک کی سند سے ایک اور حدیث مجھے ملی ہے جس کو مروزی نے زوائد الزبد (۲/۱۱۷ طبع الہند) میں ذکر کیا ہے وہ اس طرح ہے حدیثی رجل من آل انس بن مالک انہ سمع انس بن مالک ..... اس کے راوی سب معتبر ہیں بس انس سے روایت کرنیوالے آدمی کا نام معلوم نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آئینہ دیکھتے ہوئے دعا پڑھنے والی حدیث ضعیف ہیں لیکن آئینہ دیکھنے کی قید نہ لگائی جائے تو پھر مطلقاً اس قسم کی دعائیں صحیح حدیث سے ثابت ہیں چنانچہ حضرت عائشہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم حسن خلقی فاحسن خلقی اے اللہ تو نے مجھے خوبصورت بنایا ہے میری سیرت و اخلاق کو بھی خوبصورت بنا کے احمد ۶/۶۸، ۵۵، صحیح انس سے روایت کیا ہے ہیشمی مجمع ۱۰/۳۱۰، دوسری حدیث میں ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی دعا ذکر کی ہے، اسے احمد نے ۲۰۳/۱ ابن سعد نے طبقات ۱/۳۷۷، ابوعلی نے اپنی مسند (۲/۲۳۳، ۱/۲۴۹) میں ذکر کیا ہے منادی عراقی سے نقل کرتے ہیں کہ

روایت کی ہے ہیشمی

اللّٰهُ سَوَّىٰ خَلْقَ فَعَدَلَهُ وَ  
كَرَّمْ صُورَتَهُ وَجَبَّوْهُ وَحَسَّنَهَا  
وَجَعَلَ لِي مِنْ الْمُسْلِمِينَ“  
اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے اعضاء  
ٹھیک بنائے اور پھر ہر ایک کو  
برابر کیا اور میرے چہرے کے نقوش  
بہت خوبصورت اور حسین بنائے اور مجھے اپنے تابعداروں میں بنایا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا طَلَّتْ أذُنُهُ كَانَ بُولُهُ (بجھنے) کی دُعا

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا  
طَلَّتْ أذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِي  
وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، وَلْيَقُلْ: ذَكَرْتُ  
اللَّهَ بِخَيْرٍ مِنْ ذَكَرْنِي"

۱۶۶۔ عبید اللہ اپنے دادا سے بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم میں سے کسی  
کے کان میں کوئی آواز پیدا ہو تو  
مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے  
اور یہ کہے ذکر اللہ بخیر من  
ذکر فی (اللہ اس شخص کو بھلائی  
کے ساتھ یاد کرے جو مجھ کو یاد کرے،  
اللہ بخیر من ذکرنی“

(۱۶۶) اسے طبرانی، ابن عدی اور خزاعی نے مکالم الاخلاق میں روایت کیا ہے،  
اسکی سند ضعیف ہے ہیشمی مجمع ۱۰/۱۳۸ میں کہتے ہیں طبرانی نے اپنی تینوں معجموں میں  
اور بزار نے مختصر روایت کیا ہے اور طبرانی کبیر کی سند حسن ہے۔ ذہبی نے میزان ۳/۶۳۵  
میں ذکر کیا ہے اور اسے محمد بن عبید اللہ کی مناکیر میں ذکر کیا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا احْتَجَمَ

سینگی لگوانے کے موقع پر کیا پڑھے

۱۶۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ الْحَجَامَةِ كَانَتْ لَهُ مَنَفَعَةٌ حَاجِمَتِهِ".

۱۶۷۔ علی بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پچھنے کے ذریعہ جسم کے خراب خون (نکولواتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا تو اسکا پچھنے لگوانے میں فائدہ حاصل ہوگا،

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اخَذَ رِجْلَ رَجُلٍ

اگر پیرسن ہو جائے تو کیا کہے

۱۶۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ ، فَخَذَرْتُ رِجْلَهُ ، فَجَلَسَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدًا ، فَقَامَ فَشَئَى ،

۱۶۸۔ ابوسعید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ابن عمر کیساتھ چل رہا تھا تو انکا پاؤں سن ہو گیا وہ بیٹھ گئے، ان سے کسی نے کہا لوگوں میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو اسکا نام یاد کرو تو ابن عمر نے کہا یا محمد! پس کھڑے ہوئے اور چلنے لگے،

(۱۶۷) ابن کثیر نے اپنی تفسیر (۵/۵۴۷) میں اسے ضعیف کہا ہے شیخ البانی تخریج الکلم الطیب لابن قیم ص ۱۱۹ میں لکھتے ہیں اس کی سند میں ایسا راوی ہے جسے ہم نہیں جانتے،



۱۶۹۔ مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس کسی آدمی کا پاؤں سن ہو گیا تو ابن عباسؓ نے فرمایا لوگوں میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوا سے یاد کرو، تو اسنے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اسکا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

۱۶۹۔ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ خَدَّرَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَذْكَرَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ خَدَّرَهُ۔

۱۷۰۔ ہشتم بن خنیش سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس تھے انکا پاؤں سن ہو گیا تو ان سے کسی آدمی نے کہا جو تجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہوا سے یاد کرو تو انھوں نے فرمایا، یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو گویا کہ رسی سے کھول دیے گئے یعنی فوراً ٹھیک ہو گئے۔

۱۷۰۔ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ خَنِيْشٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَخَدَّرَتْ رَجُلًا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَرَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَأَنَّهَا شَطَّ مِنْ عِقَالٍ،

۱۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ولد بن یزید بن عبدالملک نے محبوبہ کے بارے میں کہا:

۱۷۱۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ يُزَيْدَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَبَابَةٍ، أَشْيَبِي مَغْرَمًا كَلَفًا حُبًّا إِذَا خَدَّرَتْ لَهُ رَجُلًا دَعَاكَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

مجھے بدلہ دو بطور تاوان بطور لاگت کے از روئے محب ہونی کے جب سکا پاؤں بھی سن ہوتا ہے تو تجھے آواز دیتا ہے

الْحَزَامِيُّ : أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَعْجَبُونَ  
مِنْ مُحْسِنِ بَيْتِ أَبِي الْعَتَاهِيَّةِ  
وَتَخْدِرُ فِي بَعْضِ الْأَحْيَانِ رَجُلَهُ  
فَإِنْ لَمْ يَقْلُ : يَا عَتَبَ لَمْ  
يَدْ هَبِ الْخَدِرُ -

وَقَالَ ابْنُ السَّبَّحِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ  
رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ  
صَدَقَةَ بْنِ يَزِيدَ الْجَهَنِيِّ  
عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ :  
دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ  
وَقَدْ خَدَرَتْ رَجُلَاهُ، فَتَقَعَّهَا  
فِي الْمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ :

إِذَا خَدَرَتْ رَجُلِي تَدَنَّ كَرْتُ قَوْلَهَا  
فَنَادَيْتُ لُبْنَى بِاسْمِهَا وَدَعَوْتُ  
دَعْوَتِ الْبَنَى لَوَأَنَ نَفْسِي تَطْمِئِنُّ  
لَا لَقِيَتْ نَفْسِي نَحْوَهَا فَقَضَيْتُ

ابراہیم بن المنذر نے کہا مدینہ والے  
ابو العتاهیہ کہ اس بیت کے حسن پر  
تعجب کرتے اور پسند کرتے تھے اور بعض  
اوقات اسکا پاؤں سن ہو جاتا تو اگر وہ  
یا عتب نہ کہتے تو اسکا پاؤں ٹھیک نہ ہوتا۔  
ابن سبتی رحمہ اللہ نے فرمایا محمد بن زید  
نے صدقہ بن یزید سے روایت کیا کہ  
ابو بکر الہمدانی نے کہا کہ میں محمد بن سیرین  
کے ہاں گیا، انکے پاؤں سن ہو گئے، تو  
انہوں نے دونوں پاؤں کو پانی میں  
ڈالا اور کہنے لگے ،

جب میرے پاؤں سن ہو جائیں تو میں  
اسکا قول یاد کرتا ہوں، ندا دیتا ہوں  
لبنی کو اس کے نام کے ساتھ اور  
اسے ایسی آواز دیتا ہوں کہ اگر میرا نفس  
میری اطاعت کرتا تو اسکو اس کی

(۱۴۰) اس میں بھی ابواسحاق السبعی ہے جو کہ مدرس ہے اور صیفہ عن سے روایت کر رہا ہے  
پھر مزے کی بات یہ ہے کہ ابواسحاق السبعی ہشیم بن خنس سے روایت کر رہا ہے جو  
کہ مجہول ہے جیسا کہ خطیب بغدادی نے الکفایہ میں وضاحت کی ہے۔

(۱۴۱) اس میں بھی ابواسحاق السبعی ہے اس کی بیان کردہ یہ روایت مدرس  
بھی ہے اور مضرب ہے۔

فَقُلْتُ : يَا أَبَا بَكْرٍ، تَسْئِدُ  
مِثْلَ هَذَا الشَّعْرِ؟ فَقَالَ:  
يَا لَكُمُ، وَهَلْ هُوَ إِلَّا كَلَامٌ  
حُسْنٌ كَحُسْنِ الْكَلَامِ،  
وَقَبِيحٌ كَقَبِيحِهِمْ؟  
اور اس کا قبیح ہونا اس کے قبیح ہونے کی طرح ہے۔

۱۷۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
سَعْدٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ  
عُمَرَ، فَخَدَّ رَأْسِ رَجُلٍ فَقُلْتُ  
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا  
لِرَجُلِكَ؟ قَالَ : جُئِمَ عَصْبُهَا  
مِنْ هَهُنَا، فَقُلْتُ : أَدْعُ  
أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ :  
يَا مُحَمَّدٌ، فَأَبْسَطْتُ،  
نے کہا یا محمد! تو پیٹھ پھیل گیا یعنی وہ پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

وہ تمام روایتیں کہ جن میں بطور استعانت یا محمد کہہ کر پکارا  
گیا ہے ضعیف ہیں بلکہ بعض تو موضوعات میں سے ہیں اور قابلِ حجت  
اسلئے نہیں کہ وہ آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ کی ضد میں ہیں جو کہ صحاح ستہ  
میں ہیں، ان میں سے ایک روایت میں ابو اسحاق السبئی ہیں جو کہ مدلس ہیں  
اور ضعیف عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دوسری روایت میں غیاث  
بن ابراہیم نخعی ہیں جن کے بارے میں جو زجانی فرماتے ہیں کہ میں نے

و فرقی تعلیم بین الامرین خالہ کر لے کر دھو لائی قصہ بعض العلماء الذین ایشوا هذا الاثر فی شیعہ کا امام النور  
فی الاذکار ص 34 و ابی تیمیہ فی العلم الطب ص 96 وغیرہم فقد کان هذا النوع من علاج الحذر مستعمل لدى العرب  
قدما یرون ذکر الحبيب مصحفا للدم فی العروق فیکون سببا فی ذهاب الحذر و فی شواهد الشعر العشرات  
من الأبیات التي تدل علی هذا النوع من العلاج العربی بلکی مراجعتها فی کتاب بلوغ الأرب فی معرفة أحوال العرب لا ألو

۱۶۶

اکثر لوگوں سے یہی سنا کہ وہ (غیاث بن ابراہیم) حدیث وضع کرتا ہے

یعنی جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔ - قال تدعو مع الله احدًا - اذا سألنا سأل الله

قرآن کریم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے اسم پاک

(محمد) کے ساتھ حرف ندا "یا" ملا کر پکارنے والوں کو نادان اور

بے عقل کہا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: لَنْ يَنْفَعَكَ دُعَاؤُكَ

مِنْ دُعَاءِ الْحَجَرِ اَكْثَرُ مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ ۲۶

بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں انہیں سے

اکثر بے عقل ہیں۔ فرقہ بریلویہ کے صدر الافاضل مولوی سید نعم الدین

صاحب بریلوی اس آیت کا شان نزول یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ

آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں دو پہر کے وقت پہنچے جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آرام فرما رہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا، حضور تشریف لے آئے، ان

لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلال شان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا

جہل و بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی (خزائن العرفان ص ۱۸)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بوقت آرام آپ

کے حجرہ کے طرف ایک پردہ کے باہر سے پکارنا اور آواز دینا بے

عقلوں اور نادانوں کا کام تو اب جبکہ آپ حجرہ اور حجرہ کے اندر قبر

اقدس میں آرام فرما رہے ہیں تو ڈبل پردوں کے باہر سے انتقال

کے بعد پکارنا دو گنی بے وقوفی اور جہالت ہے۔



تَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى إِخْوَانِهِ ، أَوْ قَالَتْ : إِلَى بَعْضِ إِخْوَانِهِ ، فَتَنَظَّرَ فِي رُكُوفَةٍ مِنَ الْمَاءِ إِلَى لِمَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَلَمَّا آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : يَا بَنِي وَاقِمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ الْقَائِلُ الْفَاعِلُ حِينَ نَظَرْتَ إِلَى وَجْهِكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ : "نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى إِخْوَانِهِ فَلْيَهَيِّئْ مِنْ نَفْسِهِ".

صحابہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو (جاتے ہوئے) آپ نے ایک برتن میں رکھے ہوئے پانی میں اپنا چہرہ مبارک شکل و صورت دیکھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو ام المؤمنین عائشہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اپنی مثال تو آپؐ ہی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ہاں عائشہؓ اللہ عز وجل خوبصورت و جمیل ہے اور خوبصورتی و جمال کو پسند فرماتا ہے جب آدمی اپنے بھائی (دوستوں) کے پاس جائے تو اپنے آپ کو تیار کرے (یعنی آئینہ دیکھ کر چہرے وغیرہ کو صاف ستھرا کرنے۔)

(۱۷۳) اس میں ایک راوی عثمان بن عبد اللہ اموی ہے جو کہ معتبر نہیں ہے۔ باقی آپ کا یہ فرمان اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ (اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے) تو یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۶۲۶ (البانی)

## بَابُ التَّسْمِيَةِ إِذَا اَدَّهَنَ

سرو غیرہ میں تیل لگاتے ہوئے

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ آخِزْ دَوْدُ بْنُ نَافِعٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَدَّهَنَ وَلَمْ يُسَمِّ اَدَّهَنَ مَعَهُ سَبْعُونَ شَيْطَانًا"

۱۷۴۔ نافع قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیل لگاتے وقت بسم اللہ نہ کہے تو اس کے ساتھ ستر شیطان شریک ہاتھ ہیں

۱۷۵۔ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اَدَّهَنَ أَحَدٌ كَمَا قَلْبَبْتُ بِحَاجِجٍ، فَإِنَّ يَدَهُ هَبٌ بِالْصَّدَاعِ، أَوْ يَمْنَعُ الصَّدَاعَ

۱۷۵۔ قتادہ بن دعامة بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سر پر تیل لگائے تو پہلے اپنی بھوؤں سے شروع کرے اس طور پر عمل کرنے سے سر کا درد جانا رہتا ہے یا سر میں درد نہیں ہوتا۔

(۱۷۴) شیخ البانی الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۶۵۱ میں لکھتے ہیں یہ ایک راوی بقیہ بن الولید سے آسکی عادت ہے کہ ضعیف اور متہم راویوں سے حدیث کو ذکر کرتا ہے اور پھر بعض راویوں کو ذکر نہیں کرتا اور شاید ان سے حدیث من گھڑت گھڑنے والے راویوں سے کی ہے، ابو حاتم الحلیل ۲/۳۰۵ میں کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اس کو من گھڑت بتلایا۔ (۱۷۵) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۱۰ میں کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعا

۱۷۶- عَنْ أُمِّ سَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ:  
بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ،  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
أَنْ تَنْزِلَ أَوْ تُزِلَّ، أَوْ تُظْلِمَ  
أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ،  
ہم نادانی کی بات کریں یا ہم پر کوئی نادانی نہ کرے۔

۱۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ۱۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

(۱۷۶) نسائی نے ۲۶۸/۸ کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من الضلال ابن ماجہ نے ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۹ کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیتہ اور ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۲۳ کتاب الدعوات باب ۳۵ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۸ کتاب الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، احمد نے مسند ۳۰۶/۶ وغیرہ میں روایت کیا ہے اور اسکی اسناد صحیح ہے صحیح الجامع حدیث نمبر ۴۵۸۲ - (۱۷۷) ابن علان الفتاویٰ الربانیہ ۳۳۷/۱ میں لکھتے ہیں الجامع الصغیر اور مستدرک میں حاکم نے ذکر کیا ہے سخاوی کتاب لا یتہاج میں لکھتے ہیں اسے بخاری نے ادب المفرد حدیث ۱۹۷ اور حاکم نے ۵۱۹/۱ میں روایت کر کے صحیح کہا ہے اگرچہ اسکی سند میں راوی ضعیف ہے مگر ٹھیک بات ہے کہ یہ حدیث اپنے خواہد کیسہ سے حسن کے درجے میں ہے۔



اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے اللہ کے نام سے میں نکلتا ہوں، اللہ ہی پر میرا توکل و بھروسہ ہے۔

اور سب کچھ طاقت و قدرت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۱۷۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَيُقَالَ لَهُ: حَيِّضَيْنِ: وَقِيَّتٌ وَهَدْيٌ وَكُفْيَتْ، قَالَ: فَيَنْحَى لَهُ الشَّيْطَانُ، فَيُلَاقِيهِ شَيْطَانٌ آخَرٌ، فَيَقُولُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ وَقِيَ وَهُدِيَ وَكُفِيَ؟"

۱۷۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے میں اللہ کے نام سے نکلا اور میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، اللہ کی مدد کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ تو اس شخص سے کہا جاتا ہے تیری ہدایت کفایت اور حفاظت کی گئی ہے، اس کا شیطان اس سے الگ

ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا اس شخص پر قابو (۱۷۸) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۹۹ کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیتہ ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۲۲ کتاب الدعوات باب ۲۴ میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے ابن حبان نے بھی حدیث نمبر ۲۳۷۵ میں اس کو صحیح کہا ہے (موارد صحیح الجامع ۵۱۳،

نہیں چل سکتا جس کی اللہ کی طرف سے رہنمائی کفایت اور حفاظت کی گئی ہے۔

## بَابُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّرِيقِ راستے میں اللہ کا ذکر کرنا

۱۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا  
لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ  
إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تَرْةٌ، وَفَاسَلَكَ  
رَجُلٌ طَرِيقًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تَرْةٌ  
۱۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں شریک ہوں پھر اس میں اللہ عز و جل کا ذکر نہ کریں تو وہ مجلس ان کے لئے نقصان دہ ہوگی اور جو شخص کسی راستے پر چلا اور پھر اللہ عز و جل کا ذکر نہیں کیا تو وہ بھی نقصان میں رہے گا۔

## بَابُ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي الطَّرِيقِ إِذَا مَشَى

۱۸۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اتَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۸۰۔ ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تھے تو جبریلؑ

(۱۷۹) احمد نے مسند ۴۳۲/۲ حاکم نے مستدرک ۵۵۰/۱ میں روایت کیا ہے اور بیہیث

اپنے شواہد کی پیشکش صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۷۹ میں لکھتے ہیں۔

(۱۸۰) اسمیں ایک راوی بقیہ بن ولید ضعیف ہے۔

جَبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ  
 یَتَّبِعُكَ ، فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ  
 اَشْهَدُ جَنَازَةَ مُعَاوِیَةَ الْمُرَزِیِّ  
 قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ  
 جَبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِي  
 سَبْعِیْنِ اَلْفًا مِنْ الْمَلَائِكَةِ  
 قَوْضَعُ جَنَاحَهُ الْاِیْمَنِ  
 عَلٰی رُءُوسِ الْجِبَالِ ، فَتَوَاصَفَتْ  
 وَوَضَعُ جَنَاحَهُ الْاِیْسَرَ عَلٰی  
 الْاَرْضِیْنِ فَتَوَاضَعَتْ ،  
 حَتّٰی نَظَرَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ  
 فَصَلَّى عَلَیْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبْرِیْلُ وَ  
 الْمَلَائِكَةُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ،  
 فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : یَا جَبْرِیْلُ  
 بِمَا بَلَغَ مُعَاوِیَةَ هَلْ لَكَ  
 الْمَنْزِلَةُ ؟ قَالَ یَقْرَأُ بَیِّنَاتِ  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَائِمًا  
 وَقَاعِدًا اَوْ رَاكِبًا وَمَا شِیْءٌ -

آئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ (اپنے صحابی) معاویہ بن معاویہ  
 المزنی کے جنازے میں شرکت فرمائیں  
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشریف لائے اور جبریل علیہ السلام  
 ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آسمان  
 سے اترے۔ جبریل علیہ السلام  
 نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر پھیلایا  
 تو وہ سب ڈھک گئے اور جب  
 اپنا بائیں پر زمینوں پر پھیلایا تو  
 وہ بھی ڈھک گئیں یہاں تک کہ  
 مکہ اور مدینہ تک دیکھا، رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل اور  
 ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے  
 ان کی نماز جنازہ پڑھی، جب  
 فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے  
 جبریل (یہ میرے صحابی معاویہ)  
 کس وجہ سے اتنے بڑے درجے پر  
 پہنچے ہیں انھوں نے جواب دیا اٹھتے  
 بیٹھتے چلتے پھرتے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

پڑھنے کی وجہ سے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے -

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى السُّوقِ

بازار سے نکلے ہوئے دُعا

۱۸۱۔ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ  
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا خَرَجَ إِلَى السُّوقِ قَالَ:

بِسْمِ اللَّهِ، أَللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ السُّوقِ  
وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ هَذِهِ السُّوقِ وَشَرِّ  
مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ  
أَصِيبُ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً  
أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ۝

۱۸۱۔ بریدہ اپنے والدؓ سے بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب بازار کی طرف تشریف لاتے تو  
یہ مذکورہ دُعا پڑھتے۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس  
بازار کی بھلائی اور ان چیزوں کی  
بھلائی جو اس بازار میں ہیں خیر  
مانگتا ہوں اور اس بازار کی برائی  
سے اور ان چیزوں کی برائی سے  
جو اس بازار میں ہیں تیری پناہ  
مانگتا ہوں۔ اے اللہ! اس

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں جانے کی دُعا

۱۸۲۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ:

۱۸۲۔ سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
دادا حضرت عمرؓ سے بیان کرتے ہیں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ فِي سَوَاقِ الْأَسْوَاقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُخْرِجِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَذِرَ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفٍ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شخص جس بازار میں داخل ہو کر یہ چار پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی ساری سلطنت اور اسی کیلئے ساری تعزین وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے آپ نے فرمایا جو یہ پڑھیں گا تو اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں اسکے لئے لکھے گا اور دس لاکھ بُرائیاں اسکی مٹا دیگا اور دس لاکھ دجے اسکے بلند فرمائیں گے اور اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۱۸۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

(۱۸۱) حاکم نے مستدرک ۱/۳۹۹ھ اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اس میں محمد بن ابان ہے جو معروف نہیں ہے اس لئے شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۳۹۶ کے تحت اسکو ضعیف لکھتے ہیں۔ (۱۸۲) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۲۲ اور ۳۴۲۵ کتاب الدعوات باب ما یقول اذا دخل السوق، اور حاکم نے مستدرک ۱/۵۳۸-۵۳۹ میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن کے درجے میں ہے۔ (۱۸۳) اس میں ایک آدمی نہشل بن سعید بصری متروک ہے اسکے بار میں اسحاق بن راہویہ اور ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں یہ کذاب ہے دیکھئے المرح والنقل ۸/۴۹۶ اور تہذیب التہذیب ۱۰/۴۷۹

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَدْخُلُ السُّوقَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُدَّةُ وَكَهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ، وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفٍ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ دَرَجَةً".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے تو اللہ عز و جل اس کے لئے بیس لاکھ برائیاں لکھ دیتا ہے اور بیس لاکھ برائیاں اس سے مٹا دیتا ہے اور بیس لاکھ درجے اس کے بلند فرماتا ہے۔

دُعاء: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کیلئے سلطنت و حکومت ہے، اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں وہی زندگی بخشا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اللہ ہی کے لئے سب پاکیاں ہیں۔ ساری طاقت و قدرت و قوت اسی کی طرف سے ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قِيلَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ  
جو کہ تم نے کیسی صبح کی اسکے جواب میں کیا کہنا چاہیے

۱۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: كَيْفَ  
 أَصْبَحْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ  
 "صَالِحٌ، مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُفْصِحْ  
 صَائِمًا، وَلَمْ يُعِدْ مَرِيضًا، وَلَمْ  
 يَشْهَدْ جَنَازَةً"

۱۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا  
 اور عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ  
 نے کیسی صبح کی آپ نے فرمایا  
 اس آدمی سے اچھا ہوں جس  
 نے نہ روزہ رکھا نہ بیمار کی عیادت  
 کی اور نہ جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۸۵۔ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمِّ  
 مَالِكٍ بْنُ حَمْزَةَ بْنُ أَبِي  
 أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ  
 أَبَا أُسَيْدٍ الْبَدْرِيَّ يَقُولُ:  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
 "لَا تَبْرَحْ مِنْ مَنَزِلِكَ أَنْتَ"

۱۸۵۔ اسید بدری رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب  
 سے فرمایا، تم اور تمہارے بچے  
 میرے آنے تک گھر ہی میں رہنا  
 چنانچہ آپ سورج طلوع ہونے  
 کے بعد تشریف لائے اور فرمایا

(۱۸۴)، نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۱۱۸۸ اسی سند سے روایت کی ہے  
 اور کہا ہے ہمیں ایک راوی عمر بن ابی سلمہ قوی نہیں ہے اور ابن ماجہ نے حدیث  
 نمبر ۳۷۱ کتاب الادب باب الرجل یقال لہ کیف اصحبت جابر بن عبد اللہ  
 کی حدیث روایت کی ہے اس کی سند میں عبد اللہ بن مسلم ابن موسیٰ بھی ہے  
 جس کو احمد اور ابن معین وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

وَبُؤْلَةٍ حَتَّىٰ آتَيْكُمْ فَاتَاهُمُ  
 بَعْدَ مَا أَضْحَىٰ، فَقَالَ السَّكَّامُ  
 عَلَيْكُمْ، كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ قَالُوا  
 بِخَيْرٍ، يَا بَيْنَاوَا أَمْنًا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ: أَدْنُوا،  
 فَتَدَانُوا بَعْضُهُمْ بِزُحْفٍ  
 إِلَى بَعْضٍ، فَاسْتَمَلَ عَلَيْهِمُ  
 مَلَائِكَتُهُ، قَالَ: هَذَا عَجَبِي  
 وَصَلُّوا إِلَيَّ، وَهُؤُلَاءِ أَهْلُ  
 بَيْتِي، اللَّهُمَّ فَاسْتُرْهُمْ مِنَ  
 النَّارِ كَسْتُرِي إِيَّاهُمْ مَلَائِكَتِي  
 هَذِهِ، فَقَالَتْ أَسْلَمَةُ الْبَكْبَكِ  
 أَمِينٌ، وَقَالَ جَدْرَانُ الْبَيْتِ  
 أَمِينٌ،

السلام علیکم تم نے کیسے صبح کی انھوں  
 نے کہا خیریت کے ساتھ اے اللہ  
 کے رسول! ہمارے ماں باپ  
 آپ پر قربان ہوں آپ نے کیسے  
 صبح کی؟ آپ نے فرمایا، اللہ کا  
 شکر ہے میں نے خیریت کے ساتھ  
 صبح کی، پھر آپ نے فرمایا قریب  
 آجاؤ چنانچہ وہ بالکل آپس میں  
 قریب آگئے پھر آپ نے اپنی چادر  
 ان پر ڈالی اور فرمایا، یہ میرے چچا  
 اور میرے والد کے حقیقی بھائی ہیں  
 اور یہ سب میرے (گھر والے)،  
 اہل بیت ہیں۔ یا اللہ! انھیں لگ  
 سے محفوظ کر دے جیسے میری اس  
 چادر میں یہ محفوظ ہیں (تو آپ کی

(۱۸۵) ہشٹی جمع ۲۷/۹ کہتے ہیں اس حدیث کے بعض حصے کو ابن ماجہ نے بھی  
 کتاب الادب میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے اسناد حسن کی شکل میں اس حدیث کو روایت  
 کیا ہے۔ ذی میزان ۳/۲۲ میں کہتے ہیں اسکی اسناد میں مالک بن حمزہ ہے بخاری  
 اسے ضعیف میں ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے ثقافت (معتبر روایوں) میں ذکر کیا ہے تقریب  
 میں حافظ لکھتے ہیں اس میں ایک راوی عبد اللہ بن عثمان ہے جو کہ مستور ہے۔



اس دُعا پر دروازے کی چوکھٹ نے آمین کہی اور گھر کے در و دیوار نے بھی آمین کہی۔

۱۸۶۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَقِيلَ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَرْحَبًا بِكَ يَا أَبَا يَزِيدَ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ، صَبَحَكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ بِخَيْرٍ۔

۱۸۶۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں عقیل بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اُن سے فرمایا اے ابو یزید! تمہیں خوش آمدید ہو تم نے کیسے صبح کی انھوں نے کہا کہ خیریت کے ساتھ صبح کی، اے ابو القاسم اللہ آپ کی صبح اچھی کرے۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَاتِ يَوْمٍ وَكَانَتْ تَطْلُقُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ يَا أَبَايَ وَأُمِّي يَا

۱۸۷۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار عبد اللہ بن عمرو کی والدہ کے پاس تشریف لائے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت عزت و عظمت کرتی تھیں آپ نے فرمایا عبد اللہ کی ماں تم کیسی ہو انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر

(۱۸۶) اسکی سند میں قاسم بن محمد عقیل ہے، ابو حاتم کہتے ہیں یہ متروک ہے احمد کہتے ہیں شیخ البوزارہ کہتے ہیں اسکی حدیثیں منکرہ ہیں دیکھئے میزان ۳/۳۷۹، (۱۸۷) اس میں عبد الملک بن قدامہ مجعی ضعیف ہے (تقریباً)

رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ أَنْتَ قَالَ  
بِخَيْرٍ وَكَيْفَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالَتْ  
بِخَيْرٍ۔

قربان ہوں میں خیریت سے ہوں۔  
انہوں نے عرض کیا آپ کیسے ہیں؟  
آپ نے فرمایا میں بھی خیریت سے  
ہوں اور عبد اللہ کیسے ہیں؟ انہوں نے  
عرض کیا وہ بھی خیریت سے ہیں۔

۱۸۸۔ عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب اپنے اصحاب  
میں سے کسی کو دیکھتے تو آپؐ  
فرماتے تم کیسے ہو اور تم نے کیسے  
صبح کی تو وہ جواب میں کہتے  
احمد اللہ (یا الحمد للہ) بخیر، اللہ  
کی مہربانی سے خیریت سے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
اللہ تمہیں خیریت سے رکھے پھر ایک  
دن آپؐ نے ملاقات کے موقع پر  
فرمایا، اے فلاں! تم کیسے ہو اور  
تم نے صبح کیسی کی۔ تو انہوں نے  
کہا خیریت سے ہوں اگر شکر ادا  
کرتا رہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ إِذَا رَأَاهُ  
"كَيْفَ أَنْتَ، وَكَيْفَ أَصْبَحْتَ"  
فَيَقُولُ: بِخَيْرٍ أَحْمَدُ اللَّهِ  
فَيَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "جَعَلَكَ اللَّهُ  
بِخَيْرٍ" قَالَ: فَقَالَ ذَاتَ  
يَوْمٍ: كَيْفَ أَنْتَ يَا فُلَانُ،  
أَوْ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ فَقَالَ:  
بِخَيْرٍ إِن شَكَرْتُ قَالَ:  
فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَبَّرَ فَقَالَ:  
إِنْ كُنْتَ مِمَّا تَرُدُّ عَلَى خَيْرٍ

(۱۸۸) اس کی اسناد منقطع ہے۔

یہ سن کر خاموش ہو گئے، آپ نے جواب نہیں دیا، انھوں نے عرض کیا اگر آپ مجھے خیر و عافیت کی دعا فرماتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا جب میں تم سے خیریت معلوم کرتا ہوں کہ تم کیسے ہو اور تم نے کیسے صبح کی اور تم جواب میں الحمد للہ، احمد للہ کہتے تو پھر میں دعا دیتا

إِذَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ: "إِنِّي كُنْتُ أَقُولُ لَكَ: كَيْفَ أَنْتَ، أَوْ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ فَتَقُولُ: بِخَيْرٍ، أَحْمَدُ اللَّهَ، فَأَقُولُ: جَعَلَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ وَإِنَّكَ قُلْتَ الْيَوْمَ: بِخَيْرٍ إِنْ شَكَرْتُ فَسَلِّطْ عَذْلَكَ"

اللہ تمہیں خیریت سے رکھے لیکن آج تم نے جواب میں کہا ہے کہ میں خیریت سے ہوں اگر اللہ کا شکر ادا کرتا رہا اسلئے میں خاموش ہو گیا۔

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ مَرْحَبًا

مہمان کو خوش آمدید کہنا

۱۸۹۔ عاصم بن بشیر کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا ہے کہ بنی حارث بن کعب نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَ شَيْخِي إِبْنِي، أَنَّ بَنِي حَارِثِ بْنِ كَعْبٍ وَقَدُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: قَدْ خَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۱۸۹) عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۳۱۳ باب ما یقوم القادِم اذا قَدِمَ عَلَیْهِ سِی سَنَد سے ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اہل الجزیرہ عن عاصم ہی کی سند سے مانتے ہیں۔ اس کے راوی معتبر ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ | پاس حاضر ہوا اور آپ کو سلام  
فَقَالَ: مَرْحَبًا، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ | کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا،  
مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قُلْتُ: يَا | اور خوش آمدید کہا، فرمایا تم کن  
رَسُولَ اللَّهِ، يَا بَنِي وَانْتَ وَ | کی طرف سے آئے ہو میں نے عرض  
أُمِّي، بَنُو الْحَارِثِ وَفَدَّوْنِي | کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان  
إِلَيْكَ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا | ہوں بنو حارث نے مجھے آپ کے  
مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: إِسْمَاعِيلُ الْكَلْبُ | پاس اسلام کیسٹا بھیجا ہے آپ نے فرمایا  
قَالَ: كُلَّ أَنْتَ بَشِيرٌ فَمَا | خوش آمدید، تمہارا آنا مبارک ہو  
السَّبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کیا نام ہے تمہارا؟ میں نے  
بَشِيرٌ آ- | عرض کیا میرا نام اکبر ہے، آپ  
نے فرمایا، بلکہ تم بشیر ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام بشیر رکھا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ لِلرَّحْلِ إِذَا دَاهَ

جب کوئی بزرگ مخاطب کرے تو کیسے جواب دیا جائے

۱۹۰۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۱۹۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ  
قَالَ: كُنْتُ ذَرِيفَ النَّبِيِّ | بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بَيْنِي | صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری  
وَبَيْنَهُ الْأُمُوجَرَةُ الرَّحْلُ | پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور  
فَقَالَ: يَا مَعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ | آگے درمیان میں سوائے بالان  
يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ثُمَّ سَارَ | کی پھلی لکڑی کے کچھ نہ تھا، آپ  
سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مَعَاذُ | نے فرمایا، اے معاذ! میں نے

عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں پھر آپ تھوڑی دُور چلے اسکے بعد فرمایا اے معاذ! میں نے جواب دیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول! خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر آپ تھوڑی

قُلْتُ: كَبَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: يَا مَعَاذُ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَلَّا يُعْبُدُوهُمُ"

(۱۹۰) بخاری نے ۳۰/۱۳ کتاب التوحید باب ما جاز فی دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمتہ الی توحید اللہ تبارک تعالیٰ اور کتاب الجہاد میں باب سم الفرس والحمراء اور کتاب اللباس باب حمل صاحب الدابة غیرہ میں یدبہ اور کتاب الاستئذان باب من اجاب بلبیک و سحر یک اور کتاب الرقاق باب من جاهد نفسه اور کتاب العلم باب من خص بالعلم قوماً دون قوم اور مسلم نے حدیث نمبر ۳ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً۔ اور ترمذی نے حدیث ۲۶۲۵ کتاب الایمان باب ما جاز فی افتراق هذه الامة اور احمد نے مسند ۳/۴۹۰، ۲۶۱ اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۹۶ کتاب الزہد باب ما یرجى من رحمة اللہ یوم القيامة۔

دور چلے پھر فرمایا، اے معاذ! میں نے عرض کیا اللہ کے رسولؐ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ بندے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ کرے۔

۱۹۱۔ عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا نَادَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا  
كُلَّ ذَلِكَ يَدْعُو عَلَيْهِ: لَبَّيْكَ وَلَبَّيْكَ  
۱۹۱۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار بیکار کر متوجہ  
کیا، ہر بار آپ نے جواب میں لبیک  
لبیک فرمایا۔

## بَابُ جَوَابِ مَنْ نَادَى لِخَآءٍ بِالْجَفَاءِ اگر کوئی سخت لہجے میں بلوائے

۱۹۲۔ عَنْ زَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ  
عَسَّالٍ (هُوَ صَفْوَانُ) الْمُرَادِيَّ  
فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَعْزِي النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَرُمُ  
۱۹۲۔ زیدؓ بیان کرتے ہیں، میں  
صفوان بن عسال مرادیؓ کے پاس  
آیا اور کہا کہ آپ نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے محبت کے بارے میں

(۱۹۱) اس میں جبارہ بن مغلسؓ سے یحییٰ بن معینؓ جہتے ہیں یہ شخص کذاب ہے مزید تفصیل  
کے لئے دیکھئے المرح والنعیل ۲/۵۵ اور میزان الاعتدال ۱/۳۸۷

(۱۹۲) ترمذی نے حدیث ۳۵۲۹ کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل التوبة والاحتفاء  
میں ذکر کیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

کچھ سنا ہے انھوں نے جواب دیا ہاں ہم ایک سفر میں تھے تو ایک گنوا نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! تو آپ نے بھی اسے اسی طرح جواب دیا اور اسے بلایا پھر ہم نے اس سے کہا اے تیری خرابی ہو تو اپنی آواز کو آپ کے سامنے پست رکھ کیونکہ آپ کے سامنے بلند آواز کرنے کی ممانعت کی گئی ہے اُس نے کہا اللہ کی قسم میں آواز پست نہیں کروں گا، پھر اس نے آپ سے پوچھا کہ آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے

الْهَوَى قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَ نَحْنُ مَعَهُ فِي مَسِيرَةٍ، فَسَادَاهُ اَعْرَازِي بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَري يَا مُحَمَّدٌ، فَاجَابَهُ عَلَى صَوْتِ كَلَامِهِ، قَالَ: هَاؤُم، قُلْنَا: وَبِكَ، اَعْضَضَ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ قَدْ بُهِيتَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا اَعْضَضُ صَوْتِي قَالَ: فَقَالَ لَهُ اَرَأَيْتَ رَجُلًا أَحَبَّ قَوْمًا لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: هُوَ يَوْمَ الْفَيْتَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

اگرچہ ان سے یہی ملاقات نہیں ہوئی آپ نے فرمایا قیامت والے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھے گا۔

۱۹۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ | ۱۹۳۔ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۹۳) یہ حدیث ضعیف ہے مگر اسی کے ہم معنی حدیث ابو داؤد حدیث نمبر ۵۲۱۱ کتاب الادب باب فی المصافحۃ اور ترمذی نے حدیث ۲۸۰۲ کتاب الاستئذان باب ما جاء فی المصافحۃ اور ابن ماجہ نے حدیث ۴۰۳ کتاب الادب باب المصافحۃ اور یہ حدیث صحیح ہے اس کے الفاظ یہ ہیں مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَغَابَا وَلَا يَتَغَابَا قَبْلَ أَنْ يَتَقَرَّ قَا، دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۵۲۵،

علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں اور پھر اللہ رب العزت کی تعریف کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ  
فَتَصْرَفَا فَا، فَحَمِدَا اللَّهَ  
اسْتَغْفَرَا غَفْرًا كَثِيرًا وَعَزَّوَجَلَّ  
لَهُمَا -

اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّقَى

ملاقات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیجنا

۱۹۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب دو بندے اللہ کی محبت کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور پھر مصافحہ کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ابھی وہ جدا بھی نہیں ہوتے کہ انکے اگلے پھلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۹۴۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ  
عَبْدَيْنِ مُتَحَابِّينِ فِي اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ، يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا  
صَاحِبَهُ، فَيُصَافِحُهُ، فَيُصَلِّيَانِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا لَمْ يَتَغَرَّ قَاحَتِي يَغْفِرَ لَهُمَا  
ذُنُوبَهُمَا، مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ  
مَا تَأَخَّرَ -

(۱۹۴) پیشی مجمع ۱۰/۲۵۵ میں کہتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اس میں درست بن حمزہ ضعیف ہے میزان ۲/۲۶ میں بھی بخاری کا قول نقل کیا ہے شیخ البانی الاحادیث الضعیفة حدیث ۶۵۲ میں لکھتے ہیں ان الفاظ کیساتھ یہ حدیث منکر جدا ہے۔  
(۱۹۵) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۱۷۸۳ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔



## بَابُ تَبَسُّمِ الرَّجُلِ فِي وَجْهِهِ إِذَا أَقْبَىٰ

اپنے مسلمان بھائی سے مسکراتے ہوئے ملنا

۱۹۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَافَحْتُهُ فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ خُلَاقِ

الْعَجْمِ، أَرَاهُ أَبْكَرَهُ اللَّهُ؟

فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا

التَّفَقَّاهُ فَتَصَاوَحَّاهُ وَتَكَاسَرُوا

بُؤْدًى وَنَصِيحَةً، تَنَاسَرَتْ

خَطَايَاهُمَا بَيْنَهُمَا،

اور خوشی و خیر خواہی کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہیں تو دونوں کے گناہ

جھڑ جاتے ہیں۔

## بَابُ كَيْفَ يَسَّالُ الرَّجُلُ أَخَاهُ عَنْ حَالِهِ

آدمی اپنے بھائی سے کیسے حال پوچھے

۱۹۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۹۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ

(۱۹۵) شیخ البانی ضعیف، الجامع حدیث ۴۸۳ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

(۱۹۶) اس میں عمران بن خالد خزاعی ضعیف ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم صحابیوں سے دو آدمیوں کے درمیان مواخا کرتے تھے اور انہیں ہر ایک کے پاس رات کا کافی حصہ گزارتے یہاں تک وہ اپنے بھائی سے ملتا پس جب اس سے ملتے تو محبت اور مہربانی سے ملتے اور کہتے کہ میرے بعد آپ کیسے رہے؟ اور عموماً ان میں سے کسی ایک پر تین دن ایسے نہ آتے کہ وہ اپنے کے متعلق معلوم نہ لیتے ہوں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاخِجُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَيَطُولُ عَلَى أَحَدِهِمَا لَيْلَةً، حَتَّى يَلْقَى أَخَاهُ، فَيَلْقَاهُ بِوَدٍّ وَعُطْفٍ، فَيَقُولُ: كَيْفَ كُنْتَ بَعْدِي، وَآمَّا الْعَامَّةُ فَلَمْ يَكُنْ يَأْتِي عَلَى أَحَدِهِمْ ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا يَعْلَمُ عِلْمَ أَخِيهِ۔

## بَابُ إِعْلَامِ الرَّجُلِ أَخَاهُ أَنَّ يَحِبُّهُ

مسلمان بھائی کو بتانا کہ میں تم سے اللہ کی رضا کیلئے محبت کرتا ہوں

۱۹۷۔ مقدم بن معدیکرب بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس بارے میں اس کو خبر کر دے

۱۹۷۔ عَنِ الْمَقْدَانِيِّ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ ذَلِكَ۔

(۱۹۷) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۱۲۴ کتاب الادب باب اخبار الرجل بحبته ایہ۔ ترمذی نے حدیث ۲۳۹۳ کتاب الزہد باب ما جاز فی اعلام الحب بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۷۹ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۵۱۴ حاکم نے ۱۷۱/۴ احمد نے مسند ۱۳۰/۴ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۴۱۸،

## بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ إِذَا قَالَ: رَأَيْتُ أَحِبُّكَ

جانبین کو ایک دوسرے سے اپنی محبت کا اظہار کر دینا چاہئے

۱۹۸۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَحِبُّ قُلَانًا، قَالَ: "فَأَخْبِرْتَهُ؟" قَالَ: لَا قَالَ: ثُمَّ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ: رَأَيْتُ أَحِبُّكَ فِي اللَّهِ يَا أَخِي قُلَانٌ، فَقَالَ أَحِبُّكَ اللَّهُ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ" ۚ

۱۹۸۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صحابی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تم نے انھیں اس بات کی خبر دی؟ انھوں نے عرض کیا، نہیں، آپ نے فرمایا، اُٹھو اور

جا کر انھیں اس بات کی خبر دو چنانچہ یہ وہاں گئے اور کہا، میرے بھائی! میں تم سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں تو انھوں نے دعائیہ کلمات کہے کہ تم سے بھی وہ محبت کرے جس کے واسطے تم نے مجھ سے محبت کی ہے (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ تم سے محبت کرے)

۱۹۹۔ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ لِقَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَقَالَ: "يَا مَعَاذُ رَأَيْتُ أَحِبُّكَ فِي اللَّهِ، قَالَ:

۱۹۹۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، اے معاذ! میں

(۱۹۸)، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۱۲۵ کتاب الادب باب اخبار الرجل بحبته الیہ اور احمد نے مسند ۳/۱۵۰، حاکم نے صحیح کہا ہے ۴/۱۷۱ اور ذہبی نے موافقت کی ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۴۱۹،

قُلْتُ : وَأَنَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ ، قَالَ : أَفَلَا  
أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقْوِلُهَا دُبُرُ  
حُلِّ صَلَاتِكَ : أَللَّهُمَّ اعْنِنِي  
عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ  
عِبَادَتِكَ :-

تم سے اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں  
معاذ بن جبل کہتے ہیں میں نے عرض کیا  
اے اللہ کے رسول! میں بھی اللہ  
کی قسم اللہ کے لئے آپ سے محبت  
رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں  
تمہیں بہت عمدہ کلمات سکھاتا ہوں  
تم اپنی نماز کے بعد انہیں پڑھا کرنا،

دُعَاء : اے اللہ میری مدد فرما کہ میں تیرا خوب ذکر اور شکر اور اچھی  
طرح سے عبادت کرتا رہوں ۔

## بَابُ التَّحْنِ أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَخَاهُ وَ أَحَبَّهُ

جب کوئی آدمی کسی سے بھائی چارہ کرے یا محبت کرے تو صلہ دے  
۲۰۰۔ عَنْ مَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ | معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۹۹) ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۲۲ کتاب الصلاة باب الاستغفار نسائی ۵۳/۳ کتاب  
السمو باب نوع آخر من الدعاء احمد مسند ۲۴۵/۵ اسکی اسناد صحیح ہے ابن حبان  
نے صحیح کہا ہے حدیث نمبر ۲۴۳۲ (موارد) حاکم ۲۴۳/۱ - ۶۳ -

(۲۰۰) اس میں معاویہ بن صالح ہے ذہبی نے اسے ضعیف میں ذکر کیا ہے احمد اور  
ابوزرعہ وغیرہ نے اسکی توثیق کی ہے ابوحاتم کہتے ہیں یہ قابل اعتبار نہیں شیخ البانی  
ضعیف الجامع حدیث ۲۹۸ میں اسے موضوع لکھتے ہیں ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تُمَارِهِ وَلَا تَجَارِهِ وَلَا تُشَارِهِ وَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ فَعَسَى أَنْ تَجِدَ لَهُ عَدُوًّا فَيُحِبُّكَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ، فَيُفَرِّقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ۚ

علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو کسی آدمی سے محبت کرے تو اس سے بغض نہ رکھ، اور اسے آزاد نہ چھوڑ اور اس سے جھگڑا مت کر اور اس کے متعلق سوال مت کر، پس ہو سکتا ہے کہ تجھے اس کے دشمن کے ذریعہ ایسی خبر ملے جو تیرے دست میں نہ ہو۔ پس وہ دشمن تیرے اور دوست کے درمیان جدائی ڈال دیگا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ إِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ مَالُهُ

جب کوئی آدمی کسی بھائی پر مال پیش کرے تو وہ کیا کہے

۲۰۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدُ

۲۰۱۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب عبد الرحمن بن عوف (مکہ سے مدینے) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ربیع کو بھائی بنا دیا اور

(۲۰۱) بخاری ۱/۹۷ کتاب النکاح باب قول الرجل لأخيه: انظري أي زوجتي شئت حتى أنزل لك عنها، اور امام بخاری نے دوسرے ابواب میں بھی یہ حدیث ذکر کی ہے مسلم نے حدیث نمبر ۴۲۷۷ کتاب النکاح باب الصداق وجماز کو نہ تعلیم قرآن و خاتم حدید جامع الصلوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۸۷ میں اس حدیث کی تفصیلی روایات دیکھی جاسکتی ہیں۔

قَدْ عَلِمْتَ الْأَنْصَارُ أَرَأَيْتَ أَكْثَرُهَا  
 مَا لَا فَسَادَ قِسْمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ  
 شَطْرَ بَيْنٍ، وَلِي أَمْرٌ تَانٍ فَأَنْظُرْ  
 أَعْجَبَهُمْ مَا إِلَيْكَ فَأَطْلَقَهَا حَتَّى  
 إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجَتْهَا“ فَقَالَ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ  
 فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَتَوَفَّنِي عَلَى  
 الشُّوقِ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ  
 حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمِينٍ  
 وَاقِطٍ“

سعدؓ مالدار آدمی تھے تو سعدؓ نے کہا  
 انصار کو معلوم ہے میں مالدار آدمی  
 ہوں تو میں (اب مواخات کے بعد  
 اے عبد الرحمن) اپنے اور تمہارے  
 درمیان مال تقسیم کروں گا (آدھا میرا  
 آدھا تمہارا) اور میری دو بیویاں ہیں  
 تم انھیں دیکھ لو جو تمہیں پسند آئے  
 میں اسے طلاق دیدیتا ہوں جب  
 اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس  
 سے شادی کر لینا یہ سب باتیں

سُن کر) عبد الرحمن نے کہا بھائی اللہ تمہارے اہل و عیال کو قائم رکھے  
 اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتاؤ  
 جب بازار گئے تو محنت سے خرید و فروخت کے بعد بہت سا گھی اور  
 پنیر وغیرہ فائدہ میں لیکر آئے۔

## بَابُ كَيْفَ يَدْعُو الرَّجُلُ لِاخِيهِ

آدمی اپنے بھائی کے لئے کیسے دعا کرے

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا قَاتِلُ بْنُ أَنْسٍ | ۲۰۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے کوئی جب اپنے  
 قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا إِذَا دَعَا لِاخِيهِ | مسلمان بھائی کو بلاتا تو بڑی محبت و  
 فَاجْتَهَدَ قَالَ: ”جَعَلَ اللَّهُ“

(۲۰۲) اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

عَلَيْكَ صَلَاةٌ قَوْمِ آبْرَاهِيمَ ،  
يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَيَصُومُونَ  
النَّهَارَ ، لَيْسُوا بِأَشْمَةِ وَلَا  
فُجَّارٍ ۔

دعائیں دیکر متوجہ کرتا کہ بھائی !  
اللہ تمہیں فاسق و فاجر لوگوں کے شر  
سے بچائے اور روزہ داروں و تہجد  
گزاروں کی نصرت و حمایت اور  
دعائیں تمہارے شامل حال ہوں ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَاهُ يَضْحَكُ

اُدی جب اپنے بھائی، بزرگ کو ہنستا ہوا دیکھے تو کیا دُعا دے

۲۰۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ  
ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ : اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِندَهُ  
نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ ، فَأَذَنَ لَهُ  
فَبَادَرَنَ الْحِجَابَ ، فَدَخَلَ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَضْحَكُ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَضْحَكَ  
اللَّهُ سِتْرَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي  
وَأُمِّي قَالَ : عَجِبْتُ : مَن

۲۰۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ بیان  
کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے دولت کدہ میں اندر آنے کی  
اجازت مانگی اسوقت آپ کے  
پاس قریش کی عورتیں (آپ کی ازواج  
مطہرات وغیرہ) موجود تھیں جنہی  
حضرت عمرؓ نے اندر آنیکی اجازت  
چاہی وہ سب جلدی سے پردے  
میں چلی گئیں حضرت عمرؓ جب

(۲۰۳) بخاری نے ۳۷/۴ فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب  
مناقب عمر بن خطابؓ اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۳۹۶ فی فضائل الصحابة باب من  
فضائل عمر بن الخطابؓ میں ذکر کیا ہے ۔

هُوَ لَاءِ اللَّائِي كُنْ عِنْدِي،  
فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ بَادَرَنِي  
الْحِجَابُ قَالَ : فَأَقْبَلَ  
عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ : يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ  
تَهَنَّبْنِي وَلَا تَهَلِّبْنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”يَا ابْنَ الْخَطَابِ، وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَفَيْكَ  
الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ يَفِيحُ إِلَّا  
أَخَذَ يَفِيحُ غَيْرَكَ“

اندر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
سہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ  
نے کہا، اے اللہ کے رسول میرے  
ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ  
آپ کو ہنسنا رکھے (معاملہ کیا ہی)  
آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں  
پر بڑا تعجب ہوا جو ابھی میرے پاس  
بیٹھی ہوئی تھیں جو نبی انھوں نے  
متہاری آواز سنی وہ جلدی سے  
پردے میں چلی گئیں، پھر حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ ان عورتوں کی طرف متوجہ  
ہوئے اور کہا، اے اپنی جانوں  
کی دشمنوں (یہ کیا غضب ہے)

مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں، عورتوں  
نے کہا ہاں (اے عمرؓ) تم بہت سخت اور غصیلی طبیعت کے ہو۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خطاب کے بیٹے!  
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب شیطان تم کو  
ایک راستہ میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا  
راستہ اختیار کرتا ہے۔



## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ ثُمَّ فَارَقَهُ

اپنے بھائی سے جدا ہوتے وقت کیا دعا پڑھیں

۲۰۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ : مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ  
رَجُلٍ ففَارَقَهُ حَتَّى قَالَ : رَبَّنَا  
اتِّبْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً ، وَرَقْنَا  
عَذَابَ النَّارِ -

۲۰۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب بھی اپنے اصحاب  
کا ہاتھ (محبت میں) اپنے ہاتھ میں  
لیتے اور پھر جدا ہوتے تو یہ دعا  
پڑھتے ، اے اللہ ہمیں دنیا میں  
بھی بھلائی دے اور آخرت میں

بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ

اپنے مسلمان بھائی کے پاس جب کوئی نعمت دیکھے تو برکت کی دعا کرے

۲۰۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ  
ابْنِ حَكِيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا رَأَى  
مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فِي

۲۰۵۔ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی اپنے مسلمان بھائی کو اسودہ  
حالت میں دیکھے اور اس کے دل

(۲۰۴) دیکھے حاشیہ صفحہ گزشتہ پر (۲۰۵) احمد نے مسند ۳/۴۸۶ اور حاکم نے مستدرک

۴/۴۸۱ الکلم الطیبہ ۲۴۲ میں روایت کیا ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

نَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلْيَبْرُكْ عَلَيْهِ؛ | کو اچھا لگے تو اسکے لئے برکت کی دعا  
فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ۔ | کرے کیونکہ نظر برحق ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مِنْ نَفْسِهِ ۲ وَقَالَهُ مَا لِعَجْبَةٍ

آدمی جب اپنے بھائی کو اچھی حالت میں دیکھے تو برکت کی دعا کرے  
۲۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ | ۲۰۶۔ عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں  
ابْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: | کہ میں اور سہیل بن حنیف نکلے،  
خَرَجْتُ أَنَا وَسَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ | ہمیں پانی کا تالاب ملا اور ہم  
فَوَجَدْنَا غَدِيرًا، وَكَانَ أَحَدُنَا | دونوں شرماتے تھے کہ ایک دوسرے  
يَسْتَحِجُّ أَنْ يَدَاهُ أَحَدٌ، | کو دیکھیں تو سہیل نے مجھ سے پردہ  
فَاسْتَتَرَ مِنِّي وَنَزَعَ حَبَّتَهُ | کیا اور حُجْبَةً اُتار کر پانی میں چلے گئے  
عَلَيْهِ وَدَخَلَ الْمَاءَ، فَظَرْتُ | میں نے انھیں دیکھا تو مجھے ان کا  
إِلَيْهِ نَظْرَةً، وَأَعْجَبَنِي خَلْقُهُ | جسم بہت اچھا لگا انھیں میری  
كَأَصْبَنَةٍ بَعِينِي، فَأَخَذْتُ | نظر لگ گئی اور وہ بیہوش ہو گئے  
نَاقِصَةً، فَلَا عَوْبَ فَلَكَ يَجْنِي | میں نے انھیں کپڑے سے کھینچا اور  
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ | پھر میں نے انھیں بلایا تو انھوں  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ | نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر میں  
فَقَالَ: قُمْ بِنَا فَأَتَاهُ فَوَفَّعَ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
عَنْ سَاقِهِ حَتَّى كَانِي أَنْظُرَ | پاس آیا اور آپ کو اس معاملے کی

(۲۰۶) احمد نے مسند ۳/۴۷۷ میں روایت کیا ہے اور حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے،  
۲۱۶/۴ اور ذہبی نے انکی موافقت کی ہے چنانچہ حدیث صحیح جیسا ان دونوں نے کہا ہے

إِلَى بَيَاضٍ وَضَحٍ سَاقٍ وَهُوَ  
يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَأَتَاهُ فَقَالَ :  
”اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ حَرَّهَا  
وَوَصَبَهَا ، ثُمَّ قَالَ : ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ  
وَمَالِهِ وَآخِيَرِهِ مَا يُعْجِبُهُ  
فَلْيَذْكُرْ بِالْبَرَكَةِ“

خبر دی آپ نے فرمایا میرے ساتھ  
چلو، آپ اس مقام پر تشریف  
لائے اور پانی میں داخل ہوتے  
وقت آپ نے اپنی پنڈلی سے  
کپڑا اٹھایا، عامر کہتے ہیں گویا کہ  
میں آپ کی پنڈلی کی سفیدی اور  
خوبصورتی دیکھ رہا ہوں اور آپ  
پانی میں سہل کی طرف جا رہے تھے

آپ نے ان کے پاس آکر دُعا فرمائی، اے اللہ! ان کی گرمی اور تکلیف  
کو دور فرما دے پھر آپ نے فرمایا اٹھو (چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے) پھر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص  
اپنے بھائی کو اچھی اور آسودہ حالت میں دیکھے تو اس کے لئے خیر و  
برکت کی دُعا کرے۔

۲۰۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ : ”مَنْ رَأَى

۲۰۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی

(۲۰۷) اس کی اسناد میں ابو یحییٰ ہذلی متروک ہے جیسا کہ حافظ تقریب میں  
کہتے ہیں اور حجاج بن نصیر ضعیف ہے لیکن حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں  
لکھتے ہیں کہ بعض سلف صالحین کا کہنا ہے جب کسی کی حالت یا مال یا بچہ  
اچھا لگے تو مآشاء اللہ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنا چاہیے اور سلف کی یہ  
بات سورہ کہف کی آیت نمبر ۳۹ سے ماخوذ ہے۔

شَيْئًا فَاجْبَهُ فَقَالَ : مَا شَاءَ  
 اللَّهُ ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، لَمْ  
 تَصِبْهُ الْعَيْنُ ”  
 چیز کو دیکھے اور وہ اسے اچھی  
 لگے تو کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا  
 باللہ (جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)  
 اور اللہ کی مدد کے بغیر کسی میں کوئی  
 طاقت نہیں) تو یہ پڑھنے سے نظر کوئی نقصان نہیں دیتی بلکہ نظر لگتی ہی نہیں

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى شَيْئًا فَخَافَ أَنْ يُعْنِيَهُ

جب کسی چیز پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو

۲۰۸۔ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْأَسَدِيِّ  
 (مَسْعُودٌ) قَالَ : سَمِعْتُ حِزَامَ  
 ابْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ سَعِيدَ  
 ابْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ  
 أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا يُعْنِيهِ قَالَ :  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَلَا تَضُرَّهُ  
 ۲۰۸۔ حزام بن حکیم بیان کرتے ہیں  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب  
 خدشہ ہوتا کہ کسی چیز پر نظر لگ  
 جائے گی تو آپ یہ دعا پڑھتے  
 اے اللہ ! اس میں برکت عطا  
 فرما اور اسے نقصان سے بچالے۔

## بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ إِذَا لَقِيَ

آدمی ملاقات کے وقت اپنے بھائی کو سلام کہے

۲۰۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۲۰۹۔ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانُ  
 (۲۰۸) یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ حزام بن حکیم تابعی ہیں ابن حبان کے علاوہ  
 اور کسی نے اس کی توشیح نہیں کی۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى  
 عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى  
 الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ مِثْلُ  
 عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَ، وَبِجَنَّةٍ إِذَا دَعَا  
 وَبِشَرِّهِ إِذَا عَطَسَ، وَبِغُورَةٍ  
 إِذَا مَرَضَ، وَبِشَيْءٍ جَنَازَةٍ  
 إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ  
 لِنَفْسِهِ۔

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں :  
 ۱۔ جب اس سے ملے تو سلام کرے۔  
 ۲۔ جب وہ دعوت دے تو قبول کرے  
 ۳۔ جب وہ چھینکے تو اس کا جواب دے  
 ۴۔ جب بیمار ہو تو مزاج پر ہی کرے۔  
 ۵۔ اس کے جنازے میں شرکت کرے۔  
 ۶۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی  
 اس کے لئے بھی پسند کرے۔

## بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ

سلام کا جواب دینا واجب ہے

۲۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۲۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

(۲۰۹) دارمی نے حدیث نمبر ۲۶۳۶ کتاب الاستئذان باب ما جاء في حق المسلم على المسلم  
 ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۳ کتاب الادب باب ما جاء في تثميت العطس ابن ماجه  
 نے حدیث نمبر ۲۷۳ کتاب الجنائز باب ما جاء في عيادة المريض۔ اس کی سند  
 میں حارث اعور ضعیف ہے لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے حسن کے  
 درجہ میں ہے۔ ترمذی بھی حدیث حسن کہتے ہیں اس کے ہم معنی حدیثیں ابو ہریرہ،  
 ایوب، براء ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ (۲۱۰) بخاری ۹/۳ کتاب الجنائز  
 باب الامر بالتباعد الجنائز مسلم حدیث نمبر ۲۱۶۲ کتاب السلام باب من حق المسلم على المسلم،  
 رد السلام ابو داؤد حدیث نمبر ۵۰۳ کتاب الادب باب في العطاس۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرْتِے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ دَرُّ السَّلَامَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَدَائِبُ الْجَنَازَةِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ۔

کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ سلام کا جواب دے، بیمار کی عیادت کرے، جنازے میں شریک ہو، دعوت قبول کرے، چھینک کا جواب دے۔

## بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ سَرِّ السَّلَامِ

### جو شخص سلام کا جواب نہ دے اسکی مذمت

۲۱۱ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُسَلِّمُ الرَّكِيبُ عَلَى الرَّاحِلِ وَيُسَلِّمُ الرَّاحِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَيُسَلِّمُ ۲۱۱ - عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پریدل چلنے والے کو سلام کرے، پریدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے کم لوگ

(۲۱۱) شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۱۴۷ میں لکھتے ہیں اسے بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۹۹۲ - احمد نے ۴۴۴/۳ میں روایت کیا ہے حافظ ابن حجر ۱۳/۱۱ کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ بخاری کی سند میں راوی ابی راشد بھی ہے مگر احمد کی سند میں یہ مذکور نہیں ہے۔ پیشی کہتے ہیں طبرانی اور احمد نے روایت کیا ہے اور دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

الَا قُلْ عَلَى الْاَكْثَرِ، فَمَنْ  
 اَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ، وَ  
 مَنْ لَمْ يُجِبِ السَّلَامَ فَلَيْسَ  
 مِنَّْا۔

زیادہ لوگوں کو سلام کریں جو سلام  
 کا جواب دیگا اس کے لئے سلامتی،  
 اور جو سلام کا جواب نہ دے وہ ہم  
 میں سے نہیں ہے۔

## بَابُ فَضْلِ الْبَادِيِّ بِالسَّلَامِ

### پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

۲۱۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ:  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ: "الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ  
 أَوْلَى بِاللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا، وَرَسُولُهُ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

۲۱۲۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جو پہلے سلام کرتا ہے وہ  
 اللہ عزوجل اور اس کے رسول محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ  
 مرتبہ والا ہے۔

## بَابُ الْبَادِيِّ بِالسَّلَامِ

### پہلے سلام کرنے والے کا ثواب

۲۱۳۔ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ | ۲۱۳۔ غَالِبِ الْقَطَّانِ کہتے ہیں،

(۲۱۲) اس کی سند میں بقیہ بن ولید اور اسحاق بن مالک حضری ہے یہ دونوں ضعیف ہیں،  
 احمد نے مسند ۲۵۴/۲ اور ۲۶۱ اور ۲۶۲ اور ۲۶۹ میں روایت کیا ہے اور بیہیث  
 صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۹۹ میں ذکر کیا ہے۔  
 (۲۱۳) اسکی اسناد میں جہالت ہے (راوی کا نام نہیں لیا گیا)

مجھ سے ایک آدمی نے حسن کے دروازے پر بیان کیا ہے مجھے انکا نام یاد تھا انھوں نے ہمیں سلام کیا اور پھر وہیں بیٹھ گئے اور کہا کہ اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہیں ہونا، ہم نے کہا نہیں، انھوں نے کہا میرے دادا نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر (پہلے) سلام کرے گا تو اسے ان پر دس نیکیاں زیادہ ملیں گی۔

حَدَّثَنَا ثَبِي رَجُلٌ عَلَى بَابِ الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ أَحْفَظُ اسْمَهُ قَالَ: سَلِّمْ عَلَيْنَا ثُمَّ جَلَسَ قَالَ مَا تَدْخُلُونَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ قَالَ: قُلْنَا: لَا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَنِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فَضَاءَلَهُمْ بَعَثَ حَسَنَاتٍ

## بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْكَلامِ قَبْلَ السَّلَامِ

سلام سے پہلے بات کرنا

۲۱۴ عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سلام نہ کرے اور بات کرنا شروع کر دے تو اس کی بات کا جواب نہ دو۔

۲۱۴ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ بِالْكَلامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيبُوهُ

(۲۱۴) اس کی اسناد حسن ہے راوی کثیر بن عبید ثقہ ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر ۸۱۶ صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۹۹۸،



## بَابُ الْفَضْلِ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام پھیلانے کی فضیلت

۲۱۵۔ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَلَامٍ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ أَنْظُرُهُ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ كَيْسَ بِوَجْهِ كَلْبٍ، قَالَ: فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

۲۱۵۔ عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی استقبال کیلئے نکلے میں بھی آپؐ کو دیکھنے کے لئے آیا، جب میں نے آپؐ کا چہرہ النور دیکھا تو میں پہچان گیا یہ چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے (آپؐ کی چہرہ النور پر انوار و برکات کے جلوے نمایاں تھے جس سے یہ سمجھ گئے کہ آپؐ اللہ کے سچے رسول ہیں) عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں سب سے پہلے جو میں نے آپؐ کا ارشاد سنا یہ تھا، لوگو! آپس میں سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ و صلہ رحمی کرو، اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ

(۲۱۵) ترمذی حدیث نمبر ۲۲۸۷ فی صفة الجنة باب نمبر ۴۳، دارمی حدیث نمبر ۲۶۳۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۳۷ اور احمد مسند ۳۲۵۱/۵/۲۵ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۷۷۷، مزید تفصیل دار الغلیل حدیث نمبر ۷۷۷ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

سورہے ہوں (یہ اعمال کر کے) سلامتی کیساتھ جنت میں چلے جاؤ۔

## بَابُ كَيْفِ افْتِشَاءِ السَّلَامِ

سلام کس طرح پھیلا یا جائے

۲۱۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْذُ بِيَدِ ابْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ فِي الْمَسْجِدِ فَأُطْلَقُ مَعَهُ وَهُوَ مُتَّصِرٌ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا يُمَرُّ عَلَى أَحَدٍ صَغِيرٍ وَلَا كَبِيرٍ مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِيٍّ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَنِي إِلَى بَابِ دَارِهِ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَمَرْنَا

۲۱۶۔ محمد ابن زیاد بیان کرتے ہیں میں ابو امامہ الباہلیؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مسجد میں انکے ساتھ تھا، پھر وہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے میں بھی انکے ساتھ چل رہا تھا ان کے سامنے جو چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی گزرتا تو اسے سلام کرتے جب اپنے گھر کے دروازے پر

(۲۱۶) ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۹۳ کتاب الادب باب افشاء السلام ابن حبان (۲۸۰/۵) کہتے ہیں حافظ ابن حجر نے طبرانی کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کے بعد لکھا ہے یہ حدیث حسن ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں بس اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے لیکن اگر وہ شایع سے روایت کرے تو اسکی وہ روایات اچھی ہوتی ہے اور یہ حدیث انھیں کی روایات میں سے ہے (۲۱۷) ترمذی حدیث نمبر ۲۷۰۶ کتاب الاستئذان باب ما جاء فی تسلیم المراكب علی الماشی - بخاری نے ادب المفرد حدیث ۹۹۶، ابن حبان نے حدیث نمبر ۱۹۳۶ (موارد) احمد نے مسند ۲۰/۶، ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۱۲۵،

پہنچے تو کہنے لگے میرے بھتیجے ہمارے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام  
پھیلانے کا حکم دیا ہے۔

نَبِیُّنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَنْ تُقْسِی السَّلَامَ۔

## بَابُ سَلَامِ الرَّاکِبِ عَلَى الْمَاشِی

سواری میں بیٹھے ہوئے لوگ چلنے والوں کو سلام کریں

۲۱۷۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا گھوڑے پر سوار پیدل چلنے  
والے کو سلام کرے، پیدل چلنے  
والا کھڑے ہوئے آدمی کو سلام  
کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ  
لوگوں کو سلام کریں۔

۲۱۷۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى  
الْمَاشِی، وَالْمَاشِی عَلَى  
الْقَائِمِ، وَيُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَى  
الْكَثِيرِ۔

## بَابُ سَلَامِ الْمَارِّ عَلَى الْقَائِمِ

چلنے والا کھڑے ہوئے کو سلام کرے

۲۱۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
۲۱۸۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۱۷) حاشیہ گزشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۸) بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۹۹۴ ابن حبان نے حدیث نمبر ۱۹۳۵

(مسواری) پیشی مجمع ۳۶/۸ میں لکھتے ہیں اسے ہزار نے روایت کیا ہے یہ حدیث

صحیح ہے، مزید دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۱۴۶،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَرْتُمْ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُسَلِّمُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ، وَيُسَلِّمُ الْوَاحِدَ عَلَى الْإِثْنَيْنِ  
 وَيُسَلِّمُ الْقَلِيلَ عَلَى الْكَثِيرِ، وَيُسَلِّمُ الزَّائِرَ عَلَى الْمَأْشِيِّ  
 وَيُسَلِّمُ الْمَارَّ عَلَى الْقَائِمِ، وَيُسَلِّمُ الْقَائِمَ عَلَى الْقَاعِدِ۔  
 کرے، کھڑا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

## بَابُ سَلَامِ الْمَأْشِيِّ عَلَى الْقَاعِدِ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۲۱۹۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ شَابِثُ بْنُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الزَّائِرُ عَلَى الْمَأْشِيِّ، وَالْمَأْشِيُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔  
 ۲۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا سواری والا چلنے والے کو سلام کرے، اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

(۲۱۸) بخاری ۱۳/۱۱ کتاب الاستئذان باب یسلم الزائر علی الماشی اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۹ کتاب السلام باب یسلم الزائر علی الماشی والتقلیل علی الکثیر صحیح الجامع (باقی اگلے صفحہ پر)

۲۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ جَمِيعًا، أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ“

۲۲۰۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار چلنے والے کو سلام کرے چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور چلنے والے سب آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں انہیں جو پہلے سلام کرے گا وہ زیادہ افضل ہے

## بَابُ سَلَامِ الْمَارِّ عَلَى الْقَاعِدِ

چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے

۲۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حدیث نمبر ۷۹۴ مزید دیکھئے الاحادیث صحیحہ حدیث نمبر ۱۱۴، (۲۲۰) حافظ تقریب ۱۹۷/۲ میں کہتے ہیں اسی سند میں محمد بن عمرو اقدی متروک ہے اگرچہ اسکا علم بڑا وسیع ہے اور سیٹیج مجمع ۳۶/۸ میں لکھتے ہیں اسکو بزار نے روایت کیا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

(۲۲۱) بخاری نے ۱۲۷/۷ کتاب الاستئذان باب تسلیم القلیل علی الکثیر ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۱۹۸ کتاب الادب باب من اولی بالسَّلَام اور ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۰ کتاب الاستئذان باب ما جاز فی تسلیم الرکب علی الماشی اور احمد نے مسند ۳۱۴/۲ بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۱۰۰۱ میں روایت کی ہے دیکھئے الاحادیث صحیحہ حدیث نمبر ۱۱۴۹،

”يَسْلَمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَاءُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ“  
 نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام  
 کرے، پیدل چلنے والا بیٹھنے والے  
 کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ  
 زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

## بَابُ سَلَامِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

کم لوگ زیادہ لوگوں پر سلام کریں

۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَسْلَمُ الزَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ“  
 ۲۲۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سواری والا پیدل چلنے والے پر سلام کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں پر سلام کریں۔

## بَابُ سَلَامِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

۲۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَسْلَمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ“  
 ۲۲۳- ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے

(۲۲۲) اس حدیث کے حوالے حدیث نمبر ۲۲۱ والے ہیں۔

(۲۲۳) اس حدیث کے حوالے بھی حدیث نمبر ۲۲۱ والے ہیں۔

الْكَبِيرُ، وَالْمَأْثَرُ عَلَى الْقَاعِثِ | کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھنے  
وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔ | والے پر سلام کرے تھوڑے لوگ  
زیادہ لوگوں پر سلام کریں۔

## بَابُ سَلَامِ الْوَاحِدِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کر لے تو کافی ہے

۲۲۴۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ | ۲۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيَان  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِيُّ | نے فرمایا اگر کئی لوگ جا پہنچیں  
مِنَ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرَّتْ أَنْ يُسَلِّمَ | اور ان میں سے ایک شخص سلام  
أَحَدُهُمْ، وَيُجْزِيُّ عَنْ | کر لے تو کافی ہوگا اسی طرح بیٹھنے  
الْفَقْعُودِ أَنْ يَكْرُدَّ أَحَدُهُمْ۔ | والوں میں سے اگر ایک شخص اس کے  
سلام کا جواب دیدے تو بھی کافی ہوگا۔

(۲۲۴) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۲۱۰ کتاب الادب باب ناجار فی رد الواحد علی  
الجماعة اس کے راوی معتبر ہیں ایک راوی سعید بن خالد ضعیف ہے لیکن اسکے شواہد  
میں المؤطا ۲/۹۹ میں حدیث مرسل صحیح جو کہ زید بن اسلم سے مروی ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی قوم میں سے ایک شخص سلام کرے تو وہ سب کی  
طرف سے کافی ہے اس حدیث سے اوپر والی حدیث کو تقویت ملی ہے اسی لئے حافظ  
نے تخریج الاذکار میں حدیث حسن کہا ہے الفتوحات الربانیہ ۵/۳۰۵ اس کے  
دوسرے شواہد بھی ہیں مزید تفصیل کے لئے شیخ البانی کی کتاب اروار الغلیل  
حدیث نمبر ۷۷۸ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

## بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى النِّسَاءِ

مرد عورتوں کو سلام کرے

۲۲۵۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ، ۲۲۵۔ جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزر رہے تھے تو آپ نے انھیں سلام کیا۔

## بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

بڑا بچوں کو سلام کرے

۲۲۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صَبْيَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ۲۲۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بچوں کے پاس

(۲۲۵) احمد نے مسند ۴/۳۵۷ اور ۳۶۳ میں روایت کیا ہے اسکی سند میں جابر جعفی ضعیف ہے جیسا کہ حافظ نے تقریب میں لکھا ہے لیکن اس حدیث کی تقویت میں اسماء بنت یزید کی حدیث شاہد ہے دیکھئے ریاض الصالحین حدیث نمبر ۷۴۵، (۲۲۶) بخاری ۲/۲۷۸ کتاب الاستئذان باب التسليم على الصبيان اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۶۸ کتاب السلام باب استحباب السلام على الصبيان اور ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۲۰۲ کتاب الادب باب السلام على الصبيان ترمذی نے حدیث ۲۶۹۷ کتاب الاستئذان باب ماجاء في تسليم على الصبيان دارمی نے حدیث نمبر ۲۶۳۹ کتاب الاستئذان باب في السلام على الصبيان ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۷۰۰ کتاب الادب باب السلام على الصبيان والنساء میں روایت کیا ہے۔



الصَّبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَحَدَّثَنَا  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَرَّ عَلَى الصَّبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا  
 وَهُوَ مَعَهُمَا،  
 سے گزرے تو انھوں نے بچوں کو سلام  
 کیا، اور انسؓ حدیث بیان کرتے ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں  
 کے پاس سے گزرے انہیں اس  
 بھی تھے تو آپؐ نے ان سب بچوں کو سلام کیا۔

## بَابُ كَيْفِ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

### بچوں کو کیسے سلام کریں

۲۲۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَنَحْنُ صَبِيَّانٌ فَقَالَ:  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمُ يَا صَبِيَّانِ۔  
 ۲۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے  
 اور اسوقت ہم بچے تھے، آپؐ  
 نے فرمایا، السلام علیکم اے بچوں

## بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْخَدَمِ وَالصَّبِيَّانِ وَالْجَوَارِي

نوکر اور بچے بچیوں کو بھی سلام کرنا چاہیے

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 ۲۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

(۲۲۷) الفتوحات "ربانیہ ۵/ ۳۵۷ میں ہے حافظ کہتے ہیں ابن سنی نے ابی نعیم کی  
 حلیۃ الاولیاء ۸/ ۳۷۸ کی روایت سے ذکر کیا ہے اسکی دوسری سند محمد بن اسماعیل  
 سے ہے ہمیں عثمان ضعیف ہے مگر ابن سنی اور حلیۃ کی سند میں عثمان کے بجائے  
 حبیب قیسی ہے جو کہ ضعیف نہیں ہے، واللہ اعلم

فرماتے کہ کچھ عورتیں تجھے اور خدام کسی شادی سے ہو کر واپس آ رہے تھے، آپ کے سامنے آئے تو آپ نے انھیں السلام علیکم کہا اور فرمایا اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

ثَابِتِ الْبُسَافِيِّ، حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ نِسَاءً وَصِيبِيَّاتٍ وَحَدَّثَهُنَّ جَائِعِينَ مِنْ عُرْسٍ لَهُمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: "وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ"

۲۲۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی نجار کی بچیوں کے پاس سے گزرے اور وہ خوشی میں دف بجاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ہم بنی نجار کی بچیاں ہیں اور کیا ہی خوب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی اور راہنما ہیں تو (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی، اے اللہ! ان میں برکت عطا فرما۔

۲۲۹۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ وَهُنَّ يَضْرِبْنَ بِالْدَّفِّ وَيَقْلَن نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَلَةَ امْحَمَدُ مِنْ جَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيهِمْ"

(۲۲۸) اس کی اسناد میں محمد بن ثابت بن اسلم ضعیف ہے جیسا کہ حافظ تقریب میں لکھتے ہیں۔ (۲۲۹) ذہبی میزان میں لکھتے ہیں اس کی سند میں رشید ابو عبد اللہ زہری مجہول ہے۔

## بَابُ السَّلَامِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ إِذَا كَانُوا

### مَعَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَجْلِسِ

اگر کسی مجلس میں مسلمانوں کیساتھ مشرک بھی ہوں

تو اس مجلس پر سلام کہنا چاہیے

۲۳۰۔ عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ أَسَافَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَكَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخِلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةٌ الْأَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ،

۲۳۱۔ عُرْوَةُ بَيَان کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید نے بتایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس پر سے گزرے جس میں مسلمان، یہودی، مشرکین اور بتوں کی عبادت کرنے والے سب موجود تھے آپ نے ان کو سلام کیا۔

## بَابُ ثَوَابِ السَّلَامِ

### سَلَامِ كَرْنِے كَا ثَوَابُ

۲۳۱۔ عَنْ أَرْبَعِ أُمَامَةٍ بَصْن | ۲۳۱۔ ابوامامہ بن سہیل رضی اللہ عنہ سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، كَتَابُ الْأَسْتَدَانِ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ اخِلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ مَسْلَمٌ فِي حَدِيثٍ ۴۹۸ كِتَابُ الْجِهَادِ بَابُ دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبْرِهِ عَلَى الْأَذَى الْمُنَافِقِينَ أَوْرَأَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ ۲۰۳/۵ مِثْلُ رَوَايَتِهِ كَيْفَ هِيَ۔

(۲۳۱) بیہمی مجمع ۳۱/۸ میں لکھتے ہیں اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس میں موسیٰ بن عبیدہ ایذی ضعیف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص السلام علیکم کہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں

۲۳۲۔ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہیں، میں نے السلام علیکم کہا آپ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، دس نیکیاں میرے لئے اور دس نیکیاں تمہارے لئے ہیں۔ پھر میں جب دوبارہ داخل ہوا تو میں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ كَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَالَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً۔

۲۳۲۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَصَبَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: "عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَشْرًا لِي وَعَشْرًا لَكُمْ"۔ فَدَخَلْتُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ

(۲۳۲) بیہی مجمع ۳۱/۸ میں لکھتے ہیں اسے بزار نے روایت کیا ہے اس میں مختار بن نافع تمیمی ضعیف ہے اور عبید بن اسحاق عطار متروک ہے۔

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثَلَاثُونَ  
 لَكَ أَنَا وَأَنْتَ فِي السَّلَامِ  
 سَوَاءٌ، يَا عَلِيُّ، إِنَّمَا مِنْ  
 مَرَّةٍ عَلَى مَجْلِسٍ فَسَلَّمَ  
 كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَ  
 مِثْلُهَا عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ،  
 وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ“  
 لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں اس سے مٹا دی جاتی ہیں اور اس  
 کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

## بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ

### سلام کی صفت

۲۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ  
 السَّلَامَ فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ  
 وَلَا تَبْدَأُوا قَبْلَ اللَّهِ بِشَيْءٍ“  
 ۲۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے، السلام علیکم، کیونکہ اللہ عزوجل کا نام سلام ہے تو اس نام سے پہلے اور کوئی لفظ نہ کہے۔

(۲۳۳) بیہمی مجمع ۲۵/۸ میں لکھتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اس میں عبد اللہ بن سعید مقبری بہت ضعیف ہے حافظ تقریب میں لکھتے ہیں متروک ہے۔

## بَابُ رَدِّ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَمَاعَةِ يُجْزَىٰ عَنْ جَمِيعِهِمْ

جماعت میں سے اگر ایک آدمی سلام کا جواب نہ دے  
تو سب کی طرف سے کافی ہوگا

۲۳۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، الْقَوْمُ يَمْرُؤُونَ،  
يَسْلَمُ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُجْزَىٰ  
ذَلِكَ عَنْهُمْ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ  
فَارْدُّ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ أَيْجُزِي  
ذَلِكَ عَنْهُمْ؟ قَالَ: "نَعَمْ"

۲۳۴۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کسی نے کہا اے اللہ  
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ کئی لوگ  
گزر رہے ہوتے ہیں اگر انہیں سے  
ایک سلام کر لے تو کیا سب کی طرف  
سے کافی ہوگا؟ آپ نے فرمایا  
ہاں! سب کی طرف سے کافی ہوگا۔ اور

## بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

سلام کے جواب میں خوب چھ کلمات کہنا

۲۳۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ  
رَجُلٌ يَمْرُؤُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعَىٰ ذَوَابَّ  
أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ

۲۳۵۔ انس رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں ایک شخص جو صحابہؓ کے  
جانور چراتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس سے گزرا اور کہا السلام

(۲۳۴) یہ حدیث حسن ہے ارادہ الغلیل حدیث ۷۷۸ میں شیخ البانی نے بھی حسن لکھا ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَيَقُولُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ  
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، فَقِيلَ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَرُدُّ عَلَيَّ هَذَا  
سَلَامًا مَا تَسْلِمُهُ عَلَى أَحَدٍ  
مِنْ أَصْحَابِكَ؟ قَالَ: "وَمَا  
يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَضُرُّ  
بِأَجْرِ بَصْنَةِ عَشْرَةِ رَجُلٍ"  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! آيَنِے فرمایا  
وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ  
ومغفرتہ ورضوانہ، آپ سے  
عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول!  
آپ نے اس پر ایسا سلام کہا ہے  
کہ آپ اپنے دوسرے اصحاب پر  
ایسا سلام نہیں کرتے آپ نے فرمایا  
مجھے کیا چیز اس بات سے مانع ہے  
کہ وہ دس آدمیوں کا ثواب لیکر  
لوٹے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: عَلَيْكُمْ السَّلَامُ، ابْتِدَاءً "عَلَيْكُمْ السَّلَامُ" اس طرح سلام نہیں کرنا چاہیے

۲۳۶ - عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ  
رَجُلٍ قَالَ: قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ | ۲۳۶ - ایک شخص کہتے ہیں میں  
نے کہا، اے اللہ کے رسول!

(۲۳۵) فتوحات الربانیہ ۱۱/۲۹۲ میں لکھتے ہیں کہ حافظ کہتے ہیں اسکو ابن  
سنی نے بقیۃ بن ولید عن یوسف بن ابی کثیر عن نوح سے ذکر کیا ہے اور ابن کثیر  
اور اس کے شیخ نوح یہ دونوں غیر مقبہ ہیں اور بقیۃ بن ولید اکثر ضعیف اور  
مجهولین سے روایت کرتے ہیں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ  
السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى، إِذَا  
كَفَى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَقُلْ:  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

عليك السلام، آپ نے فرمایا  
عليك السلام تو مرد و کل سلام ہے  
جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی  
سے ملے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

## بَابُ كَيْفَ يُرْسَلُ السَّلَامُ إِلَى الْخِيَةِ

اپنے بھائی کو کیسے سلام بھیجا جائے

۲۳۷۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ فَتًى  
مِنْ بَنِي أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أُحِبُّ الْجِهَادَ، وَلَيْسَ  
بِي مَا أَتَجَهَّرُ بِهِ، فَقَالَ:  
إِذَا هَبَّ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِي  
فَاتَّ، كَانَ قَدْ تَجَهَّرَ، وَقُلْ  
لَهُ: يُقَرِّئُكَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۳۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں بنی اسلم کے ایک نوجوان  
نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول  
میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں،  
لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں کہ  
میں سواری ہتھیار وغیرہ کی تیاری  
کروں، آپ نے فرمایا فلاں

(۲۳۶) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۲۲ کتاب الاستئذان باب ماجاء فی کراہیۃ ان  
یقول علیہ السلام مبتدئاً البوداؤد نے حدیث نمبر ۸۶ کتاب اللیاس باب ماجاء فی  
اسبال الازار اور حدیث ۲۰۹ کتاب الادب باب کراہیۃ ان یقول علیک السلام اور  
احمد نے مسند ۶۳/۵ اور ۶۴ میں ذکر کیا ہے یہی اسناد صحیح ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ  
حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کرنیوالے صحابی کا نام ابو جری بھیجی ہے۔

(۲۳۷) مسلم نے حدیث ۱۸۹۴ کتاب الامارہ باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ  
وغیرہ اور احمد نے مسند ۲۰۷/۳ میں یہ حدیث روایت کی ہے۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْسَّلَامُ | انصارِ نبی کے پاس جاؤ کیونکہ انھوں  
 وَقُلْ لَهُ: اِرْذَفْعْ رِجْلِي مَسَا | نے جہاد کے لئے تیاری کر رکھی ہے  
 اَنْتَ جَهَنَّمِيَّةٌ۔ | ان سے کہنا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہنا کہ تم نے جو جہاد کے لئے سواری  
 اور ہتھیار وغیرہ تیار کر رکھے ہیں وہ مجھے دیدو۔

## بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى مَنْ بَلَغَهُ السَّلَامُ

جو سلام پہنچوائے اسے سلام کا جواب کیسے دیا جائے

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: | ۲۳۸۔ بنی تمیم کے ایک شخص کہتے ہیں  
 سَمِعْتُ غَالِبًا الْقِطَّانَ يُحَدِّثُ | وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، | پاس آئے اور عرض کیا میرے  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ | والد آپ کو سلام کہتے ہیں آپ  
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | نے فرمایا تمہارے اور تمہارے  
 وَقَالَ: ابْنِي يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ | والد پر سلام ہو۔  
 فَقَالَ: عَلَيْكَ وَعَلَى آبَيْكَ |  
 السَّلَامُ۔

۲۳۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ | ۲۳۹۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | عنہا فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۳۸) ابو داؤد نے حدیث ۲۳۱ کتاب الادب باب فی الرجل یقول فلان یتربک  
 السلام، حافظ تخریج الاذکار میں کہتے ہیں اسے نسائی نے الکبریٰ حدیث ۳۷۳ میں  
 روایت کیا ہے اس کی اسناد میں جہالت ہے (یعنی راوی کا نام نہیں لیا گیا ہے)

قَالَ لَهَا: إِنَّ جَبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ۖ قَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى،

نے ان سے فرمایا بیشک جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ (ان پر

سلام ہوا اور اللہ کی رحمتیں ہوں) آپ جو کچھ دیکھتے ہیں ہم نہیں دیکھتے۔ (یعنی آپ جبریل کو دیکھتے ہیں ہم نہیں دیکھتے)

۲۴۰۔ عَنْ عُمَرُو بْنِ وَهَبٍ، أَنَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَرَجَتْ تَلْتَمِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَمَعَهَا غَدَاةٌ أَهْلُهَا فَلَقِيَهَا

۲۴۰۔ عمرو بن وہب بیان کرتے ہیں ام المؤمنین خدیجہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے بالائی حصہ میں تلاش کرنے نکلیں اور ان کے پاس آپ کے لئے کھانا بھی

(۲۳۹) بخاری نے ۸۳/۷ کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فضل عائشہؓ ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۲۳۲ کتاب الادب باب فی الرجل یقول فلان یتربک السلام اور ترمذی نے حدیث نمبر ۳۸۷۶ کتاب المناقب باب مناقب عائشہؓ نسائی نے ۶۹/۷ فی عشرة النسوة باب حب الرجل بعض نسائه اکثر من بعض اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۶۹۶ کتاب الادب باب رد السلام احمد نے مسند ۵۵/۶ اور دوسرے مقامات میں ذکر کی ہیں تفصیل کے لئے جامع اصول حدیث ۶۷۷/۲ دیکھی جاسکتی ہے (۲۴۰) عمر بن وہب ثقہ ہیں اور یہ حدیث مرسل ہے اسماعیل بن داؤد کے ہاں یہ علم نہیں ہے کہ یہ کیسے آوی ہیں اور طبرانی نے اس حدیث کو سعید بن کثیر کی سند سے ذکر کیا ہے مجمع میں کہتے ہیں ہمیں محمد بن حسن بن زبالہ ضعیف ہے لیکن بخاری نے کتاب فضائل اصحاب النبیؐ باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ وفضلہا ۶۰/۷ میں اس حدیث کا بعض حصہ ذکر کیا ہے اور مسلم نے حدیث ۲۴۳۲ فضائل اصحابہ باب فضائل خدیجہ ام المؤمنین میں اس حدیث کو

تھا، جبریل علیہ السلام اسے ایک آدمی کی صورت میں ملے اور جبریلؑ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار میں پوچھا وہ ان سے ڈر گئیں اور یہ سمجھیں کہ یہ شخص آپ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے پھر خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ تو جبریل علیہ السلام تھے اور انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کی تم سے ملاقات ہوئی ہے اور تمہارے پاس کھانا تھا اور جبریلؑ نے کہا آپ خدیجہؓ کو اللہ عزوجل کی طرف سے سلام پہنچا دیجئے اور انھیں خوشخبری دیدیجئے کہ ان کے لئے جنت میں ایک گھر موتیوں کا بنا ہوا ہے نہ اس میں شور وغل ہے اور نہ کوئی تکلیف، خدیجہؓ نے کہا اللہ کا نام سلام ہے اور اسی کی طرف سے سلامتی ہے اور اس پر سلام ہو اور جبریل علیہ السلام اور اسے

جَبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی صُورَةِ رَجُلٍ ، فَسَأَلَهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَهَابَتْہُ ، وَظَنَّتْ اَنَّ بَعْضَ مَنْ یَّغْتَالِہُ ، ثُمَّ رَأَتْہَا ذَكَرَتْ ذَٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِنَّہُ جَبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَخْبَرَکِ اَنَّہُ لَقَبِکِ وَمَعَاکِ غَدَا اِنِّیْ ، وَهُوَ حَیْسُ ، فَقَالَ اِقْرَآ عَلَیْہَا مِنْ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامَ ، وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ ، وَفَقَا لَتْ : هُوَ السَّلَامُ ، وَ مِنْہُ السَّلَامُ ، وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَ عَلَیْ جَبْرِیْلُ السَّلَامُ ، وَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ وَ عَلَی مَنْ سَمِعَ اِلَّا الشَّیْطَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَیْتُ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ

فِيهِ وَلَا نَضَبَ؟ قَالَ: "هُوَ نَبِيٌّ" | اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو اور  
مِنْ لَوْ لَوْةٌ مُّخْبِئَةٌ " | شیطان کے علاوہ سب سننے والوں  
کو سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول! یہ جنت میں موتیوں والا گھر  
جس میں نہ کوئی شور و غل ہوگا نہ کوئی تکلیف یہ گھر کیسا ہے؟ آپ  
نے فرمایا وہ خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِبْتِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ بِالسَّلَامِ

### مشرکین کو پہلے سلام کرنے کی ممانعت

۲۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: | ۲۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وَسَلَّمَ: "إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ | نے فرمایا جب تم مشرکوں سے ملو  
فِي طَرِيقٍ فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ | میں ملو تو سلام کرنے میں پہل نہ  
وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَصَيْقِهِا" | کرو بلکہ انھیں تنگ اسے کی طرف  
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ الْغَوَرِي، قَالَ: | مجبور کرو۔ یہ ثور کی روایت ہے  
شُعْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: "فَلَا تَبْدَأُوهُمْ | اور شعبہ کی روایت یوں ہے آپ  
بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي | نے فرمایا تم انھیں سلام کرنے میں  
طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَصَيْقِهِا" | پہل نہیں کرو اور جب وہ تمھیں

(۲۴۱) یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے حدیث ۲۱۶۷ کتاب السلام باب النہی عن ابتداء  
اہل الکتاب بالسلام ابو داؤد نے حدیث ۲۰۵ کتاب الادب باب السلام علی اہل  
الذمۃ اور ترمذی نے حدیث ۱۶۰۲ کتاب السیر باب ماجاء فی تسلیم علی اہل الکتاب احمد  
نے سند ۲۶۶/۲ میں ذکر کیا ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ ص ۱۴۱ صحیح الجامع حدیث ۸۰۳

راستے میں ملیں تو انھیں تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔

**بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ**  
یہود و نصاریٰ کے سلام کا کس طرح جواب دیا جائے

<p>۲۲۲۔ عبد اللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں میں سے جب کوئی مسلمانوں کو سلام کرتا ہے تو کہتا ہے السام علیکم، تم پر موت ہو سکے جواب میں تم کہو، وعلیکم، تم پر موت ہو۔</p>	<p>۲۲۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدَهُمْ فَأَتَمَّ يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: وَعَلَيْكُمْ»۔</p>
--	---

**بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى: وَعَلَيْكُمْ**  
یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب میں وعلیکم کہنا چاہیے اس سے زیادہ نہیں

۲۲۳۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَلَا تَزِيدُ هُمْ عَلَى "وَعَلَيْكُمْ" | ۲۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہمیں اس کے بعد کوئی چیز نہ کہیں۔

(۲۲۲) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۳۷۹، احمد نے مسند ۱۹/۲ اور ۱۹، بیہقی نے سنن ۲۰۳/۹ میں روایت کیا ہے سبھی اسناد صحیح ہے (شیخین کی شرط پر) مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۸ صصح الجامع حدیث ۹۹۲ شیخ البانی اور ابن عثیم حدیث نمبر ۱۲۷ میں اسے حدیث صحیح لکھتے ہیں۔

(۲۲۳) اسمیں بخاری بن طلحہ ابن الحدیث ہے ہمیشہ مجمع ۴۱/۸ میں لکھتے ہیں اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

يَعْنِي: أَهْلَ الْكِتَابِ، | عليہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے سلام کے جواب میں ”وعلیکم“ سے زیادہ اور کچھ نہ کہیں۔

**بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَدَّلَ النِّسَاءُ الرِّجَالَ بِالسَّلَامِ**  
عورتوں کو پہلے سلام کرنے میں احتیاط

۲۲۴۔ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يُسَلِّمُ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ، وَلَا يُسَلِّمُ النِّسَاءُ عَلَى الرِّجَالِ“۔  
۲۲۴۔ وائلہ بن اسقع ثمالی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عورتوں کو سلام کریں لیکن عورتیں مردوں کو (پہلے) سلام نہ کریں۔

**بَابُ تَسْلِيمِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ إِذَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الشَّجَرُ ثُمَّ التَّقْيَا**

جب دو آدمیوں کے درمیان کوئی درخت تفریق کر دے  
تو دوبارہ ملاقات کے وقت سلام کہنے کا باب !

۲۲۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ | ۲۲۵۔ انس رضی اللہ عنہ بیان

(۲۲۴)، اسکی سند میں بشر بن عون اور بکار بن تمیم ہیں اور یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔ (۲۲۵)، اس کی اسناد صحیح ہے بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۱۰۱، نووی نے اذکار حدیث نمبر ۳۱۳، طبرانی نے اوسط میں ۲۲/ ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۲۰۰ ابو ہریرہ سے مرفوعاً و موقوفاً روایت کی ہے اور مرفوع کی اسناد صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر ۱۸۶،

اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَمَاشُونَ، فَإِذَا اسْتَقْبَلَتْهُمْ  
شَجَرَةٌ أَوْ أَكْمَةٌ فَتَقَرَّ قَوًّا  
يَمِينًا وَشِمَالًا، ثُمَّ اتَّقَوْا  
سَلَامَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ،

کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ  
کو چلتے ہوئے آگے کوئی درخت یا  
پتھر یا ٹیلہ آجاتا تو دائیں اور بائیں  
جانب مجھدا ہو جاتے اور پھر ملتے وقت  
ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

## بَابُ لِلْعَطَاسِ وَتَشْمِيتِ الرَّجُلِ أَخَاهُ إِذَا عَطَسَ

اپنے مسلمان بھائی کو چھینک کا جواب دینا چاہیے

۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ:  
رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ،  
وَرِثَاعُ الْجَنَازِ، وَاجَابَةُ  
الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ“

۲۴۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،  
۲۴۶۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک  
مسلمان کے اپنے دوسرے بھائی پر پانچ  
حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی  
مزاج پڑی کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا،  
دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔

۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔

قَالَ: مَنْ عَطَسَ عِنْدَكَ أَخُوهُ الْمُسْلِمِ وَلَمْ يُشَمِّتْهُ كَانَتْ عَلَيْهِ دُنْيَا يُطَالِبُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، جواب نہ دے تو یہ جواب نہ دینے والے پر فرض ہوگا جسکا مطالبہ قیامت والے نے چھینکنے والا اس سے کرے گا، بیان کرتے ہیں جس شخص کے پاس اسکا مسلمان بھائی چھینکے اور وہ اسکا جواب نہ دے تو یہ جواب نہ دینے والے پر فرض ہوگا جسکا مطالبہ قیامت والے نے چھینکنے والا اس سے کرے گا،

## بَابُ مَتَى يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کا جواب اسوقت دے جب وہ الحمد للہ کہے

۲۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَشَرَفَ الْآخَرَ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ، فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَشَرَفْتَ الْآخَرَ فَقَالَ: "هَذَا أَحْمَدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهَذَا الْكَرِيمُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کا نہیں دیا آپ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپکے پاس دو آدمیوں نے چھینکا، آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کا نہیں

(۲۴۸) بخاری نے ۱۰/۵۰۴ کتاب الادب باب لا يشمت العاطس اذا لم يجد ماء اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۹۹ کتاب الزہد باب تشمیت العاطس اور ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۳ کتاب الادب باب ما جاء في ايجاب التشمیت بحمد العاطس ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۷۱ کتاب الادب باب تشمیت العاطس، احمد نے مسند ۳/۱۰۰ و ۱۱۷ میں روایت کیا ہے۔



عَزَّوَجَلَّ۔ | دیا، آپ نے فرمایا کہ ایک نے  
الحمد للہ کہا ہے اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا۔

## بَابُ كَمْ مَرَّةً يُشْمِتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کا کتنی بار جواب دیا جائے

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يَاسُ بْنُ  
سَلَمَةَ بْنُ الْأَكُوْعِ، حَدَّثَنَا  
أَبْنُ، كَانَ بِمَدِيْنَةِ ثَعْلَبَةَ إِعْنَدُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُكَ  
اللَّهُ" ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ  
الرَّجُلُ مَرْغُومٌ۔

۲۲۹۔ سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی کو چھینک آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا یرحمک اللہ اسنے دوبارہ چھینکا، آپ نے فرمایا اس کو زکام ہے

(۲۲۹) مسلم نے حدیث نمبر ۲۹۹۳ کتاب الزہد باب تشمیت العاطس ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۳ کتاب الادب باب کم مرۃ یشت العاطس ترمذی نے حدیث ۲۷۴۲ کتاب الادب باب ماجاء کم یشت العاطس۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ دوسری بار جواب دیا جائے یا نہ دیا جائے، چنانچہ مسلم نے ابن سنی کی موافقت میں وہ حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے کہ دوسری بار جواب نہ دیا جائے اور ترمذی نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ دوسری بار بھی جواب دیا جائے تیسری بار نہ دیا جائے مزید تفصیل کے لئے فتح الباری ۱۰/۶۰۴ میں حافظ ابن حجر کی بحث دیکھی جاسکتی ہے۔

## بَابُ تِسْمِيتِ الْعَاطِسِ ثَلَاثًا

تین بار چھینکنے پر جواب دیا جائے

۲۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: تِسْمِيتُ الْمُسْلِمِ إِذَا عَطَسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَطَسَ فَهُوَ زَكَاةٌ۔

۲۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کی چھینک کا جواب تین بار دیا جائے تین بار سے زیادہ اگر چھینک آئے تو اسے زکام ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تِسْمِيتَ الرَّجُلَ بَعْدَ ثَلَاثٍ

تین چھینکوں کے بعد جواب نہیں دینا چاہیے

۲۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيُسْمِئْهُ۔

۲۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے

(۲۵۰) ابوداؤد نے حدیث ۵۰۳۵ کتاب الادب باب کم تسمیت العاطس میں روایت کیا ہے یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ البانی نے تخریج المشکاۃ حدیث ۴۷۳ میں ذکر کیا ہے۔

(۲۵۱) یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی نے صحیح الجامع حدیث ۶۹۷ میں ذکر کیا ہے اس حدیث کی مزید تفصیل حافظ ابن حجر کی فتح الباری ۱۰/۶۰۵ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جَلِيسٌ، فَإِنْ رَأَى عَلَى ثَلَاثٍ | کوئی چھینکے تو پاس بیٹھنے والا اس  
فَهُوَ مَرْكُومٌ وَلَا تُشْمِتُ | کے جواب میں یہ حکم اللہ کہے  
بَعْدَ ثَلَاثٍ | اگر تین سے زیادہ چھینکیں آئیں تو  
پھر اس کو نزلہ ہے پھر اس کی چھینکوں کا جواب نہ دیا جائے۔

## بَابُ الرَّخْصَةِ فِي التَّشْمِيتِ بَعْدَ ثَلَاثٍ

تین چھینکوں کے بعد بھی جواب دینے کی رخصت

۲۵۲ - عَنْ يَحْيَى بْنِ | ۲۵۲ - عُبَيْدِ بْنِ رَفَاعَةَ فِي بَيَانِ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ | کھرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ | علیہ وسلم نے فرمایا تین مرتبہ  
رَحْمِدَةَ أَوْ عُبَيْدَةَ بَدَنَتْ | چھینک کا جواب دیا جائے اگر  
عُبَيْدُ بْنُ رَفَاعَةَ الرَّزَاقِيُّ عَنْ | تین سے زیادہ چھینکیں آئیں تو  
أَبِيهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ | اسے اختیار ہے چاہے جواب  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْمِيتُ | دے چاہے نہ دے۔  
الْعَاطِسِ ثَلَاثًا، فَإِنْ رَأَى

(۲۵۲) ابوداؤد نے حدیث ۳۶۰۳ کتاب الادب باب کم تشمت العاطس اور ترمذی نے  
حدیث ۲۷۴۵ کتاب الادب باب ما جاء کم تشمت العاطس میں روایت کیا ہے ترمذی  
کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد میں مجہول ہے صاحب حاشیہ بشیر محمد کہتے ہیں،  
یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبید بن رفاعہ کو ابی صحبت حاصل نہیں ہوئی وہی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پیدا ہوئے اور آپ کا عہد دیکھا، شیخ البانی تخریج المشکاۃ  
حدیث نمبر ۴۷۴۲ میں لکھتے ہیں یہ حدیث حسن ثقیف ہے۔

فَإِنْ شَاءَ شَمْتَهُ، وَإِنْ شَاءَ  
تَرَكَهُ۔

۲۵۳۔ سعید بن ابی عروہ قتادہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص  
نے فرمایا، پہلی چھینک کمر وری ہے  
دوسری چھینک کرم ہے اور تیسری  
ملامت (یعنی بیماری ہے)

ابو قتادہ فرماتے ہیں انھیں متواتر تین  
چھینکیں آئیں تو انھوں نے فرمایا لوگ جھوٹ  
بولتے ہیں (یعنی جو کہتے ہیں کہ تیسری بار جواب نہیں دینا چاہیے۔

۲۵۳۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
عَمْرٍو، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ  
قَالَ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ: أَوَّلُ  
عَطَسَةٍ ضَعْفٌ، وَالثَّانِيَةُ  
كَرَمٌ، وَالثَّلَاثَةُ لَوْثٌ قَالُوا  
فَمَا بَرَحَ حَتَّىٰ عَطَسَ ثَلَاثًا  
فَقَالَ: أَلَسْنَا يَكْذِبُونَ،

## بَابُ مَا يَقُولُ كَمَا إِذَا عَطَسَ بِجَهْنِكَ كَيْفَ كُنَّا جَاهِي

۲۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے  
کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ

۲۵۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا عَطَسَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ"

(۲۵۳) اس کے راوی معتبر ہیں بس قتادہ نے عمرو بن عاص سے نہیں سنا ہے،  
(۲۵۴) بخاری نے ۵۰۲/۱۰ کتاب الادب باب اذا عطس كيف يشمت اور  
ادب المفرد حدیث نمبر ۵۲۱ اور ۵۲۷، احمد نے مسند ۲/۳۵۳، مشکوٰۃ  
حدیث ۴۰۳ صحیح الجامع نمبر ۷۰۔ دیکھئے ارواء الغلیل حدیث ۷۸۰،

وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ: بِرَحْمَةِ اللَّهِ کہے اور دوسرا سننے والا بھائی  
بِرَحْمَتِكَ اللہ کہے۔

۲۵۵۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَضْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔  
۲۵۵۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے)

۲۵۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَ رَبِّهِ الْعَالَمِينَ، وَإِذَا قَالَ: رَبِّهِ الْعَالَمِينَ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: بِرَحْمَةِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں بِرَحْمَتِكَ اللہ،  
۲۵۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی چھینک لیتا ہے اور کہتا ہے الحمد للہ (سب تعریف کیلئے ہے) تو فرشتے کہتے ہیں رب العالمین، وہ اللہ جو سائے جہان کا رب ہے اور جب چھینکنے والا الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں بِرَحْمَتِكَ اللہ،

(۲۵۵) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۴۲ کتاب الادب باب ما جاء كيف يشمت العاطس، احمد نے مسند ۱/۳۰ حاکم نے ۲/۲۶۶۔  
(۲۵۶) بیہقی مجمع ۸/۵۷ میں لکھتے ہیں اسکو طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اس میں عطار بن سائب مختلط ہے البانی ضعیف الجامع حدیث ۶۹۴ میں اس حدیث کو ضعیف جداً لکھتے ہیں۔

## بَابُ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسَ

چھینک کا جواب کیسے دیا جائے

۲۵۷ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَحَقُّ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: رَحِمَكَ اللَّهُ".

۲۵۷ - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور سننے والے پر حق ہے کہ وہ یرحمک اللہ کہے۔

## بَابُ كَيْفَ يَرُدُّ عَلَى مَنْ شَمَّتْهُ

چھینکنے والا اس کے جواب میں کیا کہے

۲۵۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "قُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ".

۲۵۸ - اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا

(۲۵۷) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۲۱۴ میں صحیح اسناد کی تصحیح ذکر کیا ہے اور انکی مسند میں یحییٰ بن سعید کے بجائے راوی ابو داؤد مذکور ہے۔

(۲۵۸) احمد نے مسند ۶/۷۹، بیہقی مجمع ۸/۵۷ میں لکھتے ہیں اسے احمد ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اسمیں ابو معشر ابن الحدیث ہے باقی راوی سب معتبر ہیں۔

قَالَ الْقَوْمُ: فَمَا نَقُولُ؟ قَالَ: قُولُوا: يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ الرَّجُلُ: فَمَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ“

الحمد للہ کہو، لوگوں نے کہا اور ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا یرحمک اللہ کہو پھر چھینکنے والے نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں انکے جواب میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہدیکم اللہ وصلاح بالکم کہو (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے)

۲۵۹- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ يُقَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ“

۲۵۹- ابن مسعود بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور سننے والے اسکو جواب دیں یرحمک اللہ پھر چھینکنے والا کہے، یغفر اللہ لکم (اللہ تمہیں بخشے)

۲۶۰- عَنْ ابْنِ رَافِعٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۰- ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

(۲۵۹) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۲۲۲۲ حاکم نے ۲۶۶/۳ بیہقی مجمع ۵۷/۸ میں لکھتے ہیں اسکو طبرانی نے کبیر اور واسط میں روایت کیا ہے اسمیں عطار بن السائب مختلط ہیں۔ مشکوٰۃ حدیث ۴۷۴۱ صحیح الجامع حدیث ۶۹۹،

(۲۶۰) حافظ تقریب میں کہتے ہیں اس کی اسناد میں معمر بن محمد بن عبید اللہ منکر الحدیث اور محمد بن عبید اللہ ضعیف ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِي يَرِيدُ الْمَسْجِدَ  
وَهُوَ اخْدُ بِبِدَى، فَاتَّهَمْنَا  
إِلَى الْبَقِيْعِ، فَعُطِسَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّى  
بِدَى، ثُمَّ قَامَ كَأَنَّمَا حَذَرَ فَقُلْتُ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا بَنِي وَأُمِّي قُلْتُ  
شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْ، قَالَ: لَعَمْرُ  
أَنَا بِي جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ  
إِذَا أَنْتَ عَطِسْتَ فَقُلْ: الْحَمْدُ  
لِلَّهِ كَرَّمَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَرَّمَ  
جَلَالِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

میں گھر سے پہلا مسجد میں جانے کے  
لئے اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے  
تھے، جب ہم بقیع پر پہنچے تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک لی تو  
میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور حیران ہو کر  
کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا  
میرے ماں باپ آپ پر قربان  
ہوں آپ نے کچھ فرمایا ہے میں  
اسے نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا  
ہاں میرے پاس جبریل علیہ السلام  
آئے تھے انھوں نے کہا جب

۲۶۱۱) ترمذی حدیث ۲۷۴۱ کتاب الادب باب ماجاء فی تشییت العاطس،  
ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۳۱ کتاب الادب باب ماجاء فی تشییت العاطس ابن حبان حدیث  
نمبر ۱۹۴۸ (موارد) حاکم ۲/۲۶۷ اس کے راوی معتبر ہیں۔ حافظ ابن حجر تہذیب  
میں لکھتے ہیں اس حدیث کی سند میں کچھ اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ترمذی کہتے ہیں  
ہلال بن یساف اور سالم بن عبید کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر ہے جیسا کہ  
نسائی نے ذکر کیا ہے عن منصور عن ہلال بن یساف عن رجل عن سالم، حاکم کہتے ہیں  
ہلال بن یساف نے سالم کو نہیں پایا ہے اور نہ انھیں دیکھا ہے اور ان دونوں کے  
درمیان ایک مجہول آدمی ہے ان تمام باتوں کے باوجود حافظ ابن حجر الاصابۃ میں  
سالم بن عبید کے تعارف نمبر ۵۰۳۰ میں لکھتے ہیں اسکی اسناد صحیح ہے، دیکھئے  
اروار الغلیل ۳/۲۷۷ - جامع الاصول نمبر ۳۳۹،



ہی کے لئے تعریف ہے جیسے اس کی عزت عظمت اور بزرگی ہے۔  
تو اللہ عز و جل فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، میرے بندے  
نے سچ کہا، میرے بندے نے سچ کہا اور وہ بخشا بخشایا ہے۔

بَابُ كَيْفِ يَرُدُّ عَلَى مَنْ لَمْ يُحْسِنِ التَّشْمِيتَ

## جو پھینک کا جواب مسنون طریقے سے نہ دے

۲۶۱۔ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ: أَسْلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ، ثُمَّ سَادُوا فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ، فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَذَكَّرَ أَقْوَى فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمَّا أَقْبَلْتُ لَكَ إِلَّا مَا قَالَ

(۲۶۱) گزشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَعَلَيْكَ  
وَعَلَى أُمَّكَ" ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ  
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ أَوْ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ  
مَنْ يَشْرُدْ عَلَيْهِ يَرْحَمْهُ اللَّهُ  
وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ  
كے جواب میں یَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ

آئی، سالمؑ نے کہا میں نے تو وہی  
بات کہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمائی تھی واقعہ یہ تھا  
کہ ایک آدمی (آپ کے پاس) چھینک  
لی اور کہا ا سلام علیکم نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں  
پر سلام ہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو  
چھینک آئے تو وہ الحمد للہ رب  
العالمین کہے جواب دینے والا  
یرحمک اللہ کہے اور چھینکے والا اس  
(کہے، اللہ مجھے اور تم کو بخشدے)

## بَابُ كَيْفَ تَشْمِيتِ أَهْلِ الْكِتَابِ

یہود و نصاریٰ کی چھینک کا جواب

۲۶۲ - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: | ۲۶۲ - أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَتْ الْيَهُودُ يَتَعَاظِمُونَ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۳۶۲) الاذکار ۲۳۵ ابوداؤد حدیث ۵۰۳۸ کتاب الادب باب کیف شمیت  
الذمی - ترمذی نے حدیث ۲۷۴۰ کتاب الادب ماجا، کیف شمیت العاطس،  
بخاری نے ادب المفرد حدیث ۹۴۰ حاکم نے ۲۶۸/۴ میں روایت کیا ہے،  
ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھئے ادواء الغلیل حدیث نمبر ۱۱۲۷

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُهُمُ  
اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمْ  
اللَّهُ، وَيُصَلِّحُ بَالَكُمْ۔

علیہ السلام کے پاس یہودی اس اُمید  
پر چھینک لیتے تھے کہ آپ انکے  
جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ فرمائیں  
(اللہ تم پر رحم کرے) لیکن آپ  
ان کے جواب میں فرماتے یَهْدِیْکُمُ اللہ  
و یصلح بالکم۔ اللہ تمکو ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔

## بَابُ كَيْفَ مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ فِي الصَّلَاةِ نَازِلٌ فِي مِيزَانٍ مِيزَانٍ

۲۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
ابْنِ رِبْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ  
۲۶۳۔ عامر بن ربیعہ بیان  
کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پچھپے نماز میں ایک صحابی کو چھینک

(۲۶۳) جامع الاصول حدیث نمبر ۲۳۶۲ اس کی اسناد صحیح ہے ابو داؤد نے حدیث  
نمبر ۷۴۲ کتاب الصلاة باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، اسکی سند  
میں عاصم بن عبد اللہ ضعیف ہے لیکن اسکی تائید میں ترمذی نے حدیث ۲۰۴  
کتاب الصلاة باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة معاذ بن رفاعہ کی  
حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے اس باب میں انس بن مالک بن حمر اور عامر بن ربیعہ  
رضی اللہ عنہم کی حدیثیں بھی مذکور ہیں اور رفاعہ کی حدیث حسن ہے۔ بعض  
اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نفل نماز سے متعلق ہے یعنی چھینک کے موقع پر یہ نفل  
نافل نماز میں پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ تابعین کی ایک جماعت کا کہنا ہے اگر  
نماز میں چھینک آئے تو بس ٹل میں الحمد للہ کہہ لے اس سے زیادہ کچھ نہ پڑھے۔

رَجُلٌ خَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا، وَبَعْدَ مَا يَرْضَى أَوْ قَالَ: بَعْدَ الرِّضَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "مَنْ الْقَائِلُ الْكَلِمَةُ؟" قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: "رَأَيْتُ اشْنَى عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ يَبْتَغُونَ مِنْهُمْ يَكْتُبُهَا"

آئی تو انھوں نے یہ دُعا پڑھی، اے اللہ! ہر قسم کی بے شمار پاکیزہ تعریفیں تیرے لئے ہیں، اتنی تعریفیں کہ ہمارا رب ارضی ہو جائے جب آپؐ نے سلام پھیر کر صحابہ کی طرف رخ کیا تو فرمایا کس نے یہ دُعا پڑھی تھی؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے یہ دُعا پڑھی تھی اور اس دُعا سے سوائے خیر کے اور کوئی ارادہ نہیں تھا آپؐ نے فرمایا میں نے بارہ ہزار فرشتوں کو لپکتے دیکھا

کہ سب سے پہلے اسے لکھنے والا کون ہے۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْعُطْسِ الشَّدِيدِ

بہت زور سے نہ چھینکا جائے

۲۶۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْشَّائِبُ الشَّدِيدُ وَالْعُطْسَةُ زُورٌ سَابِئٌ (جَمَائِي) (اور زور

۲۶۴- اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا

(۲۶۴) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۲۵۰۴ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

الشَّيْطَانُ مِنَ الشَّيْطَانِ“ | سے چھینکنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

## بَابُ غَضِّ الصَّوْتِ بِالْعَطَاسِ آہستہ چھینکنا

۲۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ، وَغَضَّ صَوْتَهُ۔  
۲۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے مبارک کو کپڑے میں چھپا لیتے اور اپنی آواز کو دبالیے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَنَازَعَبَ جمانی (اباسی) لینے کا طریقہ

۲۶۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعَطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّنَازُعُ مِنَ النَّاسِ»۔  
۲۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھینک اللہ کی طرف

(۲۶۵) ابوداؤد نے حدیث ۲۵۲۹ کتاب الادب باب فی العطاس ترمذی نے حدیث ۲۷۴۶ کتاب الادب باب ما جاء فی خفض الصوت و تخمیر الوجہ عن العطاس احمد نے مسند ۲/۲۶۶ اور یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی بھی صحیح الجامع حدیث ۴۶۳۱ میں ذکر کرتے ہیں (۲۶۶) ترمذی نے حدیث ۲۷۴۷ کتاب الادب باب ما جاء فی اللہ یحب العطاس یکبرہ التنازع یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ البانی بھی صحیح الجامع حدیث ۴۰۰۹ میں لکھتے ہیں۔

مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَشَاءَ ب | سے اور جمائی شیطان کی طرف سے  
 أَحَدَكُمْ فَلَا يَقُلْ: هَاهَا | آتی ہے جب تم میں سے کسی کو  
 هَاهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَصْحَكُ | جمائی آئے تو اسے وکنے کی کوشش  
 فِي جَوْفِهِ، وَفِي وَجْهِهِ۔ | کرے۔ منہ کھول کر ہا، ہا نہ کرے،  
 کیونکہ شیطان اس بات سے اسکے چہرے اور پیٹ میں ہنستا ہے۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالشَّائِوِبِ

جمائی لیتے وقت زور سے آواز نہیں نکالنی چاہئے

۲۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ | عبد اللہ بن زبیر بیان  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ | نے فرمایا، اللہ عزوجل چھینک  
 وَجَلَّ يَكْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ | اور جمائی کے وقت زور سے  
 بِالْعَطَاسِ وَالشَّائِوِبِ۔ | آواز نکالنے کو ناپسند فرماتا ہے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى عَلَى أَخِيهِ (ثَوْبًا جَدِيدًا)

جب اپنے بھائی کو نئے کپڑوں میں دیکھے تو کیا دعا کرے

۲۶۸۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ | ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی  
 اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب اپنے بھائی کو نئے کپڑوں میں دیکھے تو کہے کہ

(۲۶۷) اسی اسناد میں علی بن عروہ ہے حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں یہ میرٹوک الی ریشہ  
 البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۶۱ میں لکھتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے، لیکن  
 اسکے یا وجود جمائی کے وقت زور سے آواز نکالنے کی کراہت میں شواہد موجود ہیں،

رَأَى عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَوْبًا  
فَقَالَ: أَجَدَيْدٌ هَذَا أَمْ  
غَسِيلٌ؟ قَالَ: بَلْ غَسِيلٌ  
قَالَ: لَا لُبْسَ جَدِيدًا، وَعِشْ  
حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا۔  
کو اُجلے کپڑوں میں دیکھ کر درپست  
فرمایا یہ کپڑے نئے ہیں یا دھلے  
ہوئے انھوں نے عرض کیا دھلے  
ہوئے، آپ نے فرمایا نئے کپڑے  
پہنتے رہو، عمدہ اور پاکیزہ زندگی  
گزارتے رہو اور شہید ہو کر دنیا سے انصاف ہو۔

۲۶۹۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ، قَالَتْ  
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ  
صَغِيرَةٌ، فَدَعَانِي فَأَلْبَسَنِي  
بِئِذِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَبْلَى نَوَى  
أَخْلَقِي وَأَخْلَفِي"  
۲۶۹۔ ام خالد بنت خالد بیان  
کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو  
ان میں ایک اون کی چھوٹی سیاہ  
دھاری دار چادر بھی آئی تو آپ  
نے مجھے بلایا اور مجھے وہ چادر  
اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دھاری اسے پہن کر بھاڑا اور پرانی  
کرو، پھر بھاڑا اور پرانی کرو، دوبار فرمایا، یعنی تمہیں بار بار نیا  
کپڑا پہننا نصیب ہو۔

(۲۶۸) احمد نے سند ۲/۸۹، ابن ماجہ نے حدیث ۳۵۵۸ کتاب اللباس  
باب ما يقول الرجل اذا لبس ثوباً جديداً، ان کی اسناد صحیح ہے دیکھئے  
الاحادیث لصحیحة حدیث ۳۵۲ صحیح الجامع حدیث ۱۲۴۵،  
(۲۶۹) بخاری نے ۲۳۶/۱۰ کتاب اللباس باب الخميصة السوداء و باب ما يدعى لمن لبس  
ثوباً جديداً ابوداؤد نے حدیث ۴۴۴ کتاب اللباس باب فيما يدعى لمن لبس ثوباً جديداً

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا

نیا کپڑا پہننے کی دعاء

۲۴۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً قمیص یا چادر، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! تیرے لئے ہی تعریف ہے تو نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا، میں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور اس کے شر سے پناہ بچھڑتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

۲۴۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ، ابْنِ رِبْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرْتِے ہيں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۴۰) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۴۰۲ کتاب اللباس کے شروع میں اور ترمذی نے حدیث ۴۶۷ کتاب اللباس ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً احمد نے مسند ۳/۵۰۰ ابن حبان نے حدیث ۴۴۲ میں صحیح کہا ہے حاکم نے ۱۹۲/۴ ذہبی نے انکی موافقت کی ہے دیکھئے جامع الاصول حدیث ۲۳۰۵ اور صحیح الجامع حدیث ۴۵۴۰ ریاض الصالحین حدیث ۸۲۰



نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنے پھر یہ عار  
کمرے تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے  
جاتے ہیں۔ دُعاء: اللہ کا شکر ہے  
جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری  
محنت اور قوت کے بغیر مجھے نصیب فرمایا،

۲۷۲۔ ابو امامہ بیان کرتے ہیں عمرؓ  
نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دُعا پڑھی اللہ کا  
شکر ہے جس نے مجھ کو وہ کپڑا پہنایا  
جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں،  
اور اپنی زندگی میں اسے زیب تن  
کرتا ہوں۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ  
فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یہ  
دُعا پڑھے اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَ  
رَزَقَنِيهِ، مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي  
وَلَا قُوَّةٍ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۷۲۔ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ، قَالَ:  
لَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا  
جَدِيدًا فَقَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي عَوْرَتِي،  
وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ  
قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ: "مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا  
فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي

(۲۷۱)، ابوداؤد نے حدیث ۴۰۲۳ کتاب اللباس کے شروع میں اور حاکم نے مستدرک ۱۹۴/۲

اسکی اسناد حسن ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے کہا ہے، البانی نے اراء المغیلیل حدیث

۱۹۸۹ میں ذکر کی ہے۔ (۲۷۲) ترمذی نے حدیث ۳۵۵۵ کتاب الدعوات باب

ما اصر من استغفر ابن ماجہ نے حدیث ۳۵۵۷ کتاب اللباس باب ما يقول اذا

لبس ثوبا جدیداً، اس کی اسناد میں ابوالعلاء شامی مجہول ہے حافظ تقریب لکھتے ہیں

اصبح بن زید صدوق و مکر اس میں غریب ہے ضعیف الجامع حدیث ۵۸۳۹،

وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر  
چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اسے  
زیب تن کرتا ہوں پھر جو پرانا کپڑا  
اس نے اتارا ہوا اسے صدقہ کر دے  
تو وہ اللہ کی حفاظت اور اس کی  
حمایت میں بسے زندگی میں اور مر نیچے  
بعد بھی، دوبار آپ نے فرمایا۔

مَا أُوْرِي بِهِ عَوْرَتِي، وَاتَّجَمَلُ بِهِ  
فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الثَّوْبِ  
الَّذِي أَخْلَقَ وَأَلْفَى فَتَصَدَّقَ  
بِهِ كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَفِي كَنَفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي  
سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيًّا وَمَيِّتًا  
مَرَّتَيْنِ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَلَعَ ثَوْبًا بِالْغَسِيلِ

کپڑا اتارتے وقت دُعا پڑھنا (برائے غسل)

۲۷۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان آدمی  
کپڑا اتارتے وقت جب یہ دُعا  
پڑھتا ہے اللہ کے نام سے شروع

۲۷۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”سَتَرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ النَّجِيِّ وَ  
عَوْرَاتِهِ“ أَنْ يَقُولَ

(۲۷۳) اسکی اسناد میں زبیری ہے حافظ تقریب میں اسکے بارے میں لکھتے ہیں ضعیف ہے  
شیخ البانی اروا الغلیل حدیث ۵۷ میں لکھتے ہیں یہ صحیح لغیرہ ہے۔

(۲۷۴) بیہقی مجمع ۲۰۵/۱ میں لکھتے ہیں طبرانی نے اوسط میں دوسندوں سے  
اس کو ذکر کیا ہے ایک سند میں سعید بن مسعود اموی ہے بخاری وغیرہ نے اسے  
ضعیف کہا ہے ابن حبان اور ابن عدی نے اسے معتبر کہا ہے اسکے باقی راوی  
معتبر ہیں اور اسمیں زبیری بھی ہے۔

المُسْلِمُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْرَحَ  
ثِيَابَهُ: بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔

کرنا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں  
تو جنات اور انسان کے درمیان  
پروردہ ہو جاتا ہے۔

۲۴۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَتُرْمَأْثِرُ بَنِي  
آدَمَ إِنْ زَرَعَ أَحَدُهُمْ شَوْبَةً  
يَقُولُ: بِاسْمِ اللَّهِ"۔

۲۴۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کپڑا اتارتے وقت  
آدمی جب بسم اللہ کہتا ہے تو جنات  
اور انسان کے درمیان (اس وقت)  
پروردہ ہو جاتا ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ صَنَعَ الْيَدَّ مَعْرُوفًا حَسَنَ سُلُوكٍ كَرْنِ وَالِے كَے حَقِّ مِیں دُعَا

۲۴۵۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَنَعَ الْيَدَّ  
مَعْرُوفًا فَقَالَ لِفَاءِ عِلْمٍ:  
جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَتَبَكَّمَ  
فِي الشَّنَاءِ"۔

۲۴۵۔ اُسامہ بن زید بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس کسی نے اچھا سلوک کر نیوالے  
کو یہ دعا دی کہ اللہ آیکو جزاء خیر  
دے تو اُس نے پوری تعریف اور  
اس کا حق ادا کر دیا۔

(۲۴۴) اس کا حاشیہ گزشتہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۴۵) ترمذی نے حدیث ۲۰۳۶ کتاب البر والصلة باب ما جاء في المتبوع  
بما لم يعط، اور یہ حدیث صحیح ہے البانی بھی صحیح الجامع حدیث ۶۲۴۲ میں صحیح کہتے ہیں

## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يَهْدِي إِلَى هِدَايَةٍ

ہدیہ دینے والے کے حق میں دعا کرنی چاہیے

۲۴۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَ  
أَبِي بِخَيْرِ زَوْجَةٍ، فَصَنَعْتُ، ثُمَّ  
أَمَرَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ  
وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ، فَقَالَ مَاذَا  
مَعَكَ يَا جَابِرُ، أَلْحَمْدُ ذَا؟  
قَالَ جَابِرُ: قُلْتُ لَا فَأَتَيْتُ  
أَبِي، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، هَلْ  
رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ  
سَمِعْتَهُ يَقُولُ شَيْئًا؟ قُلْتُ  
نَعَمْ، قَالَ لِي: مَاذَا مَعَكَ يَا  
جَابِرُ، أَلْحَمْدُ ذَا؟ قَالَ  
لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۴۶۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے کھایا تیار کرایا پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، آپ گھر میں تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا، جابر تمہارے پاس کیا ہے کیا گوشت ہے؟ میں نے عرض کیا جی نہیں، پھر میں اپنے والد کے پاس آیا، میرے والد نے پوچھا، بیٹا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ سے ملاقات ہوئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! والد نے پوچھا کہ آپ نے کچھ فرمایا میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا

(۲۴۶)، بیہمی مجمع ۳۱۴/۹ میں لکھتے ہیں اسے بزار نے روایت کیا ہے، اسے براوی معتبر ہیں، السانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۴۶۲ میں کہتے ہیں کہ اسے ابویعلیٰ نے ق ۱۱۶/۱ اور حاکم نے ۱۱۱/۴ میں روایت کیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے انکی موافقت کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَمَى اللَّحْمَ  
فَاَمَرَ بِشَاةٍ كَنَافِدٍ بِحَثٍّ  
فُتِحَ اَمْرُهَا فَشَوَّيْتُ، ثُمَّ  
اَمَرَنِي فَاَنْتَيْتُ بِهَا السَّيِّئَ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
مَاذَا مَعَكَ يَا جَابِرُ؟ فَخَبَرْتُهُ  
فَقَالَ: "جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ  
عَنْ خَيْرٍ اَلَا سَيِّمَ عَبْدُ اللّٰهِ  
ابْنُ عَمْرٍو ابْنِ حَرَامٍ وَسَعْدُ  
ابْنِ عُبَادَةَ،  
آپ نے دعادی کہ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو اور خاص  
طور سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادہ کو جزائے خیر دے،

## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يُسْتَقْرَضُ مِنْهُ قَرْضًا

جس سے قرض لیا جائے اسکے حق میں دُعا

۲۷۷۔ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ  
اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ  
اَبِي رُبَيْعَةَ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ  
۲۷۷۔ عبد اللہ بن ابی ربیعہ اپنے  
دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار

(۲۷۷) نسائی نے ۳۱۲/۷ کتاب البیوع باب الاستقراض (ابن ماجہ نے حدیث ۲۲۲۲  
کتاب الصدقات باب حسن القضا اور احمد نے سند ۳۶/۴ میں روایت کیا ہے،  
یہ حدیث صحیح ہے البانی نے صحیح الجامع حدیث ۲۳۴۹ میں صحیح لکھا ہے۔

جَدَّه، قَالَ: اسْتَقْرِضْ مِنْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ قَدْ قَعَهُ إِلَى، وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْآدَاءُ،

قرضہ لیا، جب آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھے مال لوٹا دیا، اور یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال بچوں میں اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔

ہدیہ دینے اور لینے والے دونوں ایک دوسرے کو دے دیں،

۲۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَقَالَ أَقْبِئِهَا قَالَتْ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَ الْخَادِمُ تَقُولُ: مَاذَا قَالُوا قَالَ: يَقُولُ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ تَقُولُ عَائِشَةُ: وَفِيَهُمْ أَتَتْهُ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ - اللَّهُ تَعَالَى

۲۷۸- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ کے طور پر دی گئی، آپ نے فرمایا اسے تقسیم کر دو، جب خادم تقسیم کر کے واپس آیا تو عائشہ نے خادم سے پوچھا کہ لوگوں نے کیا کہا، خادم نے کہا وہ دعا دیتے تھے، بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ - اللہ تم میں برکت فرمائے۔ ام المؤمنین نے فرمایا اللہ تعالیٰ انھیں بھی برکت عطا فرمائے۔ مزید فرمایا کہ ہم نے بھی انھیں وہی دعا دی جو انھوں نے ہمیں دی، ہدیہ دینے کا اجر و ثواب ہمارے لئے الگ باقی رہا۔

(۲۷۸) اسکی اسناد حسن ہے یحییٰ القطب الطیب بن قیوم رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث ۲۳۷،

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اتَى بِبَاكُورَةِ الْفَالِكَةِ

نیا پھل دیکھ کر برکت کی دعا کرنی چاہئے اور پہلے چھوٹے بچے کو دینا چاہئے

۲۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا سَمَوْا أَوَّلَ الشَّعْرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَعْرَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدَائِنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ إِنَّ أَسْمَاءَ ابْنَتَكَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَأَى عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَرَأَتْ دُعَاكَ لِمَكَّةَ، وَأَنَا أَذْعُوكَ لِمَدِينَتِكَ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ مَلَكَةٌ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَدٍ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الشَّعْرَ"

۲۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگ جب نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ اسے لے کر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما، ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع اور مدینہ (خور و نوش کی چیزوں) میں برکت فرما، بیشک ابراہیمؑ تیرے بندے دوست اور نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انھوں نے مکہ مکرمہ کے لئے تجھ سے خیر و برکت کی دعا کی، اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لئے ویسی ہی دعا کرتا ہوں جیسی انھوں

(۲۴۹) مسلم نے حدیث ۲۸۸۸ کتاب الطبایب المرض والرتقی میں روایت کیا ہے

نے مکہ کے لئے کی تھی بلکہ اس سے بھی دو گنی (یعنی مدینہ میں مکہ سے دو گنی برکت عطا فرما) پھر جو چھوٹا بچہ آپ کے پاس ہوتا اس کو وہ پھل کھانیکے لئے عنایت فرماتے۔

۲۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الشَّعْرَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ، ثُمَّ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ ارْتِنَا أَوْكَةً فَأَرِنَا أُخْرَى" ثُمَّ يُعْطِيهِ مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصَّبِيَّانِ  
 بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو آپ اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر اسے لگاتے پھر جو چھوٹا بچہ آپ کے پاس ہوتا اس کو وہ پھل کھانے کے لئے دیدیتے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ أَمَّا طَاعَنُ الْأَذَى

جو کسی کے جسم سے تنکا مٹی وغیرہ صاف کرے اسے عادی چاہئے

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، مُؤَلَّى عَبْدِ اللَّهِ - ابو ایوب انصاری بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ

(۲۸۰) یونس بن یزید ضعیف ہے اور عبد الرحمن بن یحییٰ غدری مجہول ہے جیسا کہ ذہبی میزان ۲/۵۹۷ میں لکھتے ہیں عبد الرحمن بن منصور حارثی کے بارے میں دارقطنی وغیرہ کہتے ہیں، "لیس بقوی" اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔ (۲۸۱) اسکی اسناد میں عثمان بن فائد ضعیف ہے۔



صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک  
میں کوئی تنکا وغیرہ دیکھا تو اسے  
ہٹا دیا صاف کر دیا تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ  
دعا دی اے ابو ایوب! اللہ تعالیٰ  
تم سے بھی تمہاری نامرغوب و  
ناگوار چیزوں کو دور فرما دے۔

ابْنِ عَبَّادٍ وَقَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ  
ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ  
أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّهُ تَنَاولَ مِنْ لَحْمَةٍ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَى  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَسَحَ اللَّهُ عَنْكَ  
يَا أَبَا أَيُّوبَ مَا تَكْرَهُ"۔

۲۸۲۔ سعید بن مسیبؒ بیان  
کرتے ہیں کہ ابو ایوب انصاریؓ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کوئی چیز مثلاً تنکا یا مٹی وغیرہ  
صاف کی تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انھیں یہ دعا دی اے  
ابو ایوب! تمہیں کوئی برائی نہ پہنچے  
تمہیں کوئی برائی نہ ملے۔

۲۸۲۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ  
أَخَذَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ  
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
"لَا يَكُنْ بِكَ الشُّؤْمُ يَا أَبَا  
أَيُّوبَ لَا يَكُنْ بِكَ الشُّؤْمُ"۔

۲۸۳۔ عبد اللہ بن یحییٰ الباہلی

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ

(۲۸۲) اس کی اسناد میں ہلال بن محمد بن سلیمؒ راہی ضعیف ہے دیکھئے

تخریج الکلم الطیب حدیث ۲۳۹، البانی

(۲۸۳) البانی تخریج الکلم الطیب حدیث ۲۴۰ لکھتے ہیں یہ حدیث

موقوف ہے اور اس کی اسناد اچھی ہے۔

بیان کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے  
کسی آدمی کی ڈاڑھی سے یا سر  
سے کوتنکا وغیرہ صاف کیا تو اس  
آدمی نے دُعا ردی کہ اللہ آپ  
سے بُرائی دُور فرما دے، عمرؓ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اسلام  
لانے کے وقت سے ہی ہم سے  
برائی کو دُور کر دیا ہے بلکہ جب  
تمہارے جسم سے کوئی تنکا، مٹی

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ  
الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ  
عَنْ رَحِيَّةَ رَجُلٍ أَوْ رَأْسِهِ  
شَيْئًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: صَرَفَ  
اللَّهُ عَنْكَ الشُّوءَ، فَقَالَ عُمَرُ  
”صَرَفَ اللَّهُ عَنَّا الشُّوءَ مُنْذُ  
أَسْلَمْنَا، وَلَكِنْ إِذَا أُخِذَ  
عَنْكَ شَيْءٌ فَقُلْ: أَخَذْتُ  
يَدَ الْخَيْرِ“

یا اور کوئی چیز صاف کیجائے تو یہ دعا دیا کرو تمہارے ہاتھوں نے  
بھلائی حاصل کی۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَقَعَتْ كِبِيرَةٌ أَوْ هَاجَتْ رِيحٌ مُظْلِمَةٌ

جب کوئی بڑی مشکل پیش آجائے یا اندھیری آندھی آجائے تو کیا پڑھے،  
۲۸۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ۲۸۴۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

(۲۸۴) حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند بہت کمزور ہے  
اس میں محمد بن زاذان ضعیف ہے اور اسکے استاد عنبستہ بن عبد الرحمن  
متروک ہیں اسے ابن سنی نے عمرو بن عثمان کی سند سے ذکر کیا ہے، ذہبی  
نے یہ حدیث میزان میں محمد بن زاذان کی مناکیر میں ذکر کی ہے السبانی  
ضعیف الجامع حدیث نمبر ۸۲۸ میں لکھتے ہیں ۱۴۱ حدیث موضوع ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
 ”إِذَا وَقَعَتْ كَبِيرَةٌ أَوْ حَاجَتْ رِيحٌ مُظْلِمَةٌ فَعَلَيْكُمْ بِاللَّكِيظِ فَإِنَّهُ يُجْلِي الْعُجَا حَ الْاَسْوَدَ“  
 کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بڑی مشکل پیش آجائے یا اندھیری آندھی آجائے تو اس موقع پر تکبیر اللہ اکبر کہنا چاہیے اس سے وہ مشکل او اندھیری دور ہو جائے گی۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قُضِيَ لَهُ حَاجَةٌ

اچھا کام کرنے والے کو دعا دینا

۲۸۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : حَلَبَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ”اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ“ فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ ،  
 ۲۸۵۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک آدمی نے دودھ دوہ لیا، تو آپ نے اسکو یہ دعا دی اے اللہ اسکو اور بھی

خوبصورت بنادے چنانچہ آپ کی مبارک دعا سے اس کے تمام بال کالے اور بہت خوبصورت ہو گئے۔

## بَابُ الشَّرِّ

شرک سے بچنے کی دعا

۲۸۶۔ عَنْ حَدِيفَةَ عَنْ ۲۸۶۔ حَدِيفَةُ بْنُ الْبُخَيْرِ عَنْ

(۲۸۵) اس کے راوی معتبر ہیں۔ (۲۸۶) الباقی ضعیف الجامع حدیث

نمبر ۳۳۳ میں لکھتے ہیں اے حکیم الترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِتَّخَذَ  
 حَذِيقَةً ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَمَا أَخْبَرَهُ  
 اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: "الشِّرْكُ اخْفَى فِيكُمْ  
 مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ، قَالَ:  
 قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلِ  
 الشِّرْكُ اِلَّا مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِ  
 اللَّهِ؟ اَوْ مَا دَعَى مَعَ اللَّهِ؟  
 قَالَ: تَحَلَّكَ اُمْلَكَ يَا صِدِّيقُ  
 الشِّرْكُ اخْفَى فِيكُمْ مِنْ  
 دَبِيبِ النَّمْلِ، اَلَا اخْبَرُكَ  
 بِقَوْلٍ يَذْهَبُ صَغَارُهُ وَكِبَارُهُ  
 اَوْ صَغِيرُهُ وَكَبِيرُهُ، قَالَ:  
 قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
 قَالَ: تَقُولُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ  
 اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ،  
 وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ،  
 وَالشِّرْكُ (اَيِ الْخَفِيُّ) اَنْ تَقُولَ

کرتے ہیں یا تو حذیفہ خود نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں یا ابو بکر  
 نے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث  
 بیان کی آپ نے فرمایا شرک چیونٹی  
 کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے ہم نے  
 عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ  
 کے سوا کسی کی عبادت کرنا یا اللہ  
 کے ساتھ کسی کی عبادت کرنا یہ تو  
 شرک ہے، کیا اسکے علاوہ بھی کوئی  
 اور شرک ہے؟ آپ نے فرمایا، اے  
 صدیق! تمہاری ماں تمہیں گم پائے  
 شرک تو چیونٹی کی چال سے بھی  
 زیادہ پوشیدہ ہے کیا میں تمہیں  
 ایسی دعا نہ بتا دوں جس کے پڑھنے  
 سے چھوٹے بڑے سب گناہ دور  
 ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا، اللہ  
 کے رسول! ضرور ارشاد فرمائیے آپ  
 نے فرمایا روزانہ تین بار یہ دعا  
 پڑھا کرو، اے اللہ میں اس بات  
 سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جانستے  
 ہوئے تیرے ساتھ شرک کروں

اَعْطَانِي اللّٰهُ وَفُلَانٌ وَالسَّيِّئَاتُ | اور جس شرک کو میں نہیں جانتا اس سے تیری معافی چاہتا ہوں، اور  
لَقَتَانِي فُلَانٌ : تُوَلَّا فُلَانٌ : شرک خفی یہ ہے کہ تم کہو یہ چیز مجھ کو

اللہ نے اور فلاں شخص نے دی ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنا یہ ہے کہ انسان کہے کہ اگر فلاں اس وقت نہیں ہوتا تو فلاں مجھ کو قتل کر دیتا،

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ارَادَ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ فَتَسْبِيْهِ  
جب کوئی آدمی بات کرنیکا ارادہ کرے پھر بھول جائے تو اسے کیا کہنا چاہیے۔

۲۸۷ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَرْبٍ | ۲۸۷ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَرْبٍ  
الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ  
أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ فَتَسْبِيْهِ  
فَلْيُصَلِّ عَلَى، فَإِنَّ صَلَاتَهُ عَلَى  
خَيْرٍ مِّنْ حَدِيثِهِ، وَعَلَى  
أَنْ يَسُدَّ كُرُوْهُ"۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی بات بیان کرنا چاہے اور بھول اس بات کو بھول جائے تو اسے چاہئے کہ میرے اوپر درود بھیجے اس کا میرے اوپر درود بھیجنا اس کی بھولی ہوئی بات سے بہتر ہے اور امید ہے کہ اسے وہ بات یاد آجائے

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ بَشَّرَهُ بِبَشَارَةٍ  
جسے کوئی خوشخبری سنائی جائے تو وہ کیا کہے

۲۸۸ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ | ۲۸۸ - ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

(۲۸۷) اسی اسناد میں عثمان بن ابی حرب الباہلی ہیں اور سند میں انقطاع ہے۔

یسرے کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے بدر کے دن سختی کی پس ہم نے بھی اس کے ساتھ سختی کی تو رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی  
 عمی، عمی، عمر، عمر، یا عمیر! جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو شکست دی تو میرے باپ نے حضرت عباس کے ہاں خلاصی پائی، اسے عمر اور دیگر لوگوں نے جو کہ بنو ہاشم میں سے تھے اپنی گردنوں پر اٹھایا، عمر آواز دے لگاتے ہوئے آئے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کیلئے خوشخبری ہے آپ کے چچا عباس اللہ کے فضل سے صحیح سالم ہیں تو رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اے عمر اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت میں بھلائی ہی بشارتیں سنائے اور اللہ تعالیٰ تجھے دنیا اور آخرت میں صحیح سالم رکھے۔ مزید آپ نے فرمایا اے اللہ! عمرؓ کو عزت عطا فرما اور اس کی مدد فرما۔

الْبُسْرَا، قَالَ: شَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ بَدْرٍ فَشَدَّ دَنَا مَعَهُ، فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَمِي، عَمِي، عُمَرُ، عُمَرُ، يَا عُمَيْرُ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى تَخَلَّصَ ابْنِي إِلَى الْعَبَّاسِ فَحَمَلَهُ عُمَرُ وَأَنَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رَأْسِهِمْ، وَأَقْبَلَ عُمَرُ يَنَادِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنِي أَنْتَ الْبَشِيرُ قَدْ سَلَّمَ اللَّهُ عَمَّاكَ الْعَبَّاسُ فَكَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "بَشْرَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَسَلَّمَكَ اللَّهُ يَا عُمَرُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ اعْزِرْ عُمَرَ وَأَيَّدْهُ"

## بَابُ مَا يَقُولُ لِلذَّيِّ إِذَا قَضَىٰ لَهُ حَاجَةً

ذی یہود و نصاریٰ اگر حسن سلوک کرے تو اسے بھی دعا دینا

۲۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَقَاهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جَمَلَكَ اللَّهُ" مَا رَأَى الشَّيْءَ حَقًّا مَاتَ

۲۸۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا تو ایک یہودی نے آپ کو پانی پلایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے خوبصورت رکھے تو اس دعا کی برکت سے مرتے دم تک اس پر بڑھایا نہیں آیا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ مَا يَعْجِبُهُ

پسندیدہ بات اور اچھی آواز سے نیک شگون لینا

۲۹۰۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۰۔ کثیر بن عبد اللہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا

(۲۸۹) اسی اسناد میں سلمہ بن دروان ضعیف ہے اور بشر بن ولید کبارے ذہبی میزان ۱/۳۲۷ میں لکھتے ہیں اصحاب الحدیث نے اسکی بعض روایات کو لیا بھی ہے اور بعض کو چھوڑا بھی دیا ہے۔ (۲۹۰) سیغی مجمع ۵/۱۰۶ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا ہے ہمیں کثیر بن عبد اللہ بہت ضعیف ہے لیکن ترمذی نے اسکی حدیث کو حسن کہا ہے اس حدیث کے باقی راوی معتبر ہیں دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۷۲۶

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: يَا خَصْرَكَ | اے نرم و نازک خوبصورت، آپ نے  
قَالَ: لَبَّيْكَ أَخَذْنَا بِفَاكِكَ | فرمایا ہم نے تیرا نیک شگون (اچھی  
مِنْ فِيكَ“۔ | فال) تیرے منہ سے حاصل کر لی۔

۲۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عَنْهُ أَنَّ الْمَسِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ | بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
وَسَلَّمَ، سَمِعَ صَوْتًا يُعْجِبُهُ | نے ایک آواز سنی جو آپ کو پسند  
فَقَالَ: أَخَذْنَا فَاكَكَ مِنْ | آئی تو آپ نے فرمایا ہم نے تیرا نیک  
فِيكَ“۔ | شگون تیرے منہ سے حاصل کر لیا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَطَيَّرَ مِنْ شَيْءٍ

بد شگونی سے بچنا اور اچھا شگون لینا چاہیے

۲۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو | عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۹۱) شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۴۶۷ میں اسے حدیث صحیح لکھتے ہیں ابوداؤد نے  
حدیث ۳۹۱۷ احمد نے ۳۸۸۲/۲ ابن سنی نے حدیث ۲۹۱۷ جوہری نے ق ۳۸/۱ وہیب  
عن سہیل بن ابی صالح عن رجل عن ابی ہریرۃ یہ سند صحیح ہے اگر آدمی کا نام لے لیا جاتا لیکن  
ابو الشیخ نے اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۷۰ میں اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر  
کیا ہے۔ وہیب والی سند میں اس شخص کا نام ذکر کیا ہے انکے الدابہ صالح ہیں  
یہ معتبر ہیں اور بخاری و مسلم کے ادویوں میں ہیں الحمد للہ اس طرح یہ حدیث صحیح ہے  
(۲۹۲) یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ابن وہیب کا سماع ابن لہیعہ سے صحیح ہے۔ مزید  
تفصیل کے لئے الاحادیث الصحیحہ البانی حدیث نمبر ۱۰۶ ملاحظہ کریں۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَرْجَعْتَهُ  
الطَّيْرَةَ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ  
أَشْرَكَ ، قَالُوا : وَمَا كَفَّارَةُ  
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ :  
يَقُولُ أَحَدُهُمْ : اَللَّهُمَّ لَا  
طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا  
خَيْرُكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ،

بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔

۲۹۳۔ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ  
الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
الطَّيْرَةِ فَقَالَ : أَصَدِّقُهَا  
الْقَالَ ، وَلَا تُرَدُّ مُسْلِمًا ،  
وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنَ الطَّيْرِ شَيْئًا  
تَكْرَهُونَهُ ، فَقُولُوا : اَللَّهُمَّ  
لَا يَأْتِي بِأَلْحَسَنَاتٍ إِلَّا أَنْتَ  
وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ

(۲۹۳) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۷۱۹ کتاب الطب باب فی الطیقة اسکی اسناد ضعیف ہے  
عروہ بن عامر کے متعلق حافظ تقریب میں لکھتے ہیں یہ معاملہ مختلف فیہ ہے کہ انھیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے یا نہیں ۔ ابن حبان نے انھیں معتبر تابعین میں  
ذکر کیا ہے ۔ تخریج الکلم الطیب البانی حدیث نمبر ۲۵۲ ۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ - اور تیرے سوا کوئی بُرائی دُور نہیں

کرتا اور تیرے مدد کے بغیر ہمیں نہ

بھلائی کی طاقت نہ بُرائی سے باز رہنے کی ہمت ہے۔

شرح : اچھے شگون اور بُرے شگون کے بارے میں کچھ عرض،

بُرے شگون کے بارے میں یہ بات واضح ہے کہ اکثر کچھ عقیدے

کمزور ایمان اور جاہل قسم کے لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مثلاً

کوئی آدمی کسی کام سے گھر سے نکلے اور بتی یا اور کوئی جانور اس کے

آگے سے گزر جائے تو ضعیف الاعتقاد لوگ سوچتے ہیں کہ اب

اس کام میں کامیابی نہیں ہوگی لہذا واپس ہو جانا چاہیے۔

مگر صاحب ایمان موجدان باتوں سے اپنے کام کاج اور

ارادوں کو ترک نہیں کرتا کیونکہ اس کا تو یہ یقین ہوتا ہے کہ کامیابی

اور ناکامی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بلی یا کوئی اور جانور بچا رکھا

بجائے سکتا ہے وہ مسلمان تو اللہ ہی پر کامل توکل اور اعتماد رکھتا ہے،

اب اس کے آگے سے چاہے بلی گزرے یا کوئی پیچھے سے اسے آواز

دے یا کوئی شخص بھی راستہ میں اسے ملے وہ ان باتوں سے

بے پروا ہو کر اللہ کی جناب میں نیک تمناؤں کے ساتھ اپنی منزل کی

طرف گامزن رہتا ہے۔

اچھا شگون اور نیک فال :

حدیث کے یہ الفاظ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا

شگون اور فال لینی چاہئے، اسی طرح مسند احمد اور ابن حبان نے یک

حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فال کو پسند فرماتے تھے،

ان احادیث کو پڑھ کر شاید کسی کی رگ پھڑکے کہ چلو ایک مسئلہ تو حل  
ہوا خواہ مخواہ بعض لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ فال یہ ہے اور  
فال وہ ہے ایسے لوگوں کے لئے عرض ہے کہ حدیث کے الفاظ کو بغور  
پڑھیں اور دیکھیں کہ کس فال کو پسند فرمایا ہے؟ اور آپؐ نے فال  
کی کیا تعریف کی ہے۔ آپؐ سے جب پوچھا گیا ”مَا الْفَالُ“، فال  
کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ يَسْمَعُهَا الرَّجُلُ، فال  
اس اچھے کلمہ کو کہتے ہیں جسے آدمی سُنتا ہے۔ اس کو آپؐ اس مثال  
سے بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک آدمی کسی کام کو گھر سے نکلا، راستے  
میں اتفاق سے کسی ملنے والے نے کہا، اللہ خیر کرے گا یا اللہ تمہیں کامیاب  
کرے گا تو یہ جملہ اچھا اور پسندیدہ ہے۔ ایسے ہی کتب حدیث میں  
بعض واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً سفر و ہجرت میں کہیں کسی کے اونٹ  
چرتے ہوئے دیکھے تو پوچھا کس کے ہیں؟ بتایا گیا بنو سلم کے ہیں تو اس  
جملے سے آپؐ نے سلامتی اور کسی کے نام مسعود سے آپؐ نے سعادت  
کا معنی لیا، آپؐ جب کسی جگہ ٹھہرنا چاہتے اور اس جگہ کا نام اچھا نہیں  
ہوتا تو حیرۃ النور پر نا پسندیدگی کے آثار نمایاں ہوتے، اور اگر اس کا  
نام ایسا ہوتا جس کے معنی خوشی، مبارکی یا کامیابی وغیرہ کے ہوتے  
تو آپؐ پر مسرت کے آثار ظاہر ہوتے، اسی طرح اگر کسی آدمی کا  
نام ایسا ہوتا جس کے معنی لڑائی جھگڑے وغیرہ کے ہوتے تو اس کو  
اپنا کوئی کام سپرد نہیں کرتے بلکہ اپنا کام اس آدمی سے لینا پسند کرتا  
جس کے نام میں کامیابی، عیش و مسرت و خوشی کے معنی نکلتے ہوں۔  
ایسے ہی دیگر واقعات کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو یہی نتیجہ اخذ کیا

جاسکتا ہے کہ آپ نے چلتے ہوئے سر راہ ملنے والے کی زبان سے نکلے ہوئے اچھے کلمات اور جملوں کو ----- اچھے مطالب اور معنی پر غمول کیا اور پسند فرمایا مگر ہمارے ہاں برصغیر کے ممالک اور خصوصاً پاکستان میں لفظ فال کا جو مطلب اور مفہوم لیا جاتا ہے اس کا ان احادیث اور ان واقعات سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں بلکہ موجودہ فال نیکالنے کا جو طریقہ اور انداز بعض دین و دنیا کے لٹیروں نے عوام الناس کے دین کو بگاڑنے اور ان کی دولت لوٹنے کے لئے ایجاد کیا ہوا ہے۔ مثلاً

کسی کی چوری ہو جائے تو دوست احباب اسے دلا سہ دینے اور اس کی دلجوئی کرنے آتے ہیں اور جاتے ہوئے یہ مشورہ بھی دیتے ہیں کہ بھئی فلاں جاگہ ماہر علم نجوم اور فال نکالنے والا ہے اس کے پاس جادوہ آپ کو بتا دیگا کہ تمہاری چوری کس نے کی ہے لیجئے اب کہئے کہ اس فال نکالنے والے کو پولیس مین کہیں یا خدا سمجھیں۔

کوئی ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس کا مقدر کھول دے اور وہ راتوں رات دولت مند ہو جائے، اس کی شادی اس کی مرضی کے مطابق ہو جائے، جرم کیا ہے مگر مقدمے میں باعتراف بری ہو جائے۔ جب کچھ بنتا نظر نہ آیا تو لب سڑک ماہر دست شناس، ماہر علم نجوم، جو چاہو سو پوچھو، محبوب آپ کے قدموں میں، ہاتھ کی لکیریں بولتی ہیں، پروفیسر عامل کامل اور اسی طرح کے درجنوں چھوٹے بڑے بورڈ بینر اور کتبے لگے ہوئے دیکھ اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیا یا بالفاظ دیگر اسے علیم و قدیر خدا بنا دیا۔

ایک اندازہ یہ بھی ہے کہ شہروں خصوصاً دیہاتوں میں ایک خاص بہروپ لئے کچھ عورتیں پھرتی رہتی ہیں اور کسی بڑے صحن والے گھر میں ڈیرہ ڈال لیتی ہیں۔ بچاری سیدھی سادھی عورتیں اسکے گرد بیٹھ جاتی ہیں وہ باری باری سے ان کا ہاتھ دیکھتی ہے، ان کی قسمت کا حال بیان کرتی ہے اور اپنی باتوں سے انھیں بخود کر دیتی ہے پھر ٹری چالاکی سے ہاتھ کی صفائی دکھا کر ان کے گھر کا صفایا کر جاتی ہے ایسے واقعات سننے میں اکثر آتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ مذکورہ طریقے سے چوری ہو گئی۔ بھلا ان عیارانہ چالوں کا فال سے کیا تعلق ہے۔ دراصل یہ مکار عناصر کی سازش ہے کہ دینی و دنیوی اعتبار سے غلط کاموں کو جاذب نظر اور دلکش بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو دونوں ہاتھوں سے ٹوٹ رہے ہیں مسلمانوں کو ان سب لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ ان سے متاع دنیا اور دولت ایمان دونوں کا نقصان ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْحَرِيقَ

آگ بجھانے کا طریقہ

۲۹۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا  
فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ“

۲۹۴۔ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم  
آگ لگی ہوئی دیکھو تو اللہ اکبر کہو  
کیونکہ اللہ اکبر کہنا آگ بجھا دیتا ہے،

شرح : مولانا عبد الرحمن محدث غازی پوری اپنی کتاب خیال الدعوات ص ۷۲ پر لکھتے ہیں تجربہ سبکی شہادت دینا ہے یعنی اگر کہیں آگ لگ جائے اور اس موقع پر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا جائے تو اللہ کے حکم سے آگ بجھ جاتی ہے

۲۹۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا  
فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ“

۲۹۵۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ  
سے اور وہ اپنے دادا سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم نے فرمایا جب تم آگ  
دیکھو تو اللہ اکبر کہو، بیشک تکبیر  
آگ کو بجھا دیتی ہے۔

۲۹۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا  
فَإِنَّ التَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ“ كَذَا قَالَ،

۲۹۶۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ  
سے اور وہ اپنے دادا سے روایت  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم نے فرمایا جب تم آگ  
دیکھو تو اللہ اکبر کہو بے شک تکبیر  
آگ کو بجھا دیتی ہے۔

۲۹۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ | ۲۹۷۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے

(۲۹۳ تا ۲۹۷) ان چاروں حدیثوں کی سند میں قاسم بن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم عمری ہے جو کہ متروک ہے ان احادیث کے تمام طرق بہت کمزور ہیں دیکھئے تخریج الکلم الطیب البانی حدیث ۲۲۱ البویعلی نے اپنی مسند اور طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہؓ سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور ان کی سند میں ایک ایسا ہی کا نام نہیں لیا گیا۔ نزل الابراص ص ۳۷۷

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْخُرْدَيْنِ فَلَا تَزُولَا فَإِنَّ الشَّكْبِيرَ يُطْفِئُهُ ۖ

اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو بیشک تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

### آندھی کی دعائیں

۲۹۸۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فِيهَا شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَقُولُوا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ ، وَشَرِّ مَا فِيْهَا ، وَشَرِّ مَا اَمْرَتْ بِهِ ،

۲۹۸۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو برا نہ کہو، اگر تم ایسی ہوا دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو یہ دعا پڑھو اے ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور ان چیزوں کی بھلائی جو اس ہوا میں ہیں اور

(۲۹۸) بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۱۹۷۱ احمد نے مسند ۱۲۳/۵ ترمذی نے حلیث نمبر ۲۵۳ کتاب الفتن باب الجار فی ہنئی عن سب الراح اسمیں ایک لڑکی حبیب بن ابی ثابت معتبر اور جلیل القدر فقیہ ہیں لیکن ارسال اور ترمذی نے کافی کرتے ہیں لیکن حدیث کے دوسرے شواہد بھی موجود ہیں اور حدیث میں مضبوطی آگئی ہے اسلئے ترمذی نے حدیث حسن صحیح کہا ہے، اس باب میں مزید ابو ہریرہ، ام المؤمنین عائشہ، عثمان بن ابی العاص، انس، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیثیں بھی موجود ہیں لہذا یہ حدیث صحیح ہے، ابیانی صحیح الجامع حدیث ۱۹۲ میں صحیح لکھتے ہیں۔

ان چیزوں کی بھلائی جن کا حکم اس ہوا کو دیا گیا ہے خیر نامکنتے ہیں اور اس ہوا کی برائی سے اور ان چیزوں کی برائی سے جو اس ہوا میں ہیں اور ان چیزوں کی برائی سے جن کا حکم اس ہوا کو دیا گیا ہے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ (مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ) قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (رَفَعَهُ) كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الرِّيحُ يَقُولُ "لَفَحَاءٌ لَا عَفِيمًا"

۲۹۹۔ سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب تیز ہوائیں چلتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے، اے اللہ! یہ ہوا ساتھ خیریت کے، بارش برسانے والی ہو نقصان دینے والی نہ ہو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَبَّتِ (الرِّيحُ) الشَّمَالُ

جب شمال کی سمت سے ہوا چلے

۳۰۰۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ | ۳۰۰۔ عثمان بن ابی العاص بیان

(۲۹۹) حافظ ابن حجر تخریج الاذکار (۴/۲۹۵ الفتوحات) میں لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے الادب المفرد حدیث ۷۱۸ ابن حبان نے اپنی صحیح اور ابن ابی نعیم نے بھی بروایت ابویعلیٰ اور طبرانی نے معجم وسط اور حاکم نے ۲۸۶/۴ مغیرہ سے روایت کیا ہے تو یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ البانی نے صحیح الجامع حدیث ۴۵۴۶ میں ذکر کیا ہے۔ (۳۰۰) سیٹھی مجمع ۱۰/۱۳۵ میں کہتے ہیں اسکو بزار نے روایت کیا ہے اسمیں عبدالرحمن بن اسحاق ابوشیبہ ضعیف ہے۔



عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ الشَّمَالُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ مِنْ شَرِّ مَا أَرْسَلْتَ فِيهَا - کرتے ہیں جب شمال کی طرف سے تیز ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اُن چیزوں کی برائی سے جن کے ساتھ یہ ہوا بھیجی گئی ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى غُبَارًا فِي السَّمَاءِ أَوْ رِيحًا

جب آسمان پر گرد و غبار یا آندھی دیکھے

۳۰۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا غُبَارًا أَوْ رِيحًا اسْتَقْبَلَهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ وَإِنْ كَانَ فِي الصَّلَاةِ تَعَوَّذَ مِنْ شَرِّهِ - اُمّ المؤمنین عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان (فضاء) میں گرد و غبار اٹھتا ہوا دیکھتے یا ہوائیں چلتی دیکھتے تو آپ جہاں بھی ہوتے قبلہ رخ ہو جاتے اگرچہ نماز میں بھی ہوتے اللہ سے اس آندھی کے شر سے پناہ چاہتے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا

جب بادل (گھٹائیں) آتے ہوئے دیکھے

۳۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۳۰۲۔ ام المؤمنین عائشہ

(۳۰۱) اسکی سند میں یحییٰ بن طلحہ، یزید بن ابی نعیم، (تہذیب التہذیب: ۱۱: ۲۳۳)

حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنَ الْأَفَاقِ ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ .  
 کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے کسی کنارے سے جب ابر کو آتا دیکھتے تو آپ جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں بھی ہوتے پھر ابر کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھتے : اے اللہ ! میں ان چیزوں کی برائی سے جن کے ساتھ یہ ابر بھیجا گیا ہے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقُ

بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت

۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَطَرٍ أَنَّهُ | ۳۳ - سلم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں

(۳۲) ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۸۹ کتاب الدعاء باب ما يدعو به الرجل اذا رأى سحابا المطر اسکے راوی معتبر ہیں ۔ (۳۳) ترمذی نے حدیث ۳۴۴۶ کتاب الدعوات باب ما يقول اذا سمع الرعد بخاری نے ادب المفرد حدیث ۷۲۱ ، نسائی نے عمل اليوم والليلة حدیث ۹۲۷ ، حاکم نے ۲۸۶/۴ ، حاکم کہتے ہیں صحیح الاسناد ہے ، ذہبی نے بھی موافقت کی ہے اسکی سند میں راوی ابو مطر شیخ الحجاج بن ارطاة مجہول ہے اسلئے ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے ، نووی نے اذکار حدیث ۵۵۲ میں ضعیف لکھا ہے ابن عساکر فتوح ۲۸۴/۴ میں لکھتے ہیں حافظ ابن حجر نے نووی پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے اس حدیث کو احمد بخاری (ادب المفرد) ترمذی نسائی اور حاکم نے مختلف طرق سے روایت کیا ہے اور ترجیح ہے شیخ نووی پر کہ انھوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے لیکن شیخ البانی نے ضعیف الجامع حدیث ۴۴۲۸ اور تخریج حکم الطیب حدیث ۱۵۸ میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل  
کی گرج اور کڑکنے کی آواز سنتے تو  
یہ دعا فرماتے، اے اللہ! ہمیں  
اپنے غضب و غصہ سے نہ مار لو  
اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک  
نہ کیجیو، اور ہمیں اس سے پہلے  
عافیت دیدے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ

## بارش کے وقت دُعا

۳۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے یا اللہ! خوب زور کی نفع دینے والی بارش برس ادا ہے۔

(۳۰۴) ابن ماجہ حدیث ۳۸۹ کتاب الدعاء باب ما یدعو بہ الرجل اذا رأى سحابة  
 احمد نے سند ۶/۱۹۰، نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۹۱۷ اسکی اسناد  
 صحیح ہے دیکھئے ”الفتح“ ۲/۵۹۱ ط السلفیہ (۳۵۵) ابن سنی کی سند میں صالح  
 بن محمد بن زائد ضعیف ہے لیکو یہ حدیث انس بن جابرؓ نو اس ابن سمعان بن عبد اللہ  
 بن عمرو نعیم بن ہمار کی سند سے بھی مذکور ہے اسلئے یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے  
 صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۲/۲۹۸۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

آسمان کی طرف جب دیکھے

۳۰۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا قَالَ: "يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ" ۳۰۵۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا تو یہ دعا پڑھی ۲۷ سے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف قائم رکھو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمٌ شَدِيدَ الْحَرِّ أَوْ شَدِيدَ الْبُرْدِ

زیادہ گرمی یا سردی والے دن

۳۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ بَعْضِهِمَا حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمٌ حَارٌّ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مَا أَشَدَّ حَرُّ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ ۳۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن گرمی ہو اُس دن آدمی یہ دعا پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آج کتنا گرمی ہے، اے اللہ تو مجھے جہنم

(۳۰۶) اس کی سند میں ابی الہیثم ضعیف ہے۔ ابی النبی مثنیٰ ۳۶۴۔

اَجْرِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ، قَالَ  
 اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَجَهَنَّمَ : اِنَّ  
 عَبْدًا مِنْ عِبَادِي اسْتَجَارَنِي  
 مِنْ حَرِّكَ، وَ اِنِّي اُشْهَدُ لِكَ  
 اَنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ، وَ اِنْ كَانَ  
 يَوْمٌ شَدِيدُ الْبُرْدِ، فَاِذَا قَالَ  
 الْعَبْدُ : لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ، مَا  
 اَشَدَّ بُرْدَ هَذَا الْيَوْمِ، اَللَّهُمَّ  
 اَجِرْنِي مِنْ زَمْهِرِ جَهَنَّمَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَجَهَنَّمَ  
 اِنَّ عَبْدًا اَمِنَ عِبَادِي قَدْ  
 اسْتَجَارَنِي مِنْ زَمْهِرِيكَ  
 وَ اِنِّي اُشْهَدُ لِكَ اَنِّي قَدْ اَجَرْتُهُ  
 قَالُوا : وَمَا زَمْهِرُ جَهَنَّمَ  
 قَالَ : بَيْتٌ يَلْقَى فِيهِ الْكَافِرُ  
 فَيَتَمَيَّزُ مِنْ شِدَّةِ بُرْدِهَا بَعْضُهُ  
 مِنْ بَعْضٍ ۚ

کی گرمی سے بچا دے تو اللہ عزوجل  
 جہنم سے فرماتا ہے میرے بندے  
 نے تیری آگ سے میری پناہ  
 چاہی ہے اے جہنم تو گواہ رہ  
 کہ میں نے اسے جہنم سے بچالیا ہے  
 اور اگر سخت سردی والے دن  
 کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے اللہ  
 کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آج  
 کس قدر سردی ہے اے اللہ میں  
 تجھ سے جہنم کی سردی سے پناہ  
 چاہتا ہوں۔ اللہ عزوجل جہنم  
 سے فرماتا ہے میرے بندے  
 نے تیری سردی سے میری پناہ  
 چاہی ہے میں تجھے گواہ کرتا  
 ہوں کہ میں اسے پناہ دیتا  
 ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا  
 زمہر جہنم کیا ہے؟ آپ نے

فرمایا وہ جہنم میں ایک گھر ہے جہاں کافر کو ڈالا جائے گا،  
 تو سردی کی شدت کی وجہ سے اس کے جسم کے حصے ٹکڑے ٹکڑے  
 ہو جائیں گے۔

۴۵۳  
 أخرجه البيهقي في الاسماء والصفات بإسناد في سنة السبع م ۱۶۶، زاد دردد البهقي في الاسماء والصفات ۱۸۸  
 و ذكره ابن رجب في تحف ص ۴۳، و ذكره السيوطي في المعجم ۱۸۸، و ذكره السيوطي في المعجم ۱۸۸، و ذكره السيوطي في المعجم ۱۸۸

کلمہ می دہی سرحد الحدیثی وافی ہر ۱۸۸ - فتح الباری لابن رجب ۴/ ۴۵۵

ابن کثیر فی الباری والفتاوی ۲۵/ ۱۶۵ و البر القاسم الجرجانی ۴۲۳ فی تاریخ جرجان ص ۴۸۶

نفسی کے وقت کیا کہا جائے

۴۰۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بَنِ حَنِيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 بَيَانِ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي قَوْلِهِ "لَا يَقُولُ أَحَدٌ كَرْتُهُ نَفْسِي، وَلَقَدْ لَقِيتُ نَفْسِي"

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُجْتَنِيًّا

نصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے

۳۸۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۔ سالم بن عبد اللہ اپنے دادا  
حضرت عمرؓ سے بیان کرتے ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۳۷) بخاری نے ۱۰/۴۶۵ کتاب الادب باب لا یقل خبیث نفسی اور مسلم نے حدیث نمبر ۲۲۵۱ باب کرہ قول الانسان، خبیث نفسی ابو داؤد نے حدیث ۴۹۷۸ کتاب الادب باب یقال خبیث نفسہ، (۳۸) ترمذی نے حدیث ۳۴۲۷ کتاب الدعاء باب ما جاء ما یقول اذا رای مبتلی۔ ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۹۲ کتاب الدعاء باب ما یدعوه الرجل اذا نظر الى اهل البلاء، یہ حدیث اپنے شواہد پر کچھ احسن کے درجے میں ہے جیسا کہ شیخ المعانی الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۶۰۲ میں رقمطراز ہیں۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَفْجُوهُ صَاحِبُ  
بَلَاءٍ فَيَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ، وَ  
فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ  
تَفْضِيلًا، إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّو  
جَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَنَّمَا  
كَانَ ۚ

جب کوئی شخص کسی کو مصیبت اور بلا  
میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے سب  
تعریف اس ذات بابرکات کیلئے ہر  
جس نے مجھے اس مصیبت و پریشانی  
سے بچایا جس میں مجھ کو مبتلا کیا ہے  
اور جس نے مجھے بہت سی مخلوق پر  
فضیلت دی تو یہ دعا پڑھنے سے  
اس کو یہ پریشانی (اور بیماری) نہیں ہوگی خواہ کچھ بھی ہو جائے (اللہ  
کے حکم سے)

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

دینی اعتبار سے اپنے سے فضل اور دنیوی اعتبار سے

اپنے سے کمتر کی طرف دیکھنا چاہیے

۳۰۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ،  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي  
رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: خَصَلْتُكَانِ مَنْ كَانَتْ

۳۰۹۔ عمرو بن شعیب کے دادا بیان  
کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس میں یہ دو (اچھی) صفات  
ہوں تو اللہ عز و جل اسے شکر اور

(۳۰۹) ترمذی نے حدیث ۲۵۱۴ کتاب صفة القيامة باب ۵۹ کی اسناد میں مثنی بن صبا  
ضعیف ہے چنانچہ شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۳۸۳۱ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاكِرًا صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِي دِينِهِ فَأَقْتَدَى بِهِ، وَنَظَرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي دِينِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا۔

صبر کر نیوالا لکھ دیتا ہے جو دینداری میں اپنے سے اچھے اور اونچے آدمی کو دیکھے اور اس کی اقتدی کرے اور دُنیوی اعتبار سے اپنے سے کمتر چھوٹے آدمی کی طرف دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے اس شخص سے بہتر رکھا ہے تو اللہ عز و جل شکر اور صبر کر نیوالا لکھ دیتا ہے،

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ هَذَرَ الْحَكَمِ

جب کبوتر کی آواز سنے

۳۱۰۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ عَلِيًّا شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَشَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ زَوْجَ حِمَارٍ وَيَذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ هَذِيرِهِ۔

۳۱۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحشت یعنی خوف کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کبوتروں کا جوڑالو اور وہ جب آواز نکالیں تو تم انکی آواز کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا۔

(۳۱۰) اس کی سند میں حسین بن علوان کلبی ہے اسکے متعلق بخاری کہتے ہیں یہ کذاب ہے، ابو حاتم، نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں متروک الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں یہ ہشام بن عروہ اور دوسروں کے نام سے حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔



## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الدِّيَكَةَ

مرغ کی اذان کے وقت

۳۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ الدِّيَكَةِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، فَادْعُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَادْعُوا إِلَيْهِ، وَإِنْ سَمِعْتُمْ هَاقَ الْحَمِيرِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا فَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَتْ"۔

۳۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اللہ سے اس کے فضل و رحمت کا سوال کرو (یعنی اَللّٰهُمَّ ارِنِيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ) کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہو) کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

## مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ صَبَاحَ الدِّيَكَةِ لَيْلًا

اگر رات کے وقت مرغ آواز نکالے

۳۱۱ (بخاری نے ۶/۶۵۱ کتاب بنی الخلق باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہ شعف الجبال، مسلم نے حدیث ۲۷۲۹ کتاب الذکر باب استحباب الدعاء عند صباح الدیكة، ابوداؤد نے حدیث ۵۱۰۲ کتاب الادب باب ما جاز فی الدیک والبهائم، ترمذی نے (باقی اگلے صفحہ پر دیکھیں)

۳۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ حِمَارٍ وَنَبَاحَ كَلْبٍ وَصَوْتَ دِيَكٍ بِاللَّيْلِ فَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنَ شَرِّ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُمْ يَكْرَهُونَ مَا لَا تَكْرَهُونَ"۔

۳۱۲۔ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو رات کے وقت گدھے کا چیخنا اور کتے کا بھونکنا اور مرغ کی آواز سنو تو شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ جو مناظر دیکھتے ہیں تم نہیں دیکھتے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْحِمَارِ

جب گدھا چیخے

۳۱۳۔ عَنْ أَبِي صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَمِعْتَ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"۔

۳۱۳۔ صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گدھا چیخے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث نمبر ۳۲۵ کتاب الدعوات باب ما يقول اذا سمع نهيق الحمار احمد نے مسند ۳/۶۷۲ و ۳۶۴ روایت کیا ہے۔

(۳۱۲) اسکی سند میں یحییٰ بن ابی سلیمان ابو صالح مدنی ہے بخاری اسکے بائیں کہتے ہیں منکر الحدیث ہے الوہام کا کہنا ہے مضطرب الحدیث اور مضطرب راوی نہیں ہے۔ (۳۱۳) ہشتمی مجمع ۱۰/۱۲۵ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے سہیل سحاق بن یحییٰ بن طلحہ ضعیف ہے لیکن شیخ البانی صحیح الجامع حدیث ۸۳۱ لکھتے ہیں حدیث صحیح ہے اور اسکی تائید میں پہلی دو حدیثیں نمبر ۳۱۲، ۳۱۳ بھی موجود ہیں۔

۳۱۴۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَسْهُقَ الْحَمَامُ حَتَّى يَرَى شَيْطَانًا ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلُّوا عَلَيْهِ ۚ

۳۱۴۔ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گدھا شیطان کو دیکھ کر ہی چیختا ہے جب تم اسکی آواز سنو تو اللہ عزوجل کا ذکر اور میرے اوپر درود بھیجو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْحَمَامُ

جب حمام میں داخل ہو

۳۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعْمَ الْمَبِيتُ يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُ الْحَمَامُ

۳۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر بہت اچھا ہے جہاں مسلمان (حوض) حمام

(۳۱۴) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گدھا شیطان کو دیکھ کر ہی چیختا ہے جب تم اسکی آواز سنو تو اللہ عزوجل کا ذکر اور میرے اوپر درود بھیجو۔

(۳۱۵) اس کی اسناد میں یحییٰ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن وہب متروک ہے اور ابو عبد اللہ بن وہب مجهول الحال ہے البتہ حمام کے سلسلے میں ایک اور حدیث ثابت ہے فرمایا ان گھروں سے بچو جنہیں حمام کہا جاتا ہے جو نہیں داخل ہو تو کپڑا پہن کر نہائے۔ اسے طبرانی نے بحیر اور حاکم نے ۲۸۸/۴ بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ مزید تخریج الکلم الطیب البانی حدیث ۲۵۳ دیکھی جاسکتی ہے۔

فَاِذَا دَخَلَهُ سَاَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ | میں نہانے کے لئے داخل ہو، وہاں  
وَاسْتَعَاذَ بِهِ مِنَ الشَّارِّ۔ | داخل ہو تو اللہ عزوجل سے جنت  
کا سوال کرے اور جہنم سے اس کی پناہ چاہے۔

۳۱۶۔ عَنْ اَبِي مُؤَيْتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ۳۱۶۔ ابو مؤئی رضی اللہ عنہ بیان  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوَّلُ مَنْ صُنِعَتْ | نے فرمایا سب سے پہلے حمات  
لَهُ الْحَمَامَاتُ وَالتَّوْرَةُ سُبْحَانَ | سلیمان بن داؤد علیہما السلام  
ابْنِ دَاوُدَ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کے لئے بنائے گئے۔ جب وہ  
فَلَمَّا دَخَلَهُ وَجَدَ غَمَةً فَقَالَ: | اس میں داخل ہوئے تو اسکی  
اَوُّهُ عَنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوُّهُ، ثُمَّ | حدت گرمی سے گھبراہٹ ہوئی  
اَوُّهُ، قَبْلَ اِلَّا يَكُوْنُ اَوُّهُ» | فرمانے لگے اللہ کے عذاب سے  
پناہ۔

مشرح : حمات سے مراد گرم پانی کے حوض ہیں پہلے زمانے  
میں بھی یہ حمات ہوا کرتے تھے اور آجکل تو بڑے ہوٹلوں اور  
کلبوں میں ان کا عام رواج ہو گیا ہے جہاں مرد و زن کا اختلاط  
ہوتا ہے یہ شرعاً ناجائز بلکہ حرام ہے۔ ہاں اگر مرد و زن کا اختلاط  
نہ ہو اور کپڑے پہن کر پُر امن جگہ پر ٹھنڈے یا گرم پانی کے حوضوں  
میں نہایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۱۶) البانی ضعیف الجامع حدیث ۳۱۴۵ میں لکھتے ہیں اسے بیہقی نے سنن اور طبرانی نے کبیر  
ابن عدی نے الکامل عقیلی نے الضعفاء میں روایت کیا ہے یہ حدیث بہت ضعیف ہے

جب اپنے بھائی سے معذرت کیجائے

۱۳۔ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَالِكٍ  
الرَّوَّاسِ، قَالَ : أَتَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ،  
أَرْضٌ عَنِّي ، فَأَعْرَضَ عَنِّي  
ثَلَاثًا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ إِنَّ  
الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَرْتَضِي  
فَيْرْضَى عَنِّي ، فَرَضِيَ عَنِّي .  
رسول ! اللہ کی قسم جب رب تبارک و تعالیٰ کو راضی کیا جا رہا ہے تو وہ راضی ہو جاتا ہے ، اب آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیے ۔ چنانچہ آپ ان سے راضی ہو گئے ۔

(۳۱۷) اس کی اسناد میں انقطاع ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ الْمُعْتَذِرُ إِلَيْهِ مِنَ الْجَوَابِ

معذرت کرنیوالے کے جواب میں

۳۱۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ فَحَمِدَ اللَّهَ ، وَاشْتَأَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : مَاذَا تَقُولُ قُرَيْشٌ قَالَ : يَقُولُونَ : ابْنُ وَائِلٍ أَخِي قَالَ : أَقُولُ : كَمَا قَالَ أَخِي يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ "لَا تَثْرِيْبُ عَلَيْنَا الْيَوْمَ يَعْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" میں بھی اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں ، جاؤ آج تم پر اللہ کی کوئی الزام (مواخذہ) نہیں لے گا۔

معاف فرمائے ، اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔

(۳۱۸) اس کی اسناد کے بارے میں حافظ تقریب میں کہتے ہیں عبد اللہ بن موبل ضعیف ہے ابانی تخریج فقہ السیقر ص ۴۱۵ میں کہتے ہیں حیثیت ضعیف ہے ابن اسحاق نے اسے روایت کیا ہے سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۷۴، غزالی نے احیاء العلوم ۳/۱۵۸ میں ابو ہریرہ کی سند سے حیثیت ذکر کی ہے اسکی تخریج میں غزالی نے کہا ہے اسے ابن الجوزی نے "الوفاء" میں ابی الدنیا کی سند سے روایت کیا ہے جو کہ ضعیف ہے غزالی نے بروایت ہبیل بن عمرو بھی ذکر کی ہے لیکن غزالی کہتے ہیں حیثیت مجھے نہیں ملی ہے

## بَابُ مُخَاطَبَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِطَيْبِ الْكَلَامِ

مسلمان بھائی سے نرمی اور محبت سے بات کرنا

۳۱۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ فِي الْجَنَّةِ عُرْقًا يُرَى بُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا، وَظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا، فَقَالَ أَتُحَرِّبُ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هِيَ لِمَنْ طَيَّبَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَفْشَى السَّلَامَ، وَصَلَّى اللَّهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا ۝

۳۱۹۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اتنے عالیشان کمرے ہوں گے کہ انکے اندر کی خوبصورتی باہر سے نظر آئے گی اور باہر کا منظر اندر سے نظر آئے گا، ایک دیہاتی نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ کن خوش نصیبوں کے لئے ہوگا آپؐ نے فرمایا جو بہت اچھی اور نرم گفتگو کرتا ہے اور کھانا کھلاتا، سلام عام کرتا ہے رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے۔

## بَابُ مُخَاطَبَةِ النَّاسِ بِطَيْبِ الْكَلَامِ

عام لوگوں سے نرم اور اچھی گفتگو کرنی چاہیے

۳۲۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ | ۳۲۰۔ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۱۹) ترمذی نے حدیث ۱۹۸۵ کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی قول المعروف میں روایت کیا ہے یہ حدیث حسن ہے احمد نے سند ۳۴۳/۵ ابی مالک شمری سے یہ حدیث روایت کی ہے شیخ البانی نے صحیح الجامع حدیث ۲۱۱۹ میں اسے حدیث حسن کہا ہے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِشْقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنَّ لَكُمْ تَجِدُوا فِيهَا كَلِمَةً طَيِّبَةً".

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کھجور صدقہ میں دیکھو اپنے آپکو آگ سے بچالو اگر یہ بھی میسر نہو تو پھر اچھی اور نرم گفتگو کرو۔

## بَابُ لِيْنِ الْكَلَامِ لِلْعَبْدِ خادم نوکر سے نرم گفتگو کرنا

۳۲۱- عَنْ أَمَامَةِ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّهُ أَكَلَهُ اللَّهُ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"

۳۲۱- ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خادمین کے بار میں

(۳۲۰) بخاری نے ۳۶۲/۱۳ کتاب التوحید باب کلام الرب عز وجل اور مزید ۲۴۴ باب قوله تعالى (وَجُودَ كَيْدٍ نَافِرَةٍ) اور ۲۴/۴ کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة قبل الرد او ۲۶ باب تصدقوا ولو بشق تمره اور ۲۳/۷ کتاب الانبياء باب في علامات النبوة اور ۱۳/۶ کتاب الادب باب طيب الكلام اور ۱۱/۳۵ کتاب الرقاق باب من نوقش الحساب عذب اور ۲۲۴ باب صفة الجنة والنار میں روایت کیا کہ مسلم نے حدیث ۱۰۱۶ کتاب الزکاۃ باب المحث علی الصدقة ولو بشق تمره - ترمذی نے حدیث ۲۴۲۷ کتاب صفة القيامة باب القيامة فی شان القصاص، احمد نے مسند ۲۵۶/۲، ۲۷۷ ابن ماجہ نے حدیث ۸۵ مقدمتہ باب فیما انکرت الجمیۃ اور حدیث ۸۴۳ کتاب الزکاۃ باب فضل الصدقة میں روایت کیا ہے۔

(۳۲۱) سبکی سند میں عبداللہ بن زحر اور علی بن یزید یہ دونوں ضعیف ہیں، صنیف الجامع حدیث ۱۲۶۱ میں شیخ البانی نے ضعیف جداً لکھا ہے مزید اسی کتاب کی حدیث ۱۳۲ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں،



اللہ سے ڈرتے رہو انھیں بیٹ بھر کر  
کھانا کھلاؤ اور اچھا کپڑا پہناؤ۔  
(پوری اجرت (تنخواہ دوم) اور ان  
سے نرم گفتگو کرو۔

أَشْبِعُوا بَطُونََهُمْ، وَاكْسُوا  
ظُهُورَهُمْ، وَارْبِتُوا لَهُمْ  
الْقَوْلَ“

## بَابُ مُخَاطَبَةِ الْخَادِمِ بِالْبُتُوَّةِ

خادم کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنا

۳۲۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں جب پردہ کی آیت  
نازل ہوئی تو میں آپ کے گھر  
میں داخل ہونے لگا جیسے پہلے  
آیا جایا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بیٹا پرے  
کے پیچھے ہی سے بات کرو۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ الْعَدَوِيُّ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ  
الْحِجَابِ حَدَّثْتُ أَدْخُلُ كَمَا  
كُنْتُ أَدْخُلُ فَقَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَاءَكَ يَا بُنَيَّ“

## بَابُ مُخَاطَبَةِ الرَّجُلِ رَبِّيبَهُ بِالْبُتُوَّةِ

سوتیلے بیٹے کو بھی بیٹا کہنا

۳۲۳۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، بیٹے میرے

۳۲۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أَدْنِ أُمِّي بُنَيَّ“

(۳۲۳) سخی اسناد میں سلم العلوی سے جبکہ بائیں کچھ گفتگو ہے دیکھیے تہذیب النہذیہ ۲/۱۳۵

فَسَوِّمَ اللّٰهَ وَكُلُّ بِسْمِيْنِكَ، | قَرِيبَ آجَاوْ، بِسْمِ اللّٰهِ كِهْ اَوْر اِپْنِے  
وَكُلُّ مِمَّا يَلِيْكَ“ | سِيّدھے ہاتھ سے اور اِپْنِے آگے  
سے کھانا کھاؤ۔

تشریح : عمر بن ابی سلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ  
اُمّ سلمہؓ کے پہلے شوہر کے صاحبزادے تھے۔

## بَابُ كَيْفِ مُعَابَةِ الرَّجُلِ لِحَاةِ

اپنے مسلمان بھائی کی تشابہت انداز سے ناراضگی کا اظہار

۳۲۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۳۲۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(۳۲۳) ابن سنی کی سند میں ابو جرحہ سعدی ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے  
عمر بن سلمہ سے نہیں سنا بلکہ جرحہ نے ایک آدمی سے اور انھوں نے عمر بن سلمہ سے  
سنا ہے نسائی نے اسی طرح روایت کیا ہے بخاری نے ۹۳۴/۹ کتاب الاطعمۃ باب القسمۃ  
علی الطعام والاکل بالیمین اور باب الاکل مما یمینہ سلم نے حدیث ۲۰۲۲ کتاب الاشربۃ باب  
آداب الطعام والشراب احکامہا، مؤطا میں ۳۴/۲ کتاب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
باب جامع ما جاء فی الطعام والشراب، ابو داؤد نے حدیث ۷۷۷ کتاب الاطعمۃ  
باب الاکل بالیمین ترمذی نے حدیث ۸۸۸ کتاب الاطعمۃ باب ما جاء فی القسمۃ  
علی الطعام ابن ماجہ نے حدیث ۳۲۶۷ ابن حبان نے حدیث ۳۳۸۸ ”موارد“  
دارمی نے حدیث ۲۲۲۵ میں روایت کیا ہے۔

(۳۲۴) بخاری ۱۰/۸۷۸ کتاب الادب باب من لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا  
ولا متفحشا سلم نے حدیث نمبر ۲۳۲۱ کتاب الفضائل ترمذی نے حدیث ۱۹۷۶  
احمد نے مسند ۲/۱۶۱، ۱۸۹، ۱۹۳، ۳۲۸، ۳۴۸ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابًا وَلَا فَحَاشًا وَلَا لَعَنًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعَاتَبَةِ وَمَالَهُ تَرَبَّتْ جَنِينُهُ ۚ

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کسی کو ڈانٹ ڈیپٹ فرماتے نہ کسی کو برا بھلا کہتے اور نہ ہی کسی پر لعنت ملامت فرماتے بلکہ ناراضگی کے وقت بس اتنا فرماتے اسے کیا ہوا ہے اسکے ہاتھ خاک آلود ہوں،

شرح :

یہ لفظ کبھی تعریف کیلئے بولا جاتا ہے اور کبھی مذمت کیلئے بولا جاتا ہے۔

## بَابُ مَدَارَاةِ النَّاسِ

لوگوں کی خاطر داری کرنا

۳۲۵: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ" جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی خاطر داری کرنا بھی صدقہ ہے۔

## بَابُ تَرْكِ مُوَاجَهَةِ الْإِنْسَانِ بِمَا يَكْرَهُ

کسی میں ناپسندیدہ چیز دیکھ کر نہ ٹو کنا

۳۲۶: عَنْ سَلَمَةَ الْعَلَوِيِّ | ۳۲۶: انس بن مالک بیان

(۳۲۵) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۲۵۹ میں کہتے ہیں حدیث ضعیفہ اس میں سہم بن اسباط ہے جو معتبر نہیں اور مسیب بن داؤد صدوق ہے مگر کثیر الخطا ہے۔

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کسی شخص میں کوئی ناپسندیدہ چیز  
دیکھتے تو آپ اسے بیان نہیں کرتے  
(تاکہ سامنے کہنے سے وہ رنجیدہ نہ ہو)  
آپ کے پاس ایک صاحب آئے ان  
پر زعفران کی زردی کا نشان تھا  
جب وہ چلے گئے تو آپ نے فرمایا  
کاش تم لوگ اس سے کہتے کہ یہ  
رنگ کو دھو ڈالے۔

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَحَدِّثُ قَالَ: مَا كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُؤَاجِرُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ مِمَّا  
يَكْرَهُهُ قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ  
يَوْمًا رَجُلٌ، وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخُلُوفِ  
فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ قَالَ:  
لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَفْعَلَهُ.

## بَابُ التَّعْرِیضِ بِالشَّيْءِ کسی شے کیساتھ اشارہ کرنا بیان

۳۲۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ | ۳۲۷۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

(۳۲۶) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۲۳۵۱ بوداؤد نے حدیث ۴۱۸۲ کتاب الرجل  
باب فی الخلق للرجال، احمد نے مسند ۳/۱۳۳، ۱۵۴ بخاری نے الادب المفرد حدیث ۴۳۷  
میں روایت کیا ہے۔ ایک راوی سلم علوی کے بارے میں کچھ گفتگو ہے۔

(۳۲۷) عجلونی کشف الخفا حدیث ۷۱۲ میں کہتے ہیں اسے بخاری نے ادب المفرد حدیث ۸۸  
موقوفاً مطرف بن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں عمران بن حصین کے ساتھ  
(حضور میں) کوفہ سے بصرہ تک رہا وہ روزانہ یہ شعر پڑھتے تھے (ان فی معاریض... الحدیث)  
بیہقی نے شعب الیمان، طبرانی نے کبیر اور طبری نے التہذیب میں ثقہ راویوں سے ذکر کیا ہے اور  
ابن سنی بھی اچھی سند سے یہ حدیث لائے ہیں۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِي الْمَعَارِضِ مَذْذُوحَةٌ عَنِ الْكِبَرِ"۔  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشارے کنائے کی گفتگو میں جھوٹ کیلئے کافی گنجائش ہے

## بَابُ إِبَاحَةِ الذَّمِّ

برے آدمی کی مذمت جائز ہے

۳۲۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَهُ قَالَ: بَشَنَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ"۔  
 ۳۲۸ - اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی اجازت چاہی، آپ نے جب اس کی آواز سنی تو فرمایا برے خاندان کا آدمی ہے، جب وہ شخص آپ کے پاس آگیا تو آپ نے اس کی خاطر داری فرمائی، جب وہ واپس چلا گیا تو آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا لوگوں میں بُرا آدمی وہ ہے جس کی

برائی کی وجہ سے لوگ اس سے پرہیز کریں اور ملنا چھوڑ دیں۔  
**تشریح:** آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ برے آدمی سے بھی آپ خذہ پیشانی سے پیش آتے اور اس سے ملنا ترک نہ فرماتے۔

(۳۲۸) احمد نے مسند ۳۸/۸، بیہقی مجمع ۷/۸ میں کہتے ہیں اس حدیث کا بعض حصہ "صحیح" میں موجود ہے اور مسند احمد میں اس حدیث کے راوی بھی صحیح کے راوی ہیں،

## بَابُ الْإِفْصَاحِ بِالْمَكْرُوهِ إِذَا احْتَبَجَّ إِلَيْهِ

ضرورت کے وقت بُرائی کی خوب وضاحت کرنا

۳۲۹۔ ابو حمید ساعدیؒ بیان کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد

کے قبیلے سے ایک شخص کو جسے ابن

لنّبیه کہتے تھے صدقہ وصول کرنے کے

لئے مقرر کیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپؐ نے اس

سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپؐ

کا مال ہے اور یہ لوگوں نے مجھے ہدیہ

دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے

گھر بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس

آجاتا اگر تو سچا ہے۔

۳۲۹۔ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْتَعْمَلَ ابْنَ لَنْبِيَةٍ، أَحَدَ

الْأَسْرَدِ، وَأَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

حَاسَبَهُ قَالَ: هَذَا امْتَالُكُمْ

وَهَذِهِ أُهْدِيَتْ لِي، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”أَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ آبَيْكَ وَ

أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَذِهِ تِلْكَ

لِمَنْ كُنْتَ صَادِقًا“۔

تشریح : یعنی اگر اس وقت بھی کوئی تحفہ ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ

کام کے بعد بھی لینا جائز ہے ورنہ ظاہر ہے اس نے ہدیہ کسی غرض سے

دیا ہے جو خود نہیں لینا چاہئے بلکہ بیت المال میں جمع کر دینا چاہئے۔

(۳۲۹) بخاری نے ۱۶/۱۲ کتاب الحیلہ باب احتیال العالم یمدی لہ کتاب الجمعہ باب

من قال فی الخطبۃ بعد الشاء اما بعد۔ کتاب الزکاۃ باب قول اللہ تعالیٰ والظالمین

علیہا، کتاب الہبۃ باب من لم یقبل الہدیۃ لعلة (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

۳۳۔ حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اپنے کسی بھائی میں برائی دیکھو تو اس کے خاندان اسکے باپ دادا اور اس کی ماں کو برا بھلا نہ کہو بلکہ اگر اس کے بارے میں دلیہ، بُری عادتیں معلوم ہوں تو یہ کہہ سکتے ہو تو بخیل (کنجوس) ہے تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے۔

۳۳۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شِئْتُمْ لِحَكَمِكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَشْتُمُ عَشِيرَتَهُ، وَلَا أَبَاهُ وَلَا أُمَّهُ، وَلَكِنْ تَقُولُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ: إِنَّكَ لَبَخِيلٌ، أَوْ إِنَّكَ لَكَبْجَانٌ، وَإِنَّكَ لَكُدُوبٌ، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ فِيهِ۔

## بَابُ كَيْفِ الْمَكْرِ

### کسی شخص کی تعریف کرنا

۳۳۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ | ۳۳۔ ابوطالحہ رضی اللہ عنہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۸) کتاب الایمان والندو و رباب کیف کانت یمین النبی ﷺ علیہ السلام کتاب الاحکام باب ہدایا العمال اور باب محاسبۃ الامام عاملہ میں امام بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے حدیث نمبر ۸۳۲ کتاب الامارہ باب تحمید ہدایا العمال ابوداؤد نے حدیث ۶۷۶ کتاب الامارۃ باب ہدایا العمال احمد نے سند ۴۲۳/۵، دارمی نے حدیث ۱۶۷۶ کتاب الزکاۃ باب ما یمدی لعمال الصرۃ لمن ہو، اور حدیث نمبر ۲۴۹۶ کتاب البر باب ما جاء فی ان اصابتہ العامل فی عملہ غلول میں روایت کیا ہے۔

(۳۳۰) حدیث ضعیفہ، اور حسن بصری کی مراسیل میں ہے ہدیشی مجمع ۷/۸ میں لکھتے ہیں اسے طبرانی اور زیلعی نے روایت کیا ہے ہزار کی سند میں متروک ادویچہ اور طبرانی کی سند میں مجہول ادویچہ

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری کے موقع پر وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا، تم اپنی قوم کو میرا سلام کہنا، بیشک میرے خیال کے مطابق پاکدامن اور صابر ہیں۔

دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: «إِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمَتْ أَعْفَى صَابِرٍ»۔

۳۳۲۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے شخص کی تعریف کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی پھر آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی تعریف کرنا ضروری سمجھے تو یوں کہے میرے

۳۳۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مَدَحَ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لِأَهْلِيهِ فَلْيَقُلْ أَحْسَبُ فَلَنَا وَلَا أُسْرَجِي»۔

(۳۳۱) حافظ تقریب میں کہتے ہیں محمد بن ثابت ضعیف راوی ہے۔

(۳۳۲) بخاری ۵/۲۰۲ کتاب الشہادات باب اذا رکی رجلا کفاه کتاب الادب باب ما یکره من التمدح اور باب ما جاز فی قولہ الرجل ولیک۔ مسلم نے حدیث ۳۰۰۰ کتاب الزہد باب لہی عن المدح ابو داؤد حدیث ۵۸۰ کتاب الادب باب فی کراہیۃ التمدح، احمد نے مسند ۵/۲۱، ۲۶ ابن ماجہ نے حدیث ۴۴ کتاب الادب باب المدح میں روایت کیا ہے۔



عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنَّ كَانَ مِثْرَى | خیال میں فلاں شخص اچھا ہے،  
 أَتَمُّ كَذَا وَكَذَا | اور میں اللہ تعالیٰ پر کسی کی پاکی اور  
 توصیف کو ترجیح نہیں دیتا، اگر وہ خیال کرے کہ وہ اُس طرح کا ہے  
 (یعنی اس کی خوبیوں کی وجہ سے اسکی تعریف کرے)

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

جب کسی قوم کے غلبہ کا ڈر ہو

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ  
 أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ  
 قَوْمًا قَالَ: اللَّهُمَّ نَجِّعْكَ  
 فِيْ مَحْوَرِهِمْ، وَتَعَوِّذُكَ  
 مِنْ شُرُورِهِمْ۔

۳۳۳۔ ابو بردہ اپنے والد سے  
 بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو  
 آپ یہ دعا پڑھتے، اے اللہ ہم  
 ان کافروں کے مقابلے میں تجھ  
 کو کرتے ہیں اور انکی شرارتوں سے  
 تیری پناہ چاہتے ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ إِلَى عَدُوِّهِ

جب دشمن اپنے مقابلے میں دیکھے تو کیا پڑھے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۳۳۴۔ انس بن مالک سے بیان

(۳۳۳) ابوداؤد نے حدیث ۵۳۷ کتاب الصلاة باب ما يقول الرجل اذا  
 خاف قوما اور احمد نے مسند ۴/۴۱۴ میں روایت کیا ہے شیخ البانی صحیح  
 الجامع حدیث ۸۲۵۸ میں اسے حدیث صحیح لکھتے ہیں۔

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "يَا مَلَائِكَةَ يَوْمِ الدِّينِ، رَأَيْتُكُمْ أَعْبَدُوا رَأْيَاكَ اسْتَعَيْنُ" قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ تُصْرَعُ، تُصْرِبُهَا الْمَلَائِكَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا، كَوَدَّ يَكْهَانُ فَرِشَتَيْ آتَمِ سَاحِلٍ

کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، میں نے سنا دشمن سے مقابلہ کے وقت آپ فرما رہے تھے اے انصاف کے دن کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ انسؓ کہتے ہیں معرکہ کے موقع پر میں نے لوگوں (کافروں) کو دیکھا کہ فرشتے آگے پیچھے سے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى شَيْئًا

جب کسی چیز کا ڈر اور عجب ہو

۳۳۵۔ عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۳۵۔ ثَوْبَانُ بَيَّانُ كَرْتِے ہيں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب

(۳۳۴) اس کی اسناد ضعیف ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس میں اصل راوی ابی طلحہ کا لفظ چھوٹ گیا ہے اصل یوں ہے عن انس عن ابی طلحہ، الباقی تخریج اکلم الطیب میں کہتے ہیں عبد السلام بن شہم اعور مضبوط راوی نہیں ہے (۳۳۵) حافظ ابن حجر کہتے ہیں طبرانی کی روایت میں "لا شریک لہ" ہے جبکہ دوسری روایت میں "لا شریک بہ" ہے یہ حدیث حسن ہے نسائی نے حدیث ۶۵۷ میں روایت کیا ہے الباقی صحیح الجامع حدیث نمبر ۴۶۰ میں صحیح لکھتے ہیں۔

كَانَ إِذَا رَأَى شَيْءًا قَالَ: "هُوَ اللَّهُ كَرِهْتُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" آپ یہ دعا پڑھتے، وہی اللہ میرا رب ہے اس کے ساتھ میں کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَقَعَ فِي وَرْطَةٍ

جب کوئی مشکل آن پڑے

۳۳۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ۳۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَلِيُّ، أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ قُلْتَهُمَا؟ قُلْتُ: بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، كَمْ مَرَّةٍ خَيْرٌ قَدْ عَلَّمْتَنِيهِ، قَالَ: إِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ فَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسے) فرمایا اے علی! میں تمہیں ایسی دعا سنھاؤں کہ جب تمہارا رے اوپر کوئی مشکل آپڑے تو اس موقع پر تم وہ دعا پڑھو۔ علی نے کہا کیوں نہیں، میں آپ پر قربان ہو جاؤں آپ نے تو مجھے بہت خیر و بھلائی والی باتیں سکھائی ہیں یہ دعا بھی ضرور

(۳۳۶) اسی اسناد ضعیف ہے حافظ کتاب الدعاء طبرانی کی سند سے اس حدیث کی تخریج کے بعد کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسکی سند میں عمرو بن بشر ضعیف ہے وہ اپنے والد سے حدیث بیان کرتا ہے جبکہ جرح تعدیل کی کتابوں میں اسکا ذکر نہیں ملتا۔ الفتوحات ۱۴/۴

الْعَظِيمِ“ فَإِنَّ اللَّهَ يَصْرِفُ | سَكَّاهِیْ) آپ نے فرمایا جب  
بھٹا مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ | تم کسی مشکل و مصیبت میں ہو  
تو یہ پڑھو، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ جس قسم کی بھی مشکل ہوگی اللہ تعالیٰ  
اسے دُور فرما دیگا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ

جب کوئی بے چینی کی بات ہو تو کیا کہنا چاہیے

۳۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۳۳۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | علیہ وسلم کو جب کوئی بے چینی  
إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ: يَا حَيُّ | کی بات پیش آتی تو آپ یہ دُعا  
يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ | پڑھتے، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ  
أَسْتَغِيْثُ، اے ہمیشہ زندہ، اے  
ہمیشہ خلق کی تدبیر میں قائم میں تیری رحمت ہی سے فریاد طلب کرتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَهَمَّهُ أَمْرٌ

جب کوئی پریشانی ہو

(۳۳۷) ترمذی نے حدیث ۳۴۳۲ کتاب الدعوات باب ۴۰ اسکی اسناد  
ضعیف ہے لیکن اپنے شواہد کی وجہ سے قابلِ عمل ہے دیکھئے المستدرک  
۱/ ۵۰۹، الفتوحات الربانیہ ۴/ ۵-۶

۳۳۸ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی ہوتی تو آپ آسمان کی طرف دیکھتے اور یہ دعا پڑھتے، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ،

۳۳۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ أَمْرٌ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ

پریشانی اور غم کے وقت

۳۳۹ - ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کوئی تکلیف پریشانی اور غم پیش آئے وہ یہ دعا پڑھے، اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں میں تیرے قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے

۳۳۹ - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ فَلْيَدْعُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ، فِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَا جِئْتُ فِي حُكْمِكَ، عَدُوٌّ لِيْ فِي"

(۳۳۸) ترمذی نے حدیث ۳۴۳۲ کتاب الدعوات باب ما يقول عند الكرب اس کی اسناد میں ابراہیم بن فضل متروک ہے جیسا کہ حافظ تقریب میں لکھتے ہیں۔

(۳۳۹) اس کی اسناد میں عبد اللہ بن زبید بن حارث یانی کوئی ستور الحال ہے لیکن اسکے شواہد میں دوسری انبیوالی حدیث موجود ہے اور باقی راوی سب معتبر ہیں عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

مجھ پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، میرے حق میں تیرا فیصلہ بڑا منصفانہ ہے میں تیرے تمام اچھے نام جو تو نے اپنے لئے پسند فرمائے یا اپنی کتاب میں نازل فرمائے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھائے یا جنہیں تو نے اپنے علم غیب میں پسند فرمایا ان تمام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن مجید کو میرے سینے کا نور اور میرے دل کی بہار بنادے، غم کا نور اور پریشانی و غمی دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔ لوگوں میں سے ایک شخص کہنے لگا اے اللہ کے رسول ان کلمات کو تو لوگ بھول جائیں گے (تو کیا حفظ کر لیں) آپ نے فرمایا ہاں انھیں کہہ لو اور اچھی طرح یاد کر لو کیونکہ جو انھیں یقین کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ عز و جل اس کے رنج و پریشانی کو دور فرما کر اس کے بدلے فرحت و خوشی عنایت فرمائے گا۔

قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اِسْتَشَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ نُورًا صَدْرِي وَرَيْحًا قَلْبِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي وَغَمِّي، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اِنَّ الْمَعْبُودَ مِّنْ غَيْرِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَالَ: اَجَلٌ قَوْلُهُنَّ وَعِلْمُهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَن قَالَهُنَّ اِلْتِمَاسَ مَا فِيْهِنَّ اَذْهَبَ اللَّهُ حُزْنَهُ وَاَطَالَ فَرَحَهُ۔

۳۴۰۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَإِبْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، مَا مِنْ فِي حُكْمِكَ ، عَدَلٍ فِي قَضَائِكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسٌ أَوْ أَنْزَلْتَ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمُ رِبْعَ قَلْبِي وَنُورَ بَصَرِي ، وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي ، قَالَ : فَمَنْ قَالَ هُنَّ عَبْدُكَ قَطْرًا إِلَّا أَبْدَاكَ ۚ

۳۴۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکلیف پریشانی اور غم و حزن سے دوچار ہو وہ یہ دعا پڑھے ، اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں ، تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میں تیرے قابو میں ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے اور میرے حق میں تیرا فیصلہ منصفانہ ہے میں میں تیرے تمام اسماء حسنیٰ کو جو تو نے اپنے لئے اختیار فرمائے یا اپنی کتاب میں نازل فرمائے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھائے یا جنہیں تو نے اپنے علم غیب میں پسند فرمایا ان تمام کمرے ساتھ سوال

(۳۴۰) احمد نے سند ۱/۳۹۱، ۲۵۲ ابن حبان نے اپنی صحیح حدیث ۲۳۷۲ (موارد) کتاب الاذکار باب ما یقول اذا اصابہ ہم اور حزن یہ حدیث صحیح ہے۔ حکم نے ۵۰۹/۱ ابو یعلیٰ طبرانی اور بزار نے بھی روایت کی ہے حافظ تخریج الاذکار ۱۳/۴ میں اسے حدیث حسن لکھتے ہیں مزید الاحادیث الصحیحۃ البانی حدیث ۱۹۹ میں ملاحظہ کیجئے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَجْزِيهِ قَرَحًا | کرتا ہوں کہ تو قرآن مجید کو میرے  
 قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا | دل کی بہار اور میری آنکھوں کا  
 نَعْلَمُهُمْ؟ قَالَ: فَعَلَّمُوهُنَّ | نور بنادے اور میرے سینے کی  
 شفا بنادے، غم کا فور اور پریشانی دور کر نیکا ذریعہ بنادے۔

آپ نے فرمایا جب کوئی مصیبت زدہ اس دُعا کو پڑھتا ہے  
 تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی و غم کو نہ صرف دور فرماتا ہے بلکہ  
 اس کی حالت کو کشائش و خوشی سے بدل دیتا ہے، صحابہ کرام  
 نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس دُعا کو یاد نہ  
 کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان کلمات کو یاد کرو اور دوسروں کو سکھاؤ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ بِهِ كُرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ

### پریشانی اور خوف کے وقت

۳۴۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ | امیر المؤمنین علیؑ بیان  
 قَالَ: لَقَّنَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ | کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ | علیہ السلام نے مجھے یہ دُعا سکھائی  
 وَأَمَرَنِي أَنْ نَزَلَ بِي كُرْبٌ | اور مجھے حکم فرمایا کہ جب کبھی میرے  
 أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَهَا: لَا | اوپر کوئی پریشانی یا سختی آپڑے  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْعَظِيمُ | تو یہ پڑھوں :

(۳۴۱) احمد نے سند ۹۴/۱۷۱ نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۹۳۰، ابن حبان  
 نے حدیث ۲۳۷۱ میں روایت کیا ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور نسائی  
 نے دوسری سندوں سے بھی اسے ذکر کیا ہے۔



دُعا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ کرم اور تحمل والا ہے اللہ سارے عیبوں سے پاک ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے، اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔  
عبداللہ بن جعفر نے مرنے والے شخص کو یہ دُعا پڑھنے کی تلقین کرتے اور اسکو پڑھ کر بیمار پر دم کرتے اور اپنی جوان بچیوں کو یہ دُعا سکھاتے۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (ابو بکرہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں  
ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ، حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَلِمَاتُ الْمَكْرُوبِ: اللَّهُمَّ رَحِّمْنَا رَحْمَتَكَ أَرْجُوا فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
۳۴۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا مَكْرُوبٌ إِلَّا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غمگین کی دُعا یہ ہے: اے اللہ! میں تیری رحمت کا اُمید دار ہوں مجھے لمحہ بھر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرمائیو اور میرے سب کاموں کی اصلاح فرمادیے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے  
۳۴۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں حاضر تھا آپؐ نے فرمایا میں ایک دُعا جانتا ہوں جو بھی پریشان حال

(۳۴۲) ابوداؤد نے حدیث ۵۰۹۰ کتاب الادب باب ما یقول اذا أصبح، احمد نے سند

۴۲/۵ اسی اسناد حسنہ اور ابن نے حدیث ۲۳۷۰ (موارد) اور اسے صحیح کہا ہے

فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُ، كَلِمَةً آخِي  
يُؤْنَسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَنَادَى  
فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ  
مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اسے پڑھے گا اللہ ضرور اس کی  
پریشانی دور فرما دیگا وہ دعا  
میرے بھائی یونس علیہ السلام  
کی ہے جب انھوں نے اندھیروں  
میں اللہ کو پکارا کہ تیرے سوا

کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بیشک میں قصور وار ہوں -

۳۴۴ - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ قَوْلِ آيَةِ الْكَافِرِيْنَ

۳۴۴ - ابوقتادہ انصاریؓ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
مشکل اور پریشانی کے موقع پر

(۳۴۳) آجی اسناد میں عمرو بن حصین ممتروک ہے حاکم نے اسی کی طرح مستدرک  
۱/۵۵ میں روایت کیا ہے انھوں نے اور ذہبی نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں  
نہیں کیا حافظ تخریج الاذکار ۴/۱۰ میں کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ ہے نسائی  
نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۶۵۵ میں روایت کیا ہے سبکی سند میں محمد بن ہباج  
لیکن بروایت ترمذی ۴/۲۶۰ احمد ۱/۱۷۰ حاکم ۲/۲۸۳ سعد بن ابی وقاصؓ  
سے تقریباً اسی کے معنی میں ایک حدیث موجود ہے جو کہ صحیح ہے آپؐ نے فرمایا  
ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی،  
ایسی ہے کہ کوئی مسلمان جب کسی بھی مشکل میں ہو اور وہ یہ دعا کرے تو اللہ  
ضرور قبول فرماتا ہے، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ -

(۳۴۴) حافظ کہتے ہیں ابن علاقہ نے ابن قنابہ سے شاید نہیں سنا ہے اور اسی  
سند میں ایک ایسا راوی بھی ہے جسکے بارے میں معلومات نہیں ہے۔

وَحَوَاتِيْمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عِنْدَ الْكَرْبِ اَعَاثَهُ اللهُ تَعَالٰی“ آیات پڑھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتا ہے۔

## بَاب مَا يَقُولُ اِذَا خَافَ سُلْطَانًا

جب حاکم وقت سے خوف ہو

۳۴۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا خِفْتَ سُلْطَانًا اَوْ غَيْرَهُ فَقُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَحَلَّ ثَنَّاؤُكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ"

۳۴۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بادشاہ یا کسی اور کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو حلیم و کریم ہے، اللہ کی ذات تمام عیسوں سے پاک ہے وہ ساتوں آسمان اور عرش عظیم کا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے تیری تعریف

(۳۴۵) اکی سند بہت کمزور ہے اس میں محمد بن عبد الرحمن بیلکامی ہے حافظ تقرب میں اسکے بارہ ہیں کہتے ہیں یضعیف ہے ابن عدی اور ابن حبیب نے الزام دیا ہے اور اسکے والد بھی ضعیف ہیں لیکن اسکے ہم معنی کچھ کمی زیادتی کیونکہ ابن مسعود اور ابن عباس کی حدیث ہے جسکے راوی ثقہ ہیں اکی سند میں انقطاع ہے اسے ابن حبیب طبرانی اور بخاری نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے، الفتوحات ۳/۱۵۲

بہت بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ سُلْطَانًا أَوْ شَيْطَانًا أَوْ سَبْعًا

کسی سلطان، شیطان یا درندے سے خوف کے وقت کیا کہنا چاہیے

۳۴۶۔ حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک

نے حجاج بن یوسف کی طرف

لکھا کہ انس بن مالک خادم رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو

اسے اپنی مجلس کے قریب کرو اور

بہترین وظیفہ دو اور ان کی عزت

کرو تو فرماتے ہیں میں اس کے پاس

آیا، تو اس نے مجھے ایک دن کہا

میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے گھوڑے

آپ پر پیش کروں تو آپ مجھے

بتائیں کہ ان کا رسول اللہ کے گھوڑوں

کے مقابلے میں کیا مقام ہے تو اس

نے پیش کیے۔ میں نے کہا ان

دونوں بہت دور کا فرق ہے کیونکہ

۳۴۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى

الْحَجَّاجِ بْنِ يَوْسُفَ أَنْ يَنْظُرَ

إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، خَادِمِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَادْنُ مِنْ مَجْلِسِهِ، وَخَسِّنْ جَارِيَتَهُ

وَكَرْمَهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ

لِي ذَاتَ يَوْمٍ: يَا أَبَا حَمْرَةَ

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرِضَ عَلَيْكَ

خَيْلِي، فَتُعَلِّمَنِي آيِنَ هِيَ مِنْ

الْخَيْلِ الَّتِي كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضَهَا،

فَقُلْتُ: شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا كَانَتْ

تِلْكَ أَرْوَاهُمَا وَأَبْوَاهُمَا وَكَلَاهُمَا

أَجْرًا، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: كَوَلَا

ان کے تولید اور پیشاب اور چارہ بھی نیکیاں تھیں۔ تو اس پر حجاج نے کہا اگر تیرے باسے میں امیر المؤمنین کا خط نہ ہوتا تو میں تیری آنکھیں نکال دیتا، تو اس پر میں نے کہا کہ تو اس بات پر قدرت نہیں رکھتا۔ حجاج نے کہا وہ کیسے؟ میں نے کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسی دُعا سکھائی ہے کہ جب میں اسے پڑھتا ہوں تو شیطان، سلطان اور کسی درندے کا ڈر نہیں رہتا۔

حجاج کہنے لگا اے ابو حمزہ اپنے بھتیجے محمد بن حجاج کو وہ دُعا سکھاؤ تو میں نے اس پر انکار کر دیا، پھر اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اپنے چچا انس کے پاس جاؤ اور اسے کہو وہ دُعا مجھے سکھا دے۔

ابان کہتے ہیں جب حضرت انس پر موت کا وقت آیا تو انھوں نے مجھے بلایا، کہا اے احمد تیری اور

کِتَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِيكَ لَضَرِيئَةُ اللَّهِ فِيهِ عَيْنَاكَ فَقُلْتُ: مَا تَقْدِرُ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالَ: وَلِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَقُولُهُ لَا أَخَافُ مَعَهُ مِنْ شَيْطَانٍ وَلَا سُلْطَانٍ وَلَا سَبِيحٍ، قَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ عَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيكَ مُحَمَّدٌ ابْنُ الْحَجَّاجِ، فَأَبَيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِإِبْنِهِ: رَأَيْتَ عَمَّكَ أَنَسًا فَسَلِّهُ أَنْ يُعَلِّمَكَ ذَلِكَ قَالَ أَبَانُ: فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَانِي فَقَالَ يَا أَحْمَرُ إِنَّ لَكَ إِلَهًا إِنْ فُطِعَ عَنَّا، وَقَدْ وَجَبَتْ حُرْمَتُكَ، وَإِنِّي مُعَلِّمُكَ الدَّعَاءَ الَّذِي عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُعَلِّمُهُ مَنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ، قَالَ: تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ بِاسْمِ اللَّهِ عَلَى  
 نَفْسِي وَدِينِي بِاسْمِ اللَّهِ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَعْطَانِي رَبِّي  
 بِاسْمِ اللَّهِ خَيْرًا لَا سَمَاءَ ،  
 بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَصْرُ مَعَهُ  
 اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
 فِي السَّمَاءِ ، بِاسْمِ اللَّهِ افْتَتَحْتُ  
 وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُ اللَّهُ  
 رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ أَبَدًا ،  
 أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِخَيْرِكَ الَّذِي  
 لَا يُعْطِيهِ أَحَدٌ غَيْرُكَ ، عَنَّا  
 جَائِدٌ وَجَلَّ تَسَاوُفٌ وَلَا  
 لَوْلَا غَيْرُكَ ، اجْعَلْنِي فِي  
 عِيَادِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ  
 وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ،  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَخَذْتُ مِنْكَ مِنْ  
 شَرِّ جَمِيعِ كُلِّ ذِي شَرٍّ  
 خَلَقْتَهُ وَأَخَذْتُ مِنْكَ مِنْهُمْ  
 وَأَقْدِمْ بَيْنَ يَدَيَّ بِسْمِ اللَّهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قُلْ هُوَ  
 اللَّهُ أَحَدٌ ، اللَّهُ الصَّمَدُ ،

میری جدائی کا وقت آگیا ہے اور  
 یقیناً تیری حرمت بھی واجب ہو چکی ہے  
 میں تمہیں وہ دُعا سکھاتا ہوں جو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے  
 سکھائی تھی ، لیکن تم یہ دُعا کسی  
 ایسے شخص کو نہیں سکھانا جس میں اللہ  
 کا خوف نہ ہو یا اسی طرح کا کوئی اور  
 لفظ فرمایا۔ فرمایا دُعا یہ ہے کہ ہو  
 اللَّهُ أَكْبَرُ بِاسْمِ اللَّهِ عَلَى  
 نَفْسِي وَدِينِي . . . الى الخ  
 اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے نام سے  
 میں اپنے نفس اور اپنے دین پر کی مدد  
 چاہتا ہوں اللہ کے نام کیساتھ ہر ایک چیز  
 پر اسکی مدد چاہتا ہوں اس نے مجھ کو عطا  
 فرمائی ہے ، اللہ کے بہترین ناموں کے  
 ساتھ مدد چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام کے  
 ساتھ ہی میں اپنا ہر کام شروع کرتا ہوں  
 اللہ ہی پر تمام تر بھروسہ کرتا ہوں اللہ  
 ہی میرا سہارا ہے اس کے ساتھ کبھی میں کسی  
 کو شریک نہیں کروں گا۔ اے اللہ!  
 میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ - وَمِنْ خَلْقِي  
مِثْلُ ذَلِكَ، وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ  
ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِي مِثْلُ  
ذَلِكَ وَمِنْ فَوْقِ مِثْلُ ذَلِكَ  
سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے شر والی مخلوق سے پناہ مانگتا  
ہوں اور سورہ اخلاص کو اپنے پیش نظر رکھتا ہوں اور اپنے پیچھے بھی اسی طرح  
اور اپنے دائیں اور بائیں بھی اسی طرح اور اپنے اوپر بھی اسی طرح رکھتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَافَ السِّبَاعَ

جب درندوں کا ڈر ہو

۳۴۷ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كُنْتُ  
بِوَادٍ تَخَافُ فِيهِ السِّبَاعَ  
فَقُلْ: اَعُوذُ بِدَانِيَالٍ وَبِالْحَبِ  
مِنْ شَرِّ الْأَسَدِ -  
۳۴۷ - حضرت علی بن ابی طالبؑ  
کہتے ہیں جب تم کسی جنگل وادی  
میں درندوں کا خوف کرو تو یہ  
کہو، بزدلی سے شیر کے شر سے  
دانیال (کے رب) کی پناہ  
چاہتا ہوں۔

(۳۴۷) اس کی اسناد میں عبدالعزیز بن عمران متروک ہے اور ابن ابی حلیبہ  
جو کہ ابراہیم بن اسماعیل ہے یہ ضعیف ہے داؤد بن حصین کے بارے میں حافظ  
کہتے ہیں ثقہ ہے مگر جب عکرمہ سے روایت کرے تو نہیں اور یہاں عکرمہ سے  
روایت کی ہے پھر حضرت علیؑ کا قول ہے حدیث مرفوع نہیں ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَلَبَهُ أَمْرٌ

جب کوئی مشکل کام سر پر آن پڑے

۳۴۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَفْضَلُ مِنْ الْوَعْدِيِّ وَالْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ كَرْحٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ ، وَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ : قَدَّرَ اللَّهُ ، وَمَا شَاءَ صَنَعَ ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ ، فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ » .

۳۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوت والا مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مومن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے اور یوں سب میں خوبی ہے۔

اے مومن ! اپنے نفع اور کھلائی کے لئے محنت اور کوشش کرتا رہ اور اپنی ذات سے عاجز نہ ہو (ہمت نہ ہار) اگر کبھی بُرائی یا شکست کا سامنا ہو تو کہہ اللہ تعالیٰ کو اسی طرح منظور تھا ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں اور لفظ ”اگر“ سے بچو کہ اگر یوں کر لیتا تو بُرائی سے بچ جاتا، کیونکہ لفظ اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔

(۳۴۸) اس کی اسناد میں محمد بن عجلان ہے تقریب میں حافظ کہتے ہیں، یہ صدوق ہیں مگر ابو ہریرہؓ کی احادیث ان پر خلط ملط ہو جاتی ہیں لیکن مسلم نے حدیث نمبر ۲۶۶۲ کتاب القدر باب فی الامر بالقوة و ترک الجبر، احمد نے مسند ۳۶۱/۲، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۷۷ مقدمۃ بالقدر اور حدیث نمبر ۴۱۶۸ کتاب الزہد باب التوکل والیقین میں روایت کیا ہے،



۳۴۹- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ  
الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَضَى بِقَضَاءٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ،  
فَقَالَ الْمَقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا  
أَذْبَرَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَدُّوا  
عَلَى الرَّجُلِ - فَقَالَ: مَاذَا  
قُلْتِ؟ قَالَ: قُلْتُ حَسْبِيَ  
اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
"إِنَّ اللَّهَ يَكُونُ عَلَى الْعَجْزِ  
وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا  
غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ  
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ"۔

۳۴۹- عوف بن مالک اشجعی رضی

بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دو آدمیوں کے مقدمے کا فیصلہ  
کیا تو جس کے حق میں فیصلہ نہیں  
ہوا اسنے واپس جاتے ہوئے کہا  
مجھ کو تو بس اللہ ہی کافی ہے اور  
وہ بہتر کام بنانے والا ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو  
میرے پاس لاؤ، پھر آپ نے  
فرمایا تم نے ابھی کیا کہا ہے انھوں  
نے کہا میں نے یہ کہا ہے کہ بس  
اللہ ہی مجھے کافی ہے اور وہ بہتر  
کام بنانے والا ہے، پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
آدمی کو مالوسی پر ملامت فرماتا ہے  
تمہیں سمجھداری اور عقل مندی سے

کام لینا چاہئے پھر اگر تم کسی وجہ سے مغلوب ہو جاؤ (ہار جاؤ)  
تو پھر کہو اللہ ہی مجھے کافی ہے اور وہی میرا اچھا کارساز ہے۔

(۳۴۹) ابوداؤد نے حدیث ۳۶۲۷ کتاب الاقضية باب الرجل یخلف  
علی حقه احمد نے مسند ۶/۲۴۷ میں روایت کیا ہے یہ حدیث ضعیف ہے  
جیسا کہ البانی نے بھی شریح الکلم حدیث نمبر ۱۳۷ میں کہا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَسَرَتْ عَلَيْهِ مَعِيشَتُهُ

جب معاشی حالت خراب ہو جائے

۳۵۰۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کسی کے معاشی حالات خراب ہو جائیں تو گھر سے نکلنے وقت یہ دعا پڑھا کرے اللہ ہی کے مبارک نام سے میں اپنی جان اپنے مال اور اپنے دین کو (اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں) اے اللہ! اپنے فیصلہ پر مجھے راضی کر دے، اور میرے لئے جو رزق تو نے مقدر

۳۵۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِذَا عَسَرَ عَلَيْهِ أَمْرٌ مَعِيشَتِهِ أَنْ يَقُولَ إِذَا أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: يَا سَمِ اللَّهَ عَلَيَّ نَفْسِي وَمَالِي وَدِينِي، اللَّهُمَّ رَضِي بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِي مَا قَدَّرَ لِي حَتَّى لَا أَحْبَبَ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ۔

کر دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ

جب کوئی دشوار کام آن پڑے

۳۵۱۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۰) اسی اسناد میں عیسیٰ بن میمون وسطی بہت کمزور ہے۔ (۳۵۱) ابن حبان

حدیث ۲۴۲۲ (موارد) اس حدیث کو صحیح کہا، حافظ بھی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے

قَالَ: "اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا  
مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ  
تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ  
سَهْلًا"

علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! کوئی  
چیز آسان نہیں مگر جس کو تو آسان  
فرما دے اور تو جب چاہتا ہے تو  
دشوار کام کو بھی آسان فرما دیتا ہے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ نَشْطُهُ

معمولی نقصان کے وقت بھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا  
۳۵۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ۱۰۳۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۳۵۲) اسکی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ بن مویب سی ہی ہے حافظ کہتے ہیں کہ یہ  
متروک ہے اور حاکم نے اور سخی تحررے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث گھڑ لیا کرتا  
تھا، دیکھئے میزان ۴/۳۹۵۔ حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، سند  
کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے مگر اسکے شواہد ہیں مرسل ابی ادریس خولانی  
اس کی سند میں صحیح راوی ہیں طبرانی میں بروایت ابی امامۃ یہ قصہ ہے کہتے ہیں ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ابی جوثی کا تسمہ ٹوٹ گیا اس پر  
آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا، ایک شخص نے کہا اس قسم کی وجہ سے بھی اِنَّا لِلّٰہِ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی ایک پریشانی ہے حافظ اس حدیث کی تخریج  
میں کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند ضعیف ہے لیکن اسکے شواہد ہیں  
ایک موقوف روایت ہے ابن منذر نے تفسیر میں ذکر کیا ہے عبداللہ بن خلیفہ  
کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کی جوثی کا تسمہ الگ ہو گیا تو انھوں نے اِنَّا لِلّٰہِ  
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا، ان سے کہا گیا اس معمولی بات پر اِنَّا لِلّٰہِ؟ انھوں نے فرمایا یہی  
ایک مصیبت ہے اس موقوف روایت کی سند صحیح ہے، الفتوحات ۴/۲۸،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 "كَيْسَتْ رَجْعُ أَحَدُكُمْ فِي كُلِّ  
 شَيْءٍ، حَتَّى فِي شِسْعِ نَعْلِهِ  
 فَأَيُّهَا مِنَ الْمَصَائِبِ"

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر چیز کے  
 نقصان ہونے پر اتنا اللہ و اتنا اللہ  
 راجعون پڑھا کرو اگرچہ جوتی کا تسمہ

ہی گم ہو جائے یا ٹوٹ جائے کیونکہ یہ بھی پریشانی کا باعث ہے۔

۳۵۳۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ  
 الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي  
 هُوَ وَاصْحَابُهُ إِذْ انْقَطَعَ  
 شِسْعُهُ، فَقَالَ "إِنَّا لِلَّهِ ذَلِيلًا  
 الْبَرِّ رَاجِعُونَ" قَالُوا: أَوْ  
 مُصِيبَةٌ هَذِهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ  
 كُلُّ شَيْءٍ سَاءَ الْمَوْتِ مِنْهُوَ  
 مُصِيبَةٌ"

۳۵۳۔ ادیس خولانی بیان کرتے ہیں  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے  
 ساتھ چل رہے تھے کہ آپ کی جوتی کا  
 تسمہ نکل گیا آپ نے اتنا اللہ و اتنا اللہ  
 راجعون پڑھا صحابہ نے عرض کیا یہ بھی  
 کوئی مصیبت ہے؟ آپ نے فرمایا  
 ہاں! کسی بھی چیز میں موت کو کچھ  
 بھی نقصان ہو تو وہ مصیبت و  
 پریشانی کا باعث ہے۔

۳۵۴۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 "كَيْسَالُ أَحَدِكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ"

۳۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر

(۳۵۳) یہ حدیث مرسل ہے مگر اس کی اسناد میں صحیح راوی ہیں۔  
 (۳۵۴) اس کی سند میں قطن بن نسیر ہے ذہبی نے میزان میں ابو حاتم ابن عمار  
 وغیرہ نے اس پر گفتگو کی ہے البانی نے ضعیف جامع صغیر حدیث ۴۹۴۸ میں  
 ضعیف کہا ہے لیکن اسکے شواہد میں آئیوالی مرسل حدیث ہے۔

مُكَلَّمًا، حَتَّى يَسْأَلَ لَهٗ شَيْئًا  
نَعْلَمُ إِذَا انْقَطَعَ“  
کا تسمہ ہی ٹوٹ جائے یا گم ہو جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے۔  
۳۵۵۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :  
”سَلُّوا اللَّهَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى  
الْبَشْسَعِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
إِنْ لَمْ يُسَيِّرْ لَمْ يَكُنْ سَيَّرْ“  
۳۵۵۔ ام المؤمنین عائشہ رضی  
فرماتی ہیں سب چیزیں اللہ ہی سے  
مانگو یہاں تک کہ جوئے کا تسمہ بھی  
(اللہ سے مانگو) کیونکہ اللہ عزوجل  
اگر اس کے لئے آسان نہ فرمائے تو وہ چیز اس کے لئے آسان نہیں ہوگی۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ نِعَمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر کرنا

۳۵۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَا أَنْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى  
عَبْدِهِ نِعْمَةً فَقَالَ : الْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، إِلَّا كَانَ  
قَدْ أُعْطِيَ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ“  
۳۵۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ عزوجل جب اپنے  
کسی بندے کو کوئی نعمت عطا  
فرماتا ہے تو بندہ اس پر اللہ کی تعریف  
اور شکر کرتا ہے (الحمد للہ رب  
العالمین کہتا ہے) تو بندے نے جو  
اللہ کی تعریف کی یہ اس سے بہتر اور افضل ہے کہ جو نعمت بندے

(۳۵۵) البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۳۲۷۷ میں ضعیف کہتے ہیں، بیہی  
کہتے ہیں اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں، محمد بن عبد اللہ بن مناد ہی ثقہ ہے۔

سے لی گئی ہے۔

**شرح :** اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کا الحمد للہ کہنا یہ افضل اور بہتر ہے اس نعمت سے جو اللہ نے اس کو دی ہے تو گویا بندے نے نعمت لی اور اس سے افضل چیز اللہ کی تعریف اس کی نذر کی یہ تو خاص اللہ تعالیٰ کی ہم پر عنایت و مہربانی ہے ورنہ اسکی نعمت کے سامنے ہماری زبان سے ایک لفظ نکالنے کی کیا حقیقت ہے اگر ہم لاکھوں سال تک بھی اس کی تعریف کرتے رہیں تو اسکی نعمتوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ لِدَفْعِ الْآفَاتِ

ما شاء اللہ کہنے سے آفت ٹل جاتی ہے

۳۵۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز وجل جب کسی بندے کو بیوی بچے اور مال جیسی نعمت عطا فرماتا ہے اور بندہ اس نعمت پر ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم کہتا ہے تو موت کے علاوہ کوئی آفت و پریشانی نہیں

۳۵۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَلْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فِي أَهْلٍ وَمَالٍ وَوَلَدٍ فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَيَرَى فِيهِ آفَةً دُونَ الْمَوْتِ"۔

(۳۵۷) اس کی اسناد ضعیف ہے جیسا کہ البانی ضعیف الجامع حدیث

نمبر ۵۰۲۸ میں لکھتے ہیں۔ لیکن ابن کثیر اور فتح میں بعض سلف کے اقوال

ما شاء اللہ پڑھنے سے متعلق ملتے ہیں۔

دیکھے گا۔

**سُتْرَح :** بیوی، بچے، مال و دولت بڑی نعمتیں ہیں، ماشاء اللہ کہنے سے نظریہ سے محفوظ رہتا ہے۔ ماشاء اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں جو اللہ چاہے عطا فرمائے، ہم میں جو کچھ زور و قوت ہے وہ اللہ کی مدد و اعانت سے ہے، امام مالک نے اپنے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ، کسی نے لکھنے کی وجہ پوچھی کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو نے اپنے باغ میں داخل ہوتے وقت ماشاء اللہ کیوں نہیں کہا اور میرا باغ یہی میرا گھر ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ

دعا ردینے والے کو بھی جواب میں دعا ردینا چاہیے

۳۵۸ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتْ مِنْ طَعَامِهِ : قُلْتُ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : " وَ لَكَ " قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ : أَسْتَغْفِرُ لَكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكُمْ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ

۳۵۸ - عبد اللہ بن سرجسؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ آپ پر خاص مہربانی فرمائے، آپ نے فرمایا تمہارے اوپر بھی۔ عاصم کہتے ہیں میں نے عبد اللہؓ سے پوچھا

(۳۵۸) مسلم نے حدیث نمبر ۳۴۶۳ کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوة وصفہ و محلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد نے مسند ۸۲/۵ میں روایت کیا ہے۔

”وَاسْتَغْفِرْ لَذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ“ | آپ نے تمہارے لئے بخشش کی دعا  
وَالْمُؤْمِنَاتِ“ کی، انھوں نے کہا ہاں! اور تمہارے  
لئے بھی۔ پھر یہ آیت پڑھی، ”اور بخشش مانگئے اپنی خطاؤں کے لئے،  
اور مومن مردوں مومن عورتوں کی خطاؤں کی۔ سورہ محمد: ۱۹۔“

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا

جب کوئی گناہ کر بیٹھے

۳۵۹۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ  
بیان کرتے ہیں جب میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ہدایت  
اور نصیحت سنتا تو اللہ عز و جل  
اس نصیحت اور فرمان سے مجھ کو  
خوب فائدہ پہنچاتا، پھر ابو بکر رضی  
لے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور وہ  
بہت سچے سچے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ  
کر بیٹھتا ہے پھر وضو کر کے دو

۳۵۹۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ  
إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا  
يَنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَمًا  
شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي حَتَّى حَدَّثَنِي  
أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ  
قَالَ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ  
ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي“

(۳۵۹) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۲۱ کتاب الصلوة باب فی الاستغفار ترمذی  
نے حدیث نمبر ۳۰۰۹ کتاب التفسیر باب ومن سورۃ آل عمران ابن ماجہ نے حدیث  
نمبر ۱۳۹ کتاب قائمۃ الصلوة باب ما جاء فی الصلوة کفارۃ احمد نے سند ۹/۲  
یہ حدیث صحیح ہے البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۶۱۲ میں صحیح لکھتے ہیں۔



رُكْعَتَيْنِ، وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَكَ ذُنُوبَكَ الْآخِفَرَةَ“  
 وَتِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ: ”وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجْعَلِ اللَّهُ عَفْوَكَ رَحِيمًا“

رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل سے اپنے گناہ کی معافی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ کو معاف فرمادیتا کہ پھر آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی جو برائی کرے، اور اپنے نفس پر زیادتی کرے پھر اللہ

سے توبہ کا طالب ہو تو وہ اللہ کو بخشے والا مہربان پائے گا

(سورہ نسا آیت : ۱۱۰)

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا بَعْدَ ذَنْبٍ

جو گناہ کے بعد پھر گناہ کر بیٹھے

۳۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَحْكِي عَنْ رَسُولِهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ”إِذَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: ائْتِ رَبِّيْ اَغْفِرْ لِيْ“

۳۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور کہا یا اللہ میرا گناہ بخش دے اللہ تعالیٰ

(۳۶۰) بخاری نے ۳۶۳/۱۳ کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یمدوا کلام اللہ، مسلم نے حدیث نمبر ۲۷۵۸ کتاب التوبہ باب قبول التوبین الذنوب، نووی مسلم کی شرح ۷/۱۵۷ میں کہتے ہیں اگرچہ بندے سے توبہ بار بلکہ ہزار بار بھی گناہ ہو جائے یا اس سے بھی زیادہ اور ہر بار توبہ کرتا رہے، یا سب گناہ پر ایک بار بھی سچی توبہ کر لے تو سچی توبہ صحیح ہوگی۔

فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّهُ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ تَوَدَّ قَدْ ذُنِبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ ارْغِفْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّهُ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ۔

نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا، اور کہا پروردگار میرے گناہ بخش دے اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے (اللہ نے فرمایا) بندے اب توجو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ

گناہوں پر توجہ کرنا چاہیے

۳۶۱۔ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ قَالَ: لَقِيتُ مَوْلىً لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَضْرَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ، سَمِعْتُ كَوْنِي حَدِيثَ سُنِّيٍّ؟ أَتَضَوُّونَ؟

۳۶۱۔ ابو نصیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام سے ملا تو میں نے کہا تم نے ابوبکر سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے

(۳۶۱) ترمذی نے حدیث ۳۵۵۴ کتاب الدعوات باب ۱۱۹ (ابوداؤد ۵۱۴۳ کتاب الصلاة باب الاستغفار، ابوبکر کے غلام کا نام ذکر نہیں کیا اسلئے ترمذی کہتے ہیں حدیث غریبہ اسکی اسناد قوی نہیں ہے، البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۰۶ ضعیف کہتے ہیں۔

زبان کی تیزی پر کثرت سے استغفار کرنا چاہیے

۳۶۲۔ عَنْ أَبِي السُّغَيْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي: شَكْوَتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْبَ رِسَاكِي فَقَالَ: «أَيُّ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ، إِنْ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ،

مشریح : ابن ماجہ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ میں اپنے گھر والوں پر (غصہ کی حالت میں) ذرا زبان درازی کر بیٹھتا اور خدیجہؓ اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی اور پر زبان درازی نہیں کرتے تھے جب انھوں

(۳۶۲) ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۱ کتاب الادب باب الاستغفار میں روایت کیا ہے بوسیری زوائد میں لکھتے ہیں۔ ذہبی نے کاشف میں کہا ہے اسکی اسناد میں ابو المغیرہ عبد بن مغیرہ حدیف کی حدیث میں مضطرب صحیفہ تقریب میں کہتے ہیں یہ مجہول ہے۔

نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم روزانہ ستر بار استغفار کیا کرو اس اُمید سے کہ زبان درازی ختم ہو جائے یا اسکا گناہ مٹ جائے۔

## بَابُ الْاِكْتِسَابِ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ

کثرت استغفار اتباع رسول ہے

۳۶۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَبْعَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: اِسْتَغْفِرَ اللَّهَ وَأَتُوبَ إِلَيْهِ، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.  
۳۶۳۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ استغفار کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

## بَابُ ثَوَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِكْتِسَابِ مِنْهُ

(۳۶۳) ابن حبان نے حدیث ۲۴۶۰ (مواہد) میں ذکر کیا ہے اسکے راوی معتبر ہیں، (۳۶۴) البانی الاحادیث الضعیفہ حدیث ۵۰۵ میں لکھتے ہیں اسے ابو نصر نے قیام اللیل نمبر ۳۸ طبرانی نے ۱۱/۹۲/۳ ابن عساکر نے ۱۱/۲۹۶/۴ ابوداؤد نے حدیث نمبر ۱۸۱۵ نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۱۲۵۶ حاکم نے ۲/۲۶۲ احمد نے مسند ۲۴۸۸ ابومحمد الحسن نے احادیث منتقاة ۱۲۵/۲ بیہقی نے ۳/۳۵۱ میں روایت کیا ہے البانی کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے حکم بن مصعب مجہول ہے جیسا کہ حافظ نے تقریب میں کہا ہے۔

## زیادہ استغفار کر نیکا ثواب

۳۶۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَكْثَرَ  
مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
وَجَلَ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ  
فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا  
وَمِنْ زَقَاتٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْسَبُ"

۳۶۴۔ عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کثرت سے استغفار کرے گا اللہ عز و جل اس کو سب و غم اور تنگی سے نجات دے گا ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

## بَابُ كَمْ يَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ

دن میں کتنی بار استغفار کرے

۳۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ  
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ  
مِائَةَ مَرَّةٍ"

۳۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزانہ سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

(۳۶۴) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۶۵) ترمذی نے حدیث ۳۲۵۵ تفسیر القرآن باب سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۱۵ کتاب الادب باب الاستغفار میں روایت کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَنْ اسْتَغْفَرَ كُلَّ يَوْمٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

روزانہ ستر بار استغفار کرنے کا ثواب

۳۶۶ - حَدَّثَنَا سَالِكَةُ بِنْتُ  
الْجَعْدِ الْغَنَوِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ  
أُمَّ عُقَيْلٍ الْغَنَوِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ  
اسْتَغْفَرَ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ  
سَبْعِينَ مَرَّةً لَمْ يَكُتَبْ مِنْ  
الْغَافِلِينَ، وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ  
فِي كُلِّ لَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً لَمْ  
يَكُتَبْ فِي لَيْلَتِهِ مِنَ الْغَافِلِينَ"

۳۶۶ - اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ  
کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل  
سے جو شخص روزانہ دن میں ستر بار  
استغفار چاہے تو اس دن وہ  
غافلین میں نہیں لکھا جاتا، اور  
اللہ عزوجل سے جو شخص روزانہ  
رات کو ستر بار استغفار چاہے تو  
وہ بھی اس رات غافلین میں نہیں  
لکھا جاتا ہے۔

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

روزانہ ستر بار استغفار

۳۶۷ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي  
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: "وَاسْتَغْفِرْ"

۳۶۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
قرآن مجید کی آیت "وَاسْتَغْفِرْ"

(۳۶۶) ضعیف الجامع حدیث ۵۴۱ میں البانی ضعیف جداً لکھتے ہیں (۳۶۷) بخاری نے  
۸/۱ کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ۔

لَذَنِيكَ“ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً“  
 کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے استغفار (بخشش) چاہتا ہوں۔

## بَابُ الْأَسْتِغْفَارِ ثَلَاثًا

### تین بار استغفار

۳۶۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا، وَكَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا،  
 ۳۶۸۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا (کسی بھی مجلس میں) پسند فرماتے تھے۔

## بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ فِيهِ الْأَسْتِغْفَارُ

### استغفار کے لئے کونسا وقت زیادہ اچھا ہے

۳۶۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبَّنَا عَرْوَجَةً حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ آخِرِ تَهَائِي حَقَصَ فِي آسَمَانِ دُنْيَا

(۳۶۸) احمد نے سند ۳۹۴/۱ ابوداؤد نے حدیث ۱۵۲۴ میں روایت کیا ہے الباقی ضعیف الجامع حدیث ۴۵۸۸ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ  
يَتَذَكَّرُنِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ  
(مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ) مَنْ  
يَسْتَغْفِرُ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى  
يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

نزل فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا  
رہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دُعا  
مانگے اور میں اس کی دُعا قبول  
کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے  
اور وہ میں اسے عطا کروں، اور

کوئی ہے جو مجھ سے معافی چاہے تو میں اسے بخش دوں۔

## بَابُ كَيْفِ الْإِسْتِغْفَارِ

### استغفار کا طریقہ

۳۷۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا  
نَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ لَوْاحِدٍ

۳۷۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں ہم صحابہ کرام گنتی کیا  
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۶۹) بخاری نے ۳۸۹/۱۳ کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ يُرِيدُونَ  
أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ اَوْر ۳/۲۵ کتاب التہجد باب الدعاء والصلوة من آخر الليل  
مسلم نے حدیث ۷۳۸ کتاب صلاة المسافرين باب ترغيب في الذكر والدعاء آخر  
الليل، موطأ ۲/۲۱ فی القرآن باب ما جاء فی الدعاء ترمذی حدیث ۳۴۹۳  
کتاب الدعوات باب ۸۰ ابوداؤد حدیث ۱۳۱۵ فی الصلاة باب ی اللیل فضل  
اور حدیث ۴۷۳۳ کتاب السنۃ باب فی الرد علی الجہیمۃ، ابن ماجہ حدیث ۱۳۶۶  
اقامۃ الصلوة باب ما جاء فی اسی ساعات اللیل افضل دارمی نے حدیث  
۱۴۸۶ کتاب الصلوة باب ينزل اللہ الی السمار دنیا احمد نے مسند ۲/۲۵۸  
۲۶۴ اور دیگر مقامات میں روایت کیا ہے۔



مَا تَمَرَّةٌ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ شَيْئًا : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

کسی ایک مجلس میں کوئی گفتگو فرمانے سے پہلے ستو بار اس طرح استغفار فرماتے، اے میرے رب تو مجھ کو بخشدے۔ اور مجھ پر متوجہ

ہو۔ بیشک تو ہی متوجہ ہونے والا بخشنے والا ہے۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُكْبِيُّ قَالَ بَمَعَتْ سَلَمَانَ ابْنُ يَسَارٍ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ الشَّائِبِ حَدَّثَهُ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتَبِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَسْتَغْفِرُ؟ قَالَ : قُلْ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

۳۷۱۔ خواب بن ارت بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول! میں کیسے استغفار کروں؟ آپ نے فرمایا، (یہ پڑھا کرو) اے اللہ! ہماری بخشش فرما، ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمارے اوپر توجہ فرما، بیشک تو توجہ فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔

(۳۷۰) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۱۶۷ کتاب الوتر باب فی الاستغفار ترمذی نے حدیث ۳۴۳ الدعوات باب ما یقول اذا قام من مجلس ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۱۴ الادب باب الاستغفار احمد نے مسند ۸۴/۲ بخاری نے ادب المفرد حدیث ۶۱۸ ابن حبان نے حدیث نمبر ۲۴۵۹ (موارد) اسکی اسناد صحیح ہے دیکھئے الاحادیث صحیحہ حدیث نمبر ۵۵۶

(۳۷۱) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۴۶۱ روایت کیا ہے اسکی اسناد معتبر ہے سعید بن زید کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

## بَابُ سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ

تمام استغفاروں کا سترار

۳۷۲۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمُوا سَيِّدَ الْإِسْتِغْفَارِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، فَإِئْزُجْ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبْهَرْ لَكَ بِدُنْيِي فَأَغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ مُوَبَّ إِلَّا أَنْتَ۔

۳۷۳۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار سیکھو یعنی اللہ سے اس طرح دعا کرو، اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھ کو پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں۔ میں حسب طاقت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھ کو بخشدے بیشک تیرے سوا کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں ہے،

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن استغفار

(۳۷۴) اسکی سندیں محمد منیب بن عدنی ہے حافظ تقریب میں اسکے بارے میں کہتے ہیں ”لابا“ اور بروایت شہاد بن اوسؓ یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۳۷۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ  
لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ عَبْدًا لِيَسْتَغْفِرَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا غُفِرَ لَهُ.  
وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُقْبِلُهَا بِيَدِهِ ۚ  
۳۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی  
کوئی بندہ مسلمان اللہ عز و جل  
سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے  
تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو معاف  
فرما دیتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انگلی کے اشارے سے بتایا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جب جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہو

۳۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
أَخَذَ بَعْضًا دَنَىٰ بِكُلِّ الْمَسْجِدِ  
۳۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ السلام جمعہ والے دن جب مسجد  
میں تشریف لاتے تو مسجد کے

(۳۷۴) بخاری نے ۳۷۴/۲ کتاب الجمعة باب الساعة التي في يوم الجمعة اور كتاب الجمعة

باب في الساعة التي في يوم الجمعة اور نسائی نے ۱۱۵/۳ ابن ماجہ نے حدیث ۱۱۳۷

میں روایت کیا ہے۔ (۳۷۴) حافظ کہتے ہیں ابونعیم نے کتاب الذکر میں روایت

کیا ہے اسمیں دواوی مجہول ہیں حافظ کہتے ہیں بروایت ام سلمہؓ بغیر (جمعہ)

کی قید اس طرح کی دعا کی گئی ہے مگر اس کی سند بھی بہت ضعیف ہے

الفتوحات ۴/۲۳۲ -

ثُمَّ قَالَ : اجْعَلْنِي اَوْجَهَ  
مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ ، وَاَقْرَبُ  
مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ ، وَاَفْضَلُ  
مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ ۔  
دروازے کو پکڑ کر یہ دُعا فرماتے،  
اے اللہ! مجھے زیادہ متوجہ کر دے جو تیری  
طرف متوجہ ہوا اور اس سے زیادہ قریب  
جو تیری طرف قریب ہوا اور افضل اس سے  
جس نے تجھ سے مانگا اور تیری طرف راغب ہوا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد نبیوں قل یرھنا

۳۷۵۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، وَ قُلْ  
أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَ قُلْ  
أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، سَبَّحَ  
مَرَّاتٍ أَعَادَهُ اللَّهُ مَعَزَّ وَجَلَّ  
بَهَاءًا مِنَ الشُّعْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ  
۳۷۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان  
کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص نماز جمعہ کے بعد  
قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب  
الفلق، قل اعوذ برب الناس  
یہ تینوں قل سات یا ہر پڑھے گا تو  
اللہ عتر و جل دوسرے جمعہ تک  
اسے ہر برائی سے محفوظ رکھے گا۔

الْاُخْرَى

(۳۷۵) حافظ کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے اسکے شواہد میں سعید بن منصور نے  
فرج بن فضالہ سے مرسل حدیث روایت کی اس میں سورۃ فاتحہ بھی شروع میں  
ذکر کی گئی ہے اور آخر میں یہ ہے کہ اللہ دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہوں  
کو معاف فرمادیتا ہے اور وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، راوی فرج  
ضعیف ہے۔

۳۷۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَلَكِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْكَاءِ وَالْجُمُعِ وَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ شَهِدَ الْجُمُعَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ تَنَبَّأَ قَسَمَهُ فِي تَسْلِيمِ الْإِمَامِ، ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْلٰى الْاَعْلٰى الْاَعْلٰى، الْاَعَزَّ الْاَعَزَّ الْاَعَزَّ، الْاَكْرَمَ الْاَكْرَمَ الْاَكْرَمَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ، الْعَظِيْمُ الْعَظِيْمُ، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ عَاجِلًا اَوْ اَجَلًا وَلَكِنَّكُمْ لَا تَعْمَلُوْنَ۔

۳۷۶۔ عمر بن قیس ملائی بیان کرتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے جو شخص بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور پھر جمعہ والے دن نماز کے خطبے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد دس بار پڑھے، پھر اللہ عزوجل کے آگے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بہت ہی بلند معزز محکم نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بڑا جلیل القدر اور عظیم الشان ہے اللہ سے جو بھی سوال کرے گا اللہ جلد یا بدیر اسے عطا فرمائے گا لیکن لوگو! تم بہت جلد باز نہ ہو۔

(۳۷۶) اسی اسناد میں بشر بن ولید ہے ذہبی میزان ۳۲۷/۱ میں کہتے ہیں محدثین نے اسکی روایات کو قبول بھی کیا ہے اور چھوڑا بھی ہے، اور یہ حدیث مرسل ہے۔

۳۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ بَعْدَ مَا يَقْضَى الْجُمُعَةُ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً، غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مِائَةً أَلْفَ ذَنْبٍ، وَلَوْ أَلْفَ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفَ ذَنْبٍ" اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

۳۷۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد سبحان اللہ العظیم و بحمدہ "تمام" پائیاں اور تعریفیں اللہ عظیم کے لئے ہیں۔ سو بار پڑھے تو اللہ اس کے ایک لاکھ گناہ معاف فرمایا گا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ

ہر حال میں اللہ کی تعریف کرنی چاہیے

۳۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَسْتَمُ الصَّالِحَاتُ، وَإِذَا رَأَى

۳۷۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی محبوب اور پسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کے

(۳۷۷) اسی سند میں سلیمان بن عمران ندھی ہے ابن ابی حاتم کہتے ہیں اسکی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدوق نہیں ہے۔ (۳۷۸) ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۰۳ کتاب الادب باب فضل الحامدین حاکم نے ۴۹۹/۱ رواہ میں کہتے ہیں اسکی اسناد صحیح ہے اور راوی ثقہ ہیں دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۲۶۵،

مَا يَكْرَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ | احسان سے سب نیک کام پورے  
 عَلَى كُلِّ حَالٍ - ہو گئے، اور جب کوئی ناپسندیدہ  
 چیز دیکھتے تو یہ دعا فرماتے ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

## بَابُ الْإِكْثَارِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ والے دن کثرت سے درود پڑھے

۳۷۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۳۷۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ | بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن  
 "أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى | میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو  
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ"۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ عِنْدَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر آپ پر درود بھیجنا

۳۸۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۳۸۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ | بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے  
 "مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ | میرا ذکر ہو اس کو چاہیے کہ میرے

(۲۷۹) بیہقی نے روایت کیا ہے البانی صحیح جامع الصغیر حدیث ۱۲۲۰ میں صلیت حسن لکھتے ہیں

عَلَيْ، فَإِنَّهَا مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا  
وَاحِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا  
عَشْرًا۔  
اوپر درود بھیجے، جو شخص میرے  
اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ  
اسکے اوپر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

## بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذُكِرَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سننے کے بعد درود  
نہ پڑھنے والے بد بخت ہیں

۳۸۱۔ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ | ۳۸۱۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۸۰) نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۶۱ حافظ ابوالی الاذکار ۳/۳۲۲  
میں کہتے ہیں اسکی سند میں انقطاع ہے ابی اسحاق بسیمی اور انس بن مالک رحمہ کے  
درمیان نووی نے اذکار حدیث نمبر ۳۲۹ میں ابن سنی کی اس سند کو اچھی طرح  
ذکر کیا ہے پھر احمد اور بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۶۲۳ میں دوسری سند  
سے ذکر کیا ہے لہذا شواہد کی وجہ سے حدیث قابل عمل ہے۔

(۳۸۱) اس کی اسناد میں فضل بن مبشر ضعیف ہے حافظ کہتے ہیں طبرانی  
نے دوسری سند سے جابر بن عبد اللہ روایت سے مختصر ذکر کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور  
وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ بڑا بد بخت ہے۔ ایک اور سند سے یہ حدیث ہے  
آپ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو اس پر  
جنت کا راستہ مشکل ہو جائے گا اور یہ حدیث صحیح ہے۔



عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَتَّى،  
 ۳۸۲ - حَدَّثَنَا شَيْخُ عِمَارَةَ ابْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلِيٍّ بْنَ الْحُسَيْنِ ابْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ".

علیہم نے فرمایا جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اور پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ بد بخت ہے۔

۳۸۲ - حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص (بڑا) بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

## بَابُ كَيْفِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود پڑھا جائے

۳۸۳ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَدَرِيِّ | ۳۸۳ - ابوسعید خدری بیان

(۳۸۲) ترمذی نے حدیث ۳۵۴ کتاب الدعوات باب ۱۱۰ احمد نے سند ۲۰/۱ حاکم نے مستدرک ۵۲۹/۱ میں روایت کیا ہے اسکی اسناد حسن ہے اور اپنے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے اروار الغلیل حدیث نمبر ۵۔

(۳۸۳) بخاری نے ۴۱/۱ کتاب الدعوات باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم اور کتاب التفسير سورة احزاب باب قوله تعالى ان الله وملائكته يصلون على النبي - نسائی نے ۴۹/۳ کتاب السہو باب نوع آخر من الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّكَّاهُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَا، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

کرتے ہیں ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کہو۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے بندے اور رسول ہیں ان پر رحمتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کی آل و اولاد پر

برکتیں نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائی تھیں، بلاشبہ تو تعریفوں اور بزرگی والا ہے۔

۳۸۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَّاقِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا :

۳۸۴۔ ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کے اوپر کیسے درود

(۳۸۴، بخاری نے ۱۱/۴۶ کتاب الدعوات باب من یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب الانبیاء باب قولہ تعالیٰ "وَآتَخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا" مسلم نے حدیث ۷۷۸۱ کتاب الصلاة باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، نسائی نے ۳/۴۹ کتاب السہو باب نوع آخر من الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، احمد نے مسند ۵/۴۲۴، ابن ماجہ نے حدیث ۹۰۵ فی اقامۃ الصلاة باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي  
عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
آذْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ جَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝  
مطہرات پر اور آپ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم  
پر برکتیں نازل فرمائیں بلاشبہ تو تعریفوں اور بزرگی والا ہے۔  
مشرح : درود شریف کے بے شمار فضائل ہیں، علامہ سخاویؒ نے  
القول البدیع، نواب صدیق حسن خاںؒ نے نزل الابرار حافظ ابن قیمؒ  
نے جلا الافہام میں تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

درود شریف پڑھنے کے مقامات و اوقات :

① نماز کے تشہد اولیٰ میں عند الشافعیؒ اور التحیات میں۔

② قنوت کے آخر میں

③ نماز جنازہ کی دوسری تکبیر میں

④ خطبہ میں

⑤ اذان کے بعد اور اقامت کے وقت

⑥ دُعا کرتے وقت اول درمیان اور آخر میں

⑦ مسجد میں داخلے کے وقت اور باہر نکلتے وقت

⑧ مجلس و محفل میں

- ۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سننے کے بعد  
 ۱۰ بازار جانے کے وقت اور واپسی پر  
 ۱۱ رات کو سو کر کھڑے ہونے کے وقت  
 ۱۲ قرآن مجید ختم کرنے کے بعد  
 ۱۳ رنج و غم کے وقت  
 ۱۴ جمعہ کے دن  
 ۱۵ مسجد کے پاس سے گزرنے اور اسکو دیکھنے کے وقت  
 ۱۶ صبح شام کے وقت  
 ۱۷ گناہ سے توبہ کے وقت  
 ۱۸ محتاجی کے وقت  
 ۱۹ سنگنی اور نکاح کے وقت  
 ۲۰ وضو کے بعد  
 ۲۱ نماز کے بعد  
 ۲۲ ہر کام شروع کرتے وقت  
 ان مذکورہ اوقات کے دلائل القول البدیع، نزل الابرار  
 اور جلال الافہام میں موجود ہیں (ماخوذ اسلامی خطبہ للشیخ عبدالسلام لبغوی)



## بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالْأُخُوَّةِ

بھائی کہہ کر مخاطب کرنا

۳۸۵ - عَنْ عاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ أَسَدَ بْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُمْرَةِ، فَقَالَ: "لَا تَسْنَأْ مِنْ دُعَائِكَ يَا أَخِي"۔

۳۸۵ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ پر جانیکے لئے اجازت چاہی تو آئینے فرمایا اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہ بھولنا۔

## بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالسُّودِ لِلرُّؤَسَاءِ

سردار کے لئے سید کا خطاب

۳۸۶ - عَنْ سَهْلِ بْنِ حَبِيبٍ ۳۸۶ - سہل بن حبیب نے بیان کرتے ہیں

(۳۸۵) ابوداؤد نے ۴۹۸ کتاب الصلاة باب الدعاء ترمذی نے حدیث نمبر ۳۵۵ کتاب الدعوات باب ۱۲۱ ابن ماجہ نے حدیث ۲۸۹۳ کتاب المناسک باب فضل شعار الحاج اسکی اسناد میں عاصم بن عبد اللہ عدوی ہے حافظ تقریب میں کہتے ہیں یہ ضعیف ہے لیکن ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے - (۳۸۶) ابوداؤد نے حدیث ۳۸۸۸ کتاب الطب باب فی الرقی احمد نے مسند ۳/۲۸۶ نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۱۰۳۲ حاکم نے ۴/۴۱۳ میں صحیح کہا ہے ذہبی نے انبی موافقت کی ہے اور بروایت عمر بن بربیعہ موقوفاً اور مرفوعاً صحیح ہے دیکھئے صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۲۷۳

میں ایک ندی پر سے گزرا تو میں نے اس میں غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو کہو کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے میں نے عرض کیا کہ میرے سید دم کرنا، جھاڑنا بھی مفید ہے؟ آپ نے فرمایا دم کرنا، جھاڑنا تو تین چیزوں کے لئے ہوتا ہے ایک سانپ کاٹنے کے لئے، دوسرا نظرب لگنے پر، اور تیسرا بچھو کے ڈنک مارنے پر، یعنی ان حالات میں دم کرنا جھاڑنا زیادہ مفید ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ ذَلِكَ عَلَى التَّكْبِيرِ

سید کے لفظ سے پرہیز رہنا و تنکیر

۳۸۷۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :  
سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ :  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سَيِّدُ

۳۸۷۔ قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ  
میں نے مطرف سے اور انھوں نے  
اپنے والد سے بیان کیا ہے ایک  
شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

احمد نے مسند ۲۵/۴ ابو داؤد نے حدیث ۸۰۶ کتاب الادب باب کراہیۃ التماح  
اس کی اسناد صحیح ہے۔

قَرِيْشٍ؟ فَقَالَ: اَلَسَيِّدُ اللّٰهِ  
عَزَّوَجَلَّ ۚ  
آیا اور عرض کیا آپ قریش کے  
سید ہیں، آپ نے فرمایا اللہ عزوجل  
ہی حقیقی سید اور آقا ہے۔

## بَابُ اِبَاحَةِ ذَلِكِ عَلَيِّ الْاِضَافَةِ

سید کہنے کی اجازت

۳۸۸۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”كُلُّ نَفْسٍ مِنْ بَنِي اٰدَمَ سَيِّدٌ  
فَالرَّجُلُ سَيِّدُ اَهْلِهِ، وَالْمَرْأَةُ  
سَيِّدَةُ بَيْتِهَا“  
۳۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان سید  
(ننگراں سرپرست) ہے، آدمی اپنے  
اہل و عیال کا سرپرست ہے، اور  
عورت اپنے گھر کی (ننگراں سرپرست ہے)

## بَابُ مُخَاطَبَةِ الصَّبِيَّانِ بِالنُّوَّةِ

بچوں کو بیٹا کہہ کر مخاطب کرنا

۳۸۹۔ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَكَانَ الْحَسَنُ  
ابْنُ عَلِيٍّ اِذَا اسْجَدَ وَثَبَ عَلٰى  
عُنُقِهِ اَوْ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَانْفَعَهُ  
۳۸۹۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ  
میں جاتے تو حسن بن علی رضی اللہ  
عنہما آپ کی پیٹھ مبارک پر

(۳۸۸) البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۴۴۱ میں صحیح لکھتے ہیں۔

عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعًا رَفِيقًا، فَفَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ضَمَمَهُ إِلَيْهِ وَقَبَّلَهُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ بِهَذَا الْغُلَامِ شَيْئًا مَا كُنَّا نَرَى صَنَعْتَ بِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ رَجُلًا فِي مِنَ الدُّنْيَا، وَإِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَصْلَحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»۔

یا آپ کی گردن پر بیٹھ جاتے آپ سجدے سے اٹھتے ہوئے بہت آرام اور آہستہ سے ان کو اٹھاتے آپ نے یہ شفقت اور محبت کئی بار فرمائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے حسن کو فرط محبت سے گلے لگا لیا اور پیار کیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جس محبت اور شفقت کا اظہار آپ نے آج اس بچے کے ساتھ کیا ہے اس سے پہلے نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا ہاں یہ میرے پھول ہیں دنیا کے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے

(۳۸۹) ابن سنی کی اسناد میں مبارک بن فضالہ صدوق ہے تدلیس کرتا ہے بخاری نے ۷۴/۷ فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب الحسن والحسینؑ ہے اور ۲۲۵/۵ کتاب الصلح باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علیؑ: ان ابني هذا سيد اور دوسرے مقامات پر بھی ذکر کیا ہے۔

ترمذی نے حدیث نمبر ۳۷۷۷ فی المناقب الحسن والحسینؑ نے ۱۰۷/۳ فی الجمع باب مخاطبة الامام لعینہ و هو علی المنبر ابو داؤد نے حدیث ۴۶۶۲ فی السنۃ باب ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنۃ ابو داؤد طیالسی نے حدیث ۸۷۲ احمد نے سند ۴۴، ۳۷/۵ وغیرہ میں بروایت حسن بصری عن ابی بکرؓ ذکر کیا ہے۔



اور اللہ انکے ہاتھوں دو مسلمان جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔

## بَابُ كَيْفَ مَخَاطَبَةِ الْعَبْدِ مُوَلَّاهُ

ملازم اپنے مالک سے کس طرح مخاطب ہو

۳۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي، لِيَقُلَّ الْمَالِكُ: فَتَأْتِي وَفَتَأْتِي، وَلِيَقُلَّ الْمَمْلُوكُ: سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي، فَإِنَّكُمْ لَمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ“

۳۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مالک اپنے ملازم کو اس طرح نہ کہے کہ یہ میرا بندہ اور یہ میری بندی لونڈی ہے اور نہ ملازم اپنے مالک اور مالکہ کو یہ کہے کہ یہ میرا پالنے والا اور یہ میری پالنے والی ہے، بلکہ مالک یہ کہے یہ میرا ملازم لڑکا

اور یہ میری ملازمہ لڑکی ہے اور ملازم کہے کہ یہ میرا سرپرست اور یہ میری مالکن ہے کیونکہ سب ہی اللہ عزوجل کے بندے اور بندیا ہیں

## بَابُ مَنْ لَا يَجُوزُ أَنْ يُخَاطَبَ بِالسُّودَرِ

(۳۹۰) بخاری نے ۱۲۹/۵ فی العتق باب کمرایۃ التطول علی الرقیق - مسلم نے

حدیث نمبر ۲۲۴۹ باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید البوداد

نے حدیث ۴۷۷۵ کتاب الادب باب لا یقول المملوک ربی وربتی جامع الاصول

۵۹/۸ میں مزید روایات دیکھی جاسکتی ہیں۔

غیر مسلم (منافق وغیرہ) کو سید نہیں کہنا چاہیے

۳۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ | ۳۹۱۔ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ | کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُولُوا | نے فرمایا منافق کو اپنا سید  
لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا، فَإِنَّهُ إِنْ | مت کہو اگر اس کو اپنا سید  
يَكُنْ سَيِّدُكُمْ فَقَدْ اسْخَطَ اللَّهُ | بناؤ گے تو اپنے رب کو ناراض  
رَبَّكُمْ۔"

## بَابُ الْمُخَاطَبَةِ بِالْكُنْيَةِ لِمَنْ غَلَبَتْ عَلَيْهِ

اصل نام کے بجائے کنیت سے مخاطب کرنا

۳۹۲۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ | ۳۹۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا | بیان کرتے ہیں انھوں نے عرض  
رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ؟ | کیا، یا رسول اللہ! اس آیت کے  
بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ: مَنْ يَحُلْ | بعد کسے کا میابی ہوگی جس میں اللہ

(۳۹۱) بخاری نے ادب المفرد حدیث ۷۹۷۰ احمد نے مسند ۳۸۶/۵ ابوداؤد نے حدیث

۳۹۷۷ فی الادب باب لا یقول المملوک ربی وربتی نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث

۲۲۲۲ اسکی اسناد صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۳۷۱

(۳۹۲) اسکی سند میں القطاع کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ ابو بکر بن ابی ذریر نے ابو بکر

کو نہیں پایا بلکہ مرسل اسے روایت کی ہے احمد نے سند ۱۱/۱ ابویعلیٰ نے اپنی مسند حدیث

نمبر ۱۰۱۰ ابن حبان نے حدیث ۳۳۷۲ "موارد" حاکم نے ۴/۳ ذہبی نے موافقت کی ہے

حدیث کئی دوسرے شواہد بھی ہیں، دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۳۰۱،

سَوَّءٌ يُجْزِيهِ ، كُلُّ شَيْءٍ  
نَعْمَلُهُ نُجْزِي بِهِ ؟ فَقَالَ :  
”رَحِمَكَ اَبَا جَكْر ، اَلَسْتَ  
تَمْرَضُ ؟ اَلَسْتَ تُصْصَبُ ؟  
اَلَسْتَ تُصِيبُكَ الْاَدْوَاءُ ؟  
فَذَا اَلَا مَا تُجْزُونَ بِهِ “  
ارشاد فرمایا ہے ، مَنْ يَجْمَلُ سُوءَ  
يُجْزِي بِهِ (نسار : ۱۲۳) جو بھی برائی  
کر چکا وہ اس کا بدلہ پاسیگا ، انسان  
اپنے ہر کام پر جزا و سزا کا مستحق  
ہوگا ؟ آپ نے فرمایا ، ابو جکر ! اللہ  
تمہارے اوپر رحم فرمائے کیا تم بیمار  
نہیں ہوتے ؟ کیا تم سختی اور پریشانی نہیں جھیلتے ؟ بس یہی بدلہ ہے  
(یعنی یہ تکلیفیں برائی کا بدلہ ہو جاتا ، ترمذی کی حدیث میں ہے آپ  
نے فرمایا مومن کو اسکی برائی کی سزا دنیا میں ہی دیدی جاتی ہے آفرت  
میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا )

## بَابُ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ يَعْنِي تَصْغِيرَ الْاِسْمِ

نام کو مختصر اور چھوٹا کر کے پکارنا

۳۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
حَرْبٍ الْاَبْرَشُ ، حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ ، عَنْ أُمِّهَا ، أَنَّهَا سَمِعَتْ  
الْمُقَدَّامَ بْنَ مَعْدَانَ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ : ” أَفْلَحْتَ يَا قَدْ يُعْمَرَانُ “  
۳۹۳ - مقدم بن معدیکرب رضی  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے قدیم  
اگر تم اس حالت میں دنیا سے  
رخصت ہوئے ہو کہ نہ امیر ، نہ  
مشیر ، نہ وزیر بنے ہو تو کامیاب ہو گئے

(۳۹۳) ابو داؤد نے حدیث ۲۹۳۳ کتاب الخراج باب فی العرافۃ البانی  
ضعیف الجامع حدیث نمبر ۱۱۵۳ ،

مَنْكَ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا | **مُتْرَح** : یعنی عہدے اور منصب سے دُور رہو ۔۔ آپؐ محبت اور زیادہ بے تکلفی کی علامت کے طور پر کبھی نام کو مختصر کر کے خطاب فرمایا کرتے تھے جیسے اباہریرہؓ کو اباہر، مقدم کو قدیم، عائشہ کو عاش،

## بَابُ الْوَعِيدِ فِي أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِغَيْرِ اسْمِهِ

دوسرے نام سے مخاطب نہیں کرنا چاہیے

۳۹۴۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ | ۳۹۴۔ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ دَعَا رَجُلًا بِغَيْرِ اسْمِهِ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ " | بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو اس کے نام کے علاوہ اور کسی نام سے پکالے اس پر اللہ کی لعنت ہے

**شرح** : یعنی جو نام ہے اسی نام سے پکارنا چاہیے اور خاص طور سے کسی کو ایسے نام سے نہیں پکارنا چاہیے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو اور وہ معیوب بھی ہے جیسے موٹے، دُبے، لمبے، چھوٹے، ٹوٹے، لنگڑے وغیرہ ایسے الفاظ سے پکارنا ناجائز ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُسَمَّى الرَّجُلُ أَبَاكَ بِغَيْرِ اسْمِهِ

اپنے والد کا نام بدل کر نہیں پکارنا چاہیے

(۳۹۴) مناوی فیض ۶/۱۲۶ میں کہتے ہیں ابن جوزی کا کہنا ہے کہ نسائی نے اس حدیث کو منکر کہا ہے البانی ضعیف الجامع حدیث ۷۷۵ میں اسے ضعیف رکھتے ہیں۔

۳۹۵۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ، أَنَّ  
السَّيِّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى رَجُلًا مَعَهُ غُصْلَامٌ،  
فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "مَنْ هَذَا؟"  
قَالَ: أَبِي، قَالَ: "فَلَا  
تَكُنْشِ أَمَامَهُ، وَلَا تَسْتَسَبِّ  
لَهُ، وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ، وَلَا  
تَدْعُ بِاسْمِهِ"

نہ ان سے پہلے (کسی مجلس میں) بیٹھو اور نہ ان کو نام لیکر بلاؤ۔

۳۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
زَحْرَانَ قَالَ: "يُقَالُ:  
مَنْ الْعَفْوَاقُ أَنْ تُسَمِّيَ أَبَاكَ  
وَأَنْ تَمْنِي أَمَامَهُ فِي طَرِيقٍ"

۳۹۶۔ عبید اللہ بن زحر کہتے ہیں  
یہ بھی والدین کی نافرمانی میں  
شامل ہے کہ تم اپنے والد کا نام  
لو، یا راستے میں ان سے آگے چلو۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَقَابِ

القاب رکھنا پسندیدہ بات نہیں ہے

۳۹۷۔ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ  
إِبْنِ جُبَيْرَةَ قَالَ: كَانَتْ لَهُمْ

۳۹۷۔ جبیر بن صحا کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں

(۳۹۵) اسی اسناد ضعیف ہے لیکن اسکے شواہد موجود ہیں پیشی نے  
مجمع الزوائد ۸/۱۳۷ میں ذکر کئے ہیں۔

(۳۹۶) یہ اثر موقوف ضعیف ہے احمد وغیرہ نے عبید اللہ بن زحر کو ضعیف کہا ہے

الْأَلْقَابُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِلَقْبِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَكْرَهُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَكْأْبُرُوا يَا أَلْقَابُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ،

لوگوں کے مختلف القاب ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس کے لقب سے بلایا، آپ کو بتایا گیا کہ اس لقب کو یہ پسند نہیں کرتا، اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی، وَلَا تَكْأْبُرُوا يَا أَلْقَابُ (المحجرات: ۱۱)

شرح: یعنی اُن بُرے القاب سے جن سے آدمی ناخوش ہوا سکو نہیں پکارنا چاہیے یہ اپنے مسلمان بھائی بہن کو تکلیف دینا ہے۔

## بَابُ الْأَلْقَابِ الْجَائِزَةِ

### جائز القاب

۳۹۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَرِثَةِ الْمَقْتُولِ،

۳۹۸ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص کو قتل کیا گیا، مقتول کے ورثہ نے قاتل کو

(۳۹۷) ابوداؤد نے حدیث ۴۹۶۲ فی الادب باب فی الالقاب ترمذی نے حدیث ۳۹۴۳ فی التفسیر باب تفسیر سورة الحجرات ابن ماجہ نے حدیث ۴۱۷۴ کتاب الالقاب احمد نے مسند ۴/۶۹ اور ۵/۳۸۰، بیہقی مجمع ۵/۱۱۱ میں کہتے ہیں اسکو ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

(۳۹۸) اس کے راوی معتبر ہیں۔

فَقَالَ الْقَاتِلُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلَهُ دَخَلَ النَّارَ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ، وَكَانَ مَكْتُوفًا بِشُعْتِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَجُرُّ الشُّعْتَةَ، قَالَ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا الشُّعْتَةِ،

بکھڑ لیا اور آپ کی خدمت میں مقدمہ لائے، قاتل نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کے وارث سے فرمایا اگر یہ سچا ہے اور پھر تم اسے قتل کرو گے تو جہنم میں داخل ہو گے چنانچہ قاتل کو چھوڑ دیا گیا۔

## بَابُ كَيْفَ يَدْعُو الرَّجُلُ مَنْ لَا يَعْرِفُ اسْمَهُ

جس کا نام معلوم نہ ہو اسے کس طرح آواز دی جائے

۳۹۹ عَنْ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ اسْمَ الرَّجُلِ قَالَ: يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ۔

۳۹۹۔ حارثہ انصاری بیان کرتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ کو ایک آدمی کا نام یاد نہیں تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اے عبد اللہ کے بیٹے۔

(۳۹۹)، ہیشمی مجمع ۵۶/۸ میں کہتے ہیں طبرانی نے صغیر اور واسطی میں روایت کیا ہے اس میں ایوب انما طی یا ابوالیوب انصاری اس کے حال کا مجھے علم نہیں باقی راوی ثقہ ہیں۔

## بَابُ تَسْمِيَةِ الرَّجُلِ بِلِبَاسِهِ

کسی کو اس کے لباس یا نشانی سے مخاطب کرنا

۴۰۰۔ عَنْ عَصْمَةَ بْنِ قَالِدٍ الْخَطَّابِيِّ ۴۰۰۔ عَصْمَةُ بْنُ قَالِدٍ الْخَطَّابِيُّ  
قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
عَلِيٍّ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي فِي  
تَعْلِيهِ فِي الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَهُ: يَا  
صَاحِبَ السَّبْتِيَةِ، أَخْلَعْتَ تَعْلِيكَ  
فرمایا، اے جوتی والے اپنی جوتی اتار دے

## بَابُ تَسْمِيَةِ الرَّجُلِ بِمَا يَشْبَهُ عَمَلَهُ

کام و کمزورت کی وجہ سے نام رکھنا

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ ۴۰۱۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ  
الْحَرَّافِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ بُشَيْرٍ الْمَدَنِيَّ قَالَ: بَعَثَنِي  
أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقُطْفٍ مِنْ عَنَبٍ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ  
قَبْلَ أَنْ أُبَلِّغَهُ رَأْسِي، فَلَمَّا جِئْتُ  
بِهِ أَخَذَ بِإِذْنِي وَقَالَ: يَا غَدْرُ  
میری والدہ نے مجھ کو ایک انگور کا خوشہ  
دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے  
آؤ۔ میں نے آپ کو پہنچانے کے بجائے  
راستے میں خود انگوروں کو کھا لیا جب  
میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے میرا کان پکڑا  
اور فرمایا، یا غدر! اسے دھوکے باز۔

(۴۰۰) اس میں فضل بن مختار ضعیف ہے، بخاری نے ادب المفرد حدیث نمبر ۷۷۷  
اور ۸۲۵ میں بروایت بشیر بن خصام یہ حدیث ذکر کی ہے، ابوداؤد نے حدیث نمبر  
۳۲۳۰، حاکم نے ۳۲۳۱ میں صحیح کہا ہے، ذہبی نے انہی موافقت کی ہے ابن حبان نے  
حدیث نمبر ۷۹۰، دیکھئے اذوار الغلیل حدیث نمبر ۷۶۰،  
(۴۰۱) اس کی سند میں عبد اللہ بن بسر حافی سبکی ضعیف ہے۔



**شرح :** دوسری تفصیلی روایت کچھ یوں ہے (بچپن میں) میری والدہ نے مجھ کو ایک انگور کا خوشہ دیا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے آؤ چنانچہ میں لے کر چلا، راستے میں میری نیت خراب ہو گئی اور میں نے اس کو کھالیا۔ میری والدہ جب آپ سے ملیں تو خوشہ کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ کو انگوروں کا خوشہ پہنچ گیا تھا؟ آپ نے فرمایا، کہ ”نہیں تو“ میری والدہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ میں نے اس کو راستے میں کھالیا ہے اس واقعے کے بعد آپ جب مجھ کو راستے میں ملتے تو میرا کان پکڑ کر فرماتے یا غدر یا غدر یعنی ارے دھوکے باز ارے دھوکے باز۔

## بَابُ تَسْمِيَةِ الْأَعْمَى بِصَبْرًا

نامینا کو بینا کہنا

۴۰۲۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنِّي أَنْطَلِقُ بَنًا إِلَى الْبَصِيرِ الَّذِي فِي بَنِي وَاقِفٍ حَتَّى نَعُودَ» وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى۔ ۴۰۲۔ جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو تاکہ قبیلہ بنی واقف کے بصیر دیکھنے والے کی ہم عیادت کریں۔ جبیر بن مطعم کہتے ہیں وہ آدمی نامینا تھے۔

**شرح :** آپ نے دل کی روشنی مراد لی ہوگی۔ یعنی اگر اگرچہ یہ آنکھوں سے نامینا ہیں مگر ان کا دل ایمان کی روشنی سے منور ہے۔

(۴۰۲)، حسین بن منصور شطوی ثقہ ہے لیکن ان کا نام حسن ہے اور یہ بخاری کے راویوں میں سے ہیں باقی راوی سب معتبر ہیں۔

## بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْأَكْوَانِ رنگ کے ساتھ کنیت رکھنا

۴۰۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْوَرْدِ: حمید بن ابی الورڈ رضی اللہ عنہ  
عَنْ أَنبِيَاءٍ قَالَ: رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا  
أَحْمَرَ فَقَالَ: "أَنْتَ أَبُو الْوَرْدِ"  
قَالَ جَبَّارُهُ: مَا رَحَهُ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک سرخ رنگ کے آدمی کو  
دیکھا تو فرمایا تو سرخ رنگ والا ہے  
جبارہ کہتے ہیں آپ نے مزاحاً فرمایا۔

## بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْأَسْبَابِ کسی سبب کی وجہ سے کنیت رکھنا

۴۰۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ  
وَقَعَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا كَلَامٌ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَلْفَى نَفْسَهُ  
عَلَى الثَّرَابِ، فَسَأَلَهَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ:  
كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ مَوْجَعٌ  
مُغْضِبًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ  
بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور حضرت  
فاطمہؑ کے درمیان کچھ باتیں ہوئیں تو  
علیؑ (ناراض ہو کر) مسجد میں جا کر  
مٹی پہ پڑ گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فاطمہؑ سے دریافت کیا کہ علیؑ  
کہاں ہیں؟ فاطمہؑ الزہریؑ نے کہا  
میرے اور ان کے درمیان کچھ ناراضگی  
ہوئی اس لئے وہ غصے میں چلے گئے،

(۴۰۳) پیشی جمع ۵۶/۸ میں لکھتے ہیں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے،  
اس میں جبارہ بن مغلس ضعیف ہے۔ تقریب التہذیب، (۴۰۴) مسلم نے  
حدیث نمبر ۲۴۰۹ فضائل الصحابة باب من فضائل علی بن ابی طالبؑ روایت کیا ہے۔

كَاشِمًا عَلَى الثَّرَابِ، فَأَيَّقَظَهُ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْجِي تَلَا  
وَجَعَلَ يَمْسَحُ الثَّرَابَ عَنْ  
ظَهْرِهِ، وَيَقُولُ: "إِنَّمَا أَنْتَ  
أَبُو ثَرَابٍ" قَالَ سَهْلٌ: فَلَمَّا  
نَمَدَحَهُ هَٰذَا، فَإِذَا أَنَا سَيِّ  
يُعِيْبُونَ بِهِ -

یعنی مٹی والے (آپ) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ کنیت رکھی اور انھیں  
یہ کنیت بہت پسند تھی

۴۰۵ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ  
سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَ نَامُ وَكُنِيْتُ الْبُوتْرَابَ رَكَّحًا -  
ابا ثراپ -

تشریح: حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ حدیث کئی فوائد پر مشتمل ہے۔ (۱) مسجد  
میں لیٹنا جائز ہے (۲) جو شخص غصے کی حالت میں ہو اس سے مزاح  
اور خوشی کی بات کرنا جس سے وہ مزید ناراض نہ ہو بلکہ تسکین حاصل  
ہو اور غصہ ختم ہو جائے (۳) جسکی کنیت نہ ہو اسکی کنیت رکھنے کا جواز

(۴۰۵) یہ حدیث کا حصہ ہے جو بخاری نے ۴۴۶/۱ فی الصلاة باب نوم الرجل  
فی المساجد اور فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب علی بن ابیطالب  
اور کتاب الادب باب التکلیف البالی ثراپ اور استئذان باب الفاکلة فی السجود اور سلم فی  
فضائل الصحابة باب من فضائل علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

(۴) سسر کا اپنے داماد کے ساتھ نرم گفتگو اور خاطر تواضع سے پیش آنا اور خوش طبعی کا مظاہرہ کرنا جس سے داماد کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور وہ خوش ہو جائے۔ (۵) آدمی داماد کی بغیر اجازت اپنی بیٹی کے گھر آ جاسکتا ہے جبکہ داماد کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

## بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْأَفْعَالِ

### افعال کے ساتھ کنیت رکھنا

۴۰۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَيْنَهُ  
أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَابُ سَرِّ رَوَايَتِ كَرْتِي هِي كَهْ  
أَنَا أَوَّلُ مَنْ نَزَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعَى كَهْ فِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الظَّاهِرِ طَائِفُ كَهْ دُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَهْ  
وَتَدَلَّيْتُ بِكَوْرَةَ فَكُنْتُ فِي بَنِي صَحْ سَوِيْرِي وَهَلْ يَنْجُو تَوَاكُ  
بِأَبِي بَكْرَةَ، لَمِ سِرِّي كُنْيَتِ الْبُؤْحَمَةِ كَهْ

## بَابُ الْكُنْيَةِ بِالْأَبْقَالِ

### سبزیوں کے ساتھ کنیت رکھنا

۴۰۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بَيَانُ كَرْتِي هِي  
قَالَ: كُنْتُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ نَعَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلَّةٍ مِيرِي كُنْيَتِ اِيَكِ سَاكُ كَهْ سَاكُ

(۴۰۷) انس بن مالد بن حبان ضعیف ہے ترمذی نے حدیث نمبر ۳۸۲۹ کتاب المناقب باب مناقب انس ابن مالک حدیث جابر بن زید جعفی اس کی اسناد ضعیف ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

کُنْتُ اِجْتَنَيْتُهَا، رکھی کہ جس کو میں چُن رہا تھا (اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور انس کی

کنیت ابو حمزہ ہے)

## بَابُ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُؤْلَدْ لَهُ

جس کی اولاد نہ ہو اس کی کنیت رکھنے کا باب

۴۰۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى صُهَيْبٍ حَاطِطًا بِالْعَالِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا صُهَيْبُ، مَكَرَمْتُكَ شَيْءٌ اُعْيِبُهُ اِلَّا فَالَتْ خَصَالِي، كُوْلَاهُمْ مَا قَدَّمْتُ عَلَيْكَ اَحَدًا، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: اَرَاكَ تُبَدِّلُ مَالَكَ، وَتُكَلِّمُنِي بِاسْمِ بَنِي، يَا بَنِي يُحْيِي وَتُنْسِبُ عَرَبِيًّا وَلِسَانُكَ عَجَمِيٌّ، قَالَ: اَمَّا تُبَدِّلُ مَالِي فَمَا اَنْفَقَهُ اِلَّا فِي حَقِّهِ، وَ اَمَّا

۴۰۸۔ زید بن اسلم اپنے والد سے لیا کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم صہیب کے پاس عالیہ میں ان کے باغ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے صہیب! تمہارے اندر باتوں کے علاوہ اور کوئی چیز قابل مواخذہ نہیں ہے اگر یہ تین باتیں نہ ہوتیں تو میں کسی کو تم پر فوقیت نہیں دیتا۔ صہیب نے کہا وہ کیا باتیں ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم مال بہت خرچ کرتے ہو اور تم نے اپنی کنیت یحییٰ علیہ السلام کی طرف منسوب

(۴۰۸) عبد اللہ زبیری کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے ابن معین نے ضعیف کہا ہے،

باقی راوی سب معتبر ہیں۔ ابن سعد ۳/۵۰۰ سیر اعلام النبلاء ۲/۲۰۱ اسد الغابۃ ۲/۳۹

الاصابة ۵/۱۶۲ تہذیب ابن عساکر ۶/۴۵۵

اَكْتَنَيْتُ فَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَانِي بِأَنِّي يُخَيُّ، كَرَكِ ابْنِي بِحَبِي رَكْحِي هِي اَوْرَتَمِ اِپْنِي  
 فَلَا اَتْرُكُهَا لِقَوْلِكَ، وَامَّا اَنْتَسَا اِنِّي اِلَى الْعَرَبِ فَإِنَّ الْوُومَ سَبْتَنِي وَ اَنَا صَغِيرٌ، وَ اَذْكُرُ  
 اَهْلِي، وَ كَوَاتِي اِنْ فَلَكَتْ عَنِّي جِهَاتِكَ مِيرِي كَنِيَّتِ كِي بَاتِ هِي تُو  
 رَوْتَنَّا لَا نَتَسَبَّتْ اِلَيْهَآ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَے

میری کنیت ابنی یحییٰ رکھی تھی میں تمہاری بات کی وجہ سے اپنی یہ کنیت نہیں چھوڑوں گا اور عرب کی طرف جو میری نسبت ہے اس کی یہ جہ ہے کہ روم والوں نے مجھے بحین میں گالی دی اور میں اپنے اہل کو یاد کرتا ہوں۔ اور اگرچہ مجھ سے لید بھی نکلتی ہوئی (یعنی میں جانور ہوتا) تو بھی میں اپنی نسبت کرتا ہوں۔

### بَابُ فِي تَكْنِيَةِ الْأَطْفَالِ بچوں کی کنیت رکھنا

۴۰۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۴۰۹۔ حضرت انس بن مالک بیان  
 قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَتِے ہيں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 يُخَالِطُنَا كَثِيرًا حَتَّى إِنَّهُ كَانَ ہم سے کھلے ملے رہتے تھے یہاں تک

(۴۰۹) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۳۳ فی الصلاة باب فی الصلاة علی البسط، بخاری نے دوسرے الفاظ کے ساتھ ۴۰۹/۱۰ کتاب الادب باب الانبساط الی الناس اور ابی الکثیر للصفتی وقبل ان یولد، مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۵۰ کتاب الادب باب استحباب تخنیک الولد عند ولادته، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۴۹۶۹ فی الادب باب ماجاء فی الرجل یتکنی ولیس لہ ولد۔

يَقُولُ لَا يَخْلِي صَغِيرٌ: ”يا کہ میرے چھوٹے بھائی کو مزاحافراتے  
 أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ التَّقِيْدُ“ اے ابو عمیر کیا ہوا تمہارا اُنْفِیْر  
 (یعنی تم نے جو ایک لال پالا ہوا تھا وہ کیا ہوا)

بَابُ تَكْنِيَةِ الرَّجُلِ بِاسْمِ وَلَدِهِ وَإِنْ كَانَ لَهُ كُنْيَةٌ مُغَايِرُهَا  
 آدمی کی اس کے لڑکے کے نام کنیت رکھنے کا بیا اگرچہ سچی اس کے علاوہ کوئی اور ہو  
 ۴۱۰۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۴۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان  
 قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ کرتے ہیں جب مارِیْہ قبطنیہ مصریہ  
 آتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ہاں ابراہیم پیدا ہوئے تو  
 السَّبَّحِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا إِبْرَاهِيمَ، کے پاس آئے اور آپ کو اس طرح  
 سلام کیا، السلام علیک یا ابا ابراہیم

### بَابُ تَرْخِيمِ الْأَسْمَاءِ نام کو مختصر کرنا

۴۱۱۔ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ ۴۱۱۔ اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ  
 قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 حَجَّ کے لئے نکلے تو دورانِ سفر راستے  
 التَّبِيحِ حَجَّهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا أَسِيمُ“ نے (پیارے) مجھ یوں مخاطب  
 قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَذَلِكَ كَانَ يَدْعُوهُ فرمایا، ”اے اسیم!“  
 يَرْحَمُهُ۔

(۴۱۱) اسکے راوی معمر بن ابی وہب کا اسماعیل بن لہیع سے علماء حدیث کے نزدیک مقبول و صحیح ہے۔

## بَابُ تَرْخِيمِ الْكُنَى

### کنیت کو مختصر کرنا

۴۱۲۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَبَاهُمْ بَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
 دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَأَذِنَ لِي، فَأَذَا  
 هُوَ بِلَبِّي فِي قَدْرٍ، فَقَالَ أَبَاهُمْ  
 الْحَقُّ يَا أَهْلَ الصُّفَّةِ قَادِعُهُمْ  
 شَعْرًا قَالَ: "أَبَاهُمْ" قُلْتُ لَكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خَذُوا لَهُمْ  
 فَنَاوَلْتَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا فَشَرِبَ  
 فَإِذَا رَوَى أَحَدٌ شَاءَ فَنَاوَلْتَهُ  
 الْآخَرَ، حَتَّى رَوَى الْقَوْمَ، ثُمَّ  
 انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَبَّسَهُمْ  
 فَقَالَ: "أَبَاهُمْ"، بَقِيتُ أَنَا وَ  
 أَنْتَ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ: "خَذُوا وَاشْرَبْ"

۴۱۲۔ مجاہد بیان کرتے ہیں میں نے  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں  
 تشریف لائے اور مجھے بھی گھر میں آنے  
 کی اجازت مرحمت فرمائی، آپ  
 نے دیکھا ایک پیالہ میں کچھ دودھ  
 رکھا ہے پھر آپ نے فرمایا اے  
 ابو ہریرہ! صفہ سائبان والوں کو بلا کر  
 لاؤ، پھر آپ نے فرمایا ابو ہریرہ! میں  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر  
 ہوں، آپ نے فرمایا دودھ کا پیالہ  
 لو اور ان سب کو پیلاؤ۔ ابو ہریرہؓ  
 کہتے ہیں میں ایک ایک آدمی کو باری  
 باری سے دودھ کا پیالہ دیتا رہا  
 جب ایک آدمی پیٹ بھر کر پی لیتا

(۴۱۲)، بخاری نے ۲۴۰۷/۱۱ فی الرقاق باب کیف کان یعیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور الاستئذان باب اذا دعی الرجل فجاء، ہل یتأذن اور احمد نے مسند ۵/۲ ۵۱  
 میں روایت کیا ہے۔



تو میں دوسرے کو دیدیتا یہاں تک کہ وہ سب خوب سیراب ہو گئے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور تبسم فرماتے ہوئے ارشاد ہوا، ابو ہریر میں اور تم رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا آپ نے فرمایا اب تم پیالہ لو اور دو دھ پیو۔

بَابُ نَسَبَةِ الرَّجُلِ إِلَى مَنْ قَدْ شَكَرَهُ مِنْ آبَائِهِ  
آدمی کی نسبت اسکے والد کی کنیت کے ساتھ کرنا

۴۱۳۔ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ ۴۱۳۔ ابن ابی المعلق اپنے والد سے  
أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نے فرمایا کوئی شخص مجھ پر زیادہ مال  
النَّاسِ أَمْكَنَ فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ خرچ کر نیوالا اور حق صحبت ادا کر نیوالا  
يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَكَوْ ابن ابی قحافہ (ابو جگر) سے بڑھ کر نہیں ہے  
كُنْتُ مُمْتَحِنًا خَلِيلًا لَا تَخَذُلُنِي اگر میں کسی کو اپنا جگری دوست بناتا  
ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَلَكِنْ وَدَّوْ تو ابن ابی قحافہ کو بنانا لیکن بڑی دوستی  
إِحَاءُ إِيْمَانٍ وَرَأَى صَاحِبَكُمْ اور برادری ایمان کی ہے اور بیشک  
خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تمہارے صاحب (یعنی نبی علیہ السلام)  
تو اللہ کے خلیل جگری دوست ہیں۔

(۴۱۳) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۶ فی المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیقؓ  
یہ حدیث اپنے خواہد کے ساتھ حسن ہے دیکھئے جامع الاصول حدیث نمبر ۶۴۰۵

## بَابُ اِنْتَسَابِ الرَّجُلِ اِلَى جَدِّهِ اپنے دادا کی طرف نسبت کرنا

۴۱۴۔ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عَمَّارَةَ وَكَيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَمُوتْ، وَلَكِنْ عَجَلَ سُرْعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقْتَهُمْ هَوَازِبُ وَابُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اخَذَ بِلِصِّ بَعْثَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: " اَنَا الشَّيْءُ لَا كَذِبُ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ "۔

۴۱۴۔ برابر بن عازبؓ سے ایک شخص نے کہا اے ابوعمارۃ! کیا تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انھوں نے کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں میں کچھ جلد باز لوگ ٹوٹ کا مال لینے کے لئے بڑھے ہوازن کے لوگوں نے ان پر تیر رسائے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کے سفید خچر کی باگ تھامے رہے آپ یہ فرماتے جاتے تھے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں پیغمبر ہوں بلا خوف و خطر۔

(۴۱۴) بخاری نے ۸/۱۱ فی المغازی باب قول اللہ تعالیٰ (وَيَوْمَ تَحْشُرُنِيْ اِذَا اَعْجَلَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمَّا تَغْنَمْ عَنْكُمْ مَّشِيْئًا) اور دوسرے مقامات پر بھی ذکر کی ہے مسلم نے حدیث نمبر ۱۷۷۷ فی الجہاد باب غزوہ حنین ترمذی نے حدیث نمبر ۶۸۸ کتاب الجہاد باب ما جاز فی الثبات عند القتال۔ (۴۱۵) احمد نے مسند ۲۵/۱ میں ذکر کیا ہے سخی اسناد ضعیف ہے لیکن اسکے شواہد میں عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے جسے احمد نے مسند ۱/۴۴۵ اور ۴/۴۵۴ میں روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہے۔

## بَابُ نِسْبَةِ الرَّجُلِ إِلَى مَنْ اِسْتَهْرَمَ مِنْ اُمَّهَاتِهِ

آدمی کی نسبت اسکی مشہور بزرگ ماں دادی کی طرف

۴۱۵۔ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ - حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ سَمِعَ اَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رُطْبًا كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْ عَلٰی قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدِ" ۴۱۵۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی یہ خواہش ہو کہ قرآن مجید اس طرح پڑھے جیسے نازل ہوا ہے تو اسے چاہئے کہ قرآن ابن ام عبد کی قرأت کی طرح پڑھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كُنْيِ النِّسَاءِ

عورتوں کی کنیت

۴۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں اُمُّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كُلُّ نِسَاءٍ لَكُنَّ كُنْيً غَيْرِي ، قَالَ "فَاَكْتَنِي يَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ" فَكَانَتْ تُدْعَى اُمُّ عَبْدِ اللَّهِ - میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے علاوہ آپ کی تمام ازواج مطہرات کی کوئی نہ کوئی کنیت ہے آپ نے فرمایا تم اپنے بیٹے (بھانجے) عبد اللہ بن زبیرؓ کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ کی کنیت ام عبد اللہ تھی۔

۴۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قَالَتْ : اَسْقَطْتُ مِنَ النَّبِيِّ مِيرَاسًا طَهُوْرًا هُوَ ابْنِي صَالِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے

(۴۱۵) یہ حاشیہ صفحہ گذشتہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(۴۱۶) ابوداؤد حدیث نمبر ۴۹۷۷ کتاب الادب باب فی المرأة تکنی ابی اسناد مضبوط ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ، تَوَابٍ لَی اس کا نام عبد اللہ رکھا  
 فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ، فَكَتَبَانِي (یعنی ساقط ہونے والے بچے کا) اور  
 يَا عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ مُحَمَّدٌ میری کنیت ام عبد اللہ رکھی۔ مُحَمَّدٌ  
 وَكَيْسٌ فَبَيْنَا امْرَأَةً اسْمُهَا عَائِشَةُ کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی ایسی عورت  
 إِلَّا كُنَيْتُ امَّ عَبْدَ اللَّهِ نہ تھی جس کا نام عائشہ ہو مگر یہ کہ  
 اسکی کنیت ام عبد اللہ رکھی گئی۔

### بَابُ مِمَّا زَحَرَ الرَّجُلُ اخْوَانَهُ

اپنے بھائیوں کے ساتھ مزاح کرنا

۴۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ۴۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ بیاں کرتے ہیں ہم نے عرض کیا،  
 تَمَزَحُ مَعَنَا، قَالَ: "إِنِّي لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! آپ ہم سے خوش  
 أَقُولُ إِلَّا حَقًّا" طبعی سے پیش آتے اور مزاح فرماتے ہیں

آپ نے فرمایا، میں مزاح میں بھی سچ اور حق بات ہی کہتا ہوں۔  
 مِشْرَح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں گو وقار، متانت  
 اور سنجیدگی کی فضا رہمہ وقت قائم رہتی یہاں تک کہ خود صحابہ کرام فرماتے  
 کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں اتنے ادب  
 احترام سے بیٹھتے گو یا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ  
 ذرا سی حرکت سے اڑ جائیں گے مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۱۷) اس کی اسناد میں داؤد بن محراب ابو سلیمان بصری متروک ہے جیسا کہ  
 حافظ تقریب میں لکھتے ہیں۔ (۴۱۸) ترمذی نے حدیث نمبر ۱۹۹۱ کتاب البر والصلة  
 باب ما جاز فی المزاح ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

کی خوش طبعی کی جھلک ان متبرک صحبتوں کو خوشگوار بناتی رہتی، کیونکہ نبی علیہ السلام اگر ایک طرف رسول اللہ کی حیثیت سے احترام رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ و تلقین میں مصروف رہتے تو دوسری طرف آپ صحابہؓ کے ساتھ ایک بے تکلف دوست اور ایک خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے بھی میل جول رکھتے۔ اگرچہ بیشتر اوقات آپ کی مجالس اور محافل ایک دینی درسگاہ اور تعلیمی ادارہ بنی رہتیں لیکن کچھ دیر کے لئے خوش طبع مہذب دوستوں کی بیٹھک بھی بن جاتیں جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں، گھر بار کے روزانہ کے قصے بھی بیان ہوتے۔ غرضیکہ آپ صحابہؓ سے بے تکلف گفتگو فرماتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی ظرافت کس طرح کی تھی، اس تفصیل کی ضرورت اس لئے ضروری ہے کہ آجکل ہم تقریباً ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کی راہ کھو بیٹھے ہیں۔ اگر ہم سنجیدہ اور متین بننے میں تواتر کہ ظرافت اور خوش طبعی ہم سے کوسوں دور رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و معیار کو اپنے سامنے رکھیں، آپ کی ظرافت کی تعریف آپ ہی کی زبان مبارک سے سن لیجئے۔ صحابہ کرام نے آپ سے تعجب سے پوچھا کہ آپ بھی مذاق فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ”ہاں! بیشک! مگر میرا مزاح اور خوش طبعی سراسر سچائی اور حق ہے“ اس کے مقابلے میں ہمارا آجکل مذاق وہ ہے جس میں جھوٹ، غیبت، بہتان طرازی طعن و تشنیع اور بیجا مبالغوں سے پورا پورا کام لیا گیا ہو۔ آئیے! اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظرافت و خوش طبعی

کے چند واقعات ملاحظہ ہوں جن سے ہم ظرافت و مزاح کا صحیح تخیل قائم کر سکیں۔

۱۔ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کی درخواست کی، آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص حیران ہوا کیونکہ اونٹنی کا بچہ کیسے سواری کا کام لے سکتا ہے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو؟

۲۔ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی اللہ کے رسول میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ فرما کر آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے اور اس عورت نے نبی علیہ السلام کے وہ الفاظ سنتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آپ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جب سے آپ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی، یہ بڑی بی روری ہیں۔ آپ نے فرمایا ان سے کہہ دو بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جو ان ہو کر جائیں گی۔ دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں آپ نے ان سے کہا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا، ”ہم عورتوں کو نئی زندگی دیکر باکرہ (کنواری) بنا دیں گے (رزق)“ ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک زاہد نامی دیہاتی دوست

تھے جو اکثر آپ کو ہدایہ بھیجا کرتے تھے ایک روز بازار میں وہ اپنی کوئی چیز بیچ رہے تھے اتفاق سے نبی علیہ السلام ادھر آنکے انکو دیکھا تو بطور خوش طبعی چپکے سے پیچھے جا کر ان کو گود میں اٹھالیا اور ظرافت کے طور پر آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاید نے کہا، کون ہے مجھے چھوڑو، اور پھر مڑ کر دیکھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے حضرت زایدؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ جیسے غلام کو جو خریدیگا وہ نقصان میں رہے گا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ زاید دیہات سے آپکے لئے تحفے لایا کرتے تھے جب وہ جانے لگتے تو آپ بھی انھیں تحفے دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے، زاید ہمارا دیہاتی بھائی ہے اور ہم اسکے شہری بھائی ہیں آپ ان سے بڑی محبت کرتے تھے وہ شکل و صورت کے اچھے نہیں تھے۔ ایک روز جب وہ بازار میں سامان بیچ رہے تھے تو آپ کا دہاں سے گزر ہوا آپ نے ازراہ مذاق پیچھے سے جا کر انھیں گود میں اٹھالیا اور فرمایا اس غلام کو کون خریدیگا۔ انھوں نے جواب دیا، بخدا آپ مجھے سودے میں کھوٹا پائیں گے آپ نے فرمایا، ”لیکن تم اللہ کے یہاں کھوٹے نہیں ہو (بڑے درجے والے ہو) (شرح السنۃ)

### کتاب مُمَارَاةِ الصَّبَّيَّانِ

بچوں کے ساتھ مزاح اور خوش طبعی

۴۱۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ۴۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ بَنِيَّاهُ مَا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۴۱۹۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۱۹) اس کی سند میں ابن لہیعۃ ضعیف ہے۔

مِنْ أَفْكَرِ النَّاسِ مَعَ صِدِّقِي ، | عَلَيَّ لَمَ لَوَاكُؤُنَ فِي سَبِّ سَبِّهِ زِيَادَهُ  
 بچوں کے ساتھ خوش طبعی و شفقت فرمایا کرتے تھے۔

بابِ کَیْفَ فَمَا رَحَةُ الصَّبَّانِ  
بچوں کے ساتھ کیسے مزاح کیا جائے

۴۲۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ذَا الْأَذْنَيْنِ! اِصْبِرْ دُونَ كَانُونٍ وَالْعَمَلِ.

**مشرح :** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر بہت شفقت فرماتے ان سے محبت کرتے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ان کو پیار کرتے اور ان کے حق میں دُعا کر خیر فرماتے ۔

● بچے قریب آتے تو ان کو گود میں لے لیتے بڑی محبت سے ان کو کھلاتے کبھی بچے کے سامنے اپنی زبان مبارک نکالتے بچہ خوش ہوتا اور بہلتا، کبھی لیٹے ہوتے تو اپنے قدموں کے اندر کے تلووں پر بچے کو بٹھا لیتے اور کبھی سینہ اٹھریں بچے کو بٹھا لیتے۔

● بچے کو کھلاتے وقت اکثر زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے خرقة  
خرقة فی عین کل بقہ۔ اگر یہ الفاظ بمعنی استعمال کئے گئے ہیں تو غالباً  
انکے معنی یہ ہیں (ہر ٹھیکر کی آنکھ میں ٹڈی کا جبرہ ہے) ممکن ہے نبی علیہ السلام

۴۲۵) ترمذی نے حدیث نمبر ۱۹۹۳ فی البر والصلة باب ماجاء فی المزاح، ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۰۲ فی الادب باب ماجاء فی المزاح اسمیں شریک القاضی ہے یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ البانی نے تخریج مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۸۸۷ باب ممانعة الصبیان -



نے بچوں کو کھلانے کے لئے بلا معنی الفاظ استعمال فرمائے ہوں۔

● اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپ ان کو ایک قطار میں کھیڑا کر دیتے اور آپ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ، جو بچہ ہم کو سب سے پہلے چھو لے گا، ہم اس کو یہ اور یہ انعام دیں گے، بچے بھاگ کر آپ کے پاس آنے کوئی آپ کے پیٹ پر گرتا اور کوئی سینہ اٹھیرا۔ آپ ان کو سینہ مبارک سے لگا لیتے پیار کرتے اور انعام دیتے۔

● بچوں سے اکثر خوش طبعی فرماتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ”اے دوکان والے“ کہہ کر پکارتے۔

● انس رضی اللہ عنہ کے ایک بھائی ابو عمیر تھے انھوں نے ایک لال یا مولیٰ پال رکھا تھا، ایک دن وہ مر گیا ابو عمیر اس کے رنج میں غمگین بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب ان کو مولے کے غم میں رنجیدہ دیکھا تو ارشاد فرمایا، ”یا ابو عمیر ما فعل النعیر“ اے ابو عمیر! یہ تمہارے مولے نے کیا کیا؟ یعنی تمہارا لال کیا ہوا؟ بخاری مسلم کے یہ الفاظ ہیں۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھٹے ملے رہتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی کے پاس ایک لال تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، لال مر گیا تو آپ میرے بھائی سے مزاحاً فرماتے تھے ”ابو عمیر! کیا ہوا تمہارا نعیر“۔

● عبد اللہ بن بسرؓ کہتے ہیں میری والدہ نے مجھ کو انگور کا ایک خوشہ دیا اور کہا، یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے آؤ، میں وہ لیکر چلا راستہ

میں میری نیت بگڑ گئی اور میں اس کو کھا گیا۔ جب میری والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں تو خوشہ کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ کو انگوروں کا خوشہ پہنچ گیا تھا؟ آپ نے فرمایا، ”نہیں تو“ میری والدہ اور نبی علیہ السلام سمجھ گئے کہ میں نے اس کو راستہ میں کھا لیا اس واقعہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھ کو راستے میں ملتے تو میرا کان پکڑ کر فرماتے یا غدر یا غدر یعنی اودھو کے باز، اودھو کے باز۔

● نعمان بن بشیر کہتے ہیں ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت عائشہؓ کی آواز زور زور سے سنی اندر گئے تو ان کو مارنا چاہا اور کہا تم رسول اللہؐ اپنی آواز اونچی کرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو برابر روکتے رہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، ”دیکھا میں نے تم کو اس آدمی سے کیسے بچایا؟“ چند دنوں بعد حضرت ابو بکرؓ پھر آئے تو دونوں کو آپس میں رضامند پایا، کہنے لگے آج صلح و محبت کی حالت میں مجھے آنے دو جس طرح پہلے جھگڑے کی حالت میں آنے دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم صلح کر چکے ہیں ہم صلح کر چکے ہیں“ (ابوداؤد)

● عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے، میں نے سلام کیا تو آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے کہا کیا پورا ہی اندر آ جاؤں؟ فرمایا، ہاں پورے ہی آ جاؤ۔ پھر میں اندر گیا، عثمان بن ابوالعاصؓ کہہ رہے تھے کہ عوف

نے ”پورا آجاؤں“ اس لئے کہا تھا کہ خیمہ چھوٹا تھا (ابوداؤد)

## کتاب من اعیان الصبیان

بچوں کے ساتھ باہم ہنسی مذاق کرنے کا بیان

۴۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَصُرْتُ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخِذٌ بِبِدِّ الْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ : ”بَرَكَ عَيْنُ بُقَّةٍ“ فَوَضَعَ الْفُلَامُ قَدَمَهُ عَلَى صَدْرِ الْيَتِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ“

۴۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسے حسنؑ یا حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے (مزاح اور خوش طبعی) کے طور پر فرما رہے تھے ”پھر کی آنکھ میں ٹڈی کا جبر ہے“ بچے نے اپنا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر رکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی

یا اللہ! میں اس بچے سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔

۴۲۲۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ أَتَعَلَّقُ بِشَعْرِ فِي ظَهْرِ أَبِي الزُّبَيْرِ

۴۲۲۔ ہشام بن عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں زبیر کے سامنے شعر پیش

(۴۲۱) مجمع ۹/۲۶۱ طبرانی نے روایت کیا ہے اسمیں ابو منذر وغیر ثقہ راوی ہے مگر دعا کے الفاظ اللهم انی احبه فاحبه ثابت ہیں چنانچہ بخاری نے ۲۸۶/۳ کتاب البیوع باب ما ذکر فی الاسواق اور کتاب اللباس باب الخباہ للصبیان مسلم نے فضائل الصحابة باب فضل الحسن والحسین دیکھے جامع الاصول حدیث ۶۵۵۲ اور نمبر ۶۵۵ وغیرہ۔

کر رہا تھا اور وہ شعر پڑھ رہے تھے  
اور کہہ رہے تھے کہ سفید ہیں  
الوعتیق کی آل سے، بابرکت ہے  
وہ صدیق کی اولاد سے، لہذا کر دیا  
اس کو جب سے اس نے میرے  
لعاب کو لہذا سبھا۔

وَهُوَ يَرْجُو وَيَقُولُ :  
أَبَيْتُ مِنْ آلِ أَبِي عَتِيقٍ  
مُبَارَكٌ مَنْ وَلِيَ الصِّدِّيقِ  
أَلَدَهُ لَمَّا أَلَدَ رِيقِي  
قَالَ الزُّبَيْرُ : وَحَدَّثَنِي  
مُصْعَبٌ عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مُصْعَبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ ،

### بَابُ مَا يُلْقَنُ الصَّبِيُّ إِذَا أَفْضَحَ بِالْكَلَامِ

جب بچے کو بولنا آجائے تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا سکھانا چاہیے

۴۲۳۔ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں  
میں نے اپنے دادا کی کتاب میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دیکھی ہے  
آپ نے فرمایا جب تمہاری اولاد  
بولنے لگے تو تم انہیں لا الہ الا اللہ سکھاؤ  
پھر تم پر وہ نہ کر جب وہ فوت ہو جائیں  
اور جب انکے آگے کے دانت نکل آئیں  
تو انہیں نماز کا حکم کرو۔

۴۲۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
قَالَ : وَحَدَّثَنِي كِتَابُ جَدِّي  
الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :  
”إِذَا أَفْضَحَ أَوْلَادُكُمْ فَعَامُواهُمْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، ثُمَّ لَا تُبَالُوا  
مَتَى مَا نُمُوا ، وَإِذَا تَخَرَّجُوا  
فَمَرُّوهُمْ بِالصَّلَاةِ“۔

(۴۲۳) شیخ البانی ضعیف جامع الصغیر حدیث نمبر ۴۸۸ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں

(۴۲۴) اسی اسناد میں عبد اللہ بن ابی امیہ بن الحارث اور سفیان بن وکیع ضعیف ہیں۔

۴۲۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَفْصَحَ الْعِلَامَ مِنْ بَنِي  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ هَذِهِ  
الْآيَةَ: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي كَرَّمَنَّا بِخَلْقِهِ وَلَكِنَّ  
يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا  
وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا

۴۲۴۔ عمرو بن شعیب اپنے دادا  
سے بیان کرتے ہیں بنی عبدالمطلب  
کے بچوں کو جب بولنا آتا تو نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم انھیں قرآن مجید کی یہ آیت  
سکھاتے پڑھاتے۔ وَقُلِ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي كَرَّمَنَّا بِخَلْقِهِ وَلَكِنَّ... الخ  
(الاسماء آیت ۱۱۱)

ترجمہ: اور فرمادیجئے تعریف ہے  
اس اللہ کے لئے جس نے نہ کسی کو بیٹا  
بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی

شریک ہے اور نہ اس سب سے کمزور ہے اسکا کوئی مددگار ہے اور تم اسکی بڑائی  
کرتے رہا کرو۔ باب مَا يُوصَى بِهِ الْعُلَمَاءُ إِذَا عَقِلَ  
بچہ جب عقلمند ہو جائے تو سب سے پہلے سے عقیدہ توحید سکھایا جائے  
۴۲۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ۴۲۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما

(۴۲۵) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۵۱۸ فی صفة القیامہ باب نمبر ۶۰، احمد نے مسند ۲۹۳/،  
۳۰۴، ۳۰۳۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حافظ ابن رجب حنبلیؒ کتاب جامع احکام  
والمکرم صفحہ ۱۶۱ میں لکھتے ہیں ابن عباس کی پیشہور حدیث بہت طرق سے مذکور ہے۔  
خاص طور سے انکے لڑکے علی انکے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور عطاء بن رباح، عمرو بن دینار  
عبید اللہ بن عبد اللہ، عمرو بن عوفہ اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ نے روایت کیا ہے، حافظ  
نے اس حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا ہے اور اپنی کتاب نور الاقتباس فی وصیۃ...  
ابن عباس میں اس حدیث کی بڑی عمدہ شرح کر دی ہے۔

كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَلَامُ  
 إِلَيَّ مَعَكُمْ كَلِمَاتٍ: احْفَظْ  
 اللَّهُ يَحْفَظَكَ، احْفَظِ اللَّهَ  
 تَجِدْهُ تَجَاهَكَ، فَإِذَا  
 سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا  
 اسْتَعْنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ،  
 وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوا  
 عَلَى أَنْ يَنْفَعُوا لَمْ يَنْفَعُوا  
 إِلَّا بِشَيْءٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى  
 أَنْ يَضُرُّوكَ، لَمْ يَضُرُّوكَ  
 إِلَّا بِشَيْءٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ عَلَيْكَ، بَقِيَتْ الْأَقْلَامُ  
 وَطُوبَى الصَّحُفِ.

بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے  
 (سواری پر) بیٹھا ہوا تھا، آپ  
 نے فرمایا، اے لڑکے! میں تم  
 کو چند کلمات سکھاتا ہوں، تم  
 ہمیشہ اللہ کے احکامات کی حفاظت  
 کرنا وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا  
 تم احکام الہی کی حفاظت کرو تو  
 ہمیشہ اللہ عز و جل کو اپنے سامنے  
 پاؤ گے اور جب تمہیں کچھ مانگنا  
 ہو تو اللہ عز و جل ہی سے مانگو،  
 اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ  
 عز و جل ہی سے مدد چاہو اور یہ  
 بات ذہن نشین کر لو کہ اگر تمام  
 اُمت تمہیں کچھ نفع پہنچانے پر

جمع ہو جائے تو وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو  
 اللہ عز و جل نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ  
 تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں  
 جتنا اللہ عز و جل نے تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے قلمیں خشک  
 ہو گئی ہیں اور دفتر بند ہو گئے ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ لَوْلَدِهِ إِذَا زَوَّجَهُ

باب اس چیز کا کہ جب باپ اپنے بیٹے کی شادی کرے تو اسے کیا کہے

۴۲۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۴۲۶۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بچے کو سات سال کی عمر میں نماز کے لئے پابند کرو، نماز نہ پڑھنے پر مارو اور نو سال کا جب ہو جائے تو اس کا بستر جدا کر دو اور سترہ سال کی عمر میں اس کی شادی کر دو، جب وہ یہ کرے تو اس کے سامنے بیٹھ کر کہو اللہ تجھے دنیا و آخرت کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِضْرِبُوا عَلَى الصَّلَاةِ لِسَبْعٍ، وَاعْزُّوْا فِرَاشَهُ لِسَبْعٍ، وَزَوِّجُوهُ لِسَبْعٍ عَشْرَةَ إِذَا كَانَ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيَجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ: (لَا جُوعَ لَكَ اللَّهُ عَلَى فِتْنَةٍ، فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ)۔

## بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا اجْلَسَ بِفَنَاءِ دَارِهِ

گھر کے باہر یا راستے میں بیٹھنے کے آداب

۴۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنا کوئی اچھی بات نہیں ہے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقَاتِ

(۴۲۶) عبد اللہ بن مثنیٰ کے بارے میں کچھ گفتگو ہے اور ایک راوی ایسا بھی ہے جو معروف نہیں ہے۔ (۴۲۷) اسکی اسناد میں یحییٰ بن عبیدہ متروک ہے۔

إِلَّا مَنْ هَدَى السَّبِيلَ، وَ رَدَّ الشَّجِيئَةَ، وَعَضَّ الْبَصُورَ وَأَعَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ۔“  
مگر یہ کہ بیٹھنے والا کسی راستہ پوچھنے والے کو راستہ بتا دے اور گزرنے والے کو سلام کا جواب دے۔

نگاہیں نیچی رکھے کسی کا سامان اٹھالے میں اسکی مدد کرے۔

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَيْكَ مِنْ نَصْرَةِ أَخِيهِ إِذَا ذَكَرَكَ عِنْدَكَ  
مسلمان بھائی بہن کی بے عزتی یا اس کی برائی سننے کے وقت اس کی حمایت اور دفاع کرنا

۴۲۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنِ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَذَلَ عِنْدَكَ مُؤْمِنًا فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَنْصُرَهُ إِلَّا أَذَلَّكَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“  
۴۲۸۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے کسی مومن آدمی کی بے عزتی کی جائے اور وہ شخص اس مومن کی مدد اور حمایت کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود پھر بھی اس کی حمایت نہ کرے

تو قیامت والے دن اللہ عزوجل تمام لوگوں کے سامنے اسکو ذلیل کرے گا

بَابُ شَوَابِ مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ

اپنے مسلمان بھائی بہن کی مدد کرنے کی فضیلت

۴۲۹۔ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ: | ۴۲۹۔ ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں

(۴۲۸) اسکی اسناد میں ابن ابیعتہ ضعیف ہے، البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۵۳۸ ضعیف لکھتے ہیں۔ (۴۲۹) ترمذی نے حدیث ۱۹۳۲ فی البر والصلة باب ما جاء فی الذب عن عرض المسلم اور احمد نے مسند میں روایت کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔



فَالرَّجُلُ مِنْ عَرَضٍ أَخِيْبَةٍ عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَرَدَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضٍ أَخِيْبَةٍ كَانَ  
لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ“۔

اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرے گا تو یہ نیک کام اس کو  
دوزخ سے بچا دے گا۔

### بَابُ مَا يَحِبُّ عَلَيْهِ مِنْ إِسْمَاعِ الْأَصْحَابِ

کسی مغذور بہرے شخص سے بات کرنا سمجھنا بھی صدقہ ہے

۴۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
”لَيْسَ نَفْسٌ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا  
عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ  
طَلَعَتِ فِيهِ الشَّمْسُ“ قِيلَ:  
وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَرَمَى  
أَيْتُنَا صَدَقَةً تَنْصَدُّ فِيهَا  
قَالَ: ”إِنَّ أَجْوَابَ الْجَنَّةِ

(۴۳۰) اس حدیث کے راوی مقبر ہیں۔ (۴۳۱) اسمیں نصر بن خزمیہ بن عبادہ  
بن عمرو ہے ہمارے پاس جرح تعدیل کی جو کتابیں موجود ہیں انہیں اسکا اور اسکے  
والد کا شمار نہیں ملا مصری نسخہ میں ابن عاصم کے بجائے ابن غائب ہے۔

کَثِيرٌ، التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ،  
وَالشُّكْبَانُ، وَالتَّهْلِيلُ، وَتَأْفُفُ  
بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَتَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ،  
وَتُسَمِّعُ الْأَصَمَّ وَتَهْدِي  
الْأَعْمَى۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تعریف کرنا  
اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا اچھی  
بات کا حکم کرنا، بُری بات سے  
روکنا، راستے سے ایذا دینے والی  
چیز کو ہٹا دینا، بہرے کو بات  
سنا سمجھا دینا اور نابینا کی رہنمائی

کرنا (یہ سب کام صدقے میں شمار ہوتے ہیں)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو کیا کہنا چاہیے

۴۳۱۔ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ: قَالَ  
عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: إِنْ رَجُلًا  
خَوَّنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ إِثْمُهُ عَلَى بَعْضِ الْأَمَانَةِ  
فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي أَذْكُرُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَ: فَانْتَهَرْتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنْشِدُكَ  
إِنِّي أَنْشِدُكَ إِذَا نَشَدْتُكَ  
بِكَ۔

۴۳۱۔ ابن عائد روایت کرتے ہیں  
کہ عوف بن مالک نے کہا کہ ایک آدمی نے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی آپ  
نے اسے چیز پر امین بنایا تھا، پس  
اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا  
کہ میں آپ کو اللہ یاد دلاتا ہوں عوف  
بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے اسے  
ڈاڑھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہا، ”اے اللہ! میں تیری قسم  
کھاتا ہوں جب اس نے تیری قسم

طلب کی۔

(۴۳۱) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ جَهِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ

جب روزہ دار سے کوئی جہالت اور لڑنے کی بات کرے

۴۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ : " إِذَا جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ، إِنْ صَائِمٌ " .  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزے دار کے ساتھ کوئی جہالت والی بات کرے تو وہ اس سے کہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے شر سے ، بھائی ! میں تو روزے دار ہوں ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ مَنْ يَدْعُو بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب اس بیان کا کہ کیا کہے وہ انسان جو جسے کسی ایسے شخص کو جو پکار رہا ہو جاہلیت کی پکار  
 ۴۳۳۔ عَنْ عَجْرَةَ بِنِ مِرْدَاحِ الشَّامِيِّ قَالَ : يَا أَلْ تَمِيمِ ، وَكَانَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ : أَعْضَكَ اللَّهُ هُبَّ أَيْبِكَ ، قَالُوا : مَا عَهْدُ نَاكَ  
 ۴۳۳۔ عَجْرَةَ بِنِ مِرْدَاحِ الشَّامِيِّ سے روایت ہے انھوں نے کہا وہ آل تميم اور وہ بنی تميم میں سے تھے انھوں نے کہا اور وہ ابی بن کعب کے پاس تھے تو ابی نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کے خوشی کو ملیا میٹ

(۴۳۲) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۵۸ میں اسے ضعیف جداً لکھتے ہیں مگر اسکے ہم معنی دوسری صحیح احادیث موجود ہیں۔ (۴۳۳) امیں سعید بن بشر ضعیف ہے بخاری نے الادب المفرد حدیث ۹۶۳ اور احمد نے مسند ۱۳۶/۵ میں روایت کیا ہے اس کے راوی فقیرین اس کی تفصیل تخریج الاحادیث بصحیح البانی حدیث نمبر ۲۶۹ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ابَا الْمُنْذِرِ فَحَاشَا، قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا مَنْ رَعَا نَزَلَ بِحِزِّ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ تُسَبِّحَهُ وَلَا تُكْتَبَ لَهُ،  
 کر دے، انھوں نے کہا ہم نے تجھے اسے ابو المنذر نجات نہیں پایا۔  
 (یعنی بدگو) انھوں نے کہا، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا جو جاہلیت پر فخر کرے تم اسے نام سے پکارو کنیت سے نہ پکارو۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ جب ختم کی جائے

۴۳۴ - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا خَتَمَهَا قَالَ: "اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ: مَرَّةٌ؟ قَالَ: سَبْعَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ بَعْدَهَا فَلَمَّا خَتَمَهَا قَالَ نَحْوًا مِمَّنْ ذَٰلِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ سَبْعًا،  
 ۴۳۴ - حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمائی، جب آپ نے سورہ ختم کی تو فرمایا، اے اللہ! اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے ہی لیے کیا راوی کہتے ہیں میں نے عبد الکریم سے پوچھا کتنی بار (آپ نے یہ فرمایا) انھوں نے کہا سات بار اسکے بعد سورہ آل عمران تلاوت فرمائی جب اسے پورا کیا تو بھی سات بار اللہم ربنا و لک الحمد کہا۔

(۴۳۴) اسکی اسناد میں عبد الکریم بصری ابن ابی المخارق ضعیف ہے جیسا کہ حافظ تقریب میں لکھتے ہیں اور خطیب بن ابی مغیرہ قاضی بھی ضعیف ہے۔

آیت شہد اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ  
وَإِنَّا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمْرٌ رَبٌّ

۴۳۵- عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقُولُ : شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَاللَّهُ عَزَّ وَاجِدٌ يَعْلَمُ قَائِمًا بِالنُّسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَإِنَّا أَشْهَدُ ، أَمْرٌ رَبٌّ"

۴۳۵- زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت شہد اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ تلاوت فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے جواب میں فرمایا ...

وإِنَّا أَشْهَدُ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
یہ درد گار! میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ عَلَى أَنْزِلَ أَقْسَمُ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالتَّيْنِ

سورۃ قیامہ ، مرسلات ، والتین کا جواب

۴۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْمُ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَوَاقِاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۶- ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں

(۴۳۵) احمد نے سند ۱/۱۶۶، طبرانی نے اور ابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا ہے اس کی اسناد ضعیف ہے، حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر ۲/۲۲۱ میں الدرر وجل کے فرمان شہد اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ کے موقع پر ان احادیث کی اسناد کو ذکر کیا ہے (۴۳۶) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۸۸ کتاب الصلوة باب مقدار الركوع والسجود میں روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد میں جہالت ہے البانی نے ضعیف الجامع حدیث نمبر ۷۹۶ میں ضعیف لکھا ہے۔

جب تم میں سے کوئی سورۃ القیامۃ کی تلاوت کرے تو اسکی آخری آیت، اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ يَّحْيِيَ الْمَوْتٰی (کیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مرنے والوں کو پھر سے زندہ کر دے) کے جواب میں کہے بلیٰ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ (میں بھی اُن کے گواہوں میں سے ہوں اور اَمَّا بِاللّٰهِ (ہم اللہ پر ایمان لائے)

اور سورۃ مرسلات کی آخری آیت فَبِآیِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اَیُّوْمٍ اَمَّا بِاللّٰهِ (اس قرآن کے بعد یہ لوگ اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟ اس کے جواب میں کہے اَمَّا بِاللّٰهِ (ہم اللہ پر ایمان لائے)

اور سورۃ التین والتین والزینون کی آخری آیت اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمَ الْحَاكِمِیْنَ (کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟) اس کے

”اِذَا قَرَأْتَ اَحَدَکُمْ لَا اَقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ فَاَنْتَ عَلٰی اٰخِرِهَا“ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یَّحْيِيَ الْمَوْتٰی“ فَلِیَقُلْ“ بَلٰی، وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ، اَمَّا بِاللّٰهِ وَاِذَا قَرَأْتَ الْمُرْسَلٰتِ عَرَفَا فَالْتَمٰی اِلٰی اٰخِرِهَا“ فَبِآیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اَیُّوْمٍ اَمَّا بِاللّٰهِ“ فَلِیَقُلْ“ اَمَّا بِاللّٰهِ، وَاِذَا قَرَأْتَ اَحَدَکُمْ وَالْتَّیْنِ وَالزَّیْنُوْنَ“ فَاَنْتَ عَلٰی اٰخِرِهَا“ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمَ الْحَاكِمِیْنَ“ فَلِیَقُلْ“ بَلٰی، وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ، قَالَ اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اَمِّیَّةَ: ذَهَبَتْ اِیْمِدٌ عَلٰی الْبَدْوِیِّ لَا تُطَرِّکُ کَیْفَ حَفَظَ فَقَالَ: یَا اَبْنٰی اَنْحِ اَنْتَرٰفِیْ لَمْ اَحْفَظْ؟ لَقَدْ حَجَجْتَ سَبْعَیْنِ حَجَّۃً، اَوْ سَبْعَیْنِ حَجَّۃً، مَا مِنْهَا حَجَّۃٌ اِلَّا وَا

اَنَا اَعْرِفُ الْبَعِيْرَ الْكَلْبِيَّ | جواب میں کہے بکلی وَاَنَا ذَلِيْلٌ  
حُجِّجْتُ عَلَيْكَ، | مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (کیوں نہیں میں

اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں)

راوی اسماعیل بن اُمیہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کے دیہاتی  
راوی پر یہ حدیث دہرائی کہ میں نے ٹھیک یاد کی ہے؟ تو انھوں نے  
مجھ سے کہا میرے بھتیجے کیا تم میرے حافظہ کو آزمانا چاہتے ہو (میرا  
حافظہ تو اتنا اچھا ہے) میں نے جو ساٹھ ستر حج کئے ہیں اور ان حج کے  
سفروں میں جن اونٹنیوں پر سفر کیا ہے تو مجھے وہ ایک ایک فوطی یاد دیتے  
تشریح : ان سورتوں اور آیتوں کا جواب پڑھنے والے اور سُنانے  
والے دونوں کو دینا چاہیے چاہے اس کی تلاوت نماز میں کی جا رہی ہو  
یا عام حالت میں۔ نبی علیہ السلام نے جب سورۃ رحمن تلاوت فرمائی  
تو صحابہ کے سکوت پر اعتراض فرمایا اور جنات کے جواب دینے  
کا ذکر فرمایا، جابر بنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے اصحاب پر سورۃ رحمن تلاوت فرمائی جس پر صحابہ خاموش  
رہے۔ آپ نے فرمایا تم سے تو جنات ہی جواب دینے میں اچھے رہے  
میں نے شب جن میں ان پر یہ سورۃ پڑھی تو وہ ہر فایۃ الاء ذکر بکما  
تکذّب بن کا جواب لا یسئو من تعیمک ربنا نکذب فکذا الحمد  
سے دیتے یعنی ہم اپنے پروردگار کی کسی نعمت کا انکار نہیں کرتے، اس حدیث  
سے معلوم ہوا کہ جب امام یا قاری کوئی ایسی سورۃ یا آیت پڑھے جو  
قابل جواب ہے تو مقتدی و سامع کو چاہیے کہ مناسب جواب دے غافل  
کی طرح چپ چاپ نہ کھڑا رہے (نوائساریہ محشی مولانا عبد القہار صاحب)

## بَابُ شَوَابٍ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

دن رات میں پچاس آیتیں پڑھنے کا ثواب

۴۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ"۔  
 ۴۳۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں سو آیات قرآن مجید کی تلاوت کر چکا تو وہ غافلوں میں نہیں۔

## بَابُ شَوَابٍ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ فِي الْيَوْمِ

روزانہ سو آیات پڑھنے کا ثواب

۴۳۸۔ عَنْ تَيْمِمْ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ"۔  
 ۴۳۸۔ تميم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں سو آیتیں تلاوت کر چکا تو اس کے لئے رات

(۴۳۷) اسمیں ابن ابیہ ضعیف ہے لیکن حدیث کے شواہد موجود ہیں جس سے حسن کے درجہ میں ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ البانی حدیث نمبر ۶۴۲، ۶۵۷۔

(۴۳۸) البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۲ میں کہتے ہیں اسے داری نے (۳۲۵) میں ذکر کیا ہے اس کی اسناد حسن ہے اسکے راوی مقبر و معروف ہیں یحییٰ بن بسطام کے بارے میں ابن ابی حاتم (۱۳۲/۲/۴) کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا شیخ صدوق "بخاری نے کتاب الاضغفار میں ان کا ذکر کیا ہے۔ البانی کہتے ہیں پھر میں نے اس روایت کو مسند ۶/۱۰۳ میں بواسطہ ہیشم بن حمید عن زید بن واقد دیکھا تو الحمد للہ اس طرح یہ حدیث صحیح ہے۔



کِتَابُ

بہر عبادت کرنیکا ثواب لکھا جاتا ہے

## بَابُ تَفْذِيلَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ

اپنے بھائی و بزرگ پر فدا ہونا

۴۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

أَوْ ذُكِرَتْ الْفِتْنَةُ، فَقَالَ إِذَا

النَّاسُ مَرَحَتْ عَنْهُوَ دَهُمٌ، وَ

حَقَّتْ أَمَانَاتُهُمْ، وَكَانُوا هَكَذَا

وَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ،

فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ

عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَلْزِمَ بَيْنَكَ

وَأَمْسِكْ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا

تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُشْكِرُهُ، وَ

عَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةٍ نَفْسِكَ،

وَدَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔

۴۳۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر

تھے آپ نے فتنہ کا ذکر فرمایا یا

فتنہ کا ذکر آگیا تو آپ نے فرمایا

جب لوگ اپنے وعدوں اور معاہدوں

کی خلاف ورزی کرنے لگ جائیں

اور اپنی امانتوں کو ہلکا سمجھنے لگیں

اور اس طرح ہو جائیں (رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو

آپس میں جوڑ کر دکھایا) تو میں نے

عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اس

وقت کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ اسوقت

مجھے آپ پر فدا فرمائے، آپ نے فرمایا

(اسوقت) اپنے گھر میں رہو اپنی

(۴۳۹) اس کو ابو داؤد نے حدیث نمبر ۴۳۲۳ کتاب الملاحم باب الامر بالمعروف

والنہی - احمد نے ۲۱۲/۲ حاکم نے ۵۲۵/۲ میں روایت کیا ہے اسکو صحیح کہا ہے

افقہ الذہبی دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۲۰۵۔

زبان کو روکے رکھو جو جانتے ہو لے لو اور جو منکر سمجھو اسے چھوڑ دو۔  
اپنے آپ پر خاص طور سے نگاہ رکھو اور عام لوگوں کا معاملہ چھوڑ دو  
(یعنی خاص اپنی اصلاح کی فکر میں لگے رہو)

### بَابُ التَّقْدِيرِ بِالْأَبْوَيْنِ

ایسے ماں باپ پر خدا ہونا

۴۴۰۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَعِدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابُ ابْنِ كَثْرَتَيْهِ  
قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَقَدْ  
جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ  
طَلِيحِمَا، يُرِيدُ حِينَ قَالَ:  
فَدَاكَ ابْنِي وَأُخْتِي، وَهُوَ يُقَاتِلُ  
۴۴۱۔ سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُحد  
کے دن لڑائی کے موقع پر ایسے ماں باپ  
دونوں کو میرے لئے جمع کیا یعنی  
میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔  
(خوب دشمنوں پر تیر برسا)

### بَابُ التَّقْدِيرِ بِأَلْوَجْهِ

اپنے چہرے کے ساتھ خدا ہونا

۴۴۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ  
جَدْعَانَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:  
۴۴۲۔ علی بن زید بن جدعان سے  
روایت ہے کہ انھوں نے انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا

(۴۴۰) بخاری نے ۶۶/۷ فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب  
سعد بن ابی وقاص اور ۲۸۶/۷ فی المغازی باب وادھمت طائفتان ان تفتشلا اور  
مسلم نے حدیث ۲۴۱۲ فی فضائل الصحابة باب من فضائل سعد بن ابی وقاص ترمذی نے  
حدیث ۳۵۵۵ فی المناقب باب مناقب سعد بن ابی وقاص،  
(۴۴۱) علی بن زید بن جدعان کے باپ کے میں حافظ تقریب میں ضعیف لکھتے ہیں۔

وہ کہہ رہے تھے کہ ابو طلحہؓ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہو کر دشمن سے ملتے تو وہ آپ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اور اپنے ترکش کو آپ کے سامنے پھیلا کر کہتے میرا وجود آپ کی ذات کیلئے ڈھال ہے، میری جان آپ پر قربان ہے، اور اللہ کی سلامتی آپ پر ہمیشہ رہے،

كَانَ امْرُؤًا طَلَحَةً اِذَا لَقِيَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ جِثَابَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَشْرِكَا نَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: وَجْهِي لَوَجْهِكَ الْوَفَاءُ، نَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ، وَعَلَيْكَ سَلَامٌ اللّٰهُ غَيْرُ مُؤَدِّعٍ،

### باب التَّفَضُّلِ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

مال و اولاد کے ساتھ فدا ہونا

۴۴۲- عَنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ الْمَعْلَا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اخْتَارَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ اَنْ يَّعِيشَ فِيْهَا، يَأْكُلُ مَا شَاءَ اَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا، وَيَتَمَنَّى لِقَاءَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۲- ابی معالیؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، (اس میں آپؐ نے فرمایا) ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ جب تک چاہے دنیا میں رہے اور وہاں کھائے پیئے زندگی بسر کرے اور چاہے تو اپنے رب سے ملاقات کرے (اللہ کے پاس آجائے) تو اس بندے نے

(۴۴۲) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۶۶ فی المناقب ابی بکر صدیقؓ اپنے شوہر کے ساتھ یہ حدیث حسن ہے دیکھئے جامع الاصول حدیث نمبر ۶۳۰،

وَقَالَ: بَلْ تَقْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 يَا مَوْلَانَا وَأَبْنَانَا ۖ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا مِنْ النَّاسِ أَمَنَ عَلَيْكَ مِنْ  
 صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ  
 أَبِي قُحَافَةَ، وَكَوْنَتْ مَتَّخِذًا  
 خَلِيلًا لَا تَحْدُثُ ابْنُ أَبِي  
 قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وَدَّ  
 رَأَاكَ إِيمَانًا، وَإِنْ صَلَّيْتُ  
 خَلِيلُ الرَّحْمَنِ،  
 ایمان دینی دوست اور برادری بہت عظیم ہے اور بیشک تمہارے  
 صاحب (یعنی نبی علیہ السلام) تو اللہ کے خلیل دلی دوست ہیں۔

بَابُ مَا يُؤَدُّ عَلَى مَنْ يَفْدِيكَ  
 فدا ہونے والے کو اچھا جواب دینا

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
 قُدَيْلٍ، أَخْبَرَنِي رِبَاحُ بْنُ  
 مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
 بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ:  
 يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ  
 ۴۴۳۔ رباح بن محمد اپنے والد  
 سے بیان کرتے ہیں کہ انھیں نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث  
 پہنچی ہے ایک صحابی نے آپ  
 سے عرض کیا ہم ماموں اور باپ  
 داداؤں کے ساتھ آپ پر قربان ہیں  
 (۴۴۳) اس کی اسناد میں جہالت ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا  
يَقْدِرُ الْحَبِيبُ قَالَ مُحَمَّدٌ  
ابْنُ صَالِحٍ: كَمَا نَقُولُ قَدْ يُتَوَكَّلُ  
بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْتَهَى إِلَى مَجْلِسٍ فَجَلَسَ فِيهِ  
كُتُبُ مَجْلِسٍ يَأْمُرُ فِيهِ بِتَعْرِيفِ كَرَامَاتِهِ

۴۴۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُلُقَةِ  
إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى  
الْقَوْمِ، فَقَالَ: أَلَسَلَامُ  
عَلَيْكُمْ، فَزَادَ عَلَيْهِ السَّجْدَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَعَلَيْكُمْ  
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
وَبَرَكَاتُهُ" فَلَمَّا جَلَسَ  
الرَّجُلُ قَالَ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
حَمْدًا أَكْثَرَ أَطْيَبًا مُبَادًا  
فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ  
يُحْمَدَ، وَيَكُنَّ بَيْنَ كَرَامَتِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۴۴۴) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۴۴۴۱ بحوالہ اسناد میں خلف بن خلیفہ میں کچھ کلام ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" خوش ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ  
 قَرَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ سَلَّمَ نے فرمایا تم نے کیا کہا ہے؟  
 كَمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَأَ رَهًا عَشْرَةَ کو یہ کلمات دوبارہ سنائے نبی  
 أَمْلَأُ كُلَّهُمْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے  
 يَكْتُبُهَا، فَمَا دَرَا كَيْفَ ارشاد فرمایا، اس ذات پاک  
 يَكْتُبُونَهَا حَتَّى رَفَعُوها إِلَى رَبِّ كِي قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے  
 الْحَدَّثَ، فَقَالَ: اُكْتُبُوا كَمَا دس فرشتے اس دعا کو لکھنے کے  
 قَالَ عَبْدِي: لِيَكِيَ ان میں سے ہر ایک کی  
 یہ خواہش تھی کہ وہ انھیں لکھیں،

وہ نہیں جانتے تھے کہ اتنے عظیم کلمات کو کیسے لکھیں یہاں تک کہ  
 اللہ عز وجل تک لے گئے۔ اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا کہ جیسے  
 میرے بندے نے کہا ہے ویسے ہی لکھ دو، یعنی اتنے عمدہ اور فضل  
 کلمات کا اجر و ثواب لکھنے کی تو تم طاقت نہیں رکھتے بس وہی کلمات  
 لکھ دو جو بندے نے کہے ہیں۔

بَابُ السَّلَامَةِ إِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الْمَجْلِسِ

جب آدمی مجلس سے اٹھے تو سلام کرنا چاہیے

۴۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۴۲۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۴۲۵) ابوداؤد نے حدیث ۴۸۵۵ فی الادب باب کراہیۃ ان یقوم الرجل من مجلسه  
 ولایذکر اللہ حاکم نے ۴۹۲/۱ میں روایت کیا ہے اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔  
 ذہبی نے انہی موافقت کی ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۷۷

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا فَيَقُومُوا عَنْهُ غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے اٹھ جائیں تو گویا وہ مجلس سے ایسے اٹھے جیسے کہ مردہ گدھے کے پاس سے الگ ہو جاتے ہیں اور قیامت والے دن یہ مجلس ان پر حسرت و ندامت کا باعث ہوگی،

بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ مَجْلِسًا  
آدمی کو اپنے ہم جلسوں کے لئے دعا کرنی چاہیے

۴۴۶- عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا كَمْ يَقُمُ حَتَّى يَدْعُوَ الْمَجْلِسَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ لِمَجْلِسَاتِهِ:

۴۴۶- نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک وہ اپنے ہم جلسوں کے لئے ان کلمات سے دعا نہ کر لیتے اور وہ گمان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ اپنے ہم جلسوں کے لئے ان کلمات سے دعا کرتے تھے۔

”اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا نَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ“

اے اللہ! تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما کہ جس سے تو ہمارے اور

(۴۴۶) ترمذی نے حدیث ۳۴۹۶ تا ۳۵۰۳ کی البیہات باب ۸۳ حاکم نے مستدرک ۵۲۸/۱ میں روایت کیا ہے ووافقه الذہبی اسناد حسن ہے تخریج بحکم الطیب البانی حدیث نمبر ۲۲۵۔

مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا  
تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ  
الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا  
مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَنِّعُنَا  
بِاسْمَاعِنَا وَابْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا  
مَا اَحْبَبْتِنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ  
مِنَّا، وَاجْعَلْ شَادِنَا عَلٰى مَنْ  
ظَلَمْنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ  
عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا  
فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا  
اَكْبَرَ هَيْمًا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا  
وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے  
اور اتنی اطاعت عطا فرما کہ جس  
سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے  
اور اتنا یقین عطا فرما کہ جس سے  
دنیا کی مصیبتوں کا سہنا ہم پر آسان  
ہو جائے اور جب تک تو ہمیں زندہ  
رکھے ہمارے کانوں اور ہماری  
آنکھوں اور ہماری طاقت و قوت  
سے ہم کو نفع پہنچا اور اس نفع و  
فائدہ کو ہمارا وارث یعنی مرنے کے  
بعد ہماری یادگار بنادے اور جو  
ہم پر ظلم کرے اس پر ہماری مدد  
فرما اور تو ہماری مصیبت ہمارے دین میں مست تجویز فرما اور تو دنیا  
کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی منزل مقصود اور ہماری  
رغبت کی آخری حد مت بنا اور تو ان لوگوں کو ہمارا حکمران نہ بنا جو ہم  
پر ترس نہ کھائیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اجْلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَعْنَةُ  
جَبْ كَسَى مَجْلِسَ بَهْرَتِ كَبْهَ بَاتِيں هُوَ جَامِيں تُو كِيَا كِهِنَا چَاهِيے

۴۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: "مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ  
۴۴۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، جو شخص کسی ایسی مجلس



کَثُرَ فِيهِ لُغَطُهُ ثُمَّ قَالَ  
قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ ، غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي  
مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

میں بیٹھے جس میں بہت کچھ باتیں  
ہو گئی ہوں اور پھر وہ اٹھنے سے  
قبل یہ دعا پڑھ لئے اے اللہ!  
سب پاکیاں اور تعریف تیرے ہی  
لئے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں  
میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی  
مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا

ہوں تو اس مجلس میں جو کچھ ہوا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔

بَابُ كَمْ مَرَّةً يَسْتَغْفِرُ

جلس میں کتنی بار استغفار کرنا چاہیئے

۴۴۸- عَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةً  
مَرَّةً يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي  
وَتُبْ عَلَيَّ ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الرَّحِيمُ

۴۴۸- ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم  
گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار یہ  
فرماتے اے اللہ! تو میری مغفرت  
فرمادے میری طرف نظر کرم فرما،  
بیشک تو متوجہ ہونے والا مہربان ہے  
الرحیم

(۴۴۷) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۲۹ کو البیہقات باب ما یقول الرجل اذا قام من مجلسه  
حاکم نے ۵۳۶/۱ میں صحیح کہا ہے ابن حبان نے اپنی صحیح حدیث ۲۳۶۶ (موارد) میں  
ذکر کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی نے بھی صحیح الجامع حدیث ۶۰۶۸ میں  
ذکر کیا ہے۔ (۴۴۸) اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۳۷۷ میں مکرر چکی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ عِنْدَ التَّفَرُّقِ عَنِ الْمَجْلِسِ  
مجلس سے اٹھتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے

۴۴۹- عَنْ صَالِحٍ، قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَاهُ رِزَّةً يَقُولُ: قَالَ أَبُو  
الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّمَا قَوْمٍ جَلَسُوا فَأَمَّا لَوَا،  
ثُمَّ تَفَرَّقُوا قَبْلَ أَنْ يَذْكُرُوا  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصَلُّوا عَلَى  
نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ عَلَيْهِمْ تَرْغَةُ يَوْمِ الْفِتْنَةِ  
إِنْ شَاءَ عَدُوُّهُمْ وَإِنْ شَاءَ  
غَفَرَ لَهُمْ

۴۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر مجلس برخاست ہوتے وقت نہ اللہ عزوجل کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ایسی مجلس قیامت والے دن ان کے لئے مذمت کا باعث ہوگی اللہ تعالیٰ چاہے انھیں سزا دے چاہے معاف کر دے،

بَابُ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْمَجْلِسِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ  
جب کوئی مجلس سے جانے لگے اس وقت مجلس والوں کو سلام کرے

(۴۴۹) ابانی الاحادیث الصحیحة ۷۲ میں کہتے ہیں اس حدیث کو ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۷۷ حاکم نے ۱/ ۴۹۶، اسماعیل قاضی نے تحفہ فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۵۲، ابن سنی نے حدیث نمبر ۴۲۹ احمد نے مسند ۲/ ۴۴۶، ۴۵۳، ۴۸۱، ۴۸۴، ۴۹۵، ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء ۱۳۰/۸ بروایت سفیان الثوری عن صالح مولی التوامہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوہریرہ اور ابوسعید سے دوسری اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث مرفوعاً روایت ہے۔

۴۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ مَجْلِسًا فَلْيَسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَكَ أَنْ يَجْلِسَ جَلَسْ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيَسَلِّمْ، فَلْيَسَلِّمْ لَوْ بِيَأْخُذُ مِنَ الْآخِرَةِ۔

۴۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے، اگر اسے وہاں بیٹھنا پسند ہو تو بیٹھ جائے اور اگر مجلس سے جانیکا ارادہ کرے تو بھی سلام کرے

### بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ

مجلس برخاست ہونے سے پہلے استغفار پڑھنا چاہیئے

۴۵۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر وہاں لغو باتیں بکثرت کریں اور مجلس ختم ہونے سے پہلے وہ اللہ عزوجل سے استغفار چاہیں تو اس مجلس میں جو فضول باتیں ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمادے گا۔

۴۵۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَخَاضُوا فِي حَدِيثٍ وَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضَ قَوْمًا الْإِعْصَمَ لَهُمْ مَا خَاضُوا فِيهِ۔

(۴۵۰) بخاری نے الادب المفرد حدیث نمبر ۱۰۰۷، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۲۰۸ ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۰۷، احمد نے مسند ۲/۲۳۰، ۲۸۷، ۲۳۹، سنی اسناد حسن ہے شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۸۳ میں اسے صحیح لکھتے ہیں۔ (۴۵۱) اس کی اسناد میں جعفر بن زبیر مترک الحدیث ہے۔

۴۵۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ :  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْلَسَ فَأَرَادَ  
أَنْ يَقُومَ اسْتَغْفَرَ عَشْرًا  
إِلَى خَمْسَةِ عَشْرٍ ،

۲۵۳۔ عَنِ ابْنِ عَائِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ نَاسِيجٍ عَبْدُ اللَّهِ الْخَضِرِيُّ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ اسْتَغْفَرَ عَشْرِينَ مَرَّةً فَأَعْلَنَ"

باب مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ  
غصہ کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رُحْنَا

۴۵۴۔ عَنْ مَعَاذٍ، قَالَ: اسْتَبَّ حُجْلَانٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ  
 ۴۵۴۔ معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۵۲) اس کی اسناد میں بھی جعفر بن زبیر مٹروک ہے۔

(۲۵۳) شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۴۲۵ اور الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۱۳۷۱ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَضِبَ كے سامنے دو آدمی آپس میں سخت  
 اَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَو کر رہے تھے ان میں سے  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اِنِّیْ لَا عَلَمَ ایک کو بہت غصہ آ گیا تو نبی صلی اللہ  
 کَلِمَةً لَّوْ قَالَ لَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک ایسا  
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے  
 تو اس کا غصہ کا فور ہو جائے، وہ کلمہ یہ ہے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

۴۵۵۔ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ ۴۵۵۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ  
 مُحَمَّدًا بَنِي أَبِي بَكْرٍ، قَالَ بیان کرتے ہیں اُمّ المؤمنین حضرت  
 كَانَتْ عَالِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب غصہ  
 اِذَا غَضِبْتُ غَرَّكَ النَّبِيُّ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی ناک  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفِهَا پکڑ کے فیر مارتے اسے عوبیش! یہ  
 ثُمَّ يَقُولُ: يَا عَوِيشُ قُوْنِي دعا پڑھو، اے اللہ محمد صلی اللہ

(۴۵۴) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۲۸ فی الدعوات باب ما یقفل عند الغضب  
 ابوداؤد حدیث نمبر ۴۴۸ فی الادب باب ما یقال عند الغضب، یہ حدیث  
 اپنے شاہد کے ساتھ حسن ہے عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ نے معاذ بن جبلؓ سے  
 نہیں سنا ہے کیونکہ معاذ بن جبلؓ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں فوت  
 ہو گئے تھے، اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے اس وقت عبدالرحمن بن ابی  
 یعلیٰ چھ سال کے بچے تھے لیکن اس کے شواہد میں سلیمان بن سردرؓ  
 کی حدیث متفق علیہ موجود ہے، دیکھئے جامع الاصول حدیث نمبر ۶۲۰۳۔  
 (۴۵۵) البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۴۴۴ میں اسے ضعیف کہا ہے

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَادْهَبْ غَيْظَ قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي مِنْ مَضَلَّاتِ الْفِتَنِ سَهْلًا  
 علیہ وسلم کے رب میری غلطی معاف فرما دے اور میرے دل سے غصہ کو دور فرما دے اور مجھے اندھیرے فتنوں سے بچا دے۔

بَابُ كَيْفَ يُسَلِّمُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ  
 گھر میں داخل ہوتے وقت رومیانی آواز سے سلام کرنا

۴۵۶۔ عَنِ الْقَدِّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدَا ذَهَبَتْ أَسْمَاؤُنَا الْإِصْرَاةُ مِنَ الْجُهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْتَرُّ، فَقَالَ لَنَا: احْبِلُوا هَذَا اللَّيْلَ فَأَقْسِمُوا بِئْسَكُمْ، قَالَ: فَلَمَّا نَفَعَلْ وَنَرَفَعْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۴۵۶۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں اور میرے دو ساتھی (مدینے) آئے تو فقروں کی فاقہ کی وجہ سے ہمارے کان اور آنکھیں بہت کمزور ہو گئی تھیں۔ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر پیش کرتے (تاکہ وہ ہمیں کھلائیں اور پلائیں) لیکن کوئی بھی ہم لوگوں کو قبول کرنا گوارا نہ کرتا تھا (اس لئے کہ انکے حالات خود کمزور تھے) تو ہم پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے وہاں

(۴۵۶) مسلم نے حدیث ۲۰۵۵ فی الاشریہ باب اکرام الضیف وفضل ایشاء، ترمذی حدیث ۲۷۱۹ فی الاستئذان باب کیف السلام، احمد نے مسند ۳/۶ میں روایت کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصِيبَةٍ، قَالَ: فَبِحَيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلَمُ تَسْلِيمًا، لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيَسْمَعُ يَقْظَانُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابًا فَيَشْرَبُ.

تین بکریاں تھیں آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ نکالو اور اپنا اپنا حصہ تقسیم کر لو۔ پس ہم دودھ دوہتے تھے (اور اپنا اپنا حصہ پیتے تھے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رکھ لیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تشریف لاتے تو آپ اس طرح

سلام کرتے تھے کہ نہ سونے والے کو جگاتے تھے اور جاگنے والا آپ کا سلام سن لیتا تھا، پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز (تہجد) ادا فرماتے پھر آکر اپنے حصہ کا دودھ نوش فرماتے۔

بَابُ مَا يَفْعُولُ إِذَا قَرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ  
جب کھانا رکھا جائے تو کیا دُعا پڑھے

۴۵۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَمْرِو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ

۴۵۷۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا رکھا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے، اے اللہ!

(۴۵۷) ابن علان الفتوحات الربانیہ ۵/ ۱۷۸ میں رقمطراز ہیں کہ حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں ابن ابی زہرینہ ہے بخاری کہتے ہیں بہت منکر الحدیث ہے ابن عدی اور ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے اور اسے ضعیف میں ذکر کیا ہے۔

اِذَا قَرَّبَ الطَّعَامُ إِلَيْهِمْ: ہمارے وزن میں ہمارے لئے برکت  
 "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا عَطَاكَ فَرَاوْرِهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ سے  
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللَّهِ بچا دے، آپ بسم اللہ پڑھ کر  
 کھانا تناول فرماتے۔

### بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا

۴۵۸ عَنِ ابْنِ أَبِي حُدَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَلَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ، فَذُعِينَا إِلَى طَعَامٍ، فَلَمْ يَضَعْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ، فَكَفَفْنَا أَيْدِيَنَا، فَجَاءَ إِحْمَرَانِيَّ كَاثِمًا يُطْرِدُ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى الْقُصْعَةِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ

۴۵۸ - حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کبھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور ہمیں کھانے پر بلایا جاتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اپنے ہاتھ کھانے کے لئے نہیں بڑھاتے تھے ایک بار ہمیں کھانے پر بلایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے لئے ہاتھ نہیں ڈالا ہم نے بھی اپنے ہاتھوں کو کھانے سے روک رکھا ایک اعرابی آیا گو یا کہ وہ دھکیلا جا رہا ہے اور اس نے بہت جلدی میں کھانے کے پیالے کی طرف

(۴۵۸) مسلم نے حدیث نمبر ۲۰۱۰ فی الاشریۃ باب آداب الطعام والشراب و احکامہا، ابوداؤد نے حدیث ۳۷۶۶ فی الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام میں ذکر کیا ہے۔



لَمَّا أَعْيَاهُ أَنْ تَدْعَ فِي كُرْ  
اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى طَعَامِنَا  
جَاءَ هَذَا الْإِعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ  
بِهِ طَعَامَنَا، فَلَمَّا أَجَلَسَاهُ  
جَاءَ هَذَا الْجَارِيَةُ لِيَسْتَحِلَّ  
بِهَا طَعَامَنَا، قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ يَدِي  
مَعَ يَدِهَا فَخَرَّدَ كَوَا سَمِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ فَأَكَلَ ۝

ہاتھ بڑھایا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور  
اسے آرام سے بٹھا دیا، پھر ایک  
لڑکی آئی اس نے بھی جلدی سے  
پیالے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
کا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان  
جب مایوس ہو گیا کہ ہم اللہ عزوجل

کا نام اپنے کھانے پر ترک کرنے والے نہیں ہیں تو وہ اس دیہاتی کو  
لایا تاکہ اس کے ذریعہ سے کھانے کو حلال کر لے۔ پھر بچے جب  
دیہاتی کو کھانے سے روک لیا تو یہ اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کے  
ذریعے کھانے کو حلال کرے۔ اللہ کی قسم شیطان کا ہاتھ میرے  
ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ، پھر آپ نے اللہ عزوجل  
کا نام لیا بِسْمِ اللَّهِ اور کھانا تناول فرمایا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شِئِ التَّسْمِيَةَ فِي أَوَّلِ طَعَامِهِ

جب کھانا کھانے سے پہلے دعا بھول جائے تو کیا کہنا چاہیے

۴۵۹۔ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
۴۵۹۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۵۹)، ابن حبان نے حدیث ۱۳۴۰ ”موارد“ روایت کیا ہے اس کی اسناد صحیح ہے  
دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۹۸،

نے فرمایا جب کوئی اپنے کھانے پر  
بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جس  
وقت اس کو یاد آئے بسم اللہ  
اولہ و آخرہ کہہ لے (یعنی اسکے  
شروع اور آخر اللہ ہی کے نام کہیگا)  
اس دعا کے پڑھنے سے گویا  
کھانا شروع کرنا ہے اور جو کھانے  
اس نے بسم اللہ پڑھے بغیر کھالیا  
اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

۴۶۰۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانے  
پر بسم اللہ پڑھنی بھول جائے وہ  
کھانے سے فارغ ہو کر قل ھو اللہ  
احد پڑھے۔

### بَابُ التَّسْمِيَةِ فِي آخِرِ الطَّعَامِ

کھانے کے آخر میں بسم اللہ

۴۶۱۔ حَدَّثَنِي التَّمْثَلِيُّ بْنُ مَثَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ

۴۶۰ء اس کی اسناد میں حمزہ النصیبی جو کہ متروک ہے اس پر حدیثیں  
گھڑنے کا الزام ہے حافظ فی التقریب ۱/۱۹۹ ذہبی نے میزان میں اس  
حدیث کو ذکر کیا ہے اور اسے حمزہ کی مناکیر میں شمار کیا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْخُرَاعِيُّ وَصَحْبُهُ  
إِلَى وَاسِطٍ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ  
يُسَمِّي، فَإِذَا كَانَ فِي أَحِرْلُقْمَةٍ  
قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ  
قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنَّ جَدِّي أُمِّيَّةً بَنِي مَخْشَى  
حَدَّثَنِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ  
فَلَمَّا كَانَ فِي أَحِرْلُقْمَةٍ قَالَ:  
بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا سَأَلَ  
الشَّيْطَانُ يَا كُلُّ مَعْلُوفٍ حَتَّى  
سَمِعْتِ، فَقَاءَ الشَّيْطَانُ مَا  
أَكَلَ»  
واسط جب کھانا کھاتے بِسْمِ اللہ  
پڑھتے اور کھانے کے آخری  
نوالے پر بِسْمِ اللہ اَوَّلَہ وَاخِرَہ  
پڑھتے، میں نے ان سے اس بارے  
میں جب پوچھا تو وہ کہنے لگے میرے  
دادا امیہ بن مخشی جو نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابی تھے انھوں نے مجھے  
یہ حدیث بتائی ہے ایک شخص نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغیر  
بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا  
جب آخری نوالہ لینے لگا تو اس نے  
بِسْمِ اللہ اَوَّلَہ وَاخِرَہ پڑھا اس  
پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
شیطان تیرے ساتھ کھانے میں  
شریک تھا جب تو نے اللہ کا نام  
لیا تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا اگل  
دیا۔ (یعنی جو برکت بغیر بسم اللہ کے جاتی رہی تھی اور شیطان اس کے

(۳۶۱) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۲۶۸۸ فی الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام، احمد نے  
مسند ۳۳۶/۴ حاکم نے ۱۰۸/۴ میں ذکر کی ہے اس کی اسناد ضعیف ہے،  
حافظ خزرج الاذکار ۱۸۹/۵ میں اسکی تخریج کے بعد لکھتے ہیں یہ حدیث غریبہ لیکن  
اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے دیکھئے اروار الغلیل حدیث نمبر ۱۹۶۵،

## بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَأْكُلُ مَعَهُ

اپنے ساتھ کھانے والوں کی رہنمائی کرنا

۴۶۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ | ۴۶۲۔ عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں  
قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ: أَيَا تَوَاقُّ كَهَانَ تَنَاولَ فَرَايَ هَيْ تَهْ  
أَذُنُ فَكُلْ وَسَمِعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ | آپ نے فرمایا قریب آجاؤ اور اللہ  
وَكُلْ بِمِيزَانِكَ، وَكُلْ مِمَّا | عزوجل کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے  
بَلِيكَ“ اور اپنے آگے سے کھانا تناول کرو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ مَعَ ذِي مَاهَةٍ

بیمار اور مصیبت زدہ کے ساتھ کھانا

۴۶۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ | ۴۶۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
أَخَذَ بَيْدَ مُحَمَّدٍ وَفَرَمَ فَوَضَعَهَا | نے ایک کوڑھ والے شخص کا ہاتھ  
مَعَهُ فِي الْقُضْعَةِ، فَقَالَ كُلْ | پکڑ کر اپنے ساتھ کھانے کے لیے

(۴۶۲) ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۷۷ فی الاطعمۃ باب الاکل بالیمین، ترمذی حدیث  
نمبر ۱۸۵۸ فی الاطعمۃ باب ما جاء فی التسمیۃ علی الطعام، بخاری سلم دو سرے  
الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی ہے دیکھئے الاروار حدیث نمبر ۹۶۸ جامع الاصول  
حدیث نمبر ۴۲۵ (۴۶۳) ابوداؤد نے حدیث ۳۶۲۵ فی الطب باب فی الطیر

ترمذی نے حدیث ۱۸۱۸ فی الاطعمۃ باب ما جاء فی الاکل مع المجذوم۔ سبکی اسناد میں  
مفضل بن فضالہ مبارک بن فضالہ کا بھائی ضعیف ہے (تقریب) ترمذی  
کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو یونس بن محمد عن فضل کے علاوہ دوسرے  
طرق سے نہیں جانتے دیکھئے الفتوحات الربانیۃ ۲۱۶/۵ -

بِسْمِ اللَّهِ، ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ۔  
 میں ڈالا اور فرمایا بِسْمِ اللَّهِ کہہ کر  
 الشیر بھروسہ اور توکل کر کے کھانا  
 کھاؤ۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ

کھانے کے بعد کی دُعا

۴۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔  
 ۴۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ جُبَيْرَ أَخَذَ مِنْ خَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي سِنِينَ، أَنَّهُ كَانَ

۴۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرما لیتے تو یہ دُعا پڑھتے، سب تعریف اللہ کے لئے سچے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔  
 ۴۶۵- عبد الرحمن بن جبیر ان جلیل القدر صحابی سے بیان کرتے ہیں جنہیں آٹھ سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہا ہے

(۴۶۴) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۵ فی الاطعمۃ باب بالیقول اذا طعم، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۲۵۳ فی الدعوات باب بالیقول اذا فرغ من الطعام، وابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۲۸۳، احمد نے مسند ۳۲/۳ میں روایت کی ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، البانی نے تخریج الکلم الطیب حدیث ۱۸۸ میں ضعیف لکھا ہے (۴۶۵) احمد نے مسند ۴/۶۲، ۴۷۷، ۳۷۵/۵ اس حدیث کی تخریج کے بعد حافظ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے مزید الفتوحات الربانیہ ۲۳۶/۵ میں لکھی جاسکتی ہے۔

امام نووی نے انوکھ میں بسند حسن بیان کیا ہے (تفسیر ابی کریم محمد بن جریر بسم اللہ)

يَسْمَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا يَقُولُ:  
بِسْمِ اللَّهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ  
طَعَامِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَطْعَمْتَ  
وَأَسْقَيْتَ، وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ  
وَهَدَيْتَ وَاحْيَيْتَ، فَذَكَ  
الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ -

۴۶۶. عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
فِي الطَّعَامِ إِذَا فَرَغَ: الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا وَهَذَا أَنَا  
وَالَّذِي أَشْبَعَنَا وَأَدْوَانَا وَكُلَّ  
الرَّحْسَانِ أَتَانَا -

۴۶۷. عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ  
أَنْسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

جب کھانا آپ کے قریب رکھا  
جاتا تو آپ بسم اللہ پڑھتے اور  
جب کھانا تناول فرما لیتے تو یہ  
دُعا پڑھتے۔ اے اللہ! تو نے  
کھلایا اور پلایا، صاحبِ دولت و  
ثروت کیا، تو نے ہدایت دی اور  
زندہ رکھا ان نعمتوں پر ہر قسم کی  
تعریف اور خوشی تیرے ہی لئے ہے۔

۴۶۶۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کھانے سے فارغ ہو کر یہ دُعا  
پڑھتے تھے، سب تعریف اللہ کے  
لئے ہے جس نے ہمارے اوپر احسان  
فرمائے اور ہمیں ہدایت دی اسی  
نے ہمیں کھلایا پلایا اور سیراب کیا  
اور سب نعمتوں سے نوازا۔

۴۶۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۶۶) ابن علان الفتوحات الربانیہ ۵/۱۷۸ میں کہتے ہیں بقول حافظہ حدیث  
غریب ہے اس کی سند میں ابن ابی زعینہ بقول بخاری منکر الحدیث جڈا ہے اور  
نے اسے ضعیف میں ذکر کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :  
 "مَنْ أَكَلَ طَعَامَهُ فَقَالَ :  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ  
 هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ ،  
 مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّمَّنِيْ وَلَا قُوَّةَ  
 غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
 ذَنْبِهِ"۔

نے فرمایا، جو شخص کھانے کے  
 بعد یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس  
 کے تمام سابقہ گناہوں کو معاف  
 فرمادیتا ہے۔  
 دُعَاء : ہر قسم کی تعریف اس ذات  
 کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا  
 کھلایا اور میری طاقت و قوت کے

بغیر اپنے فضل و کرم سے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے سے جب پیٹ بھر جائے تو کیا کہنا چاہیے

۴۶۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ  
 قَالَ : دُعَيْنَا إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ  
 مَعَنَا ، فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ  
 قَالَ : أَمَّا الرَّثِي كَسْتُ أَقْوَمَ

۴۶۸۔ ابو امامۃ الباہلی سے روایت  
 کرتے ہیں کہ ہمیں کھانے کے لئے بلایا  
 گیا اور وہ ہمارے ساتھ تھے پس  
 جب پیٹ بھر کے کھانا کھالیا تو کہنے

(۴۶۷) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۵۵ فی الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من  
 الطعام، ابو داؤد نے حدیث ۴۰۲۳ فی اللباس باب رقم (۱) ابن ماجہ نے حدیث  
 ۳۲۸۵ فی الاطعمہ باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، احمد نے مسند ۳/۳۹۲  
 حاکم نے ۵۰۷/۱، ۵۰۸/۲، ۱۹۲/۱ میں ذکر کی ہے، اسکی اسناد حسن ہے تخریج الاذکار  
 حافظ نے بھی حسن کہا ہے، دیکھئے الفتوحات ۳۰۴/۱۔

(۴۶۸) اسکی سند میں بقیہ بن الولید ضعیف ہے، بخاری نے دوسری سند سے  
 ۵۰۱/۹۔ ۵۰۲/۱ فی الاطعمہ باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ اور ترمذی نے حدیث  
 ۳۴۵۲ فی الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام میں روایت کیا ہے۔

لگے کہ میں اپنی اس جگہ سے بجا  
خطیب کھڑا نہیں ہوں گا (کیونکہ)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
پیٹ بھر کر کھانا کھا لیتے تو فرماتے  
سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں  
بہت تعریفیں پاک برکت والی نہ  
کفایت کیا گیا ہے اور نہ رخصت  
کیا گیا اور نہ بے پروائی کی گئی اس  
سے اسے ہمارے رب۔

۴۶۹۔ سعید بن ابی ہلال ایک صحابیؓ  
سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھے تو  
اس نے اس کھانے پر (اللہ کا)  
شکر ادا کیا۔

دُعاء: سب تعریف اُس اللہ  
کے لئے ہے جس نے مجھے کھلایا،  
پھر پیٹ بھر کر کھلایا اور مجھے  
بلایا اور خوب سیراب کیا، میری  
طاقت اور قوت کے بغیر (مجھ پر یہ  
عنایت فرمائی)

مَقَامِي هَذَا خَطِيبًا، كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اشْبَعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ:  
«الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا أَكْثَرًا  
طِيبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْنِيٍّ  
وَلَا مُؤَدٍّ، وَلَا مُسْتَعْنٍ  
عَنْ رَبِّنَا»

۴۶۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ  
عَمَّنْ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَقْرَأُ  
مِنْ طَعَامِهِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي،  
وَسَقَانِي وَآزَوَانِي، يَلْأَحْوِلُ  
مَنِّي وَلَا قُوَّةَ، فَقَدْ أَدَّى  
شُكْرَ ذَلِكَ الطَّعَامِ"۔



## بَاب مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ

کھانے پینے کے بعد کی دُعا

۴۷۰۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

۴۷۱۔ ابوالیوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کچھ تناول فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے۔  
دُعا: اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو کھانے کو مزیدار بنایا اور اس کے نکلنے کی جگہ بنائی۔

۴۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيَانُ كَرْتِهِ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ كَسَى بَرْتَن مِیْسِ یَانِی نَوْش

(۴۷۰) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۵ فی الاطعمۃ باب ما یقول الرجل اذا طعم ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ۱۳۵۱ (موارد) اسی اسناد صحیح ہے حافظ ابن حجر تخریج الاذکار میں لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اسے طبرانی نے بھی کتاب الدعاء میں ذکر کیا ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۷۰۔

(۴۷۱) اس کی سند میں معمر بن عوفان ہے، میزان میں ذہبی لکھتے ہیں ابن معین اس کے بارے میں کہتے ہیں، کیسے بستی و اور بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث، نسائی کہتے ہیں متروک الحدیث، لیکن اسکے شاہد میں آگے آنیوالی حدیث نوفل بن معین کی موجود ہے اس کی سند بھی ضعیف ہے، یانی کے سلسلہ میں تین سائنس کا ذکر بخاری نے ۸۱/۱۰ مسلم نے حدیث نمبر ۲۰۲۸ بروایت انس بن مالک بغیر حمد و شکر کے روایت کی ہے دیکھئے الفتوحات ۲۴۰/۵-۲۴۱،

الْأَنَاءِ تَكْفُسَ ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ،  
يَحْمَدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ  
نَفْسٍ، وَكَيْشْكُورُكَ فِي إِحْرَاةٍ -  
فرماتے تو تین سانس میں پیتے اور  
ہر سانس لینے کے بعد اللہ عزوجل  
کی تعریف فرماتے اور آخر میں اس کا  
شکر فرماتے۔

۴۷۲۔ عَنْ تَوْفَلِ بْنِ مَعَاوِيَةَ  
الَّذِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ  
ثَلَاثَةَ أَنْفَاسٍ، يُسَبِّحُ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي أَوَّلِهِ، وَيَحْمَدُ  
فِي إِحْرَاةٍ،  
۴۷۲۔ نوفل بن معاویہ الدولی بیان  
کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
(پانی دودھ وغیرہ) تین سانس  
میں نوش فرماتے تھے، اللہ عزوجل  
کا نام (بسم اللہ) پڑھ کر شروع  
فرماتے اور آخر میں اسکی تعریف فرماتے

۴۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ،  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ فَشَبَعًا  
وَشَرِبَ قَرْوِيًّا، فَقَالَ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي  
وَسَقَانِي فَأَرَوَانِي، خَرَجَ مِنْ  
دُعَاءٍ: سَبَّ تَعْرِيفِ التَّكْمِيلَةِ هُيَ  
بیاض پھر یہ دعا پڑھی۔  
۴۷۳۔ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
نے فرمایا جس نے پیٹ بھر کے  
کھانا کھایا اور خوب سیر ہو کر پانی  
پیا پھر یہ دعا پڑھی۔  
دُعَاء: سب تعریف التکمیلہ ہے

(۴۷۲) اسکی اسناد ضعیف ہے لیکن اسکے شاہد و تائید میں اسی پہلی والی حدیث برتو  
عبد اللہ بن مسعودؓ گزر چکی ہے۔ شیخ البانی صحیح الجامع حدیث ۴۸۳۲ میں لکھتے ہیں  
یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۲۷۷،

(۴۷۳) سنہی مجمع ۲۹/۵ میں لکھتے ہیں اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے، اسکی روایت میں  
ایک شخص غیر معروف ہے، دیکھئے الاحادیث الضعیفۃ للالبانی حدیث نمبر ۱۱۴۱۔

ذَمُّهُ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“ | جس نے پیٹ بھر کر مجھ کو کھانا کھلایا اور مجھ کو پانی پلا کر خوب سیراب کیا تو وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جسے اس کی ماں نے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا شَرِبَ

دودھ پینے کے بعد کی دُعا

۴۷۴۔ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْ دَنَامَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يُجْزَىءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ"

۴۷۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ کھانا کھلائے وہ یہ دُعا پڑھے۔

دُعاء: اے اللہ اس کھانے میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور اور اس سے بہتر ہمیں کھلا۔ اور جس کو اللہ دودھ پلائے وہ یہ دُعا پڑھے

اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ سے پھر آپ نے فرمایا دودھ کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سکے۔

۴۷۴ ابوحدیث نے حدیث ۳۷۳ فی الاشریۃ باب ما یقول اذا شرب اللبن، ترمذی نے حدیث ۳۷۵ فی الدعوات باب ما یقول اذا اکل طعماً، اسکی اسناد میں علی بن یزید جرحان ضعیف ہے اس کے باوجود ترمذی نے اسے حسن کہا ہے شیخ البانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۲۷ اور ۵۹۲ میں ذکر کیا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ سَقَاَهُ

دودھ وغیرہ پلایا تو لے کے حق میں دُعا

۴۷۵ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ، عَنْ جَدِّهِ مَيْمُونِ بْنِ  
بَكْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَقِيقِ  
الْحَرَّاعِيِّ، أَنَّهُ سَفَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فَقَالَ :  
”اللَّهُمَّ آمِنْنِي بِشَيْبَائِهِ“ فَمَرَّتْ عَلَيْهِ  
ثَمَامُونَ سَنَةً لَمْ يَكُ شَعْرَةٌ بِيَضَاءٍ

۴۷۵ - عمرو بن حنظل بن اعمیٰ بیان کرتے ہیں  
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دودھ پلایا تو آپ نے انہیں اس  
دُعا سے نوازا - یا اللہ انہیں جوانی  
کی بہاریں نصیب فرما، اس دُعا  
کی برکت سے اسی سال کی عمر تک  
بھی ان کا کوئی بال سفید نہیں ہوا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَكَ قَوْمٌ

جب کسی قوم کے پاس کھانا کھائے تو کیا کہے

(۴۷۵) اسی اسناد میں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فردہ متروک ہے، حافظ کہتے ہیں  
مگر اس کی تائید و شاہد میں حدیثِ عمر بن ثعلبہ جہنی طبرانی نے روایت کی ہے ابن سنی  
نے انسؓ کی سند سے دو طرح ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

دیکھئے اصابت نمبر ۵۸۱۳ عمرو بن حنظل میں عن جدہ معاویہ اپنے دادا  
معاویہ سے روایت کرتے ہیں لیکن ”التہذیب“ میں انکے تعارف کے سلسلہ میں ہے  
عمرو بن حنظل عن جدتہ ميمونه - یہاں اپنی دادی ميمونه سے روایت کرتے ہیں، واللہ اعلم  
(۴۷۶) مسلم نے حدیث ۲۰۴۲ فی الاشریہ باب استحباب ضح النوی خارج التمر،  
ابوداؤد نے حدیث ۳۷۲۹ فی الاشریہ باب النفخ فی الشراب و التنفس فیہ، ترمذی  
نے حدیث ۳۵۷۱ فی الدعوات باب ماجاء فی دعاء الضیف - حدیث کی مزید روایت  
جامع الاصول حدیث نمبر ۵۴۵۸ میں دیکھئے۔

۴۷۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ السَّكِينِيِّ، قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي فَاتَاهُ بِطَعَامٍ وَحَيْسَةٍ وَصُوبَةٍ وَتَمْرٍ، ثُمَّ أَتَاهُ بِبَشِيرٍ فَنَاولَ مِنْ عَنِّي يَمِينِي، قَالَ: وَكَانَ يَأْكُلُ الشُّعْرَ وَيَضَعُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِهِ صَبْعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى، ثُمَّ يَرْجِي بِهِ، ثُمَّ دَعَا لَهُمْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْزِزْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

۴۷۶۔ عبد اللہ بن بشر السکینی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں تشریف لائے آپ کے لئے کھانا، ملیدہ، ستو اور کھجوریں پیش کی گئیں، پھر شربت پیش کیا (آپ نے نوش فرمایا) پھر اس شخص کو دیا جو آپ کے داہنی طرف تھا، عبد اللہ کہتے ہیں آپ کھجور تناول فرماتے تھے اور اس کی گٹھلی اپنی دونوں انگلیوں یعنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کے درمیان رکھ کر پھینکتے تھے، پھر آپ نے گھر والوں کے لئے دُعا فرمائی۔

دُعاء: یا اللہ جو کچھ تو نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں انھیں برکت عطا فرما، پھر انھیں بخشدے اور ان پر رحم فرما۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ أَكَاظِلُ الْأَذَى عَنْ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ  
جو شخص کھانے پینے کی چیز میں سے بال کوڑا وغیرہ نکال دے اسکے لئے دُعاء

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ كَهْشَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ النَّبِيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۴۷۷۔ عمرو بن الخطیب بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا، میں آپ کے

(۴۷۶) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيَتْهُ  
بِمَاءٍ فِي جَمْعَةٍ وَفِيهَا شَعْرَةٌ  
فَاخْرَجَتْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ  
جَمِّلْهُ" فَتَرَأَيْتُهُ ابْنِي ثَلَاثٍ  
وَتَسْعِيْنِ أَسْوَدَ الرَّاسِ وَاللَّحْيَيْنِ -

لئے پیالے میں پانی لیکر حاضر ہوا،  
پانی میں ایک بال پڑا ہوا تھا میں  
نے وہ نکال دیا، اس پر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا  
دیکر نوازا، یا اللہ! اسکو حسن  
اور خوبصورتی عطا فرما، راوی  
کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان کی

عمر ترانوے سال ہو گئی مگر ان کے بال کالے ہی تھے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ

روزہ افطار کے بعد کی دعا

۴۷۸ حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مَرْثَدٍ - مروان بن المقفع بیان

(۴۷۸) تخریج الاذکار میں حافظ ابن حجر اس حدیث کی تخریج کے بعد کہتے ہیں کہ یہ  
حدیث حسن ہے اسکو احمد ابن حبان اور حاکم نے ۱۳۹/۱ میں روایت کیا ہے اسکے  
راوی صحیح کے راوی ہیں، ابو نعیم جبکانام عثمان بن نعیم انصاری ہے یہ صدوق  
حافظ کہتے ہیں دوسری سند کے الفاظ یہ ہیں ابی زید عمر بن الخطاب انصاری کہتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور  
مجھے خوبصورتی کی دعا دی، ترمذی احمد، اس روایت میں دعا کے یہ  
الفاظ ہیں، یا اللہ! انھیں خوبصورت بنا اور انکے حسن و جمال کو دوم بخش  
الفتوحات الربانیہ ۵/ ۲۵۵، "والمسند"

(۴۷۸) ابوداؤد نے حدیث ۲۳۵۷ فی الصوم باب القول عند الافطار، دارقطنی نے  
۱۸۵/۲، حاکم نے ۲۲۲/۱ میں روایت کی ہے ہمیں مروان بن سالم مقفع ہے  
ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے، دارقطنی اور ابن حجر نے انکی حدیث کو حسن کہا ہے  
باقی راوی ثقہ ہیں مزید ارفار الغلیل للالبانی حدیث نمبر ۹۲۰ میں دیکھئے۔

الْمُقَقَّعِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ  
عُمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَطَعَ  
مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ، قَالَ:  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ:  
”ذَهَبَ الظَّمْأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ  
وَتَبَّتْ الْجُرُثُ شَاءَ اللَّهُ“  
تَعَالَى۔

کرتے ہیں، میں نے ابن عمرؓ کو  
دیکھا انھوں نے اپنی ڈاڑھی پکڑی  
اور ایک مٹھی سے جو زائد تھی وہ  
کاٹ دی اور فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار  
فرماتے تو یہ دعا پڑھتے، پیاس  
جاتی رہی اور رگیں تروتازہ ہو گئیں  
اور انشاء اللہ اجر و ثواب ثابت  
ہو گیا۔

۴۷۹۔ عَنْ مَعَاذٍ، قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ”الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي فَمَضَيْتُ  
وَرَزَقَنِي فَأَفْطَرْتُ“

۴۷۹۔ معاذ بن زہرہ بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے  
سب تعریف اللہ کے لئے ہے،  
جس کی توفیق اور مدد سے میں نے  
روزہ رکھا اور اسی کے عطا کردہ رزق سے میں نے افطار کیا۔

۴۸۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ

۴۸۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا

(۴۷۹) ابوداؤد نے حدیث ۲۳۵۸ فی الصوم باب لقوله عند الافطار معاذ بن زہرہ  
تالعی ہیں ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا تو یہ مرسل ہے لیکن یہ حدیث  
اپنے شواہد کی وجہ سے قوی ہے (دیکھئے اراد بخیر للالبانی حدیث نمبر ۹۱۹۔)

قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ صُغْمًا وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا، فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے قبول فرمائے۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

### باب الدعاء عند الإفطار

#### افطار کے وقت دعا

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدُعْوَةٍ مَا شَرَدُ" قَالَ ابْنُ ۴۸۱۔ عبد اللہ بن عمر بن عاص بن کمر تے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت افطار روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی (بلکہ قبول ہوتی ہے) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر ابن عاص سے سنا ہے وہ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے

(۴۸۰) اس کی اسناد میں عبد الملک بن ہارون بن عنترہ ہے احمد اور دارقطنی اسے ضعیف لکھتے ہیں یحییٰ کہتے ہیں یہ کذاب ہے ابو حاتم کہتے ہیں متروک اور ذہب الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیث گھڑ لیا کرتا تھا دیکھئے ارواء الغلیل حدیث ۹۱۹ (۴۸۱) شیخ البانی ارواء الغلیل حدیث ۹۲۱ میں لکھتے ہیں اس کی اسناد ضعیف ہے لیکن بوسیہ زوائد حدیث ۵۳۷ میں کہتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے کیونکہ راوی اسحاق بن عبد اللہ بن حارث کے بارے میں نسائی کہتے ہیں "لیس بہ بأس" (اس کی روایت میں کوئی حرج اور ضرر نہیں) البوزرعہ کہتے ہیں یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اسے ثقاہت میں ذکر کیا ہے اور اسناد کے باقی راوی بخاری کی شرط پر صحیح ہیں۔



ابْنِ مَلِيكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ | اے اللہ! میں تیری رحمت کے  
ابْنِ عَمْرٍو اِذَا افْطَرَ يَقُولُ: | ذریعہ جو ہر چیز کو شامل ہے  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ | یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ  
الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اِنْ | بخشہ دے۔  
تَغْفِرْ لِّیْ ۝

### بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا افْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ

جب کسی کے ہاں روزہ افطار کیا جائے تو کیا دُعا پڑھے |  
۴۸۲۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ | انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان  
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ | کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْطَرَ عِنْدَ | جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے  
قَوْمٍ دَعَا لَهُمْ فَقَالَ: افْطَرُ | تو ان کے لئے یہ دُعا فرماتے تمہارے  
عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَآكَلَ | ہاں روزہ داروں نے افطار کیا  
طَعَامَكُمْ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ | تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا،  
عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ ۝ | اور فرشتوں نے تمہارے لئے دُعا  
مغفرت کی۔

### بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا رَفَعَ طَعَامَهُ

کھانا رکھتے اور اٹھاتے وقت دُعا

۴۸۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ | انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(۴۸۳) ابوداؤد نے حدیث ۴۸۵۵ فی الاطعمۃ باب ماجاء فی الدعاء لرب الطعم، احمد نے مسند  
۳/۱۳۸، بیہقی نے اپنی سنن ۷/۲۸۷، طبرانی نے فی الدعاء میں روایت کی ہے سبھی اسناد  
حسن ہے اور یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الفتاویٰ الیربانیہ ۳/۳۴۳، آداب الزفاف ۹۱،

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب کھانا کھانے کے لئے رکھتا ہے تو ابھی وہ نپکا اٹھانے بھی نہیں پاتا کہ اسکی بخشش ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا، جب وہ کھانا رکھتا ہے تو بسم اللہ کہتا ہے اور جب اُٹھاتا ہے تو الحمد للہ کہتا ہے (اللہ کیلئے بے شمار تعریفیں ہیں) کہتا ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَرْفَعْتَ مَا بَدَنُكَ

کھانے کے بعد جب دسترخوان اٹھایا جائے

۳۸۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | ۳۸۴۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب دسترخوان

(۳۸۳) اس کی اسناد میں عبد الوارث جس نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے داؤد نے اسے ضعیف کہا ہے بخاری نے منکر الحدیث اور ابن معین نے مجہول کہا ہے وکعبہ راوی مندل بن علی کو احمد اور داؤد نے ضعیف کہا ہے۔

(۳۸۴) بخاری نے ۵۰/۹ فی الاطعمۃ باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ،

ابوداؤد نے حدیث ۳۸۴۹ فی الاطعمۃ باب ما یقول الرجل اذا طعم،

ترمذی نے حدیث ۳۴۵۲ فی الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام،

ابن ماجہ نے حدیث ۳۲۸۴ فی الاطعمۃ باب ما یقول اذا فرغ من الطعام،

احمد نے مسند ۵/۲۵۳، ۲۵۶، ۲۶۷ میں روایت کیا ہے۔

كَانَ إِذَا رَفَعَتْ مَائِدَتَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفُوفٍ وَلَا مُؤَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا۔

اٹھایا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے۔ ”اللہ کے لئے ایسی تعریفات ہیں جو بہت ہی زیادہ ہیں پاکیزہ ہیں جن میں برکت دی گئی ہے (اس کی تعریف کا

جو حق ہے وہ پھر بھی ادا نہیں ہوا) کفایت نہیں کی گئی ہے چھوڑی بھی نہیں گئی (بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ مشغولی ہے) اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے (بلکہ ہمیشہ اسکی احتیاج ہے) اے ہمارے رب! ہماری اس تعریف کو قبول فرما لے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت

۲۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِّنْ أَهْلِ قَبَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ أَوْ قَالَ: يَدَيْهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يَطْعَمُ مَنَ عَلَيْنَا فَهَذَا أَنَا، وَأَطْعَمَنَا فَأَسْقَانَا وَكُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٌ

۲۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قباء کے رہنے والوں میں سے ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ چلے پھر جب آپ نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھو چکے تو یہ دُعا پڑھی۔ ”اللہ کا شکر ہے جو کھلاتا ہے اور کھلایا نہیں جاتا ہے اس نے ہم پر احسان کیا پس ہم کو ہدایت

(۲۸۵) اس کی اسناد میں زہیر بن محمد ائمہی ضعیف ہے۔

ابَلَاكُنَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرُ  
 مُؤَدَّعٍ رِزْقِي وَلَا كَافِيٍّ وَلَا  
 مُكْفُورٌ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ،  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ  
 الطَّعَامِ، وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ  
 وَكَسَى مِنَ الْعُرَى، وَهَدَى  
 مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ  
 الْعُمَى، وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ  
 خَلَقَهُ تَفْضِيلًا“

سے سرفراز فرمایا اور ہمیں کھلایا اور  
 پلایا اور ہر اچھی نعمت ہمیں عطا فرمائی  
 سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس  
 حالت میں کہ وہ چھوڑا نہیں گیا ہے  
 اور نہ بدلہ دیا گیا ہے اور نہ ناشکری  
 کیا گیا ہے اور نہ اس سے بے پروائی  
 کی گئی ہے۔ اللہ کا شکر ہے جن نے  
 ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور  
 ہمہنگی کے بعد کپڑا پہنایا اور گمراہی  
 کے بعد ہدایت کی اور بے نور ہونے کے بعد بینائی دی اور ہمیں اپنی  
 بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے  
 جہان کا رب ہے۔

بَابُ شَوَابٍ مِنْ حَمْدِ اللَّهِ عَلَى طَعَامٍ  
 کھانے پر اللہ کی تعریف کرنے کی فضیلت

۴۸۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ

۴۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے  
 اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو

(۴۸۶) مسلم نے حدیث نمبر ۲۷۳۴ فی الذکر والدعاء باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ  
 بعد الاکل والشرب، ترمذی نے حدیث ۱۸۱۷ فی الاطعمۃ باب ما جاز فی  
 الحمد اذا فرغ من الطعام۔

يَا كُلُّ الْأَكَلَةِ أَوْ كَثَرَبُ | کھانے کے نوالے پر اور پینے کے گھونٹ  
الشَّرْبَةِ يَحْمَدُ عَلَيْهَا | پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ غَدَائِهِ وَعَشَائِهِ  
ظہرانہ اور عشاءِ نہ کے بعد دعا

۴۸۷ - عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ | حارث بن حارث از دی  
الْأَزْدِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا | جب دوپہر اور رات کے کھانے  
فَرَغَ مِنْ غَدَائِهِ وَعَشَائِهِ اللَّهُمَّ | سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے  
لَكَ الْحَمْدُ، أَطْعَمْتَ وَاسْقَيْتَ | اے اللہ! تیرے ہی لئے سب  
وَأَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ | تعریف ہیں، تو ہی نے کھلایا،  
غَيْرُ مَكْفُورٍ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْفٍ | تو ہی نے پلایا، تو ہی نے ہمارا  
عَنْهُ، وَذَكَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَنَّ عِبَادَةَ | پیٹ بھرا، تو ہی نے ہمیں سیراب  
ابْنَ لُثَيْمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى | کیا، سب تعریف تیرے ہی لئے ہے  
حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ لَمْ يَجْعَلْ | نہ تیری ناشکری کی گئی ہے، نہ  
لَهَا مِنْ دُونِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ | تجھے چھوڑا گیا ہے اور نہ تجھ سے  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَهَى - | بے بروائی کی گئی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد اللہ عزوجل کا ذکر

۴۸۸ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | عائشہ رضی اللہ عنہا بیان  
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ | کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۸۷) حدیث موقوف ہے۔ منشی مجمع ۲۹/۵ میں کہتے ہیں اسکو احمد نے  
روایت کیا ہے اس میں عبداللہ بن عامر سلمی ضعیف ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَذِيبُوا طَعَامَكُمْ  
بِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ ، وَلَا  
تَنَامُوا فَتَقْسُوا قُلُوبَكُمْ ۚ

نے فرمایا ، اپنے کھانے کو بھگم کر دو  
اللہ کے ذکر کے ساتھ اور نماز کیساتھ  
اور سونہ جاؤ تمہارے دل سخت ہو جائینگے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا احْضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ

جب کسی روزہ دار کے پاس کھانا لایا جائے

۴۸۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
” إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ  
فَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَأْكُلْ  
وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ  
بِالْبَرَكَاتِ ۚ

۴۸۹۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کسی کو دعوت  
دی جائے تو وہ قبول کرے اگر  
روزہ دار نہیں ہے تو کھانا  
تناول کر لے اور اگر روزہ دار ہے  
تو میزبان کے لئے برکت کی دعا کرے ۔

(۴۸۸) ابن حبان نے الضعفاء ۱/۱۹۹ میں ذکر کیا ہے اسکی اسناد میں بزیع بن  
حسان ہے جو کہ متعم بالکذب ہے ابن حبان کہتے ہیں یہ شخص حدیثیں گھڑتا ہے  
اور معتمد راویوں کی طرف اسکی نسبت کرتا ہے۔ ذہبی نے میزان ۱/۳۰۶ حدیث  
ذکر کی ہے اور اسے بزیع بن حسان کے منکرات میں شمار کیا ہے۔ ذہبی میزان میں  
لکھتے ہیں اس حدیث کو احرم بن خوشب نے بھی روایت کیا ہے اسکے بارے میں یحییٰ  
بن معین کہتے ہیں یہ کذاب خبیث ہے ابن حبان کہتے ہیں یہ شخص راویوں پر  
حدیث گھڑ لیا کرتا تھا، البانی کہتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے الضعیفہ نمبر ۱۱  
(۴۸۹) البانی اور ابوالغلیل حدیث ۹۵۳ میں کہتے ہیں اسکو طبرانی نے ۳/۸۳  
اور ابن سنی نے روایت کیا ہے۔ اسی اسناد صحیح ہے۔

## بَابُ كَيْفَ يَدْعُو إِلَى الطَّعَامِ

کھانے کے لئے کس طرح دعوت دیجائے

۴۹۰۔ عَنِ الْقَضِرِ بْنِ أَسْرِ ابْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ: إِذَا دُعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ: إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَتَغَدَّى عِنْدَنَا فَافْعَلْ، وَفَجِئْتُ فَبَلَغْتُهُ، فَقَالَ: وَمَنْ عِنْدِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَاسْتَهْضُوا۔

۴۹۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اُمّ سلیمؓ نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تم جاؤ اور عرض کرو اگر آپ ہمارے ہاں ظہرانہ پر تشریف لائیں تو یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ رونق افروز ہوں میں آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ کی خدمت اقدس میں یہ پیغام پہنچایا۔ آپ نے فرمایا اور جو میرے پاس (صحابہؓ) ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں (انہیں بھی ساتھ لائیے) آپ نے (صحابہؓ سے) فرمایا، اٹھو (دعوت میں چلو)۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اخْتَلَجَ فِي سَفَرٍ

سفر کی دعائیں

۴۹۱۔ عَنِ ابْنِ لُحْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ كَيْفَ صَاحِبُ الزَّكَاةِ

(۴۹۰) اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

(۴۹۱) ابن سنی کی اسناد میں ضعیف اور جہالتہ ہے۔ بیہمی مجمع ۱۲۸/۱۰

کہتے ہیں، احمد نے عن رجل عن عثمان کے ساتھ روایت کیا، اسکے باقی راوی ثقہ ہیں

عَقَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ حِينَ يَخْرُجُ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَ ذٰلِكَ الْمَخْرُجِ وَصَرَفَ عَنْهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْمَخْرُجِ"۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلا اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھے، میں اللہ پر کامل ایمان رکھتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہوں، گناہوں سے باز رہنے اور نیک کام کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے (اس دعا کے

کے پڑھنے سے) اللہ عزوجل اس سفر میں اسے خیر اور بھلائی سے نوازیگا اور اس سفر کی تکالیف اور نقصان اس سے دور فرما دیگا۔

۴۹۲۔ عَنْ عاصِمٍ قَالَ: قَالَ | ۴۹۲۔ عبد اللہ بن سحر بن بیان

۔ (۴۹۲) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۳۳ فی الدعوات باب ما یقول اذا خرج مسافرا، ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۸۸ مسلم نے حدیث ۱۳۴۳ فی الحج باب ما یقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره، نسائی نے ۲۷۲۸ فی الاستعاذۃ باب الاستعاذۃ من الجور بعد الکور میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتنوء من وعشاء السفر وکاتبۃ المنقلب، ومن الجور بعد الکور ودعوتہ المظلوم وسورہ المنظر فی الاصل والمال"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی مشقت، بری حالت میں واپس لوٹنے، زیادتی کے بعد کمی، مظلوم کی بددعا، گھر والوں اور مال میں برحالت دیکھنے سے اللہ کی پناہ چاہتے تھے۔



عَنْهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُرَّجٍ رَضِيَ اللَّهُ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا سَافَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ  
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ  
فِي الْأَهْلِ ، اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا فِي  
سَفَرِنَا ، وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا ،  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
وَعَثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَابَةِ النُّقْلِ  
وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ ، وَدَعْوَةِ  
الْمُظْلُومِ ، وَسَوْءِ الْمَنْظَرِ فِي  
الْأَهْلِ وَالْمَالِ ،

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سفر کے وقت یہ دُعا پڑھتے ،  
یا اللہ ! تو سفر میں ہمارا رفیق ہے  
اور گھر والوں پر نگہبان ہے، الہی  
تو ہمارے سفر میں ہمارا نگہبان ہے  
الہی ! تو ہمارے سفر میں ہمارا  
رفیق اور مردِ دُعا رہو جا، اور ہمارے  
گھر والوں پر خلیفہ اور محافظ یا اللہ!  
سفر کی تکلیف اور بُری حالت  
میں واپس لوٹنے اور نفع کے بعد  
نقصان اور مظلوم کی بددعا اور

بال بچوں اور مال و دولت میں کسی کی نظر بد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔  
۴۹۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا خَرَجَ إِلَى السَّفَرِ قَالَ :  
”اللَّهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا ،  
وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ،  
يَبْدِلُكَ الْخَيْرُ طَرَفًا عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ

۴۹۳۔ برابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر  
کے لئے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے۔  
دُعا : اے اللہ ! ہمیں خیر اور  
بھلائی کے مقام پر پہنچا اور ہم پر  
اپنی مغفرت اور رضا مندی کی بارش  
برسا، سب خیر اور بھلائی تیرے

(۴۹۳) بیہی جمع ۱۰/۱۳ میں لکھتے ہیں اسے ابوعلی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے  
راوی ہیں فطرن خلیفہ ثقہ ہے اور جریر کے والد کا نام عبد الحمید ہے۔

الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَأَطْوِلْنَا الْأَرْضَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَأَبَةِ الْمُنْقَلَبِ

ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں پر خلیفہ ہے۔ یا اللہ! یہ سفر ہمارے لئے آسان فرما دے اور سفر کی طوالت کو مختصر فرما دے، اے اللہ سفر کی

مشقت اور بُری حالت میں واپس لوٹنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى السَّفَرِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، وَالصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَأَشْغَلُنَا بِمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى، اللَّهُمَّ اعْنَا عَلَى سَفَرِنَا، وَأَطْوِلْنَا بَعْدَكَ

۴۹۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے گھر سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے، یا اللہ! ہمارے گھر والوں پر تو ہی محافظ ہے، اور ہمارے سفر میں تو ہی رفیق ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتا ہوں، ہمیں ان کاموں میں مشغول فرما جو تیری محبت اور رضا کے ہیں۔

۴۹۴، ترمذی نے حدیث نمبر ۴۳۴ فی الدعوات باب ما يقول اذا خرج مسافراً ابو داؤد نے حدیث ۲۵۹۸ فی الجہاد باب ما يقول اذا سافر، نسائی نے مختصر ۸/۲۴ فی الاستعاذہ باب الاستعاذہ من کأبۃ المنقلب میں روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اس سے حسن کہا ہے اور یہ حدیث حسن ہی ہے۔

یا اللہ! ہمارے سفر میں ہماری مدد فرما اور سفر کی دُوری کو مختصر و آسان فرما۔

۴۹۵۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا يُرَدُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا قَطَرًا قَالَ: حِينَ يَنْهَضُ مِنْ جُلُوسِهِ: "اللَّهُمَّ بِكَ إِنْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَقِي وَرَجَائِي، اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي، وَمَا لَا أَهَمَّتْ بِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَرَوْعِي الثَّقَوِي، وَاعْظُمِي ذَنْبِي، وَجَهَّنِي لِلْخَيْرِ"۔

۴۹۵۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سفر کے لئے قصد فرماتے تو اٹھتے ہوئے یہ دُعا پڑھتے اے اللہ میں تیری ہی مدد سے اُٹھتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں تیری ہی مدد کا طالب ہوں اے اللہ تو ہی میرا ولی و ملجا اور اُمید و پناہ ہے۔ اے اللہ تو میری (تمناؤں و ارادوں) کو اچھی طرح جانتا ہے پرہیزگاری کو میرے لئے زاد راہ بنا دے میرے گناہ بخشدے

میں جہاں بھی ہوں حصول خیر کو میرے لئے آسان فرما دے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ

سواری پر قدم رکھتے وقت کی دُعا

۴۹۶۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِدَابَّةٍ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ،

۴۹۶۔ علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سواری لائی گئی میں اس وقت موجود تھا جب انھوں نے پیادوں

قَلَمًا اسْتَوَى قَالَ: الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا  
كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى  
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، ثُمَّ كَثُرَ  
ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ  
نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي ذُوقْنِي إِيَّاهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ  
وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا مِثْلَ  
ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَضْحَكَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هِمَّ اسْتَضْحَكَتَ  
قَالَ: لَعَجَبَ رَبُّنَا، قَالَ:  
عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ  
الذُّنُوبَ،

پاسیدان پر رکھا تو بِسْمِ اللہ کہا، پھر  
جب اس جانور کی پیٹھ پر سوار ہو گئے  
تو الحمد للہ کہا، پھر فرمایا سب  
تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے  
اس سواری کو ہمارے لئے فرما کر دیا  
(مسخر) کر دیا ورنہ ہم اس کو قابو  
میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے  
رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔  
پھر تین بار اللہ اکبر پڑھا پھر کہا  
اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں ہے۔ پھر حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے کہا ایک  
دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی اسی طرح سواری پر بیٹھے پھر  
ہنسے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہمارا رب خوش ہو کر فرمایا

(۴۹۶) ترمذی نے حدیث ۳۴۴۳ فی الدعوات باب ما جاء ما يقول اذا ركب دابة،  
ابوداؤد نے حدیث ۲۶۰۲ فی الجہاد باب ما يقول الرجل اذا سافر ترمذی کہتے ہیں کہ یہ  
حدیث حسن صحیح ہے ابن حبان نے اپنی صحیح حدیث ۲۳۸۱ (موارد) حافظ نے تخریج الاذکار  
میں کتاب الدعاء للطبرانی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں اس کے سب راوی صحیح کے راوی کی  
طرح ہیں مبیہ وقفہ ہے دیکھئے الاحادیث الصحیح حدیث نمبر ۱۶۵۳۔

میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

### بَابُ الشُّمِيعَةِ عِنْدَ الرُّكُوبِ

سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھنا چاہئے

۴۹۷۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۹۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

”إِنَّ عَلَى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا | نے فرمایا سب اونٹوں کی پیٹھ پر

فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ | شیطان ہوتا ہے جب تم اس پر

سوار ہو تو بسم اللہ پڑھو۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ

سوار ہو کر دعا پڑھنی چاہئے

۴۹۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

(۴۹۷) البانی تخریج حقیقة الصیام ۶۳ میں کہتے ہیں حاکم نے ۴۹۷/۱ ان الفاظ

کیسٹھا ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے فاستحوون بالو رکوب

فانما يحمل الله عز وجل ”اکی اسناد حسن ہے حاکم نے مسلم کی شرط صحیح کہا ہے ذہبی نے

موافقت کی ہے، حاکم اور دارمی نے ہمزہ بن عمرو سیلی سے مرفوعاً ان الفاظ کی بشار روایت کی ہے

”فوق ظهر كل بعد شيطان فاذا ركبوها فاذكروا اسم الله ولا تقصروا

عن حديثه“ حاکم کہتے ہیں مسلم کی شرط صحیح ہے ذہبی نے موافقت کی ہے حاکم اور

احمد نے ابو ہریرہؓ کی حدیث کی طرح ابی لاس خزاعی سے بھی روایت کی ہے اسکی اسناد

حسن ہے، حاکم کہتے ہیں مسلم کی شرط صحیح ہے ذہبی نے موافقت کی ہے۔

(۴۹۸) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۳۴ فی الدعوات باب ما يقول اذا خرج سافراً نسائی

نے علی الیوم واللیلہ حدیث نمبر ۵۰۵۰ ابن حبان نے حدیث نمبر ۲۳۷۰ (موارد) میں اسے

صحیح کہا ہے حاکم نے ۹۸/۲ میں مسلم کی شرط صحیح کہا ہے ذہبی کہتے ہیں صحیح ہے۔

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ، قَالَ بِأُصْبَعِيهِ وَقَالَ شَعْبَةُ أَصْبَعُكَ - قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبٍ، وَاقْلُبْنَا بِدَائِمَةٍ، اللَّهُمَّ زَوَّلْنَا الْأَرْضَ وَهَوَّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللَّهُمَّ ارِنِي أَحْمَدُ بِلَاكَ مِنْ وَعْدَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُتَقَلِّبِ -

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے سواری پر تشریف رکھتے تو آپ آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے اپنی انگلی دراز کئے بتایا) پھر یہ دُعا پڑھتے یا اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق ہے اور گھروالوں پر محافظ۔ اے اللہ! ہمیں اپنی خاص رہنمائی سے نواز اور اپنی حفاظت ہمیں کوٹا، اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے لپیٹ دے (یعنی سفر جلد طے ہو جائے) اے اللہ! سفر ہمارے لئے آسان

فرمادے۔ یا اللہ! ہم سفر کی تکلیف اور بری حالت میں واپس کوٹنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۴۹۹- عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَرْجَ بْنَ بَابِ الْقَصْرِ يُعْنِي قَصْرَ الْكُوفَةِ - قَالَ: فَوَضَعَ رَجُلًا فِي الْعُرْزِ فَقَالَ

۴۹۹- حارث بیان کرتے ہیں، علی ابن ابی طالبؑ محل کے روائے سے نکلے اور سواری کے پاسیان پر اپنا قدم رکھا تو بسم اللہ کہا۔ پھر جب سواری پر آرام کے ساتھ

(۴۹۹) اس میں اصل اور حارث جو کہ اعمور ہے یہ دونوں ضعیف ہیں دیکھیے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۲۱۱/۲۔

بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى  
الدَّابَّةِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
كَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِي الْكَرْوِ  
الْبَحْرِ، وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ  
وَفَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ  
تَفْضِيلًا، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ  
لَنَا هَذَا أَوْ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ  
وَرَأَيْنَا إِلَى رَبِّنَا الْمُسْقِلُونَ،  
ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي إِنَّهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ،  
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْجِبُ مَنْ عْبَدَهُ  
إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي إِنَّهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ".

بیٹھ گئے تو یہ دُعا پڑھی۔  
دُعا: سب تعریف اللہ کیلئے ہے  
جس نے ہمیں یہ اعزاز بخشا کہ ہم زمین  
اور سمندر میں سفر کرتے ہیں اور زمین کیزہ  
رزق عنایت فرمایا اور اپنی بہت  
ساری مخلوق پر ہمیں فضیلت اور شرف  
بخشا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے  
لئے اس سواری کو فرمانبردار کر دیا۔  
اور ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ  
تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف  
ضرور پھیر جانے والے ہیں۔ پھر کہا  
یہ رو دکار! مجھ کو بخشنے کے کیونکہ تیرے  
سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے پھر علیؑ  
نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ عزوجل  
ایسے بندے سے خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے میرے رب مجھ کو بخشنے  
کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ سَفِينَةً

کشتی اور پانی کے جہاز میں بیٹھتے وقت دُعا

۵۰۰ عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۵۰۰۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہ  
عَنْهُمْ مَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَمَانٌ  
لَا مَتَّيْ مِنْ الْعَرَقِ اِذَا رَكِبُوا  
السَّفِيْنَةَ اَنْ يَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ  
فَجَرَّاهَا وَمَنْ سَاَهَا، اِنَّ رَكِبَتْ  
لِغَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ، وَمَا قَدَّرَ اللّٰهُ  
حَقٌّ قَدَّرَهُ“۔ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ،

علیہ السلام نے فرمایا، میرے امتی بحری  
سفر میں ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے  
اگر کشتی یا جہاز میں بیٹھتے وقت یہ  
دُعا پڑھیں گے، اللہ ہی کے نام  
سے ہے اس کا چلنا بھی اور اس کا  
ٹھیرنا بھی، میرا رب بڑا بخشنے والا

مہربان ہے (سورہ ہود آیت : ۴۱) ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی  
جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے)  
کہ قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے  
دست راست میں لپیٹے ہوئے ہونگے، پاک اور بالا تر ہے وہ اس  
شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں (سورہ زمر آیت : ۶۷)

بَابُ مَا يَقُوْلُ لِمَنْ حَكَّرَ فِي سَفَرٍ

سفر پر جانے والے کے لئے دُعا

۵۰۱۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ | ۵۰۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۵۰۰) اسی اسناد ضعیف جدا ہے حافظ کہتے ہیں ابی ہریرہ نے الکامل میں روایت  
کیا ہے اسی سند میں ضعف، اور مجہول ہیں طبرانی نے بھی اسی سند اور دوسری سند سے  
ذکر کیا ہے، ذہبی نے میزان میں یحییٰ بن عمار کی مناکیر میں ذکر کیا ہے۔

(۵۰۱) ترمذی حدیث نمبر ۳۴۴۴ فی الدعوات باب عکاک ابن ماجہ حدیث ۷۷۱ فی الجہاد  
باب فضل الحرّس والتکیر فی سبیل ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے حاکم نے  
مستدرک ۹۸/۲ میں صحیح کہا ہے ذہبی نے موافقت کی ہے ابن حبان نے اپنی  
صحیح حدیث نمبر ۲۳۷۸ (موارد) روایت کیا ہے دیکھئے الاحادیث لصحیح حدیث نمبر ۱۷۳



قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِرَيْدٍ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَلَمَّا وَكَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اللَّهُمَّ زَوِّدْهُ الْأَرْضَ وَهَوْنًا عَلَيْهِ السَّفَرُ" وہ شخص جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! انکے لئے سفر کی مسافت پیٹ کر کم کر دے اور ان کے لئے سفر آسان فرما دے۔

۵۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي، قَالَ: زَوِّدَكَ اللَّهُ بِالتَّقْوَى قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: "وَعَقَّرَكَ لَكَ ذَنْبَكَ" قَالَ: زَوِّدْنِي، قَالَ: "وَوَهَّجَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُمَا كُنْتَ"۔

۵۰۲۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر پر جا رہا ہوں مجھے توشہ عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تمہارا توشہ بنا دے، انھوں نے عرض کیا کچھ اور بھی دعا دیجئے

(۵۰۲) ترمذی نے حدیث ۳۴۴۰ فی الدعوات باب ۶۶۱ حاکم نے مستدرک ۹۷/۲ اسکی اسناد حسن ہے بیہقی نے المجمع ۱۰/۱۳۰-۱۳۱ میں اس طرح قتادہ کی سند سے ذکر کی ہے۔ طبرانی نے کبیر اور ہزار نے بھی ثقہ راویوں سے روایت کی ہے۔

آپؐ نے فرمایا اللہ تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ انھوں نے کہا مزید کچھ اور، آپؐ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ حصول خیر کو تمہارے لئے آسان فرما دے۔

۵۰۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى؟ قَالَ: عِنْدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ: "فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَقِفِهِ وَذَوْدِ اللَّهِ التَّقْوَى، وَعَقْفَرِ ذَنْبِكَ، وَوَجَّهَكَ فِي الْحَيَاةِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ أَوْ قَالَ: أَيُّمَا تَوَجَّهْتَ".

۵۰۳۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آئے اور عرض کی کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا؟ انھوں نے کہا انشاء اللہ کل، آپؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا فرمائی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے، اللہ تعالیٰ تقوے کو تمہارا توشہ بنادے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ حصول خیر کو تمہارے لئے آسان فرما دے۔

(۵۰۳) ترمذی نے حدیث ۴۴۳۴ فی الدعوات باب ما یقول اذا ودع انسانا ابن علان الفتوحات ۱۲۰/۵ میں کہتے ہیں حافظ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور طبرانی کی سند سے اس پوری حدیث کو ذکر کیا ہے۔ خرائطی نے مکارم خلاصہ اور محاملی نے بھی قتادہ راوی کی سند سے روایت کیا ہے۔

(۵۰۴) ابوداؤد نے حدیث ۲۶۰۱ فی الجہاد باب فی الدعاء عند الوداع اسکی اسناد مسلم کی شرط پر صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ ۱/۵۷ میں لکھتے ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اشْتَبَعَ رَجُلًا

سفر پر رخصت کرتے ہوئے تھوڑی دُور تک چلنا

۵۰۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ  
الْخَطَمِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَبَعَ  
حَلِيشًا فَلَمَّ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ  
قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ  
وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ  
۵۰۴۔ عبداللہ بن کبیر خطمی بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کا  
ارادہ فرماتے تو ثنیۃ الوداع تک  
اس کے ساتھ چلتے پھر فرماتے میں  
تمہارا دین تمہاری امانت تمہارے  
کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا

سفر پر رخصت کرتے وقت دُعا دینا

۵۰۵۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ،  
أَنَّ سَمْعَ بْنَ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ  
يَقُولُ: أَنْبَيْتُ أَبَاهُ بِسُكْرَةٍ  
أَوْدَعَهُمْ لِسَفَرٍ أَرَدْتُ، فَقَالَ  
أَبُوهُمُ حَيْرَةً: أَلَا أَعْلَمُكَ يَا ابْنِ  
أَخِي شَيْئًا عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُولُهُ عِنْدَ  
الْوَدَاعِ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى،  
۵۰۵۔ ابو موسیٰ بن وردان بیان  
کرتے ہیں میں نے سفر کا ارادہ کیا  
اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
ملنے آیا تو انہوں نے رخصت کرتے  
وقت مجھ سے فرمایا، اے میرے  
بھتیجے میں تم کو وہ دعا سکھاؤں  
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس موقع پر مجھ کو سکھائی تھی، میں

(۵۰۵) حدیث حسن ہے حافظ وغیرہ نے بھی حسن کہا ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ

۱۶۔ الفتوحات ۵/ ۱۱۴ - ۱۱۵

قَالَ: قُلْتُ: اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ | میں نے عرض کیا ضرور سکھائیے انھوں  
الَّذِي لَا تَصْدِيحُ وَذَٰلِكَ - | نے فرمایا جو شخص سفر کا ارادہ کرے

وہ بھیجے رہنے والوں کے لئے یہ دعا کرے میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا  
ہوں جس کی حفاظت میں آئی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا وُجِّعَ مِنْ يَدِ الْحَجَّاجِ

سفر حج پر رخصت کرتے ہوئے دعا دینا

۵۰۶۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: | ۵۰۶۔ سالم اپنے والد سے بیان  
جَاءَ غُلَامٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ | کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُرِيْدُ | یاس ایک غلام آیا اور عرض کی  
هٰذَا الْوَجْهَ - اَلْحَسْبُ - قَالَ: | میں اس سال حج کا ارادہ رکھتا

فَمَشَى مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ | ہوں۔ آپ نے فرمایا اے غلام  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ ذَرُوْكَ | اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تمہارے لئے  
اللّٰهُ التَّقْوٰى، وَوَجْهَكَ فِي | توشہ بنادے اور خیر بھلائی حاصل

الْخَيْرِ، وَكَفَاكَ اَلْهَمَّ، فَلَمَّا رَجَعَ | کرنے میں تمہاری رہنمائی فرمائے  
الْغُلَامُ سَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى | تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاسَهُ اِلَيْهِ | اور رنج و غم کو تم سے دور فرمائے

فَقَالَ: يَا غُلَامُ قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ | جب یہ حج کر کے واپس آئے تو نبی  
وَعَفَّرَ ذَنْبَكَ، وَاخْلَفَ نَفَقَتَكَ | صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے آکر  
سلام کیا، آپ نے انہی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا دی۔ اے غلام

(۵۰۶) حافظ نے طبرانی کی سند سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث  
غریب ہے اسے ابن سنی نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول فرمائے تمہارے گناہ معاف فرمائے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوْدَعَهُمْ

اپنے گھروالوں کو سفر پر رخصت کرتے ہوئے دُعا دینا

۵۰۷۔ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ ؟ بَيَّانٌ قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ تَحْرِيْمًا مَكَانًا يَقُولُ لَا هَلَكَ : أَسْتَوِدُّكُمْ اللَّهُ الْكَدَى لَا تَخِيْبُ وَكَأَيْعُ .

۵۰۷۔ موسیٰ بن وردان ؟ بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا میں تمہیں وہ دُعا سن سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی جب تم سفر کا ارادہ کرو یا کہیں جانیگا قصد کرو تو اپنے گھروالوں کو یہ دُعا دو۔ میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں

جس کی حفاظت میں آئی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْفَلَتَ اللَّابَةُ

جب سواری راستہ بھٹک جائے

۵۰۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِذَا انْفَلَتَتْ ذَابَّةُ أَحَدِكُمْ

۵۰۸۔ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی سواری دوران سفر کسی صحرائیں

(۵۰۷) اس میں ابن ابیہ ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے نسائی نے عمل الیوم

واللیلہ حدیث نمبر ۵۰۸ اور ابن سنی نے بھی عمل الیوم میں روایت کی ہے دیکھئے

مزید الفتوح ۵/ ۱۱۴- ۱۱۵، الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۶-

بَارِضٍ فَلَاةٍ فَلَيْتَانِدٍ: بِأَعْبَادٍ | راستہ بھٹک جائے تو یہ آواز لگانی  
 اللَّهُ أَحْسَنُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ | چاہیے اسے اللہ کے بند و بہاری  
 فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيِّدًا حَيُّسَةً، | رہنمائی کرو، اللہ کے بند و ہماری  
 (راستہ تباہی میں) رہنمائی کرو۔ کیونکہ زمین میں اللہ کے (فرشتے)  
 بندے موجود ہوتے ہیں جو رہنمائی کر دیتے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَاثَرَتْ دَابَّةٌ  
 سواری کے پھسلنے (حادثہ) کے موقع پر

۵۰۹۔ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ، عَنْ أَنَسٍ | ۵۰۹۔ اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ  
 وَهُوَ أَسَامَةُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ  
 رَدَّفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا کہ سواری

(۵۰۸) تخریج الاذکار ۵/ ۱۵۰ حدیث غریب ہے ابن سنی نے روایت کی ہے  
 اس کی سند میں انقطاع ہے اسی معنی میں طبرانی نے ایک دوسری حدیث  
 روایت کی ہے اس کی سند میں انقطاع ہے، عتیبہ بن غزو ان کی حدیث کے یہ  
 الفاظ ہیں اِذَا ضَلَّ أَحَدُكُمْ أَوْ ارَادَ عَوْنًا، وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَائِئِسَ فَلَْيَقُلْ يَا  
 عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي، ثَلَاثًا فَإِنَّ اللَّهَ عِبَادًا لَا يَرَاهُمْ دَكَّيْهِ الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ حَدِيثُ ۶۵۵  
 جب کوئی تم میں سے کسی ویران پر راستہ سے بھٹک جائے اور وہ راستہ معلوم  
 کرنے کے لئے رہنمائی چاہتا ہو تو تین بار کہو اللہ کے بند و ہماری رہنمائی کرو۔  
 کیونکہ بعض اللہ کے بندے (فرشتے جنات وغیرہ) نظر نہیں آتے۔

(فے) یہ حدیث صحیح نہیں ہے پھر اس میں اللہ کے زندہ مخلوق فرشتے جنات  
 سے راستہ کے بارے میں رہنمائی طلب کی گئی ہے بعض کمزور عقیدہ مسلمان ان  
 حدیثوں سے اللہ کے علاوہ دوسروں سے مدد لینے کیلئے جواز کی دلیل بناتے ہیں  
 جو قطعاً غلط ہے اللہ کے علاوہ کسی اور سے مدد طلب کرنا اور پکارنا شرک ہے

کا جاتو پھسلا، میں نے کہا شیطان رسوا  
ہوا۔ آپ نے فرمایا شیطان ”نا کام  
رسوا“ مت کہو، ایسا کہنے سے تو  
شیطان اگر کر پورے مکان کے برابر  
ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میری  
طاقت اور زور سے پھسلا ہے بلکہ  
اس موقع پر بسم اللہ کہو۔ بسم اللہ  
کہنے سے وہ ذلت سے ٹکڑ ٹکڑ  
مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔

فَعَاثَرُ يَعْبُورُ نَافَقُتٌ: تَعَسَى  
الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِي الْمَسِيحِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ  
تَعَسَى الشَّيْطَانُ فَإِنَّهُ يَعْظُمُ  
حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْبَيْتِ،  
وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي. وَلَكِنْ قُلْ  
بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَصْغُرُ حَتَّى  
يَصِيرَ مِثْلَ الذَّبَابِ،

بَابُ مَا يَقُولُ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّخْبَةُ

سواری جب لیے قابو ہو جائے

۵۱۰۔ یونس بن عبید بن دینار مشہور

تابعی بیان کرتے ہیں جو شخص کمرش  
جانور (سواری) پر ہو اور وہ بتقاہو

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ

قَالَ: لَيْسَ رَجُلٌ يَكُونُ عَلَى  
دَابَّةٍ صَخْبَةً فَيَقُولُ مَرِفٌ

(۵۰۹) احمد نے مسند ۵/ ۵۹ ابوداؤد نے حدیث ۴۹۸۲ فی الادب باب ۱۷ ہیشمی مجمع  
۱۰/ ۱۳۲ کہتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں محمد بن  
حمران ثقہ ہیں۔ البانی تخریج الطیب حدیث ۲۳۷ میں لکھتے ہیں، اسے  
ابوداؤد نے صحیح سند کی تفسار روایت کیا ہے صحابی کا نام نہ لینا نقصان دہ نہیں ہے۔  
ابن سنی نے ابی الملیح عن ابیہ سے بسند لا باس بہ ذکر کیا ہے۔ ابی الملیح کے والد صحابی ہیں  
انکے والد کا نام اسامہ ہے۔ نسائی نے عمل الیوم واللیلہ ۵۵۴، ابن مردویہ نے اپنی  
تفسیر اور امام احمد نے بھی روایت کیا ہے، دیکھئے تخریج الطیب حدیث ۲۳۷،

ہو جائے ، اسوقت اسکے کان میں  
قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی جائے  
تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیر جائے گا  
(قابو میں آجائے گا)

ترجمہ : اب کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی  
اطاعت کا طریقہ (اللہ کا دین)

أَذْعَمَهَا : أَفْعَزِدِي اللّٰهَ يَجْعُونَ  
وَلَكُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَاللّٰهَ  
يُجْزِعُونَ ، إِلَّا ذَٰلِكَ بِإِذْنِ  
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - ۱۱۰

چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں ؟ حالانکہ آسمان زمین کی ساری چیزیں  
چار و ناچار اللہ ہی کی تابع فرمانبردار ہیں۔

## بَابُ مَا يَحْدِثُنِي بِهِ فِي السَّفَرِ

### سفر میں جائز گیت گانا

۱۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ | ۱۱۱۔ عَنِ ابْنِ رَوَاحَةَ  
أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرْتَنے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱۰۰) حافظ تخریج الاذکار ۵/۱۵۲ میں کہتے ہیں یہ خبر روایت مقطوع ہے  
روایت عن المنہال بن عیسیٰ ، ابو حاتم کہتے ہیں مجہول ہے میں نے یہ روایت  
یونس سے آگے یعنی من طریق المحکم عن مجاہد عن ابن عباسؓ پائی ہے ۔  
جسے ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے ۔

(۱۱۱) بخاری نے ۴۴۷/۱۰ فی الادب باب ما يجوز من الشعر والجز والجزاعوا  
یکرہ منہ ، مسلم نے حدیث ۱۷۹۶ فی الجہاد باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
من اذی المشرکین ۔ والمنافقین ، ترمذی نے حدیث ۳۳۲۲ فی التفسیر باب  
ومن سورۃ النضلی ، احمد نے مسند ۴/۳۱۲ میں روایت کیا ہے ۔



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ  
فَقَالَ: يَا ابْنَ كَوَاحٍ أَتُولُ  
فَحْرِي الرِّكَابَ فَقَالَ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ تَرَكْتُ ذَلِكَ  
تَقَالَ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
إِسْمَعُ وَأَطِعْ، فَرَحَى بِنَفْسِهِ  
وَقَالَ:

وَاللَّهِ كَوْلَا أَنْتَ مَا هُنَا بَيْنَا  
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّدْنَا  
فَأَنزَلُنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا  
وَنَبِّئِ الْأَقْدَامَ إِنَّ لَكَ قِتِينَا

گرنہ ہوتی تیری رحمت اسے شہ عالی صفات

تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ  
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات

سُخِرُوا كَرَجَنَگ مِیں ہِم کو عطا فرما ثبات

۵۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ | انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۵۱۲) بخاری نے ۴۵۶/۱۰ فی الادب ما يجوز من الشعر والحمد والابواب ما جاء  
فی قول الرجل: ولیک، اور باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفاً اور باب  
المباريض منه وحته عن الکذب، مسلم نے حدیث نمبر ۲۳۲۳ فی الفضائل  
باب رحمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم انسا۔

حَادُّ يُقَالُ لَهُ "أَنْجِشَةُ" وَكَانَ حُسْنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَوَيْدًا يَا أَنْجِشَةُ"، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ -

کا ایک گانے والا خوش آواز غلام تھا اسے انجشہ کہا جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے انجشہ آہستہ چل، شیشوں کو مت توڑ یعنی ناتواں کمزور عورتوں کو تکلیف نہیں دے۔ (دستور ہے کہ اونٹ خوش آواز گیتوں سے مسرور ہو کر تیسر چلتے ہیں جس سے سوار عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ عورتوں کو بوجہ نزاکت لطافت شیشے سے تعبیر فرمایا۔)

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَاسْتَحَرَّ سفر میں صبح کے وقت دُعا

۵۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَاسْتَحَرَّ يَقُولُ: سَمِعَ سَامِعٌ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَادِهِ، عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَافْضَلْ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ -

۵۱۳ - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں ہوتے تو صبح کے وقت یہ دُعا پڑھتے، ہمارا اللہ کی تعریف کرنا سننے والے نے سُن لیا، اور ہمارا اقرار کرنا اس کی اچھی اچھی نعمتوں کا جو اس نے ہم پر کی ہیں، اے ہمارے رب! تو ہمارا ساتھی ہو جا اور ہم پر اپنا فضل فرما، میں اس حال میں ہوں کہ (دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

(۵۱۳) مسلم نے حدیث ۲۷۱۸ فی الذکر والدُعای باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ الْمَاجِلِ یَعْمَلُ ابُو دَاوُد نے حدیث ۵۰۸۶ فی الادب باب مَا یَقُولُ إِذَا صَبَحَ میں روایت کیا ہے

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ فِي سَفَرٍ سفر میں صبح کی نماز کے بعد دُعا

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُرَيْدَةَ  
الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُ  
قَالَ إِلَّا فِي سَفَرٍ رَفَعَ صَوْتَهُ  
حَتَّى يَسْمَعَ اصْصَا بَنُ: "اللَّهُمَّ  
أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ  
عِصْمَةً أَمْرِي، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ  
لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَهُ فِيهَا مَعَاشِي  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اللَّهُمَّ أَصْلِحْ  
لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَوْجِعِي"  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "اللَّهُمَّ أَعُوذُ  
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ اللَّهُمَّ  
أَعُوذُ بِكَ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
"لَا مَا نَعِ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا

۵۱۴۔ ابن بریدہ سلمیٰ اپنے والد سے  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے  
راوی کہتے ہیں میں تو یہی جانتا  
ہوں کہ انہوں نے کہا آپ سفر میں  
صبح کی نماز کے بعد، بار بار بلند  
یہ دُعا پڑھتے اور صحابہ کرام آپ  
سے یہ دُعا سنتے اے اللہ! میرے  
دین کو سنوار دے جسے تو نے میرے ہر کام کا  
بچاؤ بنایا ہے، اے اللہ میری اس دنیا  
کو سنوار دے جس میں تو نے میری معاش  
کا انتظام کیا ہے، تین بار (یہ کہا) اے اللہ  
میری اس آخرت کو سنوار دے جو کہ میرا  
مجمع ہے، تین بار۔ اے اللہ! میں تیری  
رضا کیساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا

(۵۱۴) یہ لمبی حدیث اپنی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن مسلم نے اس  
حدیث کا پہلا حصہ ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اس میں تین بار کا ذکر نہیں ہے  
اور حدیث کے دوسرے حصے کے بھی معنی شواہد ہیں اس لئے یہ حدیث بغیر ثلاث  
مرات اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“ ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔ تین بار، جو چیز تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور وہ تمہارے کو تیرے عذاب سے دولت فائدہ نہیں دے سکتی۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا صَعِدَ فِي عَقْبَةِ

بلندی پر چڑھنے اور نیچے اترنے کی دعا

۵۱۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَةِ كَبَّرْنَا، وَإِذَا صَعِدْنَا عَلَى جَبَلٍ كَبَّرْنَا، وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا۔ جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب ٹیلوں اور پہاڑوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۵۱۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَخَذَ الْقَوْمُ فِي عَقْبَةِ أَوْ قَالَ فِي قُبَيْبَةٍ كُلِّمَا عَلَا عَلَيْهَا۔ ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور اکثر ہم لوگوں کا گزر

(۵۱۵) بخاری نے ۹۴/۶ فی الجہاد باب التَّحِيحُ إِذَا هَبَطَ وَادَّيَا، و باب التَّكْبِيرُ إِذَا عَلَا شَرْفًا میں روایت کیا ہے۔

(۵۱۶) اسکے راوی ثقہ ہیں اسے ترمذی نے حدیث ۳۳۷۱ اور ۳۴۵۷ فی الدعوات باب ۵۹ و ۵۹/۱۱ فی الدعوات باب اذا علا عقبہ اور کتاب القدر میں باب لا حول ولا قوۃ الا باللہ، مسلم نے حدیث ۲۷۰۴ فی الذکر والدعاء باب استحباب بعض اصوات بالذکر، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۱۵۲۶ اور ۱۵۲۷ اور ۲۸۵۸ فی الصلاۃ باب الاستغفار سب نے بروایت ابو موسیٰ یہ حدیث ذکر کی ہے۔

وادیوں اور گھاٹیوں پر سے ہوتا، جب بھی لوگ بلند مقام پر چڑھتے تو ایک شخص (عاصم) بلند آواز سے لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں) تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو، پھر آپ نے فرمایا، اے ابو موسیٰ اد اے عبد اللہ بن قیس میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے، آپ نے فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا اَشْرَفَ عَلَى وَادٍ  
گھاٹی پر چڑھتے وقت

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ | ۱۵۸۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان

(۱۵۷) بخاری نے ۱۱/ ۱۵۹ فی الدعوات باب الدعاء اذا علا عقبته اور باب قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ وفي الجهاد باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير وفي المغازی باب غزوة خيبر، وفي القدر باب لا حول ولا قوۃ الا باللہ وفي التوحيد باب قول اللہ تعالیٰ وكان اللہ سمیعاً بصیراً۔

مسلم نے حدیث نمبر ۳۷۰۴ فی الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذكر نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۵۳۸ میں روایت کیا ہے۔

کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم فی سفر فانشرف  
 الناس علی واد فحییوہ  
 التھلیل والتکبیر: اللہ  
 اکبر لا الہ الا اللہ ورفع  
 عاصم صوته فقال النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم: یا ایہا  
 الناس اربعوا علی انفسکم  
 الذی تدعون لیس باصم  
 انہ سمیع قریب، انہ معکم  
 شہر شہر اعداھا ثلاث مرار  
 قال ابو موسیٰ: فسمعتہ اقول  
 وانا خلفہ: لا حول ولا قوۃ  
 الا باللہ، فقال: یا عبد اللہ  
 ابن قیس: الا اذ لک علی  
 کثر من کنوز الجنۃ؟  
 قلت: بلی فذالک اخی واکھی  
 قال: لا حول ولا قوۃ الا  
 باللہ۔

کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب  
 لوگ بلند مقام پر چڑھتے تو آواز  
 سے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتے  
 عاصم اپنی آواز کو بلند کرتے اس  
 پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اے لوگو! اپنی جانوں پر آسانی  
 کرو، اس لئے کہ تم کسی بہرے اور  
 غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ  
 ذات پاک تو تمہارے ساتھ ہے  
 وہ سننے والا اور تمہارے قریب ہے  
 آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا،  
 ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں  
 آپ کے پاس پیچھے بیٹھا ہوا تھا  
 اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ  
 رہا تھا، آپ نے سنا تو فرمایا  
 اے عبد اللہ بن قیس! میں تمہیں  
 جنت کے خزانوں میں سے ایک  
 خزانہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا  
 میرے ماں باپ آپ پر قربان

ضرورتاً یہی آپ نے فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

## باب مَا يَقُولُ إِذَا أَوْفَى عَلَى قَدْفٍ مِنَ الْأَكْصَنِ

جب زمین کے کسی اونچے حصہ میں چڑھا جائے تو کیا کہنا چاہیے

۵۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى مِنَ الْحَيْوُشِ أَوْ السَّرَايَا أَوْ الْحَجَّ أَوْ الْعَصْرَةَ أَوْ كُنْدِيَّةً أَوْ قَدْفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّبُونَ، ثَابِتُونَ حَامِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَلَنَصْرَ عَبْدُهُ وَكَهْنَمُ الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ -

۵۱۸۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اونٹن سے یا گھاٹی سے یا کسی اونچی جگہ جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے کوئی معبود نہیں سوا خدا کے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ہر طرح کی حکمرانی اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم اونٹن سے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے، سیر کرنے والے اپنے رب ہی کی تعریفیں کر رہے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور اپنے بندہ کی مدد کی ہے اور اس اکیلے ہی نے شکروں کو شکست دیدی۔

(۵۱۸) بخاری نے ۱۱/۶۱ فی الدعوات باب الدعاء إذا أراد سفراً ورجع، و فی البواب عتقہ سلم نے حدیث ۳۴۴ فی الحج باب باجا فیما یقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ ترمذی نے حدیث ۹۵۰ فی الحج باب ما یقول فیما یقول عند القفول من الحج والعمره، ابوداؤد نے حدیث ۲۷۷۰ فی الجہاد باب التکبیر علی کل شرف۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا عَلَا شَرْفًا مِّنَ الْأَرْضِ چڑھائی چڑھتے وقت کی دعا

۵۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :  
أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَوْصِنِي قَالَ  
"أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْوِينِ  
عَلَى كُلِّ شَرِّ"۔

۵۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں ایک شخص نے سفر  
کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر  
عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھ کو  
وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا  
میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

رہنے اور بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۵۲۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ  
الْقَوْمُ إِذَا عَلَوْا شَرْفًا لَكَدُوا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
"يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَرْجِعُوا عَلَى  
أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ  
أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ  
سَمِيعًا قَرِيبًا" قَالَ وَأَنَا

۵۲۰۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سفر  
میں تھے لوگ جب بلندی  
پر چڑھتے تو زور سے اللہ اکبر  
کہتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ  
فرماتے لوگو! اپنی جانوں پر آسانی  
کو واس لئے کہ تم کسی بہرے اور  
غائب کو نہیں پکار رہے ہو، ہم

(۵۱۹) اس حدیث کے حوالے و تخریج حدیث نمبر ۵۰۱ میں گزر چکی ہے  
(۵۲۰) اس حدیث کے حوالہ حدیث ۵۱۸ میں گزر چکے ہیں۔



أَقُولُ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ، أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثْرٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

کے خزانوں میں سے خزانہ بناؤں  
۵۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدًّا عَلَا شَرْفًا مِّنَ الْأَرْضِ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ

رکھتی ہے اور ہر حال میں سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَغَوَّكِ الْغَيْلَانُ

آفات کے وقت کیا پڑھنا چاہیے

۵۲۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

۵۲۲۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۵۲۱) حافظ تخریج الاذکار ۵/۱۴۵ میں لکھتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے احمد نے علامہ بن زنادان کی سند سے ذکر کیا ہے ابن سنی نے دوسرے طریق سے علامہ کی سند سے ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور رفیق یعنی  
 نرمی کو پسند فرماتا ہے پس جب تم شادی  
 میں سفر کرو تو سواروں کی کوبانوں کو خالی  
 کر دو اور بان جگھوں سے جلدی نہ تجاوز  
 کرو اور جب تم قحط زدہ علاقہ سے گزر رہو تو بجا  
 طلب کرو، اور تم رات کو سفر کرو کیونکہ زمینی  
 لپیٹ لی جاتی ہے اور جب تم پر کوئی آفت  
 آئے تو اذان دو اور راستے کے درمیان نماز  
 پڑھنے سے بچو کیونکہ یہ زندوں کے گزرنے  
 کی جگھیں اور سانپوں کے ٹھکانے ہیں۔

كَفَيْتُمْ نَحْبَ الرَّفِيقِ، فَإِذَا  
 سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكُوا  
 الرِّكَابَ اسْفِئْتَهَا وَلَا تَجَاوَزُوا  
 أَيْهَا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سَرْتُمْ  
 فِي الْجَدَبِ فَاسْتَنْجُوا  
 عَلَيْكُمْ بِاللَّحْتِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ  
 تُطْوَى، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ بِكُمْ  
 الْعَيْلَانُ فَمَادُوا بِالْأَذَانِ،  
 وَابْيَاكُمُ وَالصَّلَاةَ عَلَى جَوْلَدِ  
 الطَّرِيقِ، فَإِنَّهَا مَمَرُ السَّيَّاحِ  
 وَمَا وَى الْحَيَاتِ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا

جس سببی شہر میں جانا ہو اسے دیکھ کر دعا پڑھنا

۵۲۳۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ  
 عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ  
 بِاللَّذِي فَلَاقَ الْبَحْرَ لِمَوْسَى  
 عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَرْوَانَ  
 بیان کرتے ہیں کہ کعبؓ فرماتے تھے  
 اس ذات پاک کی قسم جس نے موسیٰؑ

(۵۲۲) احمد نے مسند ۳/۳۵۸، ۳۸۲ روایت کیا ہے یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے  
 جسے حسن بصریؒ نے جابر سے روایت کیا ہے لیکن اکثر اہل علم کے نزدیک حسن بصریؒ نے  
 جابر سے احادیث نہیں سنی ہیں، بڑا بڑا یہ حدیث حسن عن سعد سے ذکر کی ہے اور حسن بصریؒ  
 کا سماع سعد سے بھی معلوم نہیں ہے طبرانی نے ابو ہریرہ سے یہ ذکر کیا ہے اسکی اسناد میں  
 عدی بن فضل مترک ہے دیکھئے الفتوحات ۵/۱۶۱،

عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ صَهْبِيَا خَلَدَا  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَرِ قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا  
 إِلَّا قَالَ حِينَ يَرَاهَا: اأَلْهُمَّ  
 رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَمَ  
 وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا  
 أَقْلَمَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا  
 أَضْلَمَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا  
 ذَرِينِ، فَإِنَا أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ  
 الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوذُ  
 بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَ  
 شَرِّ مَا فِيهَا۔

کے لئے دریا کو پھاڑ دیا تھا صہب  
 حدیث بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم جب کسی بستی شہر میں  
 داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اسے  
 دیکھ کر یہ دُعا پڑھتے - اے رب  
 ساتوں آسمانوں اور ان تمام چیزوں  
 کے جس پر وہ سایہ کرتے ہیں - اور  
 رب ساتوں زمینوں اور ان تمام  
 چیزوں کے جن کو وہ اٹھاتے ہیں،  
 اور رب شیطانوں اور ان لوگوں کے  
 جن کو وہ بہکاتے ہیں - اور رب  
 ہواؤں اور ان چیزوں کے جن کو وہ بھرتے

ہم تجھ سے اس بستی اور اسکے رہنے والوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور اس بستی  
 کے رہنے والوں کی بُرائی اور ان سب چیزوں کی بُرائی سے جو اس بستی میں ہیں  
 تیری پناہ چاہتے ہیں -

(۵۲۳) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۵۴۳، ابن حبان نے حدیث ۳۲۷۷  
 (موارد) حاکم نے ۱۰۰/۲ اور اسے صحیح کہا ہے، ووافقه الذہبی حافظ نے تخریج الاذکار  
 ۱۵۴/۵ میں اسے حسن کہا ہے دیکھئے تخریج الکمل الطیب للالبانی حدیث نمبر ۱۷۸ -

(۵۲۴) بیہقی مجمع ۱۰/۱۳۵ اسے بزار نے روایت کیا ہے اسکے ادوی صحیح کے ادوی ہی قیں بن سالم  
 ثقہ ہے، ذہبی میزان میں قیس بن سالم کے ہاتھ میں کہتے ہیں لم یکد یعرف ذاتی تجر منکر -

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اشْرَفَ عَلَى قَدْنِيَّةٍ

شہر میں پہنچتے وقت کیا کہنا چاہیے

۵۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! قوم کے لوگ نہیں ڈرتے تھے جب وہ کہتے تھے جبکہ وہ شہر کے قریب پہنچ جاتے (اے اللہ) اس شہر میں ہمارے لئے رزق اور جائے قرار مقرر فرما، انہوں نے کہا کہ وہ حکمرانوں کے ظلم اور بارش کے رک جانے سے ڈرتے تھے۔

۵۲۴۔ عَنْ قَبِيصِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَامَةَ بَنِي سَهْلٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ الْقَوْمَ حَيْثُ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا اشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ: «إِجْعَلْ لَنَا فِيهَا رِزْقًا وَقَرَارًا»، قَالَ: «كَانُوا يَتَخَوَّفُونَ جَوْرَ الْوَلَاةِ وَفُحْوَطَ الْمَطِيَّةِ»۔

۵۲۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپچی عسفان سے واپسی کے وقت جب آپ مدینے کے قریب پہنچے تو فرمانے

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ فَلَمَّا اشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «أَيُّبُونَ»۔

(۵۲۵)، بخاری نے ۱۳۳۶/۶-۱۳۳۷ فی الجہاد باب ما یقول اذا رجع من الغزو اور ۳۳۲/۱۰ فی اللباس باب ارداف المرأة خلف الرجل ذامحرم اور فی الآداب قول الرجل جعلنی اللہ ذاک۔

عَائِدُونَ، لَبَّيْكَ حَامِدُونَ“  
 فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى  
 دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ“  
 لگے، اُتے، عائدوں، عائدوں، لبرتنا  
 حامدوں، آپ متواتر یہی فرما  
 رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل  
 ہو گئے۔

۵۲۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ایسے علاقے  
 کے قریب پہنچتے جہیں داخل ہونیکا ارادہ  
 رکھتے تو فرماتے، اے اللہ میں آپ سے  
 اس بستی کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس  
 خیر کا جو تو نے اس میں جمع کی ہے اور اسے  
 اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کی اس  
 بستی کے شر سے اور اس شر سے جو تو نے  
 اس میں جمع کیا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اس  
 ۵۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
 أَشْرَفَ عَلَى أَرْضٍ يُرِيدُ دُخُولَهَا قَالَ  
 ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ  
 الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ مَا جُمِعَتْ فِيهَا،  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا  
 جُمِعَتْ فِيهَا، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا  
 جَنَاهَا، وَأَعِزَّنَا مِنْ وِبَاہَا،  
 وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ  
 صَالِحِ أَهْلِهَا إِلَيْنَا“

(۵۲۶) حافظ کہتے ہیں اسکی سند میں ضعف ہے لیکن حدیث ابن عمرؓ سے اسکی تقویت ہوتی ہے  
 پھر حافظ کہتے اسکی سند میں بھی ضعف ہے پھر وہ مبارک بن حسان عن نافع عن ابن عمر  
 والی حدیث ذکر کرتے ہیں، کہ انسا فرمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذی رای قریتہ سدید  
 دنوہا، قال للہم بارک لنا فیہا۔ ثلاث مرات۔ اللہم ارزقنا جنایا وجنبا وبایا.....  
 اور حدیث کا باقی حصہ حدیث عائشہ کی طرح ہے تو اس طرح ایک حدیث دوسری حدیث  
 کے لئے مؤید اور باعث تقویت ہے بعض نسخوں میں لاوی عبد اللہ بن الفضل کے بجائے عبد اللہ  
 بن الفضل ہے اور اسحاق بن البہلول کے لئے اسحاق بن المنہال ہے اور ”ہذہ الارض“ کے  
 بدلے ”ہذہ القریتہ“ ہے اور ”حماہا“ کے بجائے ”جنایا“ ہے۔

ستی کے میوہ جات عطا فرما اور اس سستی کی وبا سے محفوظ فرما، اور اے اللہ ہمارے  
دلوں میں اس سستی والوں کی محبت ڈال دے اور اسکے نیک لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے

### باب مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

دورانِ سفر کسی جگہ ٹھہرنے پر دعا

۵۲۷۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ،  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ : " مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ :  
أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ  
شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَصُرْهُ شَيْءٌ  
حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَاقًا " .  
ان سب چیزوں کی بڑائی سے پناہ مانگتا ہوں جنکو اس نے پیدا کیا ہے ۔

۵۲۸۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ : كُنَّا إِذَا  
نَزَلْنَا سَبَّحْنَا حَتَّى نَحَلَّ  
الرِّحَالُ ، قَالَ شُعْبَةُ : يَعْني  
سَبَّحْنَا بِاللِّسَانِ -  
۵۲۷۔ خولہ بنت حکیم بیان کرتی ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص اپنی منزل پر اتر کر یہ دعا پڑھے  
تو اسکو وہاں سے کوچ کرنے تک  
کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔  
دعا : اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ  
ان سب چیزوں کی بڑائی سے پناہ مانگتا ہوں جنکو اس نے پیدا کیا ہے ۔

۵۲۸۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں  
جب ہم کسی منزل پر اترتے تو اپنی  
زبان سے اللہ کی تعریف کرتے رہتے  
یہاں تک کہ اس جگہ سے کوچ کرتے

(۵۲۷) مسلم نے حدیث ۲۷۰۸ فی الذکر باب من التعوذ من سور القضا و ذکر  
الشفا وغیرہ، اور ترمذی نے حدیث ۳۴۳۳ فی الدعوات باب ما یقول اذا نزل  
منزلًا، احمد نے مسند ۶/۳۷۲، ۳۷۸، ۴۰۹۔ دارمی نے حدیث ۲۷۸۳ فی الاستئذان  
باب ما یقول اذا نزل منزلًا۔ (۵۲۸) اس کی اسناد میں بقیہ بن الولید ضعیف ہے  
بیشی مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۳ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا،  
اس کی اسناد جید (اچھی) ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَضَىٰ مِنْ سَفَرِهِ

سفر سے واپس آ کر دعا

۵۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا قَضَىٰ كَثِيرًا ثَلَاثَةً  
قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ، أَيُّبُونَ، عَابِدُونَ  
تَائِبُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا  
حَامِدُونَ، وَصَدَقَ اللَّهُ  
وَعْدَهُ، وَتَصَرَّ عَبْدُهُ وَهَرَمَ  
الْأَخْرَابُ وَحْدَهُ۔

۵۲۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم جب سفر سے واپس لوٹتے  
تو تین بار اللہ اکبر کہنے کے بعد  
فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا  
کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت  
سلطنت اور سب تعراسی کے  
لئے ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے  
ہم رجوع کرنے والے، توبہ کرنے  
والے سجدہ کرنے والے اور اپنے  
رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور اکیلے  
اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست و ہزیمت دی۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَدَخَلَ عَلَىٰ أَهْلِهِ

سفر سے گھر واپس آ کر پڑھنے کی دعا

۵۳۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۵۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

(۵۲۹) اس کے راوی ثقہ ہیں۔ متفق علیہ

کسی سفر پر جانے کا عزم فرماتے تو یہ  
دُعا پڑھتے یا اللہ سفر میں توہی ہمارا  
رفیق ہے اور گھر میں ہمارا خلیفہ،  
یا اللہ سفر کی پریشانی سے اور بری  
حالت میں واپس لوٹنے سے ہم  
شیری پناہ چاہتے ہیں۔ یا اللہ!  
سفر میں ہمارے لئے زمین کو لپیٹ  
دے (سفر جلد طے ہو جائے) اور  
ہمارے لئے سفر کو آسان فرمائے  
اور آپ حب سفر سے واپس اپنے  
گھر آنے کا عزم فرماتے تو یہ پڑھتے  
ہم لوٹنے والے تو بہ کرنے والے  
عبادت کرنے والے، اپنے رب  
کی تعریف کرنے والے ہیں اور جب

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ  
قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ  
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصِّبْثَةِ  
فِي السَّفَرِ، وَالْكَابَةِ فِي الْمَقْلَبِ  
اَللّٰهُمَّ اَقِصْ لَنَا الْاَرْضَ،  
وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، فَاِذَا  
اَرَادَ الرَّجُوْعُ قَالَ: اَيُّوْنَ  
عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ  
فَاِذَا دَخَلَ عَلَى اَهْلِهِ قَالَ:  
”سُبُوْبًا قُوبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا،  
لَا يُعَادِرُ عَلَيْنَا حُوْبًا“

اپنے گھر اہل خانہ میں تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے، ہم اپنے رب  
کے آگے تو بہ کرتے ہیں۔ ہم لوٹ کر آئے (اللہ) ہمارے سب  
گناہوں کو معاف فرمائے گا۔

(۵۳۰) احمد نے مسند ۱/۲۵۶، ۳۰۰۔ بیہقی مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۱ میں کہتے ہیں اسے  
احمد اور طبرانی نے کبیر و اوسط اور ابویعلیٰ و زائر نے روایت کیا ہے اور ان سب نے احمد  
کی روایت کے مقابلے میں لفظ ”آئینوں“ زیادہ ذکر کیا ہے اسکے راوی صحیح کراوی ہیں  
مگر طبرانی کی بعض اسانید پر کچھ کلام ہے۔



## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ

جہاد سے واپس آنیوالے کا استقبال اور دعاء

۵۳۱۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ وَلَا كَلْبٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ): قُمْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَنَسَأَ لَهَا عَنْ هَذِهِ أَفَاتِكَا عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: أَمَّا هَذِهِ أَفَاتِي لَا أَحْفَظُهَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْزًى لَدَى،

۵۳۱۔ ابو طلحہ ثبیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں، یہ سن کر زید بن خالد نے ابو طلحہ سے کہا میرے ساتھ اُم المؤمنین عائشہؓ کے پاس چلو تاکہ ان سے اس بارے میں پوچھیں۔ یہ دونوں اُم المؤمنین عائشہؓ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں پوچھا اُم المؤمنین نے جواب دیا کہ جو تم کہتے ہو یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۵۳۱) حافظ کہتے ہیں اسے مسلم ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث زید بن خالد الجہنی نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے ممکن ہے سعید بن لیث نے زید بن خالد سے سنا ہو اور زید نے ابی طلحہ سے یہ حدیث سنی ہو یا سعید نے ہی ابو طلحہ سے سنی ہو اس لئے سعید کبھی مطول اور کبھی مختصر حدیث بیان کرتے ہیں واللہ اعلم الفتوحات ۵/۴۷۲ مسلم نے حدیث ۲۱۰۶ فی اللباس باب تحکیم تصویر صورة الجیوان.... الخ ابو داؤد نے حدیث ۴۱۵۳ اور ۴۱۵۵ نسائی نے ۲۱۷/۲ فی الرزنیۃ باب التصاویر اور عمل الیوم واللیلۃ میں حدیث ۵۵۸ میں روایت ہے

سے سُننا مجھے یاد نہیں ہے، لیکن ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر گئے ہوئے تھے جب ان کے لوٹنے کا وقت قریب ہوا تو میں نے اپنے گھر کے تخت کو ایک کپڑے سے مزین کیا، پس جب آپ داخل ہوئے تو میں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا سب تعریفیں اس اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے آپ کی نصرت کی اور آپ کو معزز و مکرم بنایا، پس میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار پائے یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ کاش میں ایسا نہ کرتی، اور آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا پھر کپڑے کے پاس آئے اسے

فَتَحَيَّنَتْ قَعْلَهُ فَكَسَوَتْ عَرْشَ بَيْتِي مَمْطًا، فَلَمَّا دَخَلَ اسْتَقْبَلْتُهُ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَرَكَ وَاعْتَزَلَ وَ أَكْرَمَكَ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَّةَ فِي وَجْهِهِ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلَيْتُهُ، وَنَزَعُ يَدَهُ مِنِّي بَدَئِي، ثُمَّ أَقْبَلَ الْمَمْطَ فَأَمْتَشَطَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقْنَا أَنْ نَكْسُو الْحَجَارَةَ الْكَلْبِيَّةَ، فَجَعَلْتُهُ وَسَادَتَيْنِ فَجَلَسَ عَلَيْهِمَا وَلَمْ يَكْرَهُمَا

کھینچ لیا اور کہا اے عائشہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں دیا اس چیز میں کہ جو اس نے ہمیں عطا کی کہ ہم پتھر اور اینٹ پہنیں تو میں نے اس کپڑے کے دو ٹکڑے بنا لئے تو آپ ان پر بیٹھے اور ان کو بُرا نہیں سمجھا۔

(۵۳۲) اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۵۰۶ میں گزرا چکی ہے۔

## بَابُ مَا يَقُومُ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ حَجَّ

جب آدمی حج کر کے آئے تو اسکے حق میں دُعا کرنا

۵۳۲۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ غُلَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اُرِيدُ هَذَا الْعَامَ الْحَجَّ، قَالَ: فَمَشَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا غُلَامُ، زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْمُهَمَّ" فَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ فَقَالَ: "يَا غُلَامُ قَبِلَ اللَّهُ حَجَّكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ" ۵۳۲۔ سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگا، میں اس بار حج کا ارادہ رکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں رخصت کرنے کے لئے کچھ دُور تک ان کے ساتھ چلے پھر آپ نے انھیں یہ دُعا دی، اے غلام! اللہ تعالیٰ تقویٰ و پرہیزگاری کو تمہارا سامان سفر بنائے اللہ تعالیٰ خیر کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے اور غم و پریشانی تم سے دُور فرمائے، جب یہ حج سے واپس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے ان کی طرف نظر کرم فرماتے ہوئے یہ دُعا دی اے غلام! اللہ تعالیٰ تمہارے حج کو قبول فرمائے تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے اور تمہارے خرچ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(۵۳۲) اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۵۰۶ میں گزر چکی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ لِمَنْ يَقْدِمُ عَلَيْهِ مِنْ سَفَرٍ  
جو سفر کسی کے پاس آئے تو اسے کیا کہنا چاہیے

۵۳۳- عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ السَّائِبِ  
ابْنِ أَبِي السَّائِبِ وَكَانَ يُشَارِكُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: فَقَدِمَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ: "مَرْحَبًا يَا أَخِي بِأَخٍ  
لَا يُكْدِرُكَ وَلَا يُمَارِي".

۵۳۳- سائب ابن ابی سائب بیان کرتے ہیں اور یہ زمانہ جاہلیت میں نبوت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے تو یہ (فتح مکہ کے موقع پر جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انھوں نے کہا، میرے بھائی خوش آمدید مرحبا، نہ آپ نے کبھی مجھ سے مقابلہ کیا اور نہ جھگڑا کیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ  
مزاج پرسی کے موقع پر مریض کو تسلی دینا

۵۳۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَى أَحْمَرَ ابْنِ يَحْمُودَ وَهُوَ  
مَحْمُومٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَّارَةٌ وَطَهْرٌ"

۵۳۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی مزاج پرسی کے لئے اس کے پاس تشریف لائے اسے سخت بخار تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۵۳۳) احمد نے مسند ۳/۴۲۵، اس طرح ابوداؤد نے حدیث ۴۸۳۶ فی الادب فی کرامۃ المراء، ابن ماجہ نے حدیث ۲۲۸۷ فی التجارات باب الشركة والمضاربة نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۳۱۲ سب نے مجاہد کی سند سے روایت کی ہے اور اس سند میں اضطراب ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب ۳/۴۴۹۔

فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: جُمِعِي تَعَوُّرٌ عَلَى  
 شَيْخٍ كَبِيرٍ مِنْ رُوحَةِ الْقُبُورِ،  
 فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَرَكَهُ -

کراتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

۵۳۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: "مِنْ تَمَامِ الْعِيَادَةِ  
 أَنْ تَضَعَ عَلَى الْمَرِيضِ يَدَاكَ  
 فَتَقُولَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ أَوْ  
 كَيْفَ أَمْسَيْتَ"

۵۳۵۔ ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کسی مریض کی مزاج پرسی کرنے کا  
 پورا حق یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض  
 پر رکھ کر اس سے یوں پوچھو کہ تم نے  
 کس حال میں صبح کی اور کس حال میں شام کی

### بَابُ تَطْلِيْبِ نَفْسِ الْمَرِيضِ

مریض کو خوش کرنے کا بیان

۵۳۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ | ۵۳۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(۵۳۴) حافظ کہتے ہیں اسے احمد نے عفان بن حماد اور ابن سنی نے ابی یعلیٰ  
 سے ذکر کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۵۳۵) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۷۳۲  
 فی الاستئذان باب ماجاء فی المصاحف، اسکی استاد میں عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید  
 اور قاسم ابی عبد الرحمن ہیں ان کے بارے میں حدیث نمبر ۱۱۱۶ اور ۱۳۲۲ میں تفصیل بھی  
 جاسکتی ہے البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۵۳۰۲ میں اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں  
 لیکن مریض پر ہاتھ رکھنے کی تائید میں صحیحین میں حضرت عائشہ کی حدیث اور بخاری  
 میں سعید بن ابی وقاص کی حدیث موجود ہیں۔

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَقَسُّوْا لَهُ فِي أَحْلَامِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطْلُبُ نَفْسَهُ"۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بیمار کے پاس عیادت کے لئے جاؤ تو اسے تندرستی کی بشارت دیکر خوش کرو (یعنی یوں کہو ابھی تمہاری عمر

بہت ہے اور یہ بیماری زیادہ نہیں ہے تم جلد اچھے ہو جاؤ گے انشاء اللہ) اس لئے کہ ایسا کہنے سے تقدیر تو نہیں بدلتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے اور دل کے خوش ہونے سے بیماری میں بھی کمی کی اُمید ہوتی ہے۔

### بَابُ مَسْأَلَةِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ مریض سے اس کا حال معلوم کرنا

۵۳۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِيضٍ فَقَالَ: "أَبَى سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ"

۵۳۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی مزاج پرسی کے لئے

(۵۳۶) ترمذی نے حدیث ۲۰۸۸ کتاب الطب باب ۳۵، ابن ماجہ نے حدیث ۱۴۳۸ فی الجنائز باب ماجاء فی عیادة المریض میں ذکر کیا ہے اسکی اسناد میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی منکر الحدیث ہے دیکھئے الاحادیث الضعیفة للالبانی نمبر ۱۸۔

(۵۳۷) اسکی اسناد میں ابو فرہ یزید بن سنان ضعیف اور محمد بن یزید بن سنان قوی نہیں ہے جیسا کہ حافظ تقریب میں کہتے ہیں۔

”کیف تجدلک؟“ قَالَ: صَالِحًا | تشریف لائے اور وہ مریض تھے،  
 قَالَ: ”أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَعَزَّ وَجَلَّ“ آپ نے فرمایا تم اپنی حالت طبیعت  
 کیسی پاتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا بہتر پاتا ہوں، آپ نے فرمایا  
 اللہ تعالیٰ تمہیں پوری شفا دے۔

### بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ جَوَابِ الْمَرِيضِ

جب کوئی مزاج پوچھے تو مریض کو کیا جواب میں کہنا چاہئے

۵۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
 دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ  
 وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 وَقَالَ: ”كَيْفَ تَجِدُ لَكَ؟“ قَالَ:  
 بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَجِبُ اللَّهَ  
 وَكَخَافُ ذُنُوبِي - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَنْ  
 يَجْتَمِعَ فِي قَلْبِ رَجُلٍ عِنْدَ  
 هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ رِجَاعَهُ وَأَمْنَهُ مِمَّا  
 يَخَافُ“

۵۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہما  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف  
 لائے اس کا آخر وقت تھا آپ نے  
 اسے سلام کیا اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے  
 اس نے عرض کیا خیریت ہے یا رسول اللہ  
 اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن  
 اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔  
 آپ نے فرمایا یہ دو باتیں اللہ کی  
 رحمت کی امید اور ڈر جس بندے  
 کے دل میں اس آخر وقت میں جمع  
 ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ دیگا جس

۵۳۸- ترمذی نے حدیث نمبر ۹۸۳ فی الجنازہ باب ۱۱ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۲۶  
 فی الزہد باب ذکر الموت والاستعداد للہ البانی احکام الجنازہ ویدعہا ص ۳ میں  
 کہتے ہیں اس کی اسناد حسن ہے۔

کی اسے اُمید ہوگی یعنی مغفرت فرمائے گا اور جس سے وہ ڈرتا ہے (عذاب سے) اس کو محفوظ رکھے گا۔

### بَابُ إِشْتِهَاءِ الْمَرِيضِ مریض کی خواہش پوری کرنی چاہئے

۵۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ: "هَلْ تَشْتَهِي شَيْئًا؟ هَلْ تَشْتَهِي كَعْكًا؟" قَالَ: نَعَمْ، فَطَلَبَهُ لَهُ (روٹی) کی خواہش رکھتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا ہاں! تو آپ نے انکے لئے کعک منگوایا۔

۵۳۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو، کیا تم کعک کی خواہش رکھتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا ہاں! تو آپ نے انکے لئے کعک منگوایا۔

### بَابُ تَلْقِينِ الْمَرِيضِ الصَّابِرِ مریض کو صبر و تحمل کی تلقین کرنی چاہئے

۵۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ الْوُكُوفُ مِنْ وَعْكَ كَأَن يَدُ شَيْدٍ۔

۵۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو سخت تکلیف میں تھے آپ کیساتھ ابو ہریرہ

(۵۳۹) ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۴۴۴۰ فی الجناز باب ماجاء فی عیادة المریض اور حدیث نمبر ۳۴۴۱ فی الطب باب المریض یشہی الشئ۔ ابن سنی کی سند میں ایک اوی مجہول ہے اور ابن ماجہ میں یزید بن ایان الرقاشی ضعیف۔ دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۴/۸۸-۸۹ (۵۴۰) اس کے راوی ثقہ ہیں۔



بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں یہ بیماری بجا وغیرہ مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت کی آگ سے حفاظت ہو جائے۔

۵۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لائے ہم نے بھی آپ کے ساتھ انکی عبادت کی آپ نے ان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا اور اپنا دست مبارک ان کی پیشانی پر رکھا۔ آپ مریض کے ساتھ ایسے محبت سے پیش آنے کو پوری عیادت کا حق خیال فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا اللہ عز و جل

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أَسْلَطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِيَكُونَ حِطَّةً مِّنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ رَجُلًا مَرِيضًا مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَدَمَاءُ مَعَهُ فَقَبَضَ عَلَى يَدِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، وَكَانَ يُرَى ذَلِكَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أَسْلَطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ لِيَكُونَ حِطَّةً مِّنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ۔

(۵۴۱) پیشی مجمع ۲/۲۹۸ میں کہتے ہیں اسے ابن ماجہ نے مختصر روایت کیا ہے اس میں عبد الرحمن بن یزید بن تیمم ضعیف ہے۔ حافظ تخریج الاذکار ۴/۷۰ میں کہتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے ابن ماجہ نے اسکا بعض حصہ ذکر کیا ہے اور ابن سنی نے پوری حدیث ذکر کی ہے عبد الرحمن بن یزید بن تیمم ضعیف ہے باقی راوی ثقہ ہیں۔

ارشاد فرماتا ہے یہ (بخار) بیماری میری آگ (آزمائش) ہے میں اپنے مومن بندے پر یہ آزمائش (بیماری) ڈالتا ہوں تاکہ یہ بیماری آخرت کی آگ سے اس کو بچالے۔

### بابی مَحْكَاءِ الْعَوَادِ لِلْمَرِيضِ

عیادت کرنے والا بیمار کے لئے دُعا کرے

۵۴۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ قَالَ: أَذْهَبَ الْبَأْسُ رَبِّ النَّاسِ أَشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَكَانَ حَمْدًا يَقُولُ: لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ

۵۴۲۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تو یہ دُعا فرماتے، اے سب لوگوں کے رب بیماری کو دُور فرما دے اور شفاء دیدے تو ہی شفاء دینے والا ہے شفاء نہیں ہے مگر تیرے ہی حکم سے ایسی شفاء دیدے جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

۵۴۳ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ مَسْلُومٍ يَعُوذُ

۵۴۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مسلمان اپنے مسلمان

(۵۴۲) بخاری نے ۱۰/۱۷۱ فی الطب باب رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابوداؤد نے حدیث ۳۸۹۰ فی الطب باب کیف الرقی۔ ترمذی نے حدیث ۹۷۳ فی الجنائز باب فی التعوذ للمریض۔ (۵۴۳) ابوداؤد نے حدیث ۳۱۰۶ فی الجنائز باب الدعاء للمریض عند العیادہ۔ ترمذی نے حدیث ۲۰۸۴ فی الطب باب ۳۲، یہ حدیث صحیح ہے البانی تخریج المشکاۃ حدیث ۱۵۵۲ میں صحیح لکھتے ہیں۔

مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ أَنْ يَشْفِيكَ وَيُعَافِيكَ ۝ ۱۸ عُوذِيْ”

بھائی کی مزاج پر سی کرے جس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے اور سنا باریہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے شفاء عطا فرمائے گا۔

دُعاء : میں اللہ سے جو بہت بڑا ہے اور عرش عظیم کا رب ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ کو شفاء دے اور صحت و تندرستی سے نواز دے۔

۵۴۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي مِنْ وَجَعٍ اِسْتَبَدَّنِي فَقَالَ : اِسْمُكَ بِمَيْتِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَادَّهَبَ اللَّهُ عَمْرًا وَجَلَّ مَا كَانَ فَلَمْ اَزَلْ اَمْرِيْهِ اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ۔

۵۴۴۔ عثمان بن ابی العاص بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مزاج پُرسی کے لئے تشریف لائے جبکہ مجھے سخت بیماری اور تکلیف تھی۔ آپ نے فرمایا، اپنا دایہا ہاتھ در دکی جگہ پر رکھو اور سنا باریہ دعا پڑھو۔ اللہ کے نام سے اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اپنے اس درد کی بُرائی سے جس کی تکلیف میں پاتا ہوں

(۵۴۴) مسلم نے حدیث نمبر ۲۲۰۲ فی السلام باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم اور الموطا ۲۸/۹۴۲ فی العین باب النعوذ والرقیۃ فی المریض۔ ابوداؤد نے حدیث ۳۸۹۱ فی الطب باب کیف الرقی، ترمذی نے حدیث ۲۰۸۱ فی الطب باب ۲۹ احمد نے مسند ۴/۲۱۴، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۵۲۳ فی باب عموذ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما عوذ بہ۔

جب میں نے یہ دم کیا تو اللہ عزوجل میری تکلیف دور فرمادی۔ میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیتا ہوں

۵۴۵۔ عَنْ أَنَسٍ هُوَ يَوْمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۵۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِي فِي

يَدِي أَوْ يَدِي فِي يَدِهِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ رَتَّ الْهَيْئَةَ فَقَالَ: أَيْ

فُلَانٍ مَا بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: الْغَمُّ وَالضُّرُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَنْفَعُكَ الضُّرَّ وَالْغَمَّ؟ فَقَالَ

أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَا تُعَلِّمُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ يَا

أَبَا هُرَيْرَةَ: تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا مِمَّنْ الدُّلَّ وَكَبِيرَةً تُكْبَرُ قَالَ: فَأَتَى

اے فلاں! تم کس وجہ سے اس تکلیف دہ حالت میں پہنچے ہو۔

جو میں دیکھ رہا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیماری اور خرابی صحت کی وجہ سے آپ

نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے (اچھے) کلمات نہ سکھاؤں جس کے پڑھنے سے تمہاری بیماری او

تکلیف جاتی رہے؟ ابو ہریرہؓ نے

اس کی اسناد میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے اور حرب بن میمون پر بھی کلام ہے تقریب حافظ ابن حجر۔

www.al-ghuraba.online

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ کلمات  
وَقَدْ حَسُنَتْ حَالُهُ فَقَالَ: هُمِيمٌ | نہیں سکھاتے؟ آپ نے فرمایا، اے  
فَقَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَنْزِلْ | ابو ہریرہؓ یہ پڑھو، میں نے تو کل کیا ہے  
أَقُولُ الْكَلِمَاتِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي - | اس ذات پر جو زندہ ہے اور اس پر موت

نہیں، اور سب تعریفیں (اس اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہیں بنائی اولاد اور نہ  
ہی اسکی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی اسکا کوئی دوست ہے ذلت  
سے بچانے والا) (یعنی اس پر کبھی ذلت ہی نہیں کہ مددگار کی ضرورت پڑے)  
اور جو آپکی بڑائی بیان کر۔ کہا انھوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس  
آئے تو اسکی طبیعت ٹھیک ہو چکی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا، اے اللہ کے  
رسول! میں متواتر وہی کلمات کہتا رہا جو آپ نے مجھے سکھائے تھے۔

۵۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ | ۵۴۶۔ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: | علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص  
”إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُوذُ مُرِيضًا | کسی بیمار کے پاس اس کی مزاج پرسی  
فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدًا | کے لئے جائے تو یہ دُعا پڑھے،  
يَبْنَاكَ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ | الہی اپنے بندے کو صحتیاب  
إِلَى صَلَاةٍ - | فرمادے تاکہ وہ تیرے راستے میں

لڑکر دشمن کو زخمی کرے یا تیرے لئے نماز پڑھے عبادت کرے۔

(۵۴۶) احمد نے مسند ۲/۱۷۲، ابو داؤد نے حدیث ۳۱۰۷ فی الجناز باب الدعاء للمريض  
عند العيادة اس کی اسناد حسن ہے حاکم نے ۳۴۴/۱ اور ۵۴۹ میں اسے صحیح  
کہا ہے ذہبی نے موافقت کی ہے صحیح الجامع حدیث ۴۷۹۔

۵۴۷۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ شَفَى اللَّهُ عَمْرًا وَحَلَّ سَقَمَكَ وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَعَاكَافَنِي دَيْبُكَ وَجَسَمَكَ إِلَى مُلَّةٍ أَجَلَكَ اور آخر دم تک تمہارے دین میں استقامت اور تمہارے جسم کو صحت و تندرستی سے نوازے۔

باب دُعَاءِ الْمَرِيضِ لِنَفْسِهِ  
 مریض اپنے لئے دُعَاءِ کرے

۵۴۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُخْبِرُكَ بِأَمْرِ هُوَ أَحَقُّ مِنْ تَكَلُّمِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَدْ

۵۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو بالکل حق ہے کہ جو شخص

(۵۴۷) اس کی اسناد ضعیف ہے حافظ اس کی تخریج کے بعد کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسکو حاکم نے ۱/۵۴۹ میں صحیح کہا ہے اور ذہبی نے مختصر میں اسکی سند کو حید کہا ہے لیکن ان دونوں حضرات کی رائے محل نظر ہے کیونکہ اس کی سند میں راوی شعیب اور ابی ہاشم کے درمیان سے ایک راوی ساقط ہو گیا ہے اس راوی کو ابن سنی کی سند میں دیکھا جاسکتا ہے یہ ابو خالد عمرو بن خالد الواسطی ہے جو کہ بہت ضعیف ہے دیکھئے الفتاویٰ ۲/۵۴۸) اسکی سند میں عامر بن عبد اللہ بن سیاف ہے۔ میزان ۲/۳۶۱ میں ہے کہ یہ عامر بن سیاف الیامی ہے ابن عدی کہتے ہیں منکر الحدیث عن الثقات۔

جاں کنی کی حالت میں وہ پڑھے گا  
تو جہنم سے محفوظ رہے گا جب تم  
بیماری کی حالت میں اپنے بستر  
پر لیٹو تو جان لو کہ اگر شام تم نے  
گزار لی ہے تو معلوم نہیں کہ صبح  
دیکھنی تمہارے نصیب میں ہے  
یا نہیں۔ اسی طرح اگر صبح کی ہے  
تو معلوم نہیں کہ شام تک زندہ رہو گے  
یا نہیں جب تم بجالت بیماری بستر  
پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو گے تو اللہ  
تمہیں جہنم کی آگ سے بچائے گا  
اور تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا،  
دعاء: اللہ کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں ہے وہی زندگی بخشا،  
اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے  
اسے کبھی فنا نہیں، سب پاکیاں  
اللہ کے لئے ہیں جو بندوں اور ملکوں  
(ساری مخلوقات اور کائنات) کا  
رب ہے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ  
ہی کے لئے ہر قسم کی بے شمار پاکیزہ  
اور مبارک تعریفیں ہیں، اللہ بہت

نَجِي مِنَ النَّارِ إِذَا أَخَذْتَ  
مَرْضَعَكَ مِنْ مَرْضَاكَ فَأَعْلَمْ  
أَنَّكَ إِذَا أَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبِحْ  
وَرَأَا أَصْبَحْتَ لَمْ تُمَيِّسْ إِذَا  
قُلْتَ ذَلِكَ عِنْدَ أَخِيكَ  
مَرْضَعَكَ مِنْ مَرْضَاكَ أَخْبَاكَ  
اللَّهُ مِنَ النَّارِ فَأَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ  
أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُحْيِي  
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ  
الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا  
كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ عَلَى  
مُحَلِّ حَالٍ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا  
كَبِيرًا رَبَّنَا وَجَلَّ لَهُ وَقْدَانَةٌ  
بِكُلِّ مَكْرَانٍ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ  
أَمْرًا ضَعِيفًا يَنْقُضُ رُوحِي فِي  
مَرْضَى هَذَا فَأَجْعَلْ رُوحِي  
فِي أَرْوَاحٍ مَنْ سَبَقَتْ لَهُمْ  
مِنْكَ الْحُسْنَى فَإِنْ مِتَّ مِنْ  
مَرْضَاكَ فَإِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَجَنَّتِي، وَإِنْ كُنْتُ

اِفْتَرَقَتْ دُؤُوبًا تَابَ اللَّهُ عَلَيْكَ | بڑا ہے۔ ہمارے رب کی کبرائی جلال اور قدرت سب جگہ ہے۔ یا اللہ اگر تو نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ اس بیماری میں تو (مجھے اپنے پاس بلا لے) میری روح قبض فرما لے تو میری روح ان ارواح کے ساتھ رکھ جن کے لئے تیسری طرف سے پہلے ہی نیکی مقدر ہو چکی ہے (آپؐ نے فرمایا) اگر تم اس بیماری میں انتقال کر گئے تو اللہ عزوجل کی رضامندی اور اسکی جنت کے مستحق ہو گے اگر تمہارے گناہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دے گا۔

۵۴۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمْتَنِيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَمِيرٍ نَزَلَ بِهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ أَللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي"۔  
 ۵۴۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اگر ایسی ہی مجبوری ہو آدمی سے نہ رہا جائے تو یوں دعا کرے یا اللہ! جب تک میری زندگی میرے لئے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو تو مجھ کو اٹھالے۔

(۵۴۹) بخاری نے ۱۰۷۱۰ فی المصن باب تمنی المریض الموت اور کتاب الدعوات میں باب الدعاء بالموت والحياة، مسلم نے حدیث ۲۶۸۰ فی الذکر والدعاء باب کراہیۃ تمنی الموت، ترمذی نے حدیث ۹۷۱ فی الجنائز باب فی النهی عن تمنی الموت البوداؤد نے حدیث ۳۱۰۸ فی الجنائز باب کراہیۃ تمنی الموت، نسائی نے ۴/۴۲ فی الجنائز باب تمنی الموت میں ذکر کیا ہے۔



۵۵۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ | ۵۵۱۔ عبد اللہ بن جعفر اپنے بیٹے  
 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ دَخَلَ | صالح کے پاس آئے جو مریض تھے

www.al-ghuraba.online

اور ان سے کہا یہ دُعا پڑھو۔ یہ دُعا مجھے میرے چچا نے سکھائی ہے اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی۔

دُعا: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بر دبار، عترت و عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیاں ہیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔ یا اللہ! مجھ کو بخش دے میرے اپو رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما مجھ کو معاف فرما دے، بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۵۵۲۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھ کر مجھ پر دم کیا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جو بیماری تمھیں لاحق ہے اس سے تم کو اللہ کی پناہ و امان میں دیتا ہوں وہ

عَلَى ابْنِ لَهُ مَرِيضٍ يُقَالُ لَهُ صَلَاحٌ فَقَالَ لَهُ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ عَنِّي وَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ثُمَّ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتُ عَلَّمْنِيهِنَّ عَنِّي وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُنَّ آيَاتُهُ -

۵۵۲۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضْتُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُودُنِي يَوْمَ مَا فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَعِيدُكَ بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا

(۵۵۲) امالی الاذکار میں حافظ نے اسکی سند کو ضعیف لکھا ہے

تَجِدُ“ فَلَمَّا اسْتَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ | اللہ جو اکیلا اور بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔ جب آپ جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا، اے عثمان! اس دُعا کے ساتھ اپنے اوپر دم کرو۔ کیونکہ کسی دم کرنے والے نے اس سے اچھا دم نہیں کیا۔

### بَابُ مَا يَقُولُ لِمَرْضَى أَهْلِ الْكِتَابِ

یہود و نصاریٰ کی مزاج پرسی کے وقت انھیں اسلام کی دعوت دینا

۵۵۳۔ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ | ۵۵۳۔ ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ ہمارے پڑوسی یہودی کی عیادت کرنے چلو ہم اس کی عیادت کے لئے (آپ کے ساتھ آئے) آپ نے فرمایا اے فلاں! تمہاری کیسی طبیعت ہے

۵۵۳۔ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ | ۵۵۳۔ ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ ہمارے پڑوسی یہودی کی عیادت کرنے چلو ہم اس کی عیادت کے لئے (آپ کے ساتھ آئے) آپ نے فرمایا اے فلاں! تمہاری کیسی طبیعت ہے

۵۵۳۔ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ | ۵۵۳۔ ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ ہمارے پڑوسی یہودی کی عیادت کرنے چلو ہم اس کی عیادت کے لئے (آپ کے ساتھ آئے) آپ نے فرمایا اے فلاں! تمہاری کیسی طبیعت ہے

(۵۵۳) بخاری نے ۱۶۷/۳ فی الجنائز باب اذا سلم الصبی فمات بل یصلی علیہ وہل یعرض علی الصبی الاسلام اور کتاب المرضی میں باب عیادة المشرک اور ابو داؤد نے حدیث ۳۰۹۵ کتاب الجنائز باب فی عیادة الذی میں روایت کیا ہے۔

إِلَىٰ أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَلَمَّ  
 مِجْلَمُهُ، فَسَكَتَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ  
 اشْهَدْ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي  
 رَسُولُ اللَّهِ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ إِلَىٰ  
 أَبِيهِ فَلَمَّ مِجْلَمُهُ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ  
 قَالَ: يَا فُلَانُ اشْهَدْ أَنَّ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
 فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ اشْهَدْ لَهُ يَا  
 بُنَيَّ، فَقَالَ اشْهَدْ، أَنَّ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ  
 فَقَالَ: أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 أَعْتَقَ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ

فرمایا اے فلاں! گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ  
 کا رسول ہوں پھر اس کے والد نے کہا اے میرے بیٹے! ان کے  
 لئے گواہی دے پھر بیٹے نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا اس اللہ  
 کے لئے تمام تعریف ہے جس نے اچھی گردن آگ سے آزاد فرمادی۔

بَابُ مَا يَكُونُ لِلْعَرِيشِ مِنَ الدُّعَاءِ

یہ کہنا کہ آخرت کے بدلہ دنیا میں سزا دیدے منع ہے

(۵۵۴) مسلم نے ۲۶۸۸ فی الذکر والدعاء، باب کراہیۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا  
 ترمذی نے حدیث ۳۴۸۳ فی الدعوات باب ماجاء فی عقد التبیح میں ذکر کیا ہے۔

۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: غَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ كَالْفَرْخِ  
الْمُنْتَوِفِّ جَهْدًا فَقَالَ: "هَلْ  
كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ وَتَسْأَلُهُ"  
قَالَ نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ  
مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ  
فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا تُطِيقُهُ وَلَا  
تَسْتَطِيعُهُ، فَهَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ  
أَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ  
النَّارِ، فَقَدْ عَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک صحابی کی عیادت کیلئے تشریف  
لائے تو وہ اس پرندے کی مانند  
تکلیف میں تھے جس کے پر توڑ دیئے  
گئے ہوں (نا قابل برداشت تکلیف  
اور کمزوری میں) آپ نے فرمایا  
کیا تم نے اللہ سے کوئی خاص دُعا  
مانگی ہے؟ انھوں نے عرض کیا،  
ہاں میں نے یہ دُعا مانگی ہے،  
یا اللہ آخرت کی سزا کے بدلہ مجھ کو  
دنیا میں ہی سزا دیدی جائے۔  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
سبحان اللہ! اللہ کی سزا برداشت  
کرنے کی تم کبھی طاقت نہیں کھ سکتے  
تم نے یہ دُعا رکیوں نہیں مانگی،  
الہی! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے  
اور آخرت میں بھی بھلائی دے

اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انکے لئے دُعا فرمائی اور اللہ عز و جل نے ان کو شفا دیدی۔

(۵۵۴) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۵۵۵۔ علی بن ابی طالبؑ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں بیمار ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں یہ کہہ رہا تھا یا اللہ! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو پھر جلد مجھ کو (موت دیکر) راحت دے، اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں ہے تو پھر مجھ سے یہ بیماری دُور فرما دے اور اگر (یہ بیماری) آزمائش و امتحان ہے تو پھر اس پر صبر کی توفیق عنایت فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا دُعا کی ہے؟ تو انھوں نے دوبارہ آپ کو یہ دُعا سنائی۔ آپ نے

۵۵۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَصَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي. وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَابِرُنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَضَرَبَ بِي بِرُجُلِهِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ عَافِهِ، اللَّهُمَّ اشْفِهِ" قَالَ: فَمَا شَكُوتُ ذَلِكَ بَعْدُ۔

اپنے قدم مبارک سے ٹھوکر ماری اور ارشاد فرمایا یا اللہ انھیں عافیت دے، یا اللہ انھیں شفا دیدے۔ علیؑ کہتے ہیں آپ کی مبارک دُعا کے بعد پھر میں کبھی اس بیماری سے دوچار نہیں ہوا۔

(۵۵۵) اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں راوی عبد اللہ بن سلمہ کے بارے میں بخاری اور ابوحاتم نے کچھ کلام کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں اُمید کی جاتی ہے کہ اس راوی میں کوئی حرج نہیں ٹھیک ہے۔

## باب دُعَاءِ الْمَرِيضِ لِلْعَوَادِ

مریض کو چاہئے کہ عیادت کو آنیوالوں کے لئے دُعا کرے

۵۵۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرَّهْ فَلْيَدْعُ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِكَ لَكَ الْبَرَكَاتِ  
۵۵۶۔ حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ تمہارے لئے دُعا کرے کیونکہ مریض کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح قبول ہوتی ہے۔

باب مَا يَقُولُ الْمَرِيضُ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ مِنْ مَرَضِهِ  
جب مریض مرض سے بری ہو جائے

۵۵۷۔ أَخْبَارُ بْنُ جَبْرِ قَالَ: مَرَضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَحَّ الْجِسْمُ يَأْخُذُ قُلْتُ: بَارَكَ  
۵۵۷۔ خوات بن جبرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے تشریف لائے آپ

(۵۵۶) ابن ماجہ نے حدیث ۱۴۴۱ فی الجنازہ باب ماجاء فی عیادة المریض میں ذکر کی ہے، سیوطی نے تحفۃ الابصار ۳۸/۱۔ ب میں اسکی سند کے بارے میں حافظ ابن حجر کے حوالے سے تفصیلی کلام کیا ہے۔ (۵۵۷) حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات اور ابن شاہین نے کتاب الصحابة اور ابی قحح نے روایت کی ہے تمام اسناد میں محمد بن حجاج مصنف ہے اسکے بارے میں سکوت کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے یہ متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کا ضعیف ہونا واضح ہے ذہبی نے میزان میں اسکی حدیث ذکر کی ہے اور اس حدیث کو اسکی مناکیر میں شمار کیا ہے۔

وَجِسْمُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ  
 "أَوْفَى اللَّهُ بِمَا وَعَدْتُ" فَقُلْتُ  
 مَا وَعَدْتُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 شَيْئًا، قَالَ: "بَلَى إِنَّهُ مَا مِنْ  
 عَبْدٍ يَمُرُّ إِلَّا أَحَدَثَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا أَوْفَى اللَّهُ  
 بِمَا وَعَدَ رَسُوهُ"  
 نے فرمایا، اے خواتِ جسمِ صحیح ہو گیا؟  
 میں نے کہا اور آپ کا جسم بھی اے  
 اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا اللہ سے  
 جو تم نے وعدہ کیا ہے اسکو پورا کرو،  
 میں نے کہا میں نے تو اللہ سے کوئی وعدہ  
 نہیں کیا، آپ نے فرمایا، کیوں نہیں۔ کوئی  
 بندہ بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے  
 لئے کوئی بھلائی پیدا فرمادیتا ہے۔ اللہ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا ذَكَرَ مُصِيبَةً قَدْ أَصِيبَ بِهَا مصیبت اور پریشانی یاد آنے پر اللہ پڑھنا

۵۵۸ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ  
 أَنَّهُمَا سَمِعَتْ أَبَاهَا الْحُسَيْنَ  
 ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ  
 مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يَصَابُ  
 بِمُصِيبَةٍ وَإِنْ قَدِمَ عَلَيْهَا فَيَحْزَنُ  
 ۵۵۸ فاطمہ بنت حسین بیان  
 کرتی ہیں انھوں نے اپنے والد حسین  
 بن علیؑ سے سنا ہے وہ کہتے ہیں  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب  
 کوئی مسلمان مرد یا عورت کسی  
 مصیبت پریشانی رنجِ صدر

(۵۵۸) ہشٹی مجمع الزوائد ۳/۳۱۱ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے واسطی میں روایت کیا،  
 اس میں ہشام بن زیاد ابو المقدم ضعیف ہے حافظ تقریب میں کہتے ہیں  
 یہ موقوف ہے۔



لَهَا اسْتَوْجَاعٌ إِلَّا أَحَدٌ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَاعْطَا  
ثَوَابَ مَا وَعَدَهُ عَلَيْهَا يَوْمَ  
اصْطَبَّ رَحْمَةً

تو اللہ عزوجل اس کے اتا اللہ پر ٹھہنے پر اس کو وہی اجر و ثواب دیتا ہے جو صدمہ والے دن اتا اللہ پر ٹھہنے پر ملتا ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَهُ وَحَاةُ رَجُلٍ  
کسی کے انتقال کی خبر سن کر کیا کہنا چاہیے

۵۵۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَجَّ  
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ : إِنَّ فُلَانًا جَارِي  
يُؤْذِينِي ، فَقَالَ : اصْبِرْ عَلَى  
أَذَاهُ وَكَفَّ أَذَاكَ عَنْهُ  
فَقَالَ : فَمَا لَيْتَ إِلَّا يَسِيرًا  
ثُمَّ حَجَّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ  
جَارِي ذَاكَ مَاتَ ، قَالَ :  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالذَّهْرِ

۵۵۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آکر عرض کی میرا فلاں پڑوسی مجھے  
تکلیف دیتا ہے آپ نے فرمایا  
اس کی تکلیف پر صبر کرو اور تم  
اسے کوئی تکلیف نہ دو۔ کچھ  
تھوڑا ہی عرصہ گزر رہا تھا کہ پھر وہ  
شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ  
میرا وہ پڑوسی انتقال کر گیا ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۵۹) اسی اسناد میں ابن ابی نعیمہ ضعیف ہے ضعیف الجامع حدیث ۴۱۷۶،

وَاعْظَا وَالْمَوْتُ مُفْرَقًا۔ | فرمایا، حوادثِ زمانہ بہت بڑی نصیحت ہے اور موت مجھانے والی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَ وَفَاةُ الْخَبَرِ

اپنے مسلمان بھائی بہن کے انتقال کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنا چاہیے

۵۶۰۔ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَوْتُ فَرَسٌ فَإِذَا بَلَغَ أَحَدُكُمْ وَفَاةُ الْخَبَرِ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ مِنْ الْمُحْسِنِينَ وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَاحْلِفْ فِي أَهْلِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"۔

۵۶۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت ڈرانی اور چوکا دینے والی خبر ہے جب تمہیں اپنے کسی بھائی کے انتقال کی خبر ملے تو یہ پڑھا کرو اِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بالآخر ہم نے اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے یا اللہ اس بندے کو اپنے پاس نیک لوگوں میں لکھ دے، اسے اچھی روحوں میں لکھ دے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا بَلَغَ قَتَلَ رَجُلٍ مِّنْ أَعْدَاءِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے دشمن کے مرنے کی خبر پر اللہ کی تعریف کرنی چاہیے

۵۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَكْبَتْ

۵۶۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَتَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَا جَهْلٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَرَ عَبْدَاهُ وَأَعَزَّ دِينَهُ۔

علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! اللہ عزوجل نے ابو جہل کو مار دیا ہے۔ آپؐ نے یہ خبر سنا کر فرمایا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور اپنے دین کو عزت و شوکت بخشی۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصَابَهُ ضَرْبٌ وَسَقَمَ الْحَيَاةُ

جب آدمی تکلیف پریشانی کی وجہ سے زندگی سے مایوس ہو جائے تو کیا دعا کرے

۵۶۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا

۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری، تکلیف

(۵۶۱) ابن علان فتوحات الربانیہ ۴/۱۲۵ پر کہتے ہیں حافظ نے یہ حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول اللہ نے ابو جہل کو مار دیا ہے تو آپؐ نے فرمایا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے دین اسلام کو عزت دی اور اپنے بندے کی مدد فرمائی (یہ بھی لفظ ہیں) اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ نسائی نے کتاب السیر میں روایت کی ہے ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ میں علی بن مدنی عن أمیہ بن خالد کی سند سے ذکر کی ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں لیکن ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے اس طرح احمد نے مسند میں پوری حدیث ذکر کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیسویں دشمن کو وہ شکست دی۔ حدیث کے آخر میں ہے آپؐ نے فرمایا ابو جہل اسی امت کافروں کے دیکھئے المسند ۱/۴۰۶، ۴۲۲۔

یہ سچنے کی وجہ سے کوئی مومن موت میں  
 ضیقِ اصابہٗ فان کان لا بداً  
 فاعلاً فلیقل اللهم احیی  
 ما کانت الحیاة خیراً لی  
 و شوقی ما کانت الوفاة  
 خیراً لی۔

یہ سچنے کی وجہ سے کوئی مومن موت  
 کی آرزو نہ کرے اگر ناقابلِ برداشت  
 تکلیف ہو اور مرض لا علاج ہو  
 تو پھر آدمی کو چاہیے یہ دعا کرے  
 یا اللہ جب تک میرا زندہ رہنا  
 بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب

میرا مرنا بہتر ہو تو مجھ کو اٹھالے۔

باب ما یقول لاهلہ اذا حضرته الوفاة  
 انتقال کے وقت اپنے گھر والوں کو تسلی دینا

۵۶۳۔ عَنْ اَبِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ  
 قَالَ لَمَّا قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللہُ  
 عَنْہَا: وَ اَکْرَبَاہُ، قَالَ لَهَا  
 رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 ۵۶۳۔ انس رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں آپ کی آخری بیماری  
 اور تکلیف کے موقع پر آپ کی  
 محنت جگر حضرت فاطمہ الزہری رضی

(۵۶۳)، بخاری ۱۰/۱۰۷ فی المرض باب تمنی المریض الموت اور کتاب الدعوات میں باب  
 الدعاء بالموت والحیاة، مسلم نے حدیث ۲۶۸۰ فی الذکر والدعاء باب کراہیۃ تمنی  
 الموت، ترمذی نے حدیث ۹۷۱ کتاب الجنائز باب النہی عن تمنی الموت، ابوداؤد  
 نے حدیث ۳۱۰۸ فی الجنائز باب کراہیۃ تمنی الموت نسائی نے ۳/۴ فی الجنائز باب تمنی الموت  
 (۵۶۳)، ابن سنی کی اسناد میں مبارک بن فضالہ ہے حافظ تقریب میں اس کے بائیں لکھتے ہیں  
 صدوق یلس ویسوی اس معنی میں بخاری نے ۱۱۳/۸ فی المغازی باب مرض النبی  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم و وفاتہ، نسائی نے ۱۳/۴ فی الجنائز باب فی البکاء علی المیت،  
 احمد نے مسند ۳/۱۹۷، دارمی نے حدیث ۲۸۸، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۱۶۲۹  
 فی الجنائز باب ذکر وفاتہ و دفنہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں روایت کی ہے۔

”إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَيْبِكَ مَا  
لَيْسَ اللَّهُ بِتَارِكٍ لِمَنْهُ أَحَدًا  
أَوْ كَاثِرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“  
تکلیف، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا  
آج کے بعد پھر تمہارے ابا جان پر کبھی سختی نہیں ہوگی، اور تمہارے  
ابا جان پر وہ وقت آیا ہے جو سب پر آنے والا ہے اب قیامت  
والے دن ملاقات ہوگی۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَمَدَتْ عَيْنُهُ  
آنکھوں میں تکلیف ہو تو کیا پڑھنا چاہیے

۵۶۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ الرَّمَدُ  
وَاحِدًا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ:  
”اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي  
وَأَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَكْرِفْنِي  
فِي الْعَدُوِّ وَالصُّرَى  
عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي“  
۵۶۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں صحابہ کرام میں سے  
جب کسی کی آنکھ دکھتی یا نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ دکھتی  
تو آپ یہ دعا پڑھتے اور تعلیم  
دیتے۔ یا اللہ! میرے کان اور  
آنکھ سے مجھے نفع پہنچا اور اس  
کو میرا وارث گردے اور مجھ کو

دشمن میں میرا بدلہ دکھا دے اور میرے اوپر ظلم کرنے والے پر میری مدد فرما۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْدَعَهُ  
سر درد اور بخار کی دعا

۵۶۵۔ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۵۶۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

(۵۶۴) انہیں یزید بن ابان الرقاشی ضعیف ہے اور یوسف بن عطیہ متروک ہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُم مِّنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَعَنِ الْحُمَّى أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ نَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عَرَقٍ نِعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو بخار اور تمام دردوں کی شفا کے لئے یہ دُعا سکھایا کرتے تھے، میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بہت بڑا ہے میں اُس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو بہت بڑی عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی رگ کی بُرائی سے اور آگ کی گرمی کی بُرائی سے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا احْمَرَّ

بخار کا علاج اور دُعا

۵۶۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحُمَّى مِنْ نَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

۵۶۶۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو، آپ

(۵۶۵) احمد نے مسند ۱/۳۰۰ ترمذی نے حدیث ۲۰۷۵ فی الطب باب ۲۶، ابن ماجہ حدیث ۳۵۲۶ فی الطب باب ما یعوز بہ من الحمی اسکی اسناد ضعیف ہے۔

(۵۶۶) ابن ماجہ نے حدیث ۳۲۷۳ فی الطب باب الحمی من نیح جہنم فابرءوا بالماء میں روایت کیا ہے اسکی اسناد صحیح ہے شیخ البانی نے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۵۲۶ اور صحیح الجامع حدیث ۳۱۸۶ میں صحیح لکھا ہے۔

وَدَخَلَ عَلَى ابْنِ لَعْمَاءٍ فَقَالَ: أَكْشِفِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ إِلَهَ النَّاسِ۔

عمارؓ کے صاحبزادے کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپؐ نے یہ دُعا فرمائی لوگوں کے مالک اور مری ان کی بیماری کو دور فرما دے،

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا شَوْبَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْجُحْشُ فَأَتَمَّ الْحَقِيْقَةَ قَطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْعِمْهَا بِالْمَاءِ الْيَارِدِ وَبِالسَّقْبِيلِ فَهَرَّاجَارِيًا وَيُسْتَقْبِلُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ أَللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدًا وَصَلِّ فِي رَسُولِكَ، بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَيَنْعَمُ فِيهَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ

۵۶۷۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آئے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہو تو بخار کو ٹھنڈے پانی سے بھجانا چاہیے (یعنی جیسے آگ کو پانی سے بھجایا جاتا ہے) اس کو چاہئے کہ چلتی نہر میں اترے اور جس طرف سے پانی آ رہا ہے اس طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللہ شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ اپنے بندے کو شفا دیدے اور

(۵۶۷) احمد نے سند ۴۸۱/۵، ترمذی نے حدیث ۲۰۸۵ فی الطب باب ۳۱ میں روایت کیا ہے۔ ثوبانؓ سے روایت کرنے والے شام کے رہنے والے ایک شخص سعید ہیں حافظ ابن حجر نے تہذیب ۹/۲ انھیں سعید بن زرقہ لکھا ہے ابو حاتم کہتے ہیں یہ شخص مجہول ہیں لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے حافظ فتح الباری میں کہتے ہیں اسکی سند میں سعید بن زرقہ مختلف فیہ ہے اسی لئے ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ  
يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ  
يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَإِنَّهَا لَا تُجَاوِزُ  
الْتِسْعَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔  
اپنے رسول کی تصدیق و تائید فرما اور  
صبح کی نماز کے بعد آفتاب طلوع  
ہونے سے پہلے پہلے نہریں اترے  
اور تین غوطے لگائے، تین دن  
تک روزانہ ایسا ہی کرے پھر اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک  
ایسا کرے اور اگر پانچ دن میں بھی صحت مند نہ ہو تو پھر سات دن  
یہ عمل کرے۔ اگر سات دن میں بھی درست نہ ہو تو پھر نو دن تک  
یہ عمل کرے کیونکہ الشرع عزوجل کے حکم سے یہ مرض نو دن سے زیادہ  
نہیں رہے گا۔

### بَابُ رُقِيَةِ الْحُمَى

بخار کے لئے دم

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ  
قُرَاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ  
أَنَا وَابْنُ بَكْرِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ  
حُمَى شَدِيدٌ مُّصَوَّبٌ عَلَى  
فِرَاشِهِ قَالَ فَسَمَّيْنَا عَلَيْهِ فَمَا  
رَكَ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَا مَا بِهِ

۵۶۸۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کی مزاج پر سی کے لئے  
آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ  
کو بہت تیز بخار تھا اور آپ  
اپنے بستر پر تشریف فرما تھے  
ہم نے حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا  
آپ نے جواب نہیں دیا (بہوشی

(۵۶۸) اسکی اسناد میں جہالت اور ضعف ہے لیکن اسکے بعد والی حدیث اسکے لئے شاہدہ



خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَمَا مَشِينَا  
إِلَّا قَرِيبًا حَتَّىٰ أَدْرَكَنَا رَسُولُ  
فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ  
وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ إِنَّكُمْ  
دَخَلْتُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا خَرَجْتُمْ  
مِنْ عِنْدِي فَأَنْزَلَ الْمَلَائِكَةُ  
فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ  
رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي  
فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي مَا بِي  
قَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي حُشِيَ  
شَدِيدٌ قَالِ الَّذِي عِنْدَ  
رِجْلِي عَوَّذَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ  
أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يُشْفِيكَ مِنْ  
كُلِّ دَاءٍ مُّوْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ  
نَفْسٍ حَاسِدَةٍ وَطَرَفَةِ عَيْنٍ  
وَاللَّهُ يُشْفِيكَ خَدَّاهَا فَكُفَّكَ  
قَالَ فَمَا نَفْسٌ وَلَا نَفْعٌ فَلَشَفَ  
مَا بِي فَأَرْسَلْتُ إِلَيْكُمْ الْإِخْبَرَ كَمَا

یا شدید بیماری کی وجہ سے جب  
ہم نے آپ کی اس قدر طبیعت  
ناساز دیکھی تو ہم آپ کے پاس  
سے واپس آ گئے (تاکہ آپ کو  
بے آرامی نہ ہو) ہم ابھی تھوڑی  
دور ہی چلے تھے کہ آپ کی طرف  
سے ہمیں ایک صاحب بلانے  
آ گئے ہم واپس پہنچے تو دیکھا آپ  
بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی طبیعت  
بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں  
میرے پاس آئے تھے جب تم  
میرے پاس سے چلے گئے تو دو  
فرشتے میرے پاس آئے، ایک  
فرشتہ میرے سر کے پاس بیٹھا،  
اور دوسرا میری پیر کے پاس، جو  
پیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے  
اس فرشتے سے پوچھا جو سر کے  
پاس بیٹھا تھا کہ انھیں کیا ہو گیا،  
سر کے پاس بیٹھنے والے نے جواب دیا انھیں بہت تیز بخار ہے  
جو پیر کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا تو انھیں دم کر دو۔ اس نے  
یہ دم کیا۔ ”اللہ ہی کے نام سے میں تمھیں دم کرتا ہوں اللہ تمھیں

ہر بیماری سے شفا دے جو تمہیں تکلیف دیتی ہے اور ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ آپ کو محفوظ رکھے اور شفا دے ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا یہ پڑھ کر آپ پر پھونک دے۔  
 آپ نے فرمایا جیسے ہی پڑھ کر یہ دعا پھونکی فوراً ہی میری بیماری جاتی رہی، میں نے تمہیں بلانے کے لئے اس لئے بھیجا تاکہ تمہیں یہ بات بتا دوں۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اشْتَكَى بیماری کے وقت کی دُعا

۵۶۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ جَابِرٍ (شَكَوْا وَادُّوا) قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ نَسْمُ اللَّهَ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ مُؤَذِّكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ أَوْ عَيْنٍ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے اور ہر نظر بد سے آپ کو شفا دے اور محفوظ رکھے۔

۵۶۹۔ ابو سعید یا جابرؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے آکر آپ کو یہ دم کیا، اللہ ہی کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ ہر بیماری سے آپ کو شفا دے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے اور ہر نظر بد سے آپ کو شفا دے اور محفوظ رکھے۔

(۵۶۹) ابن سنی کی سند میں ابو جبر عبد الرحمن بن عثمان البکراوی ضعیف ہے مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۸۶ فی السلام باب الطب والمرض والرقی، ترمذی نے حدیث ۹۷۲ فی الجنائز باب ما جاء فی التعوذ للمریض جابر بن عبد اللہ کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

آپ نے فرمایا تو نظر کا دم کیوں نہیں کرتے۔

بَابُ الْإِسْتِزْقَاءِ مِنَ الْعَقْرِ

سانپ بچھو وغیرہ کے زہر کا علاج

۵۷۱۔ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ  
عَنْ أَبِيهِ طَلْقٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ: لَدَغَنِي عَقْرَابٌ  
وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَانِي وَمَسَحَهَا،  
۵۷۲۔ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
بَيَّانُ كَمَرَاتِهِ هِيَ مَجْهُوَّةٌ لَمْ يَكُ  
لِهَا فِي رِجْلِهَا عَقْرَابٌ وَكَانَ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَدَغَنِي عَقْرَابٌ فَسَمَّاهُ  
مَجْهُوَّةً

(۵۷۰) ہاشمی مجمع ۵/۱۱۲ میں کہتے ہیں اسے طرانی نے اوسط میں اپنے شیخ سہل بن مودود سے روایت کیا ہے اور میں انھیں نہیں جانتا باقی راوی صحیح کے راوی ہیں (۵۷۱) اسکے راوی ثقہ ہیں طلق بن علی ربحی حنفی ہیں کچھ انکاتلاف اصابت ۴۳۷۶

## بَابُ رُقِيَةِ الْعُقَرِ بچھو کے کاٹنے کا دم

۵۷۲۔ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَةُ الْحَبِثَةِ فَقَالَ أَعْرِضْهَا فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ شَجَّةً قَرْنِيَةً بِحُرِّ قَفْطَا : فَقَالَ هَذِهِ مَوَاتِيقُ أَخَذَهَا سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَا أَرَى بِهَا بَأْسًا (فَلَدَغَ رَجُلٌ وَهُوَ مَعَ عَلْقَمَةَ قَرْنَاهَا فَكَانَتَا نَشِطًا مِنْ عُقَالٍ)

۵۷۲۔ علقمہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچھو وغیرہ کے زہر کے منتر (دم) کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا، وہ دم پیش کرو چنانچہ آپ کے سامنے وہ دم پیش کیا گیا، بِسْمِ اللَّهِ شَجَّةً قَرْنِيَةً مَلْحَةً بِحُرِّ قَفْطَا، (اس کے معنی معلوم نہیں)

آپ نے فرمایا یہ منتر (دم) جنات کے عہد و پیمان میں ہے

یعنی جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ عہد و پیمان کر لیا تھا کہ اسکے پڑھنے والے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے آپ

(۵۷۲)، بیہمی مجمع ۱۱۱/۵ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے۔ اسمیں ایسا راوی بھی ہے جسے میں نہیں جانتا اور زید بن بکر الجوزی کے ہاے میں ازدی کہتے ہیں بہت منکر الحدیث ہے اور اسماعیل بن مسلم متروک ہے ذہبی نے میزان میں اس حدیث کو ان لوگوں کی منکرات میں ذکر کیا ہے۔ مؤلف خیال الدعوات نے صلی اللہ علیہ وسلم روایت عبد اللہ بن زید اسی طرح کی حدیث ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے اور مجمع الزوائد میں لکھا ہے یہ حدیث حسن ہے، واللہ اعلم،

نے فرمایا میں اس (دم) میں کوئی حرج نہیں دیکھتا (یعنی آپ نے اس کے کرنے کی اجازت دیدی)

ف : علامہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس دم کے علاوہ کسی اور دم کو جس کے معنی معلوم نہ ہوں پڑھنا صحیح اور درست نہیں ہے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں، جھاڑ نئے دم کرنے کے جائز ہونے پر علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ تین شرطیں ضرور ہونی چاہئیں :

۱۔ دم وغیرہ اللہ کے کلام یا اللہ کے اسماء و صفات کے ساتھ کیا جائے۔

۲۔ زبان عربی میں ہو یا ایسی زبان میں کہ اسکے معنی معلوم ہوں۔

۳۔ اس بات کا اعتقاد کیا جائے کہ دم، جھاڑ بذات خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اصل شفا اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

(مستفاد، مؤطا امام مالک ترجمہ ص ۶۵۷)

### بَابُ الْإِسْتِزْقَاءِ مِنَ النَّظَرِ

نظر کے لئے دم

۵۷۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَجَارِيَّةَ كَأَنَّ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

۵۷۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچی کے چہرے پر کمزوری دیکھی جو اُم سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۵۷۳) اس کے راوی ثقہ ہیں۔

رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَأَى فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ  
يَهَا نَظْرَةٌ فَأَسْتَرْقُوهَا - اس کو نظر کا دم کرو -  
کی زوجہ محترمہ کے ہاں رہتی تھیں ،

### بَابُ رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَالْأَسْتَرْقَاءِ مِنَ الْحَيَّةِ

سانپ کے زہر کا علاج

۵۷۴ - عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ قَالَ: عَرَضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَةَ  
الْحَيَّةِ فَأَذِنَ لَنَا فِيهَا وَقَالَ  
إِنَّمَا هِيَ مَوَائِيصُ وَالرُّقِيَةُ  
بِسْمِ اللَّهِ شَجَّةٌ مَلْحَةٌ قُرْنِيَةٌ  
بِحَرِّ قَفْطَا، قَالَ عُمَرُو بَلَّغْنَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنِ التَّقَلُّكِهَا -

۵۷۴ - زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زہریلے  
جانور (سانپ بچھو وغیرہ) کے  
کاٹنے پر ایک منتر (دم) پیش کیا  
تو آپ نے ہمیں اس دم کی اجازت  
دی اور یہ بھی فرمایا کہ یہ دم جنات  
کے عہد و پیمان میں سے ہے یعنی  
جنات نے سلیمان علیہ سے یہ عہد

کیا تھا کہ اس کے پھنسنے والے کو نقصان نہیں دیں گے۔ دم یہ ہے بسم اللہ  
شجۃ ملحۃ قرنیۃ بحری قفطی - عمر کہتے ہیں یہ بات پہنچی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ جھاڑنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۷۴) اسکی اسناد میں اسحاق بن رافع ضعیف ہے اور سعد بن معاذ انصاری مجہول ہے  
جیسا کہ تقریب التہذیب میں مذکور ہے۔ (۵۷۵) بخاری نے ۱۰/۱۶۱ فی الطب باب  
رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم - مسلم نے حدیث ۲۱۹۴ فی السلام باب استحباب الرقۃ  
من العین، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۹۵ فی الطب باب کیف الرقی -

## بَابُ رُقِيَةِ الْقَرْحَةِ

پھوڑے، پھنسی، زخم وغیرہ کے لئے دم

۵۷۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا كَانَ فِي يَدِ الرَّجُلِ أَوْ  
النِّسَاءِ الْقَرْحَةُ قَالَ بِاصْبِرْ  
هَكَذَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثَةً  
أَوْ صِنَا بِرُقِيَةِ بَعْضُ مَا يُشْفَى  
سَقِيمًا بِإِذْنِ رَبِّنَا -

۵۷۵۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا  
بیان کرتی ہیں ہم میں سے جب  
کوئی بیمار ہوتا یا پھنسی پھوڑا نکلتا  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
انگلی سے اشارہ کرتے اور فرماتے  
اللہ کے نام سے یہ ہمارے زمین کی  
مٹی ہے اور ہم میں سے یہ ایک کا

تھوک ہے ہمارا بیمار ہمارے رب کے حکم سے شفا دیا جائے۔

ف : اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی شہادت کی انگلی میں اپنے منہ کا لعاب  
لگا کر اس کو خاک آلودہ کر کے در دیا زخم کی جگہ پر پھیرے اور پھر نئے کی  
حالت میں یہ دُعا پڑھتا جائے۔

## بَابُ رُقِيَةِ الشَّيَاطِينِ

نماز میں شیطان کے وسوسوں سے حفاظت کا طریقہ

۵۷۶۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي نَعْمَانَ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَ

۵۷۶۔ عثمان ابن ابی العاص بیان  
کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میری نماز اور قرأت کے وقت شیطان

(۵۷۵) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۵۷۶) مسلم حدیث نمبر ۲۲۰۳ فی السلام باب التعوذ من شیطان الوستہ فی الصلاۃ

احمد نے سند ۲۱۶/۴ میں روایت کیا ہے۔

بَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي قَالَ  
ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَائِرُكَ  
فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ  
عَنَّا وَحَلَّ مِنْهُ وَانْقَلَبَ عَنْكَ  
يَسَارُكَ ثَلَاثًا فَإِذَا هَبَّ اللَّهُ  
عَنَّا وَحَلَّ عَنَّا -  
کیا تو اللہ عز وجل نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

### بَابُ رُقِيَةِ الْأَوْجَاعِ

در داور تکلیف کے لئے دم کرنا

۵۷۷ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ  
أَذْكُرُ النَّاسَ ثُمَّ دَخَلَنِي شَيْءٌ  
فَنَسِيتُ بَعْضَهُ فَوَضَعُ يَدَكَ  
عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ  
اَخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ فَادْهَبْ  
اللَّهُ عَنِّي الْبَاسَ، قَالَ عُثْمَانُ  
ثُمَّ حِثُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۷۷ - عثمان بن ابی العاص بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! پہلے میرا حافظہ لوگوں میں بہت اچھا تھا پھر کوئی چیز میرے اندر آ گئی تو میں بعض باتیں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا پھر یہ دُعا پڑھی یا اللہ اس کے اندر سے شیطان نکال دے تو پھر اس کے بعد

(۵۷۷) مسلم نے ۲۲۰۲ فی السلام باب احتجاج وضع یدہ علی موضع الالم، ابوداؤد نے ۳۸۹۶ فی الطب باب کیف الرقی، ترمذی نے حدیث ۲۰۸۱ فی الطب باب ۲۹ -



وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُلْ هَبْ لِي مِنْ شَيْءٍ مَا أَحَدٌ سَبَّحَكَ مَرَّاتٍ فَادْهَبْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي،

عثمانؓ کہتے ہیں ایک بار پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ میں حاضر ہوا مجھ کو کچھ تکلیف تھی، آپؐ نے اُن سے فرمایا جس

جگہ تمہارے تکلیف ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور سات بار یہ دُعا پڑھو  
اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی بُرائی سے جس  
کی تکلیف میں پاتا ہوں۔ اس دعا کے پڑھنے سے اللہ عز و جل نے  
میری یہ تکلیف دُور فرمادی۔

باب الدعاء لحفظ القرآن  
قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے دعا اور عمل

۵۷۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال علی بن ابی طالب: عرض کیا یا رسول اللہ! میرے سینے سے قرآن نکلا جاتا ہے (میرا حافظہ خراب ہو گیا ہے اور یاد کیا ہوا

(۵۷۸) البانی ضعیف الجامع حدیث ۲۱۷۱ میں اسے موضوع کہتے ہیں۔ ذہبی میزان ۳/۴۶۶ کہتے ہیں ہشام بن عمار نے یہ حدیث محمد بن ابراہیم القرشی سے روایت کی ہے اور قرشی ٹھیک راوی نہیں ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے کتاب الدعاء میں کچھ اور مفصل ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَعْلَمَكَ كَلَامَاتٍ  
يَفْعُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَهْنٌ  
قَالَ نَعَمْ يَا بَنِي آدَمَ وَأَرْحَمُ  
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلِّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ  
تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ وَلَيْسَ فِي الرُّكْعَةِ  
الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدُ  
الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ  
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمُتَزِيلُ  
السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ  
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ  
الْمُفَصَّلُ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ  
الشُّهُدِ فَاحْمِدِ اللَّهَ وَأَشْنِ  
عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّينَ  
وَاسْتَغْفِرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقُلْ  
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمُحَارِبِ  
أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ  
أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْبَغِي  
وَأَرْزُقْنِي حَسَنَ النَّظَرِ فِيمَا  
يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ كَبِّرْ

بجول جاتا ہوں) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات  
نہ بتاؤں کہ ان سے اللہ عز و جل  
تمہیں نفع دے حضرت علیؓ نے  
عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر  
قربان ہوں کیوں نہیں ضرور سکھائیے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جمعہ کی رات (آخری رات یا آدھی  
رات، اگر یہ نہ ہو سکے تو شروع  
رات عشاء کے بعد ہی فرائض کے  
علاوہ) چار رکعت نماز اس طرح  
پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ  
اور سورہ یس اور دوسری رکعت  
میں سورہ فاتحہ اور سورہ دخان  
اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ  
اور الحمد سجدہ اور چوتھی رکعت  
میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک  
پڑھو۔ جب تم تشهد میں درود  
پڑھ چکو تو سلام پھیرنے کے بعد  
ذکر الہی اللہ تعالیٰ کی تعریف اور  
انبیاء پر درود بھیجو اور مسلمانوں

کے لئے استغفار کرو پھر یہ دعاء  
 پڑھو۔ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما  
 ہمیشہ گناہوں کے چھوڑنے پر  
 جب تک تو مجھے زندہ باقی رکھے  
 اور مجھ پر رحم فرما کہ میں کسی ایسی  
 چیز کے حاصل کرنے کے لئے تکلیف  
 مشقت نہ اٹھاؤں جو میرے لئے  
 فائدہ مند نہ ہو اور مجھ کو خوش نظری  
 نصیب فرما ایسے عمل کرنے میں  
 جو مجھ کو مجھ سے راضی کر دے۔  
 اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے  
 والے، عزت اور بزرگی والے جبکہ  
 ارادہ نہیں کیا جاتا اے اللہ، اے  
 رحمن میں تیری بزرگی اور تیرے  
 چہرے کے نور کے ذریعے تجھ سے  
 سوال کرتا ہوں کہ میرے دل میں  
 اپنی کتاب کی یاد کو جہادے جیسا  
 کہ تو نے مجھ کو سکھایا ہے اور مجھ کو  
 توفیق عنایت فرما کہ میں انہی تلاوت  
 کروں اس طرح جس سے تو راضی  
 ہو جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الْبَقِيَّةِ لَا  
 تُرَامِ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ  
 بِحَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ  
 تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا  
 عَلَّمْتَنِي وَأَرْسُلِي أَنْ أَتْلُوهُ  
 عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي  
 وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُنَوِّرَ بَيْتَ بِلَا  
 بَصَرِي وَتَطْلُقَ بِهِ لِسَانِي وَ  
 تَفَرِّجَ بِهِ عَنِّي قَلْبِي وَتُشْرَحَ بِهِ  
 صَدْرِي وَتُسْتَعِجَلَ بِهِ بَدَنِي  
 وَتَقْوِيَنِي عَلَى ذَلِكَ وَتُعِينَنِي  
 عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يَعْينُنِي عَلَى الْخَيْرِ  
 غَيْرُكَ وَلَا يُوفِّقُنِي لِدَاكَ إِلَّا  
 أَنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ تَكَلُّفًا أَوْ  
 خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تَجَابُ بِأَذْنِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَخْطَأُ مُؤَمِّنًا  
 قَطُّ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَسَبَّحَ  
 جَمْعِهِ فَأَخْبَرَهُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ  
 قَالَ السَّيِّحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روشنی عطا فرمادے، میری زبان پر قرآن کو جاری فرمادے، اسکے ذریعے میرے دل میں وسعت پیدا فرمادے اور اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور اس کے ذریعے میرے بدن کو پاک صاف اور مضبوط فرمادے اور اس بارے میں میری پوری مدد فرمادے کیونکہ تیرے سوا کئے کوئی خیر و بھلائی پر میری مدد نہیں کر سکتا اور تیرے علاوہ کوئی توفیق نہیں دے سکتا۔

آپؐ نے فرمایا، اے علیؑ! یہ عمل تین حصے یا پانچ یا سات  
جمعه تک برابر کرو، اللہ عزوجل کے حکم سے تمہارا عافیتیز ہوگا،  
اور مومن شخص نہیں بھولے گا۔ پھر سات جمعہ بعد حضرت علیؑ نے  
آکر آپؐ کو خوشخبری دی کہ مجھے قرآن یاد ہو گیا ہے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوالحسن رب کعبہ کی قسم تو مومن ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ

٥٤٩- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ٥٤٩- ام سلمة رضي الله عنها

(۵۷۹) البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۷۶ کے تحت لکھتے ہیں ابوداؤد اور احکام نے ۴۱ مسلمہ سے روایت کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوسلمہ سے یہ حدیث ضعیف ہے جبکہ اسی مضمون کی حدیث مسلم نے حدیث ۹۱۸ میں ذکر کی ہے مامن عبد قصبہ مصیبتہ فیقول انا لله وانا اليه راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف فی خیرا منها الا اجرہ اللہ فی مصیبتہ واخلف لہ خیرا منها۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاجْرِنِي فِيهَا وَأَيِّدْ لِي فِيهَا خَيْرًا مِنْهَا -

کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی مصیبت و پریشانی پیش آئے تو وہ کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور یہ دُعا پڑھے یا اللہ میں تجھ سے اپنی اس مصیبت پر اجر و ثواب چاہتا ہوں اور اس کے

بدلے مجھے اس سے بہتر (اولاد یا چیز) عطا فرما۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أُصِيبَ بِوَلَدٍ

جب کسی کا لڑکا فوت ہو جائے تو اسے کیا کہنا چاہیے

۵۸۰۔ عَنْ أَبِي سَنَانٍ وَتَالٍ: دَفَنْتُ ابْنَتِي سَنَانًا وَأَبُو ظَلْمَةَ الْحَوْلَانِي عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَبَشِّرُكَ حَدَّثَنِي الصَّخَّالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۵۸۰۔ ابی سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب اپنے بیٹے سنان کی تدفین سے فارغ ہو کر قبر سے نکلنا چاہا تو ابو ظلمہ خولانی نے جو قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں اس

(۵۸۰) ترمذی نے حدیث ۱۰۲۱ فی الجنائز باب فضل المصيبة اذا احتسب، احمد نے مسند ۴/۲۲۵، ابن حبان نے اسپی صحیح میں نمبر ۲۶۶ (مواد) اسکی سند میں ابوسنان ہے اسکا نام عیسیٰ بن سنان القسملی ہے اور یہ لین الحدیث ہے جیسا کہ حافظ نے تقریب میں لکھا ہے لیکن اسکی تائید میں شواہد موجود ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۳/۲۹۶۔

عَزَبَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِضَ  
وَكَلَّمَ الْمُسْلِمَ قَالَ اللَّهُ مَعَهُ وَجَلَّ  
لِلْمَلَائِكَةِ قَبْضَتُهُمْ وَكَدَّ عَيْدِي؟  
قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَمَآذَا قَالَ  
قَالُوا: اسْتَزَجَّعَ وَحَمَدًا قَالَ  
ابْنُوا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ  
بَيْتَ الْحَمْدِ -

حدیث کی جو ضحاک بن عبد الرحمن بن  
عزب نے ابو موسیٰ اشعری سے بیان  
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کسی بندے (بندی)  
کے بچے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ  
عز وجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے  
تم نے میرے بندے کے بچے کو  
لے لیا ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں  
ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے

بندے نے اس صدمے پر کیا کہا فرشتے جواب دیتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ  
راجعون پڑھا اور تیری تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے  
لئے جنت میں ایک گھر تیار کرو اور اس کا نام بیت الحمد (یعنی تعریف کا  
گھر) رکھو۔

۵۸۱۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: | ۵۸۱۔ ابن مرثدا اپنے والد سے  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۵۸۱) اسکی اسناد میں عثمان بن مقسم ہے یحییٰ بن قحطان اور ابن مبارک نے اسکی روایت کو  
نہیں لیا ہے احمد کہتے ہیں اسکی حدیث منکر ہے نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں متروک ہے  
ابن الفلاس کہتے ہیں صدوق ہے مگر کثیر الغلط اور یحییٰ ہے اور یوسف بن الفرق کے  
بارے میں ابو یوسف لا ردی کہتے ہیں کذاب ہے ذہبی نے میزان میں اسکی حدیث ذکر  
کی ہے اور اسے اسکی مناکیر میں ذکر کیا ہے لیکن اسکے باوجود اس حدیث کی تائید میں  
دوسری روایات و شواہد موجود ہیں۔ دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۱۰۶۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَلَيْدُكُمْ  
مُصِيبَتُهُ بِي فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ  
الْمَصَائِبِ .  
علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص  
کسی مصیبت و پریشانی سے دوچار  
ہو تو اسے چاہیے کہ میری مصیبت  
پر نظر کرے یعنی (آپ پر زندگی میں  
جو مشکلات پیش آئیں یا آپ کے انتقال کا حادثہ ہے) کو یاد کرے،  
کیونکہ یہ سب سے بڑا صدمہ اور مصیبت ہے۔

۵۸۲۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَيْحَانٍ  
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَصَابَتْهُ  
مِنْكُمْ مُصِيبَةٌ فَلَيْدُكُمْ  
مُصِيبَتُهُ بِي فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ  
الْمَصَائِبِ .  
۵۸۲۔ عطار بن ابی ریحان بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں سے جو شخص کسی مصیبت  
سے دوچار ہوا اسے چاہیے میری  
ذنیوی تکالیف اور میرے انتقال  
کے حادثہ کو یاد کرے کیونکہ یہ سب  
سے بڑا صدمہ اور حادثہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَضَعَ مَيِّتًا فِي قَبْرِهِ  
میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعاء

۵۸۳۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ  
۵۸۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت  
کو قبر میں رکھتے تو فرماتے ہم اس

(۵۸۲) دارمی نے ۹۵۰ مقدمہ باب فی وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ  
سے روایت کی ہے اور ۸۶۷ مرسل عطاء سے روایت کی ہے لیکن اپنے  
شاہد کی وجہ سے یہ حدیث ٹھیک ہے۔

قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
میت کو اللہ کے نام و حکم سے اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے  
پر قبر میں رکھتے ہیں -

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ  
میت کی تدفین کے بعد دعا

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يُحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ حَالِيًّا مَوْلَى  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ قَالَ  
اسْتَغْفِرُوا لِإِخْوَانِكُمْ وَسَلُّوا اللَّهَ  
التَّثْبِيتَ هُوَ الْأَنْ يُسْأَلَ -  
۵۸۴ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
میت کی تدفین سے فارغ ہو کر فرما  
اپنے بھائی کے لئے اللہ سے استغفار  
کرو۔ اب فرشتے اس سے سوال  
کریں گے تم اللہ سے اس کے لئے دعا  
کرو کہ ثابت قدم رہے اور سوالوں  
کے ٹھیک جواب دے۔

(۵۸۳) ترمذی نے حدیث ۱۰۴۶ فی الجنائز باب ما یقول اذا دخل المیت القبر  
ابوداؤد نے حدیث ۳۲۱۳ فی الجنائز باب فی الدعا للمیت اذا وضع فی قبره  
ابن ماجہ نے حدیث ۱۵۵۰، احمد نے مسند ۲/۲۷، ۵۹، ۱۲۷، ابن حبان  
نے ۷۷۳ صحیح کہا ہے۔ حاکم نے ۳۶۶/۱ ذہبی نے موافقت کی ہے البانی  
اور وار الغلیل حدیث ۷۸۷ میں اسے صحیح کہتے ہیں۔  
(۵۸۴) ابوداؤد نے حدیث ۳۲۲۱ فی الجنائز باب استغفار عند القبر للمیت اور حاکم نے  
۳۷۰/۱ اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے ذہبی نے موافقت کی ہے چنانچہ یہ حدیث صحیح ہے۔



## بَابُ تَعْرِيزَةِ أَوْلِيَاءِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ آدمی کے گھر والوں سے تعزیت

۵۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَزَى مُصَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔  
 ۵۸۵۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس کے لئے بھی وہی اجر ہے جو مصیبت زدہ کے لئے ہے۔

۵۸۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِمرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَزَاءُ مَنْ عَزَى التَّكَلَّى قَالَ: أَجَعَلَهُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي۔  
 ۵۸۶۔ ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عز و جل سے سوال کیا مصیبت زدہ عورت (جس کا بچہ یا شوہر فوت ہو جائے) سے تعزیت کرنے والے کا کیا بدلہ اور انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں قیامت میں اسے اپنے سائے میں جگہ دوں گا کہ اس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۵۸۵) ترمذی نے حدیث ۱۷۳۲ فی الجنائز باب ما جاز فی اجر من عزى مصابا اور ابن حاتم نے حدیث ۲۰۲ فی الجنائز باب ما جاز فی ثواب من عزى مصابا اسکی اسناد میں حماد بن الولید الذہبی کوئی ہے اس پر ابن عدی البوقاتم اور ابن حبان نے کلام کیا ہے البانی الرواۃ الغلیل حدیث ۷۶۵ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(۵۸۶) البانی ضعیف الجامع حدیث ۷۶۵ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

**ف :** تعزیت ، مصیبت زدہ ، پریشان حال اور غمزدہ شخص کو تسلی دیکر اس کے رنج و غم کو دور کرنا بڑی نیکی کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت تسلی کی اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا ثواب مصیبت زدہ کو ملیگا (ترمذی) مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینے والے کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا (ترمذی)

تعزیتی خط بھیجنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، حضرت معاذؓ کے صاحبزادے کے انتقال پر آپؐ نے انھیں ایک تعزیتی خط روانہ فرمایا تھا جس کا مضمون یہ تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف اے معاذؓ! تمہارے ادیر سلامتی ہو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم اور صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں اور تمہیں اپنے شکر کی توفیق نصیب فرمائے اس لئے کہ ہماری جانیں ہمارا مال ہماری بیویاں اور ہماری اولاد یہ سب اللہ تعالیٰ کی مبارک اور عمدہ بخششیں اور عاید تارکھی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ایک خاص مدت تک فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور وہ ایک مقررہ وقت پر انھیں اٹھا لیتا ہے پھر جب وہ عطا کرے تو ہم پر اس کا شکر فرض ہے اور جب آزمائش کرے تو صبر فرض ہے۔ تمہارا یہ لڑکا بھی اللہ کی عمدہ بخشش اور اس کی امانت تھا، اللہ عز و جل نے اسے دُنیا کے لئے قابلِ رشک اور تمہارے لئے خوشی کا باعث بنا کر تمہیں اس سے فائدہ

پہنچایا، جب اس نے چاہا اجر و ثواب رحمت و ہدایت کے بدلے تمہارے پاس سے اسے اٹھالیا اگر تم ثواب چاہتے ہو تو صبر کرو کہیں تمہاری بے صبری پریشانی تمہارا ثواب نہ کھودے پھر تم افسوس کرو اور پشیمان ہو اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ بے صبری (واویلا) سے نہ تو کوئی چیز واپس آتی ہے اور نہ غم اور مصیبت دور ہوتی ہے جو کچھ پیش آنے والا تھا وہ تو آگیا تقدیر الہی اٹل ہے اور تم سلامت رہو (حاکم، ابن مردودہ، حصہ ۱)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْقَبْرِ

قبرستان میں جا کر دعا کرنا

۵۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ إِلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ السَّكَّامُ  
عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا  
لِنْ شَاءِ اللَّهِ مِنْ قَرِيبٍ بِكُمْ  
لَا حِفْظُونَ

۵۸۷- ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان  
میں داخل ہوتے تو فرماتے، اے ان  
گھروں میں رہنے والے مومنوں  
تم پر سلامتی ہو اور انشاء اللہ غریب  
ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

۵۸۸- سُلَيْمَانُ بْنُ بَرْكِيَّةَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْكِيَّةَ

(۵۸۷) مسلم نے حدیث ۲۴۹۹ فی الطہارۃ باب تجباب اطالۃ الخرقۃ والتجلیل فی الوضوء ابو داؤد  
نے حدیث ۳۲۳۷ فی الجنائز باب ما یقول اذا زار القبر اور مسند ابی احمد نے مسند  
۳۰۰/۲، ۳۷۵، ۳۸۷، دیکھے الاروار حدیث ۷۷۶، للالبانی۔

(۵۸۸) مسلم نے حدیث ۷۷۵ فی الجنائز باب ما یقال عند دخول القبر والدعاء لاہلہا۔  
نسائی نے ۹۴/۴ فی الجنائز باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، ابن ماجہ نے حدیث  
۱۵۴۷، احمد نے مسند ۳۵۳/۵، ۳۵۹، ۳۶۰، دیکھے الاروار حدیث نمبر ۷۷۶

عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَيَقُولُ أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرِطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ -

بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو قبرستان میں پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھاتے تھے اے ان گھروں میں رہنے والے مومنوں! تم پر سلامتی ہو اور اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب ہم تم سے ملنے والے ہیں تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے

سلامتی اور عافیت کی دُعا مانگتے ہیں۔

۵۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِالْمَقَابِرِ قَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ -

۵۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب قبرستان سے گزر ہوتا تو آپ دُعا فرماتے، اے ان گھروں میں رہنے والے مومن مرد اور مومن عورتوں، مسلمان مرد مسلمان عورتوں، نیک مرد نیک عورتوں تم پر سلامتی ہو اور اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

(۵۱۹) اس کی اسناد میں یزید بن عیاض مترک ہے۔

۵۹۰۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ایک بار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہیں پایا تو میں آپ کو تلاش کرنے نکلی آپ جنت البقیع میں تشریف فرما تھے اور یہ دُعا پڑھ رہے تھے۔

اے ان گھروں میں رہنے والے مومنوں! تم پر سلامتی ہو تم ہم سے

پہلے گزر گئے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آئیے اے میں یا اللہ ہمیں ان کے ثواب سے محروم نہ فرما اور ہمیں ان کے بعد گمراہی میں نہ مبتلا فرما۔

۵۹۱۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے ہاں رات کو قیام فرما ہوتے تو آخر رات میں بقیع کے قبرستان تشریف لیجاتے اور یہ دُعا پڑھتے اے ان گھروں میں رہنے

۵۹۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتْبَعْتُهُ فَأَتَيْتُ الْبَقِيعَ فَقَالَ: أَلَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرِطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ أَلَا تَلَهُمْ لَا تَحْرِفْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَنْفِلْنَا بَعْدَهُمْ۔

۵۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ كَيْلَاتِي مِنْهُ يَخْرُجُ مِنْ أَحْرَا اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ أَلَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

(۵۹۰) ابن ماجہ نے حدیث ۱۵۲۶ احمد نے مسند ۶/۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹ میں شریک القلی نے ان کا حافظہ اچھا نہیں ہے اور عام بن عبد اللہ ضعیف ہے لیکن اسکے بعد والی حدیث اسکی تائید میں ہے دیکھئے الارواء حدیث ۷۷، ۷۸ (۵۹۱) مسلم نے حدیث ۹۷۲ فی الجنائز باب یا یقال عند دخول المقابر اور نسائی نے ۹۱/۲، ۹۲ فی الجنائز باب الامر بالاستغفار احمد نے مسند ۶/۱۸۰ دیکھئے الارواء حدیث ۷۷، ۷۸

وَإِنَّا وَابِعًا كُمْ وَمَا نُوْعِدُ وَ  
عَدًّا مُّوَجَّلُونَ وَإِنَّا لَنَشَاءُ  
اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرَقَةِ، يَسْتَنْفِرُ  
لَهُمْ مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

والے مومنو! تم پر سلامتی ہو تم  
اور تم کل کا وعدہ دیے گئے ہیں  
اور ان شاء اللہ عنقریب ہم تم  
سے ملنے والے ہیں یا اللہ بقیع  
غرقہ والوں کو بخش دے، آپ ان  
کے لئے دو تین بار دعا مانگتے۔

۵۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ الْجَبَانَةَ يَقُولُ:  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ  
الْفَانِيَةُ وَالْأَبْدَانُ الْبَالِيَةُ  
وَالْعِظَامُ النَّخْرَةُ الَّتِي  
خَرَجَتْ مِنَ اللَّيْثِ كَاهِي بِاللَّهِ  
مُؤْمِنَةً اللَّهُمَّ ادْخُلْ عَلَيْكُمْ  
رُوحًا مِنْكَ وَسَلَامًا مِّنَّا -

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب قبرستان میں داخل  
ہوتے تو یہ دعا فرماتے، اے  
فنا ہو جانے والی روحوں اور کل  
جانے والے جسموں اور بودی  
ہو جانے والی ہڈیوں تم پر سلامتی  
ہو کیونکہ یہ دنیا سے اس حال میں  
رخصت ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ  
پر ایمان و یقین رکھتے تھے اے  
اللہ تو ان پر اپنی رحمت ڈال دے اور ہماری طرف سے سلام پہنچا دے،

(۵۹۲) (البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۳۹۲ میں اسے ضعیف کہتے ہیں  
کیونکہ اس کی اسناد میں حبان ابن علی الغزالی ضعیف ہے۔)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کی قبروں سے گزرتے ہوئے کیا کہنا چاہیے

۵۹۳ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب تم زمانہ جاہلیت

میں گزرتے ہوئے ہمارے اور اپنے

لوگوں کی قبروں سے گزرتو انھیں

تیردو کہ وہ جہنمی ہیں۔

٥٩٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: إِذَا مَرَرْتُكُمْ بِقُبُورِنَا

وَمُبَوَّرِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

فَاخْبِرُوهُمْ عَنْهُمْ مِنْ أَهْلِ

لشماره -

۵۹۴۔ عامر بن سعد اسنے والد رض

سے ملانے کے لئے میرا ایک دوست تھا

نزعہ خیر، اسعوا، الیہ امیر

اللہ! رحمت اور توفیق سے نیک

اور اس کے لئے کہ وہ اپنے

طام کرے گئے عین صری حالتیں

فرے، اب ان کا ٹھکانا یہاں ہے

پالے فرمایا، جہم میں دیہانی لو

١٩٧ عَدَّ أَمْرًا سَعْدًا عَنْ

تَسْرَضِي اللَّهُمَّ عَادِلًا

١٠٠  
 ١٠١  
 ١٠٢  
 ١٠٣  
 ١٠٤  
 ١٠٥  
 ١٠٦  
 ١٠٧  
 ١٠٨  
 ١٠٩  
 ١١٠  
 ١١١  
 ١١٢  
 ١١٣  
 ١١٤  
 ١١٥  
 ١١٦  
 ١١٧  
 ١١٨  
 ١١٩  
 ١٢٠  
 ١٢١  
 ١٢٢  
 ١٢٣  
 ١٢٤  
 ١٢٥  
 ١٢٦  
 ١٢٧  
 ١٢٨  
 ١٢٩  
 ١٣٠  
 ١٣١  
 ١٣٢  
 ١٣٣  
 ١٣٤  
 ١٣٥  
 ١٣٦  
 ١٣٧  
 ١٣٨  
 ١٣٩  
 ١٤٠  
 ١٤١  
 ١٤٢  
 ١٤٣  
 ١٤٤  
 ١٤٥  
 ١٤٦  
 ١٤٧  
 ١٤٨  
 ١٤٩  
 ١٥٠  
 ١٥١  
 ١٥٢  
 ١٥٣  
 ١٥٤  
 ١٥٥  
 ١٥٦  
 ١٥٧  
 ١٥٨  
 ١٥٩  
 ١٦٠  
 ١٦١  
 ١٦٢  
 ١٦٣  
 ١٦٤  
 ١٦٥  
 ١٦٦  
 ١٦٧  
 ١٦٨  
 ١٦٩  
 ١٧٠  
 ١٧١  
 ١٧٢  
 ١٧٣  
 ١٧٤  
 ١٧٥  
 ١٧٦  
 ١٧٧  
 ١٧٨  
 ١٧٩  
 ١٨٠  
 ١٨١  
 ١٨٢  
 ١٨٣  
 ١٨٤  
 ١٨٥  
 ١٨٦  
 ١٨٧  
 ١٨٨  
 ١٨٩  
 ١٩٠  
 ١٩١  
 ١٩٢  
 ١٩٣  
 ١٩٤  
 ١٩٥  
 ١٩٦  
 ١٩٧  
 ١٩٨  
 ١٩٩  
 ٢٠٠

عزى يا رسول الله

مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ فَهُوَ فِي حَقِّهِ

كان يصل الرحم ويصل

وَيُفَعِّلُ مَا يَنْهَى عَنْهُ؟ قَالَ فِي

النَّارِ، فَكَانَ الْأَعْرَابِيُّ وَجْهًا

سومرا الانی، نواح کام الخا، نص و ما سے ذکر کی، سے سبکی اسناد میں بخیر ہے

۱۹۹۵ء تک ان کی ساری ساری کتابیں اور دستاویزیں ان کے پاس تھیں۔ ان کے پاس ان کی ساری ساری کتابیں اور دستاویزیں تھیں۔

۱۱۹۵۔ انی احکام الخازنہ : ۱۹۱۔ ایدہ کہتے ہیں اس سطر کی زنجیر اللک

۱۹۱۸ء کی جنگ میں ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء میں پہلی بار برطانیہ کے ہندوستان میں

۱۹۱۷ء میں اور کیا اس کے بارے میں اسے ۱۹۱۷ء میں

دوایت کہا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَأَيْنَ أَبْجُوكَ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْ  
مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ فَبَشَّرْتُ  
بِالنَّارِ، قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ الْغَمَزَنِي  
أَسْلَمَ فَقَالَ لَقَدْ كَفَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا مَا  
مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ إِلَّا بَشَّرْتُ  
بِالنَّارِ۔

اس بات سے صدمہ ہوا اس نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے والد  
کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم جس کافر  
کی قبر سے گزر دو اس کو جہنم کی بشارت  
دو۔ پھر وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا،  
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے میرے اوپر بہت بڑی ذمہ داری  
ڈالی ہے کہ میں جس کافر کی قبر سے گزر دوں  
اس کو جہنم کی بشارت دوں۔

### بَابُ الْإِسْتِخَارَةِ عِنْدَ طَلَبِ الْحَاجَةِ اسْتِخَارَهُ

۵۹۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا  
الْإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّوْكَ

۵۹۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمیں استخارہ کرنے کی اس  
طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح

(۵۹۵) بخاری ۱۱/۱۵۸۔ فی الدعوات باب الدعاء عند الاستخاره و فی  
التطوع باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی و فی توحید باب قول اللہ تعالیٰ قل ہو  
القادر، البوداؤ و حدیث نمبر ۱۵۳۸ فی الصلاة باب فی الاستخارة ترمذی حدیث  
نمبر ۲۸۰ فی الصلاة باب ماجاء فی الصلاة الاستخارة، نسائی ۶/۸۰ فی النکاح باب  
کیف الاستخارة، احمد نے سند ۳/۳۴۲، ابن ماجہ نے حدیث ۱۳۸۳ فی اقامۃ  
الصلاة باب ماجاء فی صلاة الاستخارة۔



ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپؐ فرماتے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی کی دعا کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ خیر کا حصہ مانگتا ہوں، اور تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں تو قادر ہے اور میں بے ہمت، تو جانتا ہے اور میں بے علم اور تو چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ! تیرے علم میں اگر یہ کام میرے لئے دینی دنیوی اخروی لحاظ سے جلد یا بدیر بہتر اور نفع والا ہے تو اسے میرا مقدر

مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي - أَوْ قَالَ رِفْءِ عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَقَدْ رَزَقْنِيهِ وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْضِ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضْنِي بِهِ۔

بنادے اور یہ کام میرے لئے آسان فرمادے پھر اس میں برکت فرما اور اگر اس کام میں میرے لئے برائی اور نقصان ہے تو اسے دُور فرمادے اور میری قسمت میں بھلائی کر دے چاہے جہاں بھی ہے اور مجھے اس پر راضی کر دے۔

۵۹۶۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ۵۹۶۔ اِمَّ الْمَدِينِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْأَمْرَ قَالَ: اللَّهُمَّ خَيْرِي وَاخْتَرِي -  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو استخارہ کے لئے یہ دُعا پڑھتے اللَّهُمَّ خَيْرِي وَاخْتَرِي -

کَمَرَمَرَةً يَسْتَخِيرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
 اللہ عزوجل سے کتنی بار استخارہ کرنا چاہیے

۵۹۷- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَلَسَ -  
 ۵۹۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو

(۵۹۶) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۵۱۱ فی الدعوات باب ۱۱ میں روایت کی ہے وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس میں راوی زہد اہل الحدیث کے نزدیک ضعیف ہے شیخ البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۳۳۲۵ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔  
 (۵۹۷) نووی الاذکار نمبر ۳۵۱۱ میں کہتے ہیں اسکی اسناد غریب ہے۔ سیوطی تحفۃ اللبرار ۳/۱۷۲ میں عاتقی کا قول نقل کرتے ہیں۔ اسمیں معروف راوی ہیں۔ مگر بعض راوی شدید ضعیف میں معروف ہیں جیسا کہ ایما، یمن بن البراء ابن جابر اور ابن عدی نے اسے الضعفاء میں ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر کہتے ہیں اس سند میں عبید اللہ بن الموصول الحمیری کا تعارف مجھے نہیں معلوم ان سے روایت کرنا بے عبید اللہ ابو العباس بن قتیبہ کا نام محمد بن الحسن ہے جو بخاری بن قتیبہ قاضی مصر کے بھتیجے ہیں اور ثقہ ہیں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اکثر ان کی روایات ذکر کی ہیں۔

اِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ | اس کے بارے میں اپنے رب سے  
رَبَّكَ فَبِمَا سَبَّحَ مَرَّاتٍ شُمُ | سات بار استخارہ کرو پھر جس طرف  
انْظُرْ إِلَى الدِّمَى يَسْبِقُ إِلَى | تمہارے دل کا میلان ہو اسے کر لو  
قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ، | کیونکہ اسی میں خیر اور بھلائی ہے۔

## بَابُ خُطْبَةِ النِّكَاحِ

### خطبہ نکاح

۵۹۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۵۹۸۔ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں  
قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ | ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
الْحَمْدُ لِلَّهِ - أَوَّلَ الْخُطْبَةِ لِلَّهِ - | یہ خطبہ حاجت سکھایا۔ ہر قسم کی تشریف  
لَسْتَ عَيْنُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ | اللہ کے لئے ہے ہم اسی کی حمد و ثناء  
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَةِ أَعْمَالِنَا | کرتے ہیں اسی سے مدد چاہتے ہیں اور  
مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ | اسی سے معافی کے طلبگار ہیں، اللہ تعالیٰ  
مَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ | سے ہی اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ | کی بُرائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جسے وہ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ | ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ | اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت  
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں | نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ  
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۵۹۸) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۲۱۱۸ فی النکاح باب فی خطبہ النکاح ترمذی نے حدیث  
۱۱۱۷ فی النکاح باب ماجاء فی خطبہ النکاح نسائی نے ۱۰۵۳ فی الجمعۃ باب کیف الخطبۃ  
ابن ماجہ نے حدیث ۱۸۹۲ فی النکاح باب خطبۃ النکاح یہ حدیث صحیح ہے۔

پھر آپ تین آیات قرآنی کی تلاوت فرماتے  
جن کا ترجمہ یہ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے  
اس طرح ڈرو جیسا کہ اس کے ڈرنے کا حق ہے  
اور تم مسلمان ہو چکی حالت میں مرو، اے لوگو  
اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے  
پیدا کیا ہے اور اسی سے اسکا جوڑا بنایا ہے  
اور پھر ان دونوں سے بیشمار مرد عورت  
زمین پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام

تَعَزَّيْقَرَان لَاتَ اَيْلَٰتِ، يٰۤاَيُّهَا  
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ  
تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوْا۟ اِلَّا وَ اَنْتُمْ  
مُسْلِمُوْنَ، يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا  
رَبَّكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ  
وَ اَحَدَةٍ (الآیۃ) وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ  
نَسَّاءُ مُوْنِ بِهٖ وَ الْاَرْحَامُ اِنَّ اللّٰهَ  
كَانَ عَلَيْكُم رَقِيْبًا ۝

سے باہم سوال کرتے ہو اور رشتہ داری کے توڑنے سے ڈرو، بیشک اللہ تم پر نگران ہے،  
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح  
بات کہو وہ تمہارے اعمال کی اصلاح  
فرمادے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا  
اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اس نے بہت بڑی  
کامیابی حاصل کر لی۔

(۵۹۹) البانی آداب الزفاف ص ۱۸ میں لکھتے ہیں اس حدیث کو بخاری نے افعال العباد  
ص ۷۷۷ ابو داؤد نے حدیث ۲۱۶۰، ابن ماجہ نے حدیث ۱۹۱۸، حاکم نے ۳/۸۵، بیہقی  
نے ۴/۱۳۸ میں اسناد حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے حاکم نے صحیح کہا ہے ووافقه الذہبی  
حافظ عراقی نے المغنی ۱/۲۹۸ میں کہا ہے اسکی اسناد اچھی ہے، عبدالحق شبیلی نے  
الاحکام الکبریٰ ۲/۲۲۲ میں اسکی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے (کیونکہ انھوں نے  
اس کے مقدمہ میں لکھا ہے جس حدیث پر میں سکوت کروں وہ صحیح ہے) اسی طرح  
ابن دقیق العید نے الاحکام ۲/۱۷۲ میں صحیح لکھا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَفَادَ امْرَأَةً

جب کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرے تو کیا کہے

۵۹۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ | ۵۹۹۔ عَنِ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
السَّيِّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً  
أَوْ خَادِمًا أَوْ دَابَّةً فَلْيَأْخُذْ  
بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ رَاحِي أَسَاؤِكَ خَيْرَهَا  
وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَ عَلَيْهِ وَرَأَى  
كَانَ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِسَنَامِهِ  
يَعْنِي وَلْيَقُلْ ذَلِكَ -

۵۹۹۔ عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا خادم یا کوئی جانور خریدے تو اسکی پیشانی پکڑ کر یہ دُعا کرے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی اور سبکی جیبت کی بھلائی مانگتا ہوں اور تجھ سے اس کے اور اس کی جیبت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوبان کی چوٹی پکڑ کر یہ دُعا کرے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

دُعا کو مبارک باد کس طرح دینی چاہیے؟

۶۰۰۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَى | ۶۰۰۔ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
كَمَرْتِهِ فِي يَوْمٍ

۶۰۰۔ انسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد الرحمن بن عوفؓ کے گھر میں دیکھا تھا۔

(۵۹۹) یہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں۔  
(۶۰۰) بخاری نے ۲۴۷/۴ فی البیوع باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ (وَأَتَى آگے)

صَفْرَةَ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقَالَ  
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَرَنٍ  
نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ  
اللَّهُ لَكَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَوْلَدُ  
وَكُوْشٍ شَاةٍ -

کپڑوں پر زردی کا اثر دیکھ کر فرمایا  
یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا  
میں نے ایک عورت سے گٹھلی  
کے برابر سونے پر نکاح کیا ہے،  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تمہارے لئے اس شادی  
کو مبارک کرے پھر آپ نے فرمایا  
وایمہ کرو اگرچہ ایک ہی بھری ہو۔

۶۰۱۔ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ  
قَدِمَ عُقَيْلٌ مِنْ أَبِي طَالِبٍ  
الْبَصْرَةَ فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ  
بَنِي جَعْشَمٍ قَالُوا: بِالرِّفَاءِ  
وَالْبَنَيْنِ، قَالَ: لَا تَقْوُوا  
ذَلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۶۰۱۔ یونس بن عبیدہ بیان کرتے ہیں  
میں نے حسنؑ سے سنا ہے کہ عقیل  
بن ابی طالب بصرہ میں آئے تو وہاں  
انہوں نے بنی جشم کی ایک عورت  
سے شادی کی لوگوں نے جاہلیت  
کے دستور کے مطابق یوں مبارک  
دی بالرفاء والبنین دوہا دہن

(فقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا" اور فضائل اصحاب النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار، مسلم  
نے حدیث ۴۲۲۸ فی النکاح باب الصدق وجواز کونہ تعلیم القرآن ابو داؤد نے حدیث  
۲۱۰۹ فی النکاح باب قلت المهر منی نے حدیث ۱۰۹۴ فی النکاح باب ما جاز فی  
الولیمة نسائی نے ۱۳۲/۶ فی النکاح باب الہبتۃ لمن عرس۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْيَ عَنْ ذَلِكَ فَ  
أَمَرْنَا أَنْ نَقُولَ: بَارَكَ اللَّهُ  
لَكَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ،

میں اتفاق رکھے اور بیٹے پیدا ہوں  
عقیل نے کہا اس طرح مت کہو  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس طرح مبارک باد دینے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے ہمیں  
حکم دیا ہے کہ ہم شادی کے موقع پر اس طرح مبارکبادیں اللہ تعالیٰ  
تمہیں برکت دے اور تمہارے اوپر خیر و برکت ڈالے۔

### بَابُ الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

قدیم طریقہ پر مبارک باد دینے کی اجازت

۶۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۶۰۲۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

(۶۰۱) البانی آداب الزفاف ص ۹۷-۹۸ میں لکھتے ہیں اسکو ابن شیبہ ۲/۵۲  
نسائی نے ۹۱/۲ ابن ماجہ نے حدیث ۱۹۰۶ دارمی نے حدیث ۲۱۸۰ ابن العربی نے  
اپنی معجم ۲/۲۷ بیہقی نے ۱۴۸/۷ احمد نے ۲۰۱/۱ اور ۳۵۱/۳ میں روایت کیا ہے۔  
حافظ کہتے ہیں اسکے ادوی ثقہ ہیں مگر حسن نے عقیل سے نہیں سنا ہے بعض معاصر محققین کا  
کہنا ہے کہ حسن نے عقیل سے بڑے صحابہ سے بھی حدیث سنی ہے لیکن یہاں عقیل سے  
سنانے کی وضاحت نہیں ہے اسلئے حدیث منقطع کے حکم میں ہے لیکن احمد نے عقیل کی  
روایت کو دوسرے طریق سے ذکر کیا ہے اور خطیب بغدادی نے الموضح ۲/۲۲۵ میں  
تیسرے طرق سے یہ حدیث ذکر کی ہے اس طرح مختلف طرق کے مجموعہ سے حدیث قوی ہوگئی ہے  
(۶۰۲) البانی الاحادیث الضعیفہ حدیث ۸۱۲ میں اسے منکر کہتے ہیں۔ البوشیخ نے

التایخ ص ۲۸۸ میں ابی الربیع سمتی سے سند صحیح میں اس طرح ذکر کیا ہے سنا  
عبد النور بن عبد اللہ بن سنان عن یونس بن شعیب عن ابن امامۃ مرفوعاً عقیلی  
نے الضعفاء ۴۶۹ ذکر ہے سیوطی نے "الجامع" میں (باقی اگلے صفحہ پر)

کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے پاس تشریف لائے آپ  
اسوقت بہت مسرور تھے فرمایا  
اے عائشہ اللہ عزوجل نے جنت  
میں میری شادی مریم بنت عمران  
اور آسیہ بنت مزاحم سے کی ہے  
عائشہ نہ کہتی ہیں میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! بالرفاء والنبین  
یعنی دو لہا دہن میں اتفاق رہو  
اور بیٹے پیدا ہوں۔

قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا  
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ زَوَّجَنِي مَرْيَمَ  
بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ بِنْتُ  
مُزَاحِمٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ  
قُلْتُ يَا رَفَاءَ وَالنَّبِيِّنَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ  
السَّيِّدُ كَذَا كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ

۶۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی  
مبارک باد دیتے تو یہ دعا دیتے  
اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان

۶۰۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَأَ رَجُلًا  
قَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ  
عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِخَيْرٍ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بروایت طبرانی کبیر سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے،  
بہر حال بخاری، ابن عدی، ذہبی اور بیہقی نے اس حدیث پر کلام کیا ہے۔  
(۶۰۳) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۲۱۳۰ فی النکاح باب ما یقال للمتزوج، ترمذی  
نے حدیث نمبر ۱۰۹۱ فی النکاح باب ما یقال للمتزوج احمد نے مسند ۳۸۱/۲  
حاکم نے المستدرک ۱۸۲/۲ میں روایت کی ہے اور صحیح کہا ہے ووافقه الذہبی  
ابن حبان نے حدیث نمبر ۱۲۸۴ روایت کی ہے۔



برکت رکھے اور تمہیں خیر و برکت سے نوازے اور تم دونوں کے درمیان  
خیریت کے ساتھ اتفاق اور محبت رکھے۔

بَاب مَا يَرُدُّ الرَّجُلُ مَنِ يَخْطُبُ إِلَيْهِ  
منگنی کا پیغام بھیجنے والے کو جواب کس طرح دینا چاہیے

۶۰۴۔ ابن بربک سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ  
لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
کہا فاطمہؓ (بنت رسول) تم میں  
موجود ہے (یعنی اس سے شادی  
کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بات کرو) تو آپؐ رسول اللہ  
کے پاس گئے تو آپؐ نے پوچھا ابن  
ابی طالب کی کیا حاجت ہے؟ تو  
فرماتے ہیں میں نے فاطمہ بنت  
رسول کی بات کی تو آپؐ نے مرحبا  
واھلاً کہا اور کوئی بات نہیں کی  
تو علی المرتضیٰ انصار کی ایک جماعت  
کی طرف نکلے جو کہ انہیں دیکھ رہے  
تھے تو وہ کہنے لگے کیا ہوا رسول اللہ  
نے کیا جواب دیا؟ تو آپؐ نے کہا  
معلوم نہیں آپؐ نے تو صرف مرحبا

۶۰۴۔ عَنِ ابْنِ بَرْبَكَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي رَضَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِعَلِيٍّ  
عِنْدَكَ فَاطِمَةُ فَقَدْ خَلَّ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا حَاجَتِي ابْنِ أَبِي طَالِبٍ  
قَالَ ذَكَرْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَرْحَبًا وَاهْلًا وَلَمْ  
يَزِدْهُ عَلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَى  
الْأَنْصَارِ يَنْظُرُونَ  
فَقَالُوا مَا ذَاكَ مَا قَالَ لَكَ  
قَالَ لَا أَدْرِي غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
مَرْحَبًا وَاهْلًا قَالُوا كَيْفِيكَ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا فَقَدْ  
أَخْطَاكَ الْإِهْلُ وَالرَّحْبُ

واہلاً کہا ہے تو وہ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہیں ان دو میں سے ایک کفایت کر جائے گی یقیناً انھوں نے آپکو اہل اور رُحْب یعنی وسعت عطا کر دی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَرُوسُ كَيْلَةَ الْبِنَاءِ

شادی والی رات دو لہا دلہن کو دُعا دینا اور ان پر پانی چھڑکنا

۶۰۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت فاطمہ الزہرا کی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ نکاح کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے

اور فاطمہ سے فرمایا میرے پاس

پانی لاؤ وہ پانی لائیں آپ نے اس

پالے میں کلی کر دی پھر انھیں لے گئے

بلایا پھر آپ نے وہ پانی انکے سینے

اور سر پر چھڑکا اور دُعا مانگی،

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی

اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ

میں دیتا ہوں پھر آپ نے انکی پیٹھ

مڑوا کر ان کے دونوں مؤڑھوں

کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا اے

اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد

۶۰۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ

ذَكَرَ قِصَّةَ تَزْوِيجِ فَاطِمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِثْنَتَيْنِ بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ فَعَلِمْتُ

الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ

الْقَعْبَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ

وَمَسَحَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي تَقَدَّمِي

فَصَبِّي عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ

ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْبُدُكَ

بِكَ وَذُرِّيَّتَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ

فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ

إِنِّي أَعْبُدُكَ بِكَ وَذُرِّيَّتَكَ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ

(۶۰۵) اس کی اسناد میں یحییٰ بن عمار اسلمی بہت ضعیف راوی ہے۔

قَالَ يَا عَلِيُّ ادْخُلْ بِسْمِ اللَّهِ  
بِأَهْلِكَ عَلَى الْبِرْكَةِ -

کو شیطان مردود سے تیری پناہ  
میں دیتا ہوں۔ پھر آپ نے علیؑ  
سے فرمایا، اے علی! مجھے پانی دو

علیؑ کہتے ہیں میں آپؐ کا مقصد سمجھ گیا میں کھڑا ہوا اور ایک پیالہ پانی  
کا بھر کر آپؐ کے پاس لے گیا آپؐ نے اسے لیکر اس میں کلی کی، اور  
فرمایا آگے بڑھو میں آگے بڑھا پھر آپؐ نے میرے سر اور سینے پر پانی  
ڈالا اور دعا کی اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود  
سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا پیٹھ پھرو، میں نے پیٹھ پھری  
تو آپؐ نے میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا  
اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ  
میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا اپنی دلہن کے پاس اللہ کے نام اور اس کی  
برکت سے داخل ہو۔

۶۰۶۔ عَنْ ابْنِ جُرَيْدَةَ عَنْ  
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَذَكَرَ تَرْوِجُ  
فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ قَالَتْ  
يَا عَلِيُّ لَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى  
تَلْقَانِي فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءً فَتَوَضَّأَ مِنْهُ  
ثُمَّ أَفْرَعَهُ عَلِيُّ فَقَالَ

۶۰۶۔ بریدہ اپنے والدؐ سے حضرت  
فاطمہ الزہراؑ کی شادی کا واقعہ  
بیان کرتے ہیں کہ جب دعاء کی رات  
ہوئی تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے  
فرمایا کہ شب بامشب سے پہلے مجھ  
سے ضرور ملاقات کرنا چنانچہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر  
پانی منگوایا اور وضو کیا پھر یہ

(۶۰۶) اس کے راوی ثقہ ہیں عبد الکریم بن سلیمان کو ابن حبان کے علاوہ کسی اور نے ثقہ نہیں کیا

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمَا وَبَارِكْ فِي بَارِكِ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ فِي شَيْئِهِمَا، فرمائی اے اللہ! ان دونوں دولہا دلہن میں برکت فرما اور ان پر خیر و برکت رکھ۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا جَامَعَ أَهْلَهُ  
بیوی سے جماع کرتے وقت کی دعاء

۶۰۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَرْتُ يَوْمًا مَا يُصِيبُ الصَّبِيَّانَ فَقَالَ كَوْنَا أَحَدَكُمَا إِذَا جَامَعَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا ذَرَفْتَنَا فَكَانَ وَلَدٌ مِنْ ذَلِكَ كَوْنًا لِلشَّيْطَانِ أَبَدًا

۶۰۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچوں کی پیدائشی بیماری کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دعا کرے اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہمیں تو جو اولاد عطا فرمائے سے بھی شیطان سے بچانا۔

(۶۰۷) ابن سنی کی سند میں جہالت ہے ورنہ یہ حدیث متفق علیہ ہے چنانچہ بخاری نے ۲۲۰/۶ فی بدر الخلق باب منفة ابليس جنوده، مسلم نے حدیث نمبر ۱۴۳۲ فی النکاح باب ما يستحب ان يقول عن المقام ابوداؤد نے حدیث ۲۱۶۱ فی النکاح باب جامع النکاح ترمذی نے حدیث ۱۰۹۲ فی النکاح باب ما يقول اذا دخل على اهله، ابن ماجہ حدیث ۱۹۱۹ فی النکاح باب ما يقول الرجل اذا دخل على اهله، احمد نے مسند ۱/۲۱۷، ۲۲۰، ۲۲۳، ۲۸۳ میں روایت کیا ہے۔

تو ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

### بَابُ مَدَارِ الرَّجُلِ إِهْرَاقَهُ

بیوی کے ساتھ درگزر اور نرمی کا معاملہ کھنا

۶۰۸۔ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ أَعْوَجَ فَإِنْ أَقَمْتَهَا كَسَتْهَا فَادَّارَهَا تَعِيشُ بِهَا (فَلَا تَأْكُلُ) ٹوٹ جائے گی بس بہتری اسی میں ہے کہ نرمی کے ساتھ سمجھا بھجا کر گزارہ کرتے رہو۔

۶۰۸۔ سمرۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اگر تم عورت کو ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی بس بہتری اسی میں ہے کہ نرمی کے ساتھ سمجھا بھجا کر گزارہ کرتے رہو۔

### بَابُ مَلَاطِفَةِ الرَّجُلِ إِهْرَاقَهُ

بیوی کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنا

۶۰۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۶۰۹۔ أم المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا

(۶۰۸) احمد نے سند ۵/۸ ابن جہان نے ۱۳۰۸ حاکم نے ۴/۱۴۲ البانی نے صحیح الجامع حدیث ۱۹۴۰ میں ذکر کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ (۶۰۹) ترمذی نے حدیث ۲۶۱۵ فی الایمان باب ما جاء فی استكمال الایمان و زیادته و نقصانه، احمد نے سند ۴/۱۴۲، حاکم نے ۵۳/۱ میں روایت کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہمیں ابی قتلابہ کا سننا ام المؤمنین عائشہ سے معلوم نہیں ہے، البانی الاحادیث صحیحہ حدیث نمبر ۲۸۴۲ میں کہتے ہیں ان الفاظ اور اس سند کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حدیث ۱۹ میں حدیث کا پہلا حصہ اور اسی طرح حدیث کا دوسرا حصہ بھی ذکر کیا ہے جو کہ صحیح ہے۔ دیکھئے الاحادیث صحیحہ حدیث ۲۸۵ اور ۲۸۔

قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَظْفَرُهُمْ لِأَهْلِيهِ -

فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور وہ اپنی بیوی

سے بہت نرمی اور محبت سے پیش آتے ہیں۔

بَابُ فَمَا رَحِمَ الرَّجُلَ امْرَأَتُهُ وَمَضَتْ حِكْمَتُهَا  
آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا

۶۱۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُكَلِّمُنِي وَيُمَارِئُنِي فَقَالَ : أَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ ثَنِيًا قُلْتُ ثَنِيًا قَالَ فَهَلَّا بَكَرًا ثَلَاثَ عَشْرًا وَثَلَاثِينَ وَثَمَانِينَ وَتَضَحَّكَهَا وَتَضَحَّكَكَ ثُمَّ ارْمَازُحْكَ

۶۱۰۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھا آپ مجھ سے مزاح اور شیریں گفتگو فرمانے لگے آپ نے فرمایا (جابرؓ) تم نے شادی کر لی۔ میں نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے فرمایا کنواری یا بیوہ سے اور (مطلقہ) سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری عورت سے شادی کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی تم اسکو ہنساتے وہ تم کو ہنساتی، تم اس سے ہنسی مذاق کرتے وہ تم سے ہنسی مذاق کرتی۔

(۶۱۰) بخاری مسلم صحیح الجامع ۴۱۰۹ دیکھئے جامع الاصول حدیث نمبر ۳۲۰،

(۶۱۱) البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۲۲۰ میں اسے ضعیف کہتے ہیں مگر متن کے لحاظ

سے یہ حدیث صحیح ہے اور کرنے والی حدیث ۶۱۳ اسکی شاہد و تائید ہے۔

## بَابُ الرَّحْصَةِ فِي أَنْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَةٍ

آدمی اپنی بیوی کو راضی اور خوش کرنے کے لئے

غلط بیانی سے کام لے سکتا ہے

۶۱۱۔ عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ الْكَذِبِ مَكْتُوبٌ لَا مَحَالَةَ كَذِبًا إِلَّا أَنْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ فِي حَرْبٍ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ أَوْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا أَوْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَةٍ لِيَرْضَاهَا بَدَلًا

۶۱۱۔ نواس بن سمان بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جھوٹ ہر حالت میں جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے مگر یہ کہ آدمی لڑائی (جہاد) میں کسی مصلحت سے غلط بیانی سے کام لے کیونکہ لڑائی تو ایک چال ہے یا کوئی شخص میاں بیوی کے درمیان صلح کرنے کی غرض سے غلط بیانی کرے یا کوئی اپنی بیوی کو راضی کرے

کے لئے غلط بیانی کرے (تاکہ بڑے جھگڑے اور فتنے سے بچ جائے)

## بَابُ الرَّحْصَةِ فِي أَنْ تَكْذِبَ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا لِتُصْلِحَ

عورت اپنے شوہر کو راضی کرنے کے لئے غلط بیانی سے کام لے سکتی ہے

۶۱۲۔ عَنْ أُمِّ أُمِّ مَكْتُومٍ بِنْتِ | ۶۱۲۔ مکتوم بنت عقیہ بیان کرتی ہیں

(۶۱۱) صفحہ گزشتہ پر دیکھیے۔ (۶۱۲) بخاری نے ۵/۲۲۰ کتاب بصلح باب لیس

الکذب الذی یصلح بین الناس، مسلم نے حدیث نمبر ۲۹۰ کتاب البر والصلۃ باب

تحريم الکذب وبيان المباح منه، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۴۹۹۱ کتاب الادب

باب فی اصلاح ذات البین، ترمذی نے حدیث نمبر ۱۹۳۰ کتاب البر والصلۃ

باب ماجاء فی اصلاح ذات البین احمد نے مسند ۴/۴۷۲ میں روایت کی ہے

عَقِبَةُ أَتَمَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ: لَا يُرْخَصُ لِشَيْءٍ  
مِنَ الْكِبَرِ إِلَّا فِي شَلَاثٍ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا أَعْدَاكَ إِلَّا بَا: الرَّجُلُ  
يُصَلِّحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ  
الْقَوْلَ يُرِيدُ بِهِ الصَّلَاحَ  
وَالرَّجُلُ يَقُولُ الْقَوْلَ فِي  
الْحَزْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ  
إِمْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تَحَدِّثُ  
زَوْجَهَا،

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہے آپ کسی بات میں  
جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں  
دیتے تھے مگر تین مقام پر۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اس  
شخص کو جو صالح کرا دے لوگوں میں  
یعنی کوئی بات بنا کر کہے (جس  
سے ملاپ کرا دینا منظور ہو یا لڑائی  
میں کوئی بات بنا کر کہے (جس  
سے دشمن گھبرائے اور مسلمانوں  
کو قوت ہو، مثلاً اپنی شوکت  
بیان کرے اور کافروں کی قلت وغیرہ۔ یا شوہر اپنی بیوی سے  
کہے یا بیوی اپنے شوہر سے کوئی بات بنا کر کہے (جس سے جھگڑا  
ختم کرنا اور صالح صفائی کرنا مقصود ہو)

**ف** - اس جھوٹ سے بالکل صریح جھوٹ مراد نہیں ہے بلکہ وہ  
غلط بیانی مراد ہے جس کے ایک معنی مخفی ہوں اور وہ سچ ہوں لیکن  
سامنے والا اس کے ظاہری معنی و مطلب سمجھے جیسے ہجرت کے موقع پر  
ابوبکر رض سے جب پوچھا گیا تمہارے ساتھ اونٹ پر کون بیٹھا ہے تو  
انہوں نے جواب دیا رجل یمھلینی السبیل یعنی ایک شخص ہے  
جو مجھ کو راہ بتاتا ہے۔ ابوبکر رض کی غرض تھی کہ دین کا راستہ بتاتے ہیں



اور ایمان کی ہدایت کرتے ہیں اور کافر یہ سمجھے کہ کوئی راستہ بتانے والا ہے، یہ نہیں سمجھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہیں۔ اگر ابو بکرؓ یہ بتا دیتے کہ یہ آپ ہیں تو وہ ایذا پہنچاتے تو یہ درحقیقت جھوٹ نہیں ہے لیکن یہ بات سامنے والے مخاطب کے فہم و سمجھ کے خلاف ہوتی ہے اس لئے اسے جھوٹ کہا جاتا ہے اس کو عسری میں تو یہ کہتے ہیں اور یہ ان مقامات پر درست ہے اگر دو آدمیوں میں لڑائی ہے اور ایک دوسرا شخص ان میں صلح کرانے کیلئے دوسرے کی جانب سے یہ باتیں کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتا ہے یا تم سے بہت محبت رکھتا ہے تاکہ ان دونوں میں صلح ہو جائے تو یہ درست ہے اگرچہ اس نے یہ باتیں نہ کہی ہوں اور اس پر جھوٹ کا گناہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح میاں بیوی کے درمیان کوئی بات ہے یا غلط فہمی تو بڑی لڑائی سے بچنے کے لئے اگر ایک دوسرے سے اچھی بات بنا کر کہدی جائے تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے واللہ اعلم۔ لیکن یہ معاملہ بوقت ضرورت ہونا چاہیے اسکو روزمرہ کا معمول نہیں بنانا چاہیے۔

### بَابُ التَّخْلِيْظِ فِيْ اِفْتِشَاءِ الرَّجُلِ سِرَّ امْرَاَتِهِ

بیوی کے راز کو بیان کرنا منع ہے

۶۱۳۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ  
عَنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ مِنْ  
اَعْظَمِ الْاِمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ  
۶۱۳۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی امانت اللہ کے نزدیک قیامت والے دن یہ ہے

عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ | کہ آدمی اپنی عورت سے صحبت  
يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتَقْضِي | کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ  
إِلَيْهِ شَكَرُ يَنْشُرُ سِرَّهَا - | اس کا راز کھول دے (یعنی یہ  
امانت میں خیانت کی)

بَابُ كَرَاهِيَةِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ الرَّجُلَ بِمَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ  
یہ بری بات ہے کہ آدمی اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان  
ہونے والی باتوں کو بیان کرے

۶۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قَالَ: أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ | نے فرمایا، کیا آدمی کے لئے یہ لائق ہے  
يُعْلِفُ بَابَهُ وَيَكْرَهُ سِتْرَهُ | کہ جب وہ دروازہ بند کر دے اور  
يُسْتَرُ بِسِتْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ | پردہ ڈال دے (اپنی بیوی سے خلوت

(۶۱۳) مسلم نے حدیث نمبر ۱۴۳۷ کتاب النکاح باب تحريم افشاء سر المرأة، احمد نے  
مسند ۶۹/۳ میں روایت کی ہے اگرچہ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے مگر  
سند کے اعتبار سے یہ ضعیف ہے اس میں عمر بن حمزہ عمری ضعیف راوی ہے  
حافظ نے تقریب ۵۳/۲ میں اسے ضعیف لکھا ہے ذہبی میزان میں کہتے ہیں  
اسے یحییٰ بن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے، احمد کہتے ہیں اس کی احادیث  
میں مناکیر ہیں لیکن آنیوالی حدیث ۶۱۵ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

(۶۱۴) احمد نے مسند ۵۴۱/۲ ابوداؤد نے حدیث نمبر ۲۱۷۷ فی النکاح باب  
ما یکرہ من ذکر الرجل ما یكون من اصابته اہلہ، اس سے پہلی حدیث اس کی  
تائید میں ہے دیکھئے زاد المعاد ۲/۲۷۴۔

فَيَخْرُجُ فَيَقُولُ فَعَلْتُ بِأَهْلِي  
وَفَعَلْتُ، فَقَامَتْ جَارِيَةٌ  
كَعْبٍ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنَّهُمْ  
لَيَفْعَلُونَ وَإِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمِثْلِ  
ذَلِكَ قَالُوا أَوْ مَا مِثْلُهُ؟ قَالَ:  
مِثْلُ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً  
فِي رِسْكَ فَنَكَحَهَا وَالنَّاسُ  
يَنْظُرُونَ -

فرمایا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے  
راستے میں خلوت کا فعل کرے اور لوگ دیکھ رہے ہوں۔

### بَابُ الرَّخْصَةِ فِي أَنْ يُحَدِّثَ بِذَلِكَ

ضرورت کے موقع پر میاں بیوی کی خاص باتیں بتانے کی اجازت

۶۱۵ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ  
۶۱۵ - أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي رَوْجَهُ مَطْمَعٌ  
بَيَان كَرْتِي هِيں اِيك شَخْصُ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي سِي سِي سِي  
كِي كِي شَخْصِ اِيْنِي سِي سِي سِي سِي

(۶۱۵) اس کی سند میں عیاض بن عبد اللہ فہدی ہے بخاری کہتے ہیں میں نے اس حدیث  
اور ابن حبان کہتے ہیں یہ راوی قوی نہیں ہے۔

يُكْسَلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غَسَلٍ  
وَعَالِشَةُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي لَا فَعَلْتُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ  
ثُمَّ نَخْسَلُ ،

کرے پھر بغیر انزال کے فارغ  
ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے  
اور اُمّ المؤمنین عائشہ اس وقت  
گھر میں موجود تھیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد  
فرمایا، میں اور یہ (عائشہ) اس طرح کرتے ہیں پھر ہم نہاتے ہیں (یعنی

نہانا ضروری ہے)

### بَابُ مَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ صَبِيحَةَ نِسَائِهِ بِأَهْلِهِ

شب عروسی گزارنے کے بعد دو لہادہن کی خیریت پوچھنا

۶۱۶ - حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ جَحْشٍ وَبُعِثَتْ  
دَاعِيَا عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَوَتْ  
فِيحِيٍّ وَالْقَوْمَ فَيَا كَلُونُوا  
يَخْرَجُونَ ثُمَّ يَحِيٍّ وَالْقَوْمَ  
فَيَا كَلُونُوا وَيَخْرَجُونَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَعَوْتُ

۶۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ  
زینب بنت جحش سے جب تخلیہ  
فرمایا (صحبت کی) تو میں لوگوں  
کو ولیمہ کی دعوت دینے کے لئے  
بھیجا گیا کچھ لوگ کھانے کے لئے  
آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ پھر  
دوسرے لوگ آتے اور کھا کر چلے

(۶۱۶) بخاری نے ۴۵۸/۸ تفسیر سورۃ احزاب باب قوله تعالیٰ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ  
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ " نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۲۷۱ میں روایت  
کیا ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے جامع الاصول حدیث نمبر ۷۹۵ ،

جائے، پھر جب سب کھا چکے تو  
میں نے عرض کیا، اے اللہ کے  
رسول! اب تو کوئی باقی نہیں رہا  
جس کو دعوت دوں۔ آپ نے  
فرمایا، اچھا اب کھانا اٹھاؤ،  
(سب تو چلے گئے) رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں سے اٹھ کر  
اُمّ المؤمنین عائشہؓ کے حجرے پر  
گئے اور فرمایا، السلام علیکم اہل  
البیت، گھر والوں تم پر سلامتی ہو  
انہوں نے جواب دیا، وعلیک السلام یا رسول اللہ، اور پوچھا آپ  
نے کیسی بیوی پائی (یعنی پسند آئی یا نہیں) خیر اس طرح آپ نے  
اپنی سب بیویوں کے گھروں کا دورہ فرمایا، سب نے عائشہؓ کی طرح  
آپ سے خیریت دریافت کی اور نئی دہن کے باسے میں پوچھا۔

۶۱۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۶۱۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان

۶۱۷۔ ابن سنی کی سند میں ضعیف ہے مگر دوسری روایات کمی بیشی کے ساتھ

اس کی تائید میں موجود ہیں، چنانچہ بخاری نے ۲/۳۵ کتاب الجنائز باب

من لم یظہر حزنہ عند المصیبة اور کتاب العقیقہ باب تسمیۃ المولود۔

مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۴۴ کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود

عند ولادته اور حدیث نمبر ۲۱۴۴ کتاب فضائل الصحابة با فضائل ابی طلحہؓ

احمد نے مسند ۳/۱۸۹۶ میں روایت کیا ہے۔

کرتے ہیں ابو طلحہؓ کا ایک بچہ بیمار  
 تھا اس کی کنیت ابو عمیر تھی اسکا  
 انتقال ہو گیا (ابو طلحہ باہر گئے تھے)  
 خیر ان کی بیوی اُم سلمہؓ نے بچہ  
 کو نہلا ڈھلا کر کفن دیا اور اس پر  
 کپڑا ڈھک دیا اور گھر والوں سے  
 کہہ دیا کہ کوئی ابو طلحہ کو بچہ کے فوت  
 ہونے کی خبر نہ دے میں خود ہی  
 خبر دوں گی جب ابو طلحہ واپس  
 گھر آئے تو بہت تھکے ہوئے تھے  
 اور روزے سے تھے۔ اُم سلمہؓ  
 نے خوشبو لگائی اور اپنے آپ  
 کو اپنے شوہر کے لئے سنوارا (اچھے  
 کپڑے وغیرہ پہنے) اور ان کو شام  
 کا کھانا پیش کیا۔ ابو طلحہؓ نے  
 پوچھا، بچہ ابو عمیر کہاں ہے؟ اُم سلمہؓ  
 نے جواب دیا اب اسے آرام ہے  
 (یہ موت سے کنایہ ہے اور کچھ  
 جھوٹ بھی نہیں) پھر ابو طلحہؓ  
 نے کھانا کھایا پھر اپنی بیوی سے  
 خواہش پوری کی (یعنی صحبت کی)

اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ لَهُ ابْنٌ  
 يُكْنَى اَبَا عُمَيْرٍ فَهَذَا الصَّبِيُّ  
 فَقَامَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَفَنَتْهُ  
 وَسَحَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا وَقَالَتْ  
 لَا يَكُنْ اَحَدٌ يُخْبِرُ اَبَا طَلْحَةَ  
 حَتَّى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِي اخْبِرُهُ  
 فَجَاءَ أَبُو طَلْحَةَ كَالَّا وَهُوَ  
 صَائِمٌ فَتَطَيَّبَتْ لَهُ وَصَنَعَتْ  
 لَهُ وَجَاءَتْ بِبَعْشَائِهِ فَقَالَ  
 مَا فَعَلَ أَبُو عُمَيْرٍ؟ قَالَتْ  
 قَدْ فَرَغَ، فَتَعَشَى وَاصَابَ  
 مِنْهَا مَا يُصِيبُ الرَّحُلَ مِنْ  
 امْرَأَتِهِ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ  
 رَأَيْتُ اَهْلَ بَيْتِ اَعَارُوا اَهْلَ  
 بَيْتِ عَارِيَةٍ فَطَلَبَهَا اصْحَابُهَا  
 اَيَّرُدُّوْنَهَا اَمْ يَحْسُبُوْنَهَا؟  
 فَقَالَ بَلْ يَرُدُّوْنَهَا فَقَالَتْ  
 احْتَسِبِ اَبَا عُمَيْرٍ قَالَ  
 نَعْتَصِبُ فَاطْمَآنٍ كَمَا هُوَ اِلَى  
 رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَاخْبَرَهُ بِقَوْلِ اُمِّ سَلَمَةَ

فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِي غَائِبِ | پھر اُمّ سلیم نے کہا اے ابو طلحہ  
لَيْلَتِكُمْ هَا، قَالَ فَحَمَلْتُ | مجھ کو یہ بناؤ اگر کوئی گھر والا کسی  
بِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ابْنِ طَلْحَةَ - | سے کوئی چیز عاریتہ (اُدھار) لے

پھر اصل مالک اپنی چیز واپس طلب کرے تو اسے وہ چیز واپس  
لوٹا دی جائے گی یا اسے روک لیا جائے گا۔ ابو طلحہ نے جواب  
دیا کہ انھیں وہ واپس لوٹا دی جائے گی پھر اُمّ سلیم نے کہا ابو عمیر  
کے بارے میں صبر کرو (کیونکہ وہ فوت ہو گیا ہے) ابو طلحہ نے کو  
یہ رنجیدہ خبر سن کر غصہ آیا اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُمّ سلیم کے اس پورے قصّے کی آپ  
کو خبر دی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گزری ہوئی رات  
میں برکت دے (یعنی اولاد ہو) انس کہتے ہیں اس حمل سے عبد اللہ  
بن ابی طلحہ پیدا ہوئے۔

**ف۔** اُمّ سلیم نہایت نیک اور صابرہ تھیں حالانکہ ماں کو بچہ  
سے بڑی محبت ہوتی ہے مگر اُمّ سلیم نے رنج و غم کو ایسا چھپا یا کہ  
ابو طلحہ سمجھے واقعی بچہ اچھا ہو گیا، پھر اُمّ سلیم نے ایسی بات کہی جو جھوٹ  
نہ تھی کیونکہ موت درحقیقت راحت ہے وہ معصوم جان تھی اسکے  
لئے مزنا آرام و راحت تھا بیماری کی تکلیف و پریشانی سے نجات ملی۔  
ایک روایت میں ہے اُمّ سلیم نے کہا ہمارا بچہ بھی اللہ کا تھا ہم  
کو عاریتہ ملا تھا اللہ نے لے لیا، نبی علیہ السلام کی دُعا کی برکت سے  
ان کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوئے اور انکے نو لڑکے ہوئے سب کے  
سب قرآن کے حافظ علماء اور صالحین تھے۔

## باب کا تعوذ بہ المراءۃ الّتی تُطْلِقُ بچے کی پیدائش کے وقت

۶۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا عَمِسَ عَلَى الْمَرْأَةِ  
وَلَدُهَا أُخِذَ إِذَا لَطِيفًا  
يُكْتَبُ فِيهِ كَاتِمُهُمْ يَوْمَ يَرُونَ  
مَا يُوْعَدُونَ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ  
وَكَاتِمُهُمْ يَوْمَ يَرُونَهَا لَمْ  
يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا  
وَلَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ  
لِّأُولِي الْأَلْبَابِ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ  
ثُمَّ يَغْسَلُ وَيُسْقَى الْمَرْأَةُ  
مِنْهُ وَيُنْضَجُ عَلَى بَطْنِهَا وَفَرْجُهَا

۶۱۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب بچے کی پیدائش کے  
وقت عورت تکلیف و پریشانی  
میں ہو تو ایک پلیٹ میں یہ قرآنی  
آیات لکھی جائیں کَاتِمُهُمْ يَوْمَ  
يَرُونَ إِلَى وَكَاتِمُهُمْ يَوْمَ  
يَرُونَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً  
أَوْ ضُحَاهَا وَلَقَدْ كَانَ فِي  
قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ  
پھر اس برتن کو پانی سے دھویا جائے  
اور عورت کو یہ پانی پلایا جائے  
اور اس کے پیٹ اور پیٹ کے  
نیچے یہ پانی چھڑکا جائے۔

۶۱۹۔ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ  
قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ

۶۱۹۔ امام حسینؑ اپنی والدہ محترمہ  
فاطمہ الزہراءؑ سے بیان کرتے ہیں

(۶۱۸) اسکی اسناد میں ابی بلی ہے اسکا حافظہ بہت خراب ہے دوسرا راوی عبد اللہ  
بن محمد مغیرہ کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں لیس بقوی اور ابن یونس کہتے ہیں  
یہ منکر الحدیث ہے ابن عدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔



يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّهِ  
 فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمَّا دَنَا وَلَادَهَا أَمَرَ أُمَّسْلِمَ  
 وَرَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ  
 تَأْتِيَا فَاطِمَةَ فَتَقْرَأَا عِنْدَهَا  
 آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَإِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ  
 إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ وَتَعَوَّذَاَهَا  
 بِالْعَوَّذِ تَيْنِ -

جب ان کے ہاں بچے کی ولادت  
 کا وقت قریب ہوا تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلیم  
 اور زینب بنت جحش رحمہما کو حکم  
 دیا کہ وہ فاطمہ الزہریٰ کے پاس  
 جا کر آیت الکرسی اور آیت اِن  
 رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضَ (آخر تک سورہ اعراف ۷۴)  
 اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَكِ ،  
 قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، یہ  
 دونوں صورتیں پڑھیں۔

۶۲۰۔ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ أَبِي  
 عُسَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ

۶۲۰۔ ميمونہ بنت عسب ببيان  
 کرتی ہیں قبیلہ بنی حدس کی ایک

(۶۱۹) ابانی کہتے ہیں امام ابن تیمیہ (الحکم الطیب) اور ابن قیم نے (الواہل میں)  
 اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور نووی نے (اذکار میں) اس پر سکوت کیا ہے اور  
 عجیب بات یہ کہ ابن علان نے بھی اسکے ضعیف ہونے پر کوئی کلام نہیں کیا  
 جبکہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ سبکی اسناد میں موسیٰ بن محمد بن عطاء ہے اس  
 کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں ابو زرہ اور ابی حاتم اسے جھوٹا کہتے ہیں، نسائی  
 کہتے ہیں یہ ثقہ معتبر نہیں ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ حدیثیں گھڑا کر تاتھا  
 اسمیں دوسرا راوی عیسیٰ بن ابراہیم القرشی ہے اسکے بارے میں بخاری اور نسائی  
 کہتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے۔ ابو حاتم اور ذہبی کہتے ہیں متروک ہے۔

(۶۲۰) اسکی سند میں اس عورت کا نام نہیں معلوم۔

بَنِي حَدِّسِ اَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعَائِرِ قُنَادَتْ  
 يَا عَائِشَةُ اَعْيِثْنِي بِدَعْوَةٍ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِيَسْكُنَنِي بِهَا وَتَطْمَئِنِّي  
 بِهَا وَارْتَأَ قَالَ لَهَا ضَعِي  
 يَدَاكِ الْيَمْنَى عَلَى قُوَادِحِ  
 قَامِسِحِيهِ وَقُولِي يَا سُبُّوَاللَّهِ  
 اَللَّهُمَّ ذَاوِي بَدَايِكَ وَ  
 اَشْفِي بَشَفَائِكَ وَاعْظِي  
 بِمَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَحَدِّثِي  
 عَنِّي اَذَاكَ، قَالَتْ فَدَعَوْتُ  
 بِهِ فَوَجَدْتُ شَأْنًا جَدِيدًا، قَالَ  
 الْمُنْتَجِعُ وَاطْلُيْ اَنْ رُبْعَةً  
 قَالَتْ فِي ذَا الْحَدِيثِ: اِنْ  
 الْمَرْأَةُ كَانَتْ غَيْرِي -

اور اس تکلیف سے مجھ کو بچالے۔ وہ عورت کہتی ہے میں نے  
 اس طرح دم کیا تو مجھ کو بہت فائدہ ہوا (میری طبیعت ٹھیک ہو گئی)  
 ۶۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۶۲۱۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَرْتِي فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۶۲۱) ہمیں ایک راوی سلمۃ بن علی ہے تعارف و ترجمہ میں نے نہیں پایا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غَضَبِي عَلَيْهِ سَمِعَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ  
فَأَخَذَ بِطَرَفِ الْفُصْلِ مِنْ أُنْفَى فَعَرَكَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عُوَيْشُ  
قُولِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي وَاجْزِلْنِي  
مِنَ الشَّيْطَانِ ،  
اور میں اسوقت غصہ میں تھی، آپ نے میری ناک پکڑ کر ہلائی  
اور فرمایا اے عویش (عائشہ) یہ دُعا پڑھو، اے اللہ میرے  
گناہ بخشہ دے اور میرے دل کے غصے کو دور فرما دے اور مجھ کو شیطان کے شر سے بچالے۔

### بَابُ مَا يُعْمَلُ بِالْوَلَدِ إِذَا وَلَدَ

نو مولود بچے کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے

۶۲۲۔ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ وَلَدَ لَهُ مَوْلُودًا فَادْنِ  
فِي أُذُنِهِ الْيَمْنَى وَأَقِمِ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى لَمْ يَصْرُكَ أُمَّ  
الصَّبْيَانِ"۔  
۶۲۲۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو پھر وہ اسکے دائیں کان میں اذان دے اور بائیں کان میں اقامت کہے تو وہ جنات وغیرہ کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

(۶۲۲) اس حدیث کے دو راوی متہم بالوضع ہیں اور تیسرا راوی ضعیف ہے اس لئے البانی الارواء حدیث نمبر ۱۱۷۷ اور الضعیفہ حدیث نمبر ۳۲ میں اسے موضوع کہتے ہیں۔ بحکم الطیب کی تخریج میں عبد القادر الرناؤط اسے ضعیف جداً لکھتے ہیں۔ بہیقی نے اسے حسن بن علی کی روایت سے ذکر کیا، اور نووی اسے اذکار میں لائے ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يَبْتَلِي بِالْوَسْوَسَةِ

جب شیطان دل میں برے خیالات اور وسوسے ڈالے تو کیا کہنا چاہیے

عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان بندے کے پاس آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے کہ تجھ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے اللہ عزوجل نے، پھر کہتا ہے کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آدمی کہتا ہے اللہ عزوجل نے، پھر کہتا ہے اچھا یہ بتا اللہ کیسے پیدا کیا ہے (آپؐ نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی ایسے خیالات اور وسوسوں سے دوچار ہو تو فوراً یہ کہے اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، (میں تو اللہ عزوجل کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہوں)

۶۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْعَبْدَ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَكَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَإِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ بَشْيَءٍ مِّنْ ذَلِكَ فليقلْ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ

۶۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور اس کے

۶۲۴۔ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ

(۶۲۳) احمد نے ۶/۲۵۸ ابویعلیٰ، بزار اور طبرانی نے کبیر اور اسطیعین علیہ السلام بن عمرو کی روایت سے ذکر کیا ہے مسلم نے ۸۴/۱ احمد نے مسند ۳/۲۳۱ میں ہشام کی سند سے ذکر کیا ہے ابو داؤد نے حدیث نمبر ۴۱۲ میں روایت کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۱۶ الفتوحات الربانیہ ۳/۳۵

یَقُولُ : مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلَيْسَتْ عِندَ بِاللَّهِ مِنْهُ وَمِنْ فَتْنَتِهِ“

دل میں بڑے خیالات ڈالتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ قدس

کے بارے میں وسوسے ڈالتا ہے اسوقت آدمی کو چاہیے کہ شیطان کے دوسروں اور فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔

كَمْ مَرَّةٍ يَقُولُ ذَٰلِكَ

بڑے خیالات سے بچنے کے لئے کتنی بار دعا پڑھنی چاہیے

۶۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَنْ وَجَدَ مِنْ هَٰذَا الْوَسْوَاسِ شَيْئًا فَلْيَقُلْ أَمَّنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثًا، فَإِنَّ ذَلِكَ يَذْهَبُ عَنْهُ“

۶۲۵۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کو بڑے خیالات اور وسوسے آئیں وہ تین بار یہ دعا پڑھے ”اَمَّنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ“ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، یہ کہنے سے (اِنْ شَاءَ اللَّهُ)

(۶۲۴) بخاری نے ۶۴۰/۶ کتاب بدر الخلق باب صفة ابليس وجنوده اور مسلم نے حدیث ۳۴ کتاب الایمان باب بیان الوسوسة من الایمان ابو داؤد نے حدیث نمبر ۴۷۱۲ کتاب السنۃ باب الجھمیۃ میں ذکر کیا ہے۔

(۶۲۵) اسی اسناد میں لیث بن سالم کے بارے میں نوہی کہتے ہیں میعرف نہیں ہے اس سے عبید بن واقد نے روایات کی ہیں اور وہ ضعیف ہے لیکن حدیث ۶۲۴ کی تائید میں گزری ہے دیکھئے الفتاویٰ الربانیہ ۴/۳۵، صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۴۶۳

برے خیالات دل سے جاتے رہیں گے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ

فضول سوالات اور بے مقصد بحث کے وقت

۶۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۖ

۶۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يُوشِكُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سننا ہے

النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولَ

آپ نے فرمایا عنقریب ایسا وقت

قَائِلُهُمْ هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ

آنے والا ہے کہ لوگ فضول اور

فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟

بے مقصد سوال اور بحثوں میں پڑ جائیں

فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ

خگے یہاں تک کہ کہنے والا کہے گا

أَحَدُ اللَّهِ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ

ٹھیک ہے اللہ نے ساری مخلوق

وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

کو پیدا کیا ہے مگر اللہ عز وجل

كُفُوا أَحَدًا، ثُمَّ لِيَتَقَلَّ

کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب

أَحَدٌ كُمْ عَنْ بَسَارَةٍ ثَلَاثًا

ایسی فضول باتیں ہونے لگیں تو آپ

وَلَيْسْتَ عَدُوَّ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ»

موقع پر یہ پڑھو، (اللَّهُ أَحَدٌ

اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) یعنی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اسنے

کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اسکے جوڑ کا کوئی ہر

پھر اپنے بائیں کا نہ دھے پر تین بار اعوذ پڑھ کر بھونک لو۔

(۶۲۶) البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۱۸ میں کہتے ہیں اسکی سند حسن ہے

اور راوی معتبر ہیں مزید تفصیل صحیحۃ ۱۱۸ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِكُفْرَةٍ

جس شخص کی نظر جاتی رہے تو اسے کیا کہنا چاہیے

۶۲۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ  
ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ عُمَرَ  
ابْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا  
ضَرِبَتْهُ فَشَكَا إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرُهُ  
فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”أَلَا تَضِيرُ؟“ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ  
عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَتِ الْمِيْضَاةِ  
فَتَوَضَّأَ وَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ

۶۲۷۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
جب ایک نابینا آدمی آپ کے  
پاس آکر اپنی بینائی کے ضائع  
ہونے کا شکوہ کر رہے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا  
اس پریشانی پر تم صبر نہیں کرتے؟  
انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے  
رسول! مجھ کو کوئی لانے لیجانے  
والا نہیں ہے اس لئے بینائی کا  
ضائع ہونا میرے لئے بہت  
پریشانی کا باعث ہے۔ پھر نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا نبی  
کا برتن لاؤ اور اچھی طرح وضو کرو

(۶۲۷) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۵۷۳ فی الدعوات باب من ادعیۃ الاجابة اور احمد نے  
مسند ۵۲۶/۱ میں روایت کیا ہے بعض علماء نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اسکی سند میں  
ابو جعفر مدنی مجہول ہے اور اگر ابو جعفر تمیمی ہے تو وہ ضعیف ہے مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے  
صراحت کی ہے کہ یہ ابو جعفر خطی ہے جو ثقہ راوی ہے اس طرح یہ حدیث صحیح ہے۔

الرحمة يا محمد اني اتوجه بك الى ربي عز وجل فبجلى عجز بصري، اللهم شفعه في و شفعي في نفسي قال عثماني وما تفرقتا ولا طال بنا الحديت حتى دخل النجف كائنا لم يكن ضريرا قط۔

اور دو رکعت نماز پڑھو پھر اس طرح دعا مانگو اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے نبی رحمت اے محمد میں آپ کو اللہ عز وجل کی طرف متوجہ کرتا ہوں یا اللہ میری آنکھوں کو روشن فرما دے یا اللہ میرے بارے میں آپ کی سفارش اور میری یہ درخواست قبول فرمائے۔

راوی عثمان بن حنیف کہتے ہیں ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے کہ یہاں سے اٹھتے تھے اور نہ زیادہ دیر ہوئی تھی پھر وہی شخص اس طرح چلتے ہوئے آئے گویا کبھی وہ نابینا تھے ہی نہیں (یعنی انہی بنیائی ٹھیک ہو گئی) ف۔ اس نابینا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی اور اللہ سے آپ کی دعا کی قبولیت کے لئے خود بھی دعا کی، آپ نے ان کے اصرار پر خود بھی دعا فرمائی اور ان سے بھی دعا کرائی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آپ کی دعا قبول فرمائی اور وہ نابینا اسی مجلس میں بینا اور روشنی کے مالک ہو گئے فلله الحمد۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن اپنے دوسرے مومن بھائی بہن کی دعا کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں وسیلہ بنا سکتا ہے اور یہ جائز عمل ہے اس حدیث سے کچھ لوگوں کو زبردست غلط فہمی گئی ہے



کہ اس سے مخلوقات کی ذات کا وسیلہ لینا جائز ہے حالانکہ اس حدیث سے تو اُلٹی اس کی تردید ہو رہی ہے اور ایک مومن کی دُعا کے مشروع وسیلہ کا جواز ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ وہ نابینا شخص آپ کی ذات کو وسیلہ نہیں بنا رہا تھا اور آپ کی دُعا سے صحت ہی کی امید لے کر آیا تھا اس لئے دوسری روایات میں ہے انھوں نے آکے آپ سے یہ درخواست کی ”ادع اللہ ان یعافینی“ آپ اللہ سے دُعا فرمائیے کہ مجھے عافیت دیدے۔ آپ نے جواب میں فرمایا تم چاہو تو دُعا کروں لیکن صبر کرو تو بہتر ہے۔ انھوں نے دُعا پر اصرار کیا چنانچہ آپ نے انھیں جو دُعا سکھائی اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اے اللہ! میرے بارے میں آپ کی شفاعت قبول فرما۔

اس حدیث کا ہر حصہ دُعا کو ثابت کر رہا ہے نابینا کا دُعا کی درخواست کرنا آپ کی طرف سے دُعا اور صبر میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی تلقین کرنا پھر ان کی درخواست پر آپ کا انھیں دُعا سکھانا اور خود بھی دُعا فرمانا پھر نابینا کا دُعا کی قبولیت کے لئے دُعا کرنا یہ سب باتیں اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ اس حدیث میں آپ کی ذات اقدس کا وسیلہ لینے کا کوئی تصور ہی نہیں بلکہ صرف دعا کے وسیلہ کا تذکرہ ہے اور دُعا کا وسیلہ لینا جائز ہے۔ آپ نے دُعا فرمائی اور نابینا نے بھی دُعا کی اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول فرمائی اور وہ بینا ہو گئے۔ اگر آپ کی ذات کا وسیلہ مقصود ہوتا تو انھیں آپ کے پاس آنے کی ضرورت نہ پڑتی وہ اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی یہ دُعا کر لیتے کہ اے اللہ!

اپنے نبی کے جاہ و مرتبہ کے وسیلہ سے میری روشنی ٹوٹا دے، لیکن ایسا نہ وہ سمجھتے تھے نہ صحابہ کرام ہی اس قسم کے وسیلہ سے واقف تھے۔ صحابہ کرام محدثین و ائمہ کرام میں سے کسی نے اس واقعے سے شخصیت اور ذات نبوی کے وسیلہ کو نہیں سمجھا سب نے دُعا کا وسیلہ سمجھا۔

بَابُ شَوَابٍ مِّنْ حَمْدِ اللَّهِ عَلَى ذَهَابِ بَصَرِهِ

آنکھوں کی بینائی ضائع ہونے پر اللہ کی تعریف کرنیکا صلہ جنت ہے  
۶۲۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ كَرِيمَتِي عَبْدِي فَحَمْدِي فِي الصَّدَمَةِ الْأُولَى لَمْ أَضَلْهُ بِشَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ أَنْ أَخْلُكُ الْجَنَّةَ"  
۶۲۸۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل کا ارشاد ہے جب میں اپنے بندے کی بڑی نعمت آنکھیں لیتا ہوں تو میرا بندہ پہلے ہی صدمے کے موقع پر میری تعریف کرتا ہے اور میری رضا پر راضی ہو جاتا ہے تو میں بھی اپنے بندے کے صبر اور رضا کے بدلے جنت سے کم نعمت دینے

پر راضی نہیں ہوتا بلکہ جنت ہی کو اس کا مقدر کر دیتا ہوں۔

(۶۲۸) اس کے سند میں علی بن یزید العائنی ابو عبد اللہ ہے بخاری کہتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے دارقطنی کہتے ہیں مترک ہے دوسرے راوی قاسم ابو عبد الرحمن کے بارے میں احمد نے کلام کیا ہے صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۹

## بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى مَنْ يَعْزُضُ لَهُ فِي عَقْلِهِ دماغی مریض کا علاج

۶۲۹۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَتَّى مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا: هَلْ عِنْدَكَ دَوَاءٌ فَإِنْ عِنْدَنَا مَعْتُوهَُا فِي الْقُبُورِ فَجَاءُوا بِالْمَعْتُوبِ فِي الْقُبُورِ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ فَاتَّحَتْ الْكِتَابِ ثَلَاثَةً أَيَّامٍ غَدَوَةٍ وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ مُبْرَأَتِي ثُمَّ أَنْفَلَهُ فَمَا كُنَّا نَشْطُ مِنْ عَقَالٍ فَأَعْطُونِي جَعَلًا فَقُلْتُ: لَا فَقَالُوا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كُلُّ فَلَعْبَرِي

۶۲۹۔ خارجہ بن صلت اپنے چچا (علاقہ بن صمار تمیمی) سے بیان کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسلمان ہوئے پھر آپ کے ہاں سے رخصت ہو کر چلے تو عرب کے ایک قبیلہ والوں کے ہاں ہم آئے وہ کہنے لگے کہ تمہارے پاس کوئی دوا ہے کیونکہ ہمارے ہاں ایک دماغی مریض زنجیر میں بندھا ہوا ہے وہ اس مریض کو بیڑیوں میں بندھا ہوا لائے (صحابی کہتے ہیں) میں نے اس پر صبح شام تین دن تک سورہ فاتحہ پڑھی میں اپنا لعاب جمع کر کے اس پر پھونک مار دیتا تھا

(۶۲۹) ابو داؤد نے کتاب البیوع والاجارات باب کسب الاطباء حدیث نمبر ۳۷۲ اور ۳۹۰ فی الطب باب کیف الرقی، نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۱۰۳۲، احمد نے مسند ۵/۲۱۱ حاکم نے ۱/۵۶۰ اور طحاوی نے بھی ذایت کیا ہے، البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۴۳۰ میں اسے صحیح کہتے ہیں۔

مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٍ حَقٍّ  
 پھر وہ شخص ایسا ہو گیا جیسے قید سے چھوٹ گیا (یعنی خوش و خرم بالکل تندرست اور صحت مند)

قبیلے والوں نے مجھے اس کا معاوضہ دیا، میں نے لینے سے انکار کر دیا وہ کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو، چنانچہ میں نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا (یہ معاوضہ قبول کر لو) کھاؤ میری عمر کی قسم (یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری بقا ہے) افسوس اس کے لئے ہے جو باطل دم جھاڑے پر کھاتا ہے تو نے تو حق اور سچے دم جھاڑے پر کھایا ہے (یعنی سورہ فاتحہ ہر مرض کے لئے دوا و شفا ہے)

۶۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أُذُنِ مُبْتَلَى فَأَقْبَقَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَرَأْتَ فِي أُذُنِهِ؟ قَالَ: قَرَأْتُ أَوْحَسَيْتُمْ أَيْمًا خَلَقْنَاكُمْ

۶۳۰۔ عبد اللہ بن مسعود نے ایک دماغی مریض یا آسیب زدہ کے کان میں کچھ پڑھا اس کو فائدہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے انھوں نے

(۶۳۰) ابو نعیم نے حلیہ ۱/ حکیم الترمذی ابو نعیم ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ ان سب نے عبد اللہ بن ابی نعیم کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن ابی نعیم ضعیف، الفتوح الربانیہ ۴/۴ میں مذکور ہے حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ اسکو طبرانی نے قتالہ عار اور ابن ابی حاتم نے تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ ذہبی میزان ۵/۲۷۱ میں لکھتے ہیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد کی رائے میں یہ حدیث موضوع ہے۔

عَبَثًا حَتَّىٰ فَرَغَ مِنْ آخِرِ  
الشُّورَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ  
رَجُلًا مَوْقِنًا قَرَأَهَا عَلَى  
جَبَلٍ لَزَالَ ۔  
جواب دیا، میں نے قرآن کی آیات  
افحسبتکم انکم اخلقنا کم عبثًا  
آخر سورہ مؤمنوں تک پڑھا ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اگر مؤمن یقین کے ساتھ اسکو کسی  
پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی سرک جائے

(یعنی ان آیات میں اتنی طاقت اور اثر ہے)

بَابُ مَا يَقْرَأُ عَلَى مَنْ يَمُوتُ  
آسیب و جنات کے اثرات کے لئے

۶۳۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَخِي  
يَمُوتُ وَجَعْتُ ، فَقَالَ : مَا وَجَعُ أَخِيكَ ؟ قَالَ : يَمُوتُ لَمَمٌ ، قَالَ :  
فَأَبْعَثْ إِلَيَّ بِهِ قَالَ فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ  
فَاتَّخَذَ الْكِتَابَ وَأَرَبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ،  
وَرِثَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا ” وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ” وَأَنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاختِلَافِ  
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتَّىٰ فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ ، وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثَ  
آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةً مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ  
وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ وَأَوْثَقَ الْعِلْمِ ۔  
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَآيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ ” إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ” وَآيَةً مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ ” وَأَنَّكُمْ

تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا“ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ  
سُورَةِ الصَّافَّاتِ مِنْ أَوَّلِهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ سُورَةِ  
الْحَشْرِ، وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَدَتَيْنِ -

۶۳۱ - عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ایک آدمی سے اور وہ اپنے والد سے  
بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
عرض کیا میرے بھائی کو تکلیف ہے آپ نے فرمایا تیرے بھائی کو کیا  
تکلیف ہے؟ اس نے عرض کیا اسے آسیب ہے۔ آپ نے فرمایا  
اسے میرے پاس بھیجو وہ شخص حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ  
گیا آپ نے اس پر حسب ذیل آیات پڑھیں۔

① سورۃ فاتحہ

② سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں۔

③ سورۃ بقرہ کی درمیانی دو آیات یعنی وَالْهَکْمُ لِلَّهِ  
وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنَّ فِي  
خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
آخِرَتُک

④ آیۃ الکرسی

⑤ سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔

⑥ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

(۶۳۱) حافظ کہتے ہیں دوسری سند میں بجائے ایک شخص کی روایت کے خود ابی لیلیٰ  
سے یہ حدیث مذکور ہے اور وہ مریض شخص شفا یاب ہو گیا اس حدیث کے بعض  
راویوں پر کلام ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے الفتوحات نمبر ۴۲،

۷) اَلَا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ... آخر آیت تک سورہ اعراف کی آیت اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ... اِلٰی مُحْسِنِیْنَ -

۸) سورہ مؤمنون کی آیت فَتَعَالٰی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ -

۹) سورہ صافات کی پہلی دس آیتیں وَالصّٰفّٰتِ صَفّٰسے شہابی ثاقب تک -

۱۰) سورہ حشر کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر تک

۱۱) سورہ جن کی آیت وَاِنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّمَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَکِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دونوں سورتیں - آپ نے اس بیمار شخص کے اوپر پڑھیں دوسری حدیث میں ہے کہ آپ کے اس دم کرنے سے وہ شخص شفا ریا ب ہو گیا -

وہ آیتیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں یہ ہیں - پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد یہ آیتیں پڑھے اَللّٰمَّ ۝ ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مِمَّا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۝ اُوَلٰئِكَ عَلٰی

هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَاللَّهُمَّ إِنَّا نَعْبُدُكَ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
 لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي  
 يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ  
 بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
 وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
 وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَتَوْهُ خَوْفًا مَّخِيبًا سُبْحَانَ  
 اللَّهِ فَيَعْزِزُ مَن يَشَاءُ وَيُعِزِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَمَّا الرَّسُولُ فَمَا أُزِيلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ  
 وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَكَاتِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ  
 بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا  
 وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يَكُفُّ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا  
 كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا  
 أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا الْإِثْمَ الْكَبِيرَ حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ  
 مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا  
 وَاعْفُرْنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝  
 شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا  
 بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنْ رَبُّكُمْ اللَّهُ الَّذِي  
 خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ  
 يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ  
 مُسْحَرَاتٌ بِمَآرِمِهِ الْكُلُّ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ



الْعَالَمِينَ ○ فتعالى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش  
 الكريم ○ ومن يدع مع الله الها اخر لا مبرهان له به وانما  
 حسابه عند ربه انه لا يقبل الكفرون ○ وقيل رب  
 اغفر وارحم وانت خير الرحيم ○ والصفت صفًا ○  
 فالرحمت زجرًا ○ فالغلب ذكرا ○ ان الحكم نوحًا ○ رب  
 السموات والارض وما بينهما ورب المشارق ○ اننا سرينا  
 السماء الدنيا برينة الكواكب ○ وحفظا من كل  
 شيطان مارد ○ لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقدر فون  
 من كل جانب ○ دحورا ولهم عذاب واصب ○ الا من  
 خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ○ فاستغفرهم اهلهم  
 اشد خلقا ام من خلقنا اننا خلقناهم من طين لازب ○  
 لو انزلنا هدا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا  
 من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم  
 يتفكرون ○ هو الله الذي لا اله الا هو علم الغيب والشهادة  
 هو الرحمن الرحيم ○ هو الله الذي لا اله الا هو الملك  
 القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر  
 سبحان الله عما يشركون ○ هو الله الخالق البارئ المصور  
 له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو  
 العزيز الحكيم ○ وانك تعلمي جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا  
 وكدا ○ اس کے بعد قل هو الله احد ○ اور قل اعوذ برب الفلق  
 اور قل اعوذ برب الناس ○ پڑھے۔

۶۳۲۔ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ أُمِّ رَأْسَةَ أُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا فَقَالَتْ  
 إِنَّ ابْنِي هَذَا أَقْدَأُ صَابَةً  
 لَكُمْ فَتَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَيْءِهِ ثُمَّ قَالَ  
 "بِسْمِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
 اخْشَا عَدُوَّ اللَّهِ" قَالَ فَاكُمُ  
 يَضْرِبُكَ شَيْءٌ وَبَعْدُ -

۶۳۲۔ یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت اقدس میں ایک عورت  
 اپنے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور  
 عرض کیا میرے بیٹے کو آسیب  
 یا جنات کا اثر ہے آپ نے اس  
 بچے کے منہ میں لعاب ڈالا اور  
 یہ دعا پڑھ کر دم کیا، اللہ کے نام  
 سے شروع کرتا ہوں محمد رسول اللہ کے

رسول ہیں، اللہ کے دشمن شیطان (یا جن) دُور ہو جا۔ راوی کہتے ہیں  
 پھر (وہ بچہ سفار یاب ہو گیا) اسے کسی چیز نے ضرر نہیں پہنچایا۔

بَابُ مَا يُعَوِّذُ بِهِ الصَّبِيَّانُ  
 بچوں کی حفاظت کے لئے دُعا

۶۳۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّكَ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ  
 الْحُسَيْنَ يَقُولُ: اُعِيذُكُمْ كَمَا

۶۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما  
 کی حفاظت کے لئے یہ دعا پڑھا

(۶۳۲) اس کی سند میں یحییٰ بن سعید عطار اور مسعودی کے ہاں میں کلام ہے  
 (۶۳۳) بخاری نے ۶/۲۹۳ فی احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ فاتخذ  
 اللہ ابراہیم خلیلاً۔ ترمذی نے حدیث ۲۰۶۱ فی الطب باب ۱۸ ابوداؤد نے  
 حدیث ۴۷۳۷ فی السنۃ باب فی القرآن میں روایت کیا ہے۔

يَكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مِثْلَ وَ يَقُولُ: هَكَذَا كَانَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ يُعَوِّذُ اسْمًا عَلِيًّا وَلَا سِحَاقَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

میرے باپ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے یوں ہی دُعا پڑھا کرتے تھے۔

### بَابُ مَا تُعَوِّذُ بِهِ الْقُوْبَةَ وَالْبَيْتَةَ

بھسورے پھنسی کا علاج

۶۳۴۔ عَنْ بَعْضِ اَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَصْبَحِي بِثَرَّةٍ فَقَالَ: "عِنْدَكَ ذَرِيرَةٌ فَوَضَعَهَا عَلَيْهَا وَقَالَ قُولِي اَللّٰهُمَّ مُصَغَّرَ الْكَبِيرِ

۶۳۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش) بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے (بائوں کی) انگلی سے مواد نکلا، آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ کپڑا وغیرہ ہے تو اس

(۶۳۴) ابن علان ۴/۲۸ الفتوحات میں لکھتے ہیں سند امام احمد بن حنبل ۵/۳۷۰ کی تخریج کے بعد حافظ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے نسائی نے علیہ السلام حدیث ۱۰۳۱ اور حاکم نے بھی صحیح سند سے روایت کی ہے۔ البتہ مريم بنت اياس بن الکبير کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے انکے والد اور چچا کبار صحابہ میں سے تھے آپ کی زوجہ محترمہ کے بارے میں حاکم نے صراحت کی ہے کہ یہ زینب بنت جحش تھیں۔

وَمُكَبِّرِ الصَّغِيرِ صَغَرْتُ كَأَنِّي قَطَفْتُ دَانِيَةً بِرَأْسِهِ رُكْهُ لَوِ اور یہ عاڑھو  
اے اللہ! تو بڑی چیز کو چھوٹا کرنے

والا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والا ہے میرے دانے کو چھوٹا کر دے  
یعنی آرام دیدے، چنانچہ یہ عاڑھ ہٹنے سے وہ دانا ٹھیک ہو گیا۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ عَلَى الْمَكْدُوحِ  
بجھو اور سانپ وغیرہ کے زہر کا علاج

۶۳۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ثَلَاثِينَ رَاكِبًا فَمَرَرْنَا بِالنَّاسِ مِنَ الْأَعْرَابِ فَسَأَلْنَا هُمْ أَن يَضَيِّقُونَا فَأَبَوْا، فَلَدَغَ سَيْدَاهُمُ فَأَخَوْنَا فَقَالُوا لَوْ أَنَّهُمْ أَحَدٌ يَزِدُّنِي مِنَ الْعُقُوبِ؟ فَكَأَلْتُ نَعْمَ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ يَعْزِي إِلَّا عَلَى أَنْ تَعْطُونَا

۶۳۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تیس سواروں کے ساتھ ایک جہاد میں بھیجا پھر ایک عرب قبیلہ پر سے ہم گزرے ہم نے ان سے کہا ہماری ضیقت کرو لیکن انھوں نے یہاں نوازی کرنے سے انکار کر دیا، خیر اچانک ان کے سردار کو بچھونے ڈنک مارا اور وہ سردار کو لیکر ہمارے پاس

(۶۳۵) بخاری نے ۱۰/۸۷۱ فی الطب باب النفث فی الرقية وفي ابواب عدة، مسلم نے حدیث نمبر ۲۲۰۱ فی السلام باب جواز اخذ الاجرة علی الرقية بالقراآن والا ذکاۃ ابو داؤد نے حدیث ۳۹۰۰ فی الطب باب کیف الرقی، ترمذی نے حدیث نمبر ۲۰۶ فی الطب باب ما جاء فی اخذ الاجرة علی التعویذ، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۱۵۶ فی التجارات باب اجر الراتی، احمد نے مسند ۳/۲ اور ۴۴/۱۰ میں روایت کیا ہے۔

غَنَمًا - فَأَعْطُونَا ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "سَبْعَ مَرَّاتٍ" فَبَرَأَ فَقَضَيْنَا الْغَنَمَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مَهْأَلُكُنَا عَنْهَا حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: "وَمَا عَلِمْتُ أَنَّهَا رُقِيَةٌ أَقْسَمُوهَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ"

آئے اور کہنے لگے تم میں سے کوئی بچھو کے کاٹے کا علاج دم جھاڑ کرنا جانتا ہے؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میں دم جھاڑ نہیں کروں گا مگر اس صورت میں کہ تم ہمیں چند بکریاں اس کے بدلے میں دو۔ انھوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے میں نے اس پر سات بار سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا ہم نے وہ

بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں شبہ ہوا کہ (یہ مال حلال ہے یا نہیں) ہم انکے کھانے سے رُکے رہے۔ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو ہم نے یہ پورا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ سورہ فاتحہ ہر ایک بیماری کا علاج ہے۔

پھر فرمایا، ان بکریوں کو بانٹ لو اور اس میں میرا حصہ بھی نکالو۔

بَابُ مَنْ يَخَافُ مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ

شیطان کو بھگانے کے لئے

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّيَّاحِ ۶۳۶۔ ابوالثیاح بیان کرتے ہیں

(۶۳۶) احمد نے مسند ۴/۱۹ میں روایت کیا ہے اسکی اسناد صحیح ہے

دیکھئے المجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۷

ایک شخص نے عبد الرحمن بن خنیس سے  
 جو کہ کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے  
 کہا اے ابن خنیس! رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دُعا پڑھی  
 تھی جب شیاطین آپ کو نقصان  
 پہنچانے آئے تھے انھوں نے  
 جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو ڈھونڈتے ہوئے  
 شیاطین گھائیوں اور وادیوں سے  
 آئے ان میں سے ایک شیطان  
 کے پاس آگ کا شعلہ تھا، وہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ  
 سے جلانا چاہتا تھا جب آپ  
 نے اسے دیکھا تو آپ گھبرائے  
 اس موقع پر جبریل علیہ السلام  
 حاضر ہوئے اور انھوں نے فرمایا  
 اے محمد! آپ یہ دُعا پڑھنے،  
 دُعا: میں اللہ کے ان پورے  
 پورے کلموں کے ساتھ پناہ چاہتا  
 ہوں کہ انکے خلاف کوئی نیک  
 اور بد کر ہی نہیں سکتا اس بُرائی

قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
 ابْنَ خُنَيْسٍ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا  
 فَقَالَ: يَا ابْنَ خُنَيْسٍ كَيْفَ  
 صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ  
 فَقَالَ: اخَذَ رَبِّ الشَّيَاطِينِ  
 مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَالشَّعَابِ رِيْدًا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَهُمْ شَيْطَانٌ مَعَ شَعْلَةٍ مِثْلِ  
 نَارٍ أَنْ يُحْرِقَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَارَاهُمْ  
 فَرَّعَ فَجَاءَهُ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ قُلْ  
 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ  
 الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا  
 فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنْ  
 السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرِجُ  
 فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا فِي الْأَرْضِ  
 وَمِنْ شَرِّ مَا يُخْرِجُ مِنْهَا وَ  
 مِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ  
 شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقَ

يَطْرُقُ مُخَيَّرٌ يَا رَحْمَنُ قَالَ | سے جو آسمان سے اترتی ہے اور  
فَطَفَعَتْ نَارُ الشَّيْطَانِ وَهَزَمَهُمْ | چرٹھتی ہے اور اس بُرائی سے جو  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - | زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو زمین  
سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کی بُرائی سے

اور رات دن کے حادثوں کی بُرائی سے مگر اس واقعہ  
سے جو بھلائی لے کر آئے، اے شفیق مہربان (ہمارے اوپر رحم فرما) یہ دُعا  
پڑھنے سے آگ کا وہ شعلہ بجھ گیا اور اللہ عز و جل نے شیطانوں کو  
نامراد کر دیا۔

### بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ بَرِيءٌ بِالْوَحْشَةِ

وحشت سے بچنے کے لئے

۶۳۷۔ عَنْ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۶۳۷۔ ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي | میں نے آپ سے عرض کیا، اے  
أَجِدُ وَحْشَةً، قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ | اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
مَضْجَعَكَ فَقُلْ : أَعُوذُ بِكَمَاءِ | مجھ کو وحشت اور ڈر لگتا ہے آپ  
اللَّهِ السَّامَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَ | نے فرمایا سوتے وقت یہ دُعا  
عِقَابِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ، وَ مِنْ | پڑھا کرو اللہ کے پورے کلموں کے  
هَزَمَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرَ | ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں اس  
فَاتِنًا لَا يَضُرُّكَ وَإِلَّا حَرَىٰ | کے غضب اور اس کے عذاب اور

(۶۳۷) احمد نے سند ۴/۵۷ اور ۶/۶ میں روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح کئے اوہی ہیں  
مگر اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ محمد بن یحییٰ بن حبان نے ولید بن ولید کو  
نہیں پایا اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۳ -

لَا يَقْرَأُ بِكَ“ اس کے بندوں کی بُرائی سے ، اور

شیطانوں کے وسوسوں سے اور

اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھنے سے شیطان تجھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اس کو لائق ہے کہ تیرے نزدیک بھی نہ آئے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعاء

۶۳۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا | ۶۳۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے مہینے کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے، اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے خیر و برکت والا بنا و بَرَکَۃً۔

۶۳۹۔ عَنِ الْكَوْثَرِيِّ عَزَبٍ قَالَ | ۶۳۹۔ براہ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۳۸) دارمی نے حدیث نمبر ۱۶۹۴ فی الصوم باب ما یقال عند رؤیۃ الہلال ابن حبان نے حدیث نمبر ۲۳۷۲ فی الاذکار باب ما یقول اذا راى الہلال او صحیح کہل ہے البانی تخریج الکلم الطیب حدیث نمبر ۱۶۱ میں صحیح لکھتے ہیں (۶۳۹) حافظ المالی الاذکار ۴/۳۱ میں کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اکی سند ضعیف ہے، بیہقی مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۸ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اس میں محمد بن ابان حنفی ضعیف ہے اسکے شیخ درک بن عمرو ہیں ابو حاتم رازی کہتے ہیں یہ مجہول ہے اور عقیلی نے کتاب الضعفاء میں اسکو ذکر کیا ہے۔



رَجُلٌ فَشَكَاَ إِلَيْهِ الْوَحْشَةَ فَقَالَ  
 "أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَقُولَ بُشْحَانَ  
 الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ  
 وَالرُّوحِ جَلَلَتْ السَّمَوَاتُ وَ  
 الْأَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ"  
 فَقَالَهَا بَعْدَ الرَّحْلِ فَدَهَبَ  
 عَنْهُ الْوَحْشَةُ -

آکر ایک شخص نے وحشت کی شکایت  
 کی، آپؐ نے فرمایا تم کثرت سے  
 یہ پڑھا کرو۔ اے بادشاہوں  
 کے بادشاہ تو پاک ہے اور پاک  
 والا ہے، فرشتوں اور جبریل کا  
 رب ہے، اس رب کی عزت اور  
 بادشاہت سے آسمان و زمین  
 ذی شان بنائے گئے ہیں جب انھوں نے یہ دُعا پڑھی تو ان کی وہ  
 وحشت جاتی رہی۔

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
 طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ،  
 عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى  
 الْهَلَالَ قَالَ "اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا  
 بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ  
 رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ تَعَالَى"

۶۴۰۔ طلحہ بن عبد اللہ اپنے دادا سے  
 بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب پہلی کا چاند دیکھتے تو یہ دعا  
 پڑھتے اے اللہ! ہمیں یہ چاند  
 دکھلا امن، ایمان، سلامتی، اور  
 اسلام کے ساتھ، اے چاند میرا اور  
 تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

(۶۴۰) ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۴۳ فی الدعوات باب ما یقول عند رؤیة الهلال  
 دارمی نے حدیث نمبر ۱۶۹۵ فی الصوم باب ما یقال عند رؤیة الهلال، احمد نے مسند  
 ۱/۱۶۲ حاکم نے ۲/۲۸۵ میں روایت کیا ہے۔ حافظ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے  
 ترمذی بھی حسن کہتے ہیں البانی احادیث صحیحہ حدیث نمبر ۱۸۱۶ میں کہتے ہیں یہ حدیث  
 حسن لغیرہ ہے اور کثرت شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

۶۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ: "هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) أَمْسَتْ بِالَّذِي خَلَقَكَ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَاءَ بِالشَّهْرِ وَذَهَبَ بِالشَّهْرِ".

۶۴۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے یہ چاند خیر و بھلائی والا ہو تین بار۔ میں ایمان رکھتا ہوں اس ذات پر جس نے (اے چاند) تجھے پیدا کیا ہے تین بار۔ پھر آپ فرماتے سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو ہمارے لئے نیا مہینہ لایا اور گزشتہ مہینہ خیر کے ساتھ گزرا۔

۶۴۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْهَلَالِ قَالَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَلَالًا يُمِينٌ وَرُشْدًا وَأَمْسَتْ بِاللَّهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَّ لَكَ قَبْلَ بَارِكِ اللَّهُ".

۶۴۲۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نئے مہینے کا چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے۔ اے اللہ! اس چاند کو خیر و بھلائی والا بنا اور میں ایمان رکھتا ہوں اللہ پر جس نے

(۶۴۱) البانی ضعیف الجامع حدیث نمبر ۴۴۱۴ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔  
(۶۴۲) بیہقی مجمع ۱۰/۱۳۹ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اس میں احمد بن عیسیٰ نجفی معروف نہیں ہے اسکے باقی راوی ثقہ ہیں میں کہتا ہوں اس میں ایک راوی احمد بن عیسیٰ تنسی خشاب بھی ہے ابن عدی دارقطنی اور ابن طاہر نے اسکے بارے میں کلام کیا ہے اور ابن حبان نے اسے الضعفاء میں ذکر کیا ہے۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ”۔ | اے چاند تجھے پیدا کیا اور حسین

بنایا اللہ بہت بابرکت ہے جو بہت ہی اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

۶۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۶۴۳۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ | کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی کا چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے

قَالَ : رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللَّهُ أَمَنْتُ | اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے

بِاللَّهِ أَبَدًا لَّكَ تَعْمِدُ لَوْ” | میں ایمان رکھتا ہوں اس ذات

پر جو تجھے ظاہر کرتا ہے اور پھر لیجاتا ہے۔

۶۴۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَعَاتِكَةَ | ۶۴۴۔ ایک شیخ اپنے شیوخ سے

عَنْ شَيْخٍ مِّنْ أَشْيَافِهِمْ أَنَّ | بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ : | علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے

”اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ عَلَيْنَا يَا لَأَمَنِ | تو یہ دُعا پڑھتے اے اللہ اس

وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ | چاند کو ہمارے اوپر امن، ایمان

وَالسَّكِينَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ | سلامتی، اسلام، سکینت عافیت

اور رزق حسن والا بنا کر طلوع فرما،

(۶۴۴) اسی اسناد میں محمد بن عمر سلمیٰ ہے اسکے بائے میں احمد کہتے ہیں یہ کذاب ہے

ابن معین کہتے ہیں یس بنقوی ابو حاتم کہتے ہیں متروک ہے نسائی اور ابو حاتم

بھی کہتے ہیں یہ حدیث گھڑا کرتا تھا۔

۶۴۴۔ البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۴۱۲ میں کہتے ہیں یہ ضعیف ہے اصل میں

یہ حدیث موقوف ہے اگرچہ معنی کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

شیخ سے پوچھا گیا یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے انھوں نے کہا اس گھڑ سوار نے جو آتا ہے اور مضبوط نیزے والا ہے (جنگ کو جاتے وقت) آگے ہوتا ہے اور واپسی پر پیچھے والے لوگوں کے ساتھ اس کا نام ابو فزرة حدیر السمی ہے۔

الْحَسَنُ - فَقِيلَ لِلشَّيْخِ : مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ مَلْجَبُ الْفَرَسِ الْخُرُورُ وَالزُّمَجُ الثَّقِيلُ فِي يَدَيِ الْغَزَاةِ فِي الْمَقْدَامَةِ وَفِي الرَّجْعَةِ فِي السَّاقَةِ أَبُو فُزْرَةَ حَدَّيْرُ السَّمِيِّ؛

۶۴۵۔ بشیر مولیٰ معاویہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسل صحابہ سے سنا ہے انہیں ایک کا نام حدیر ابو فزرة ہے جب وہ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے، اے اللہ ہمارے گزشتہ مہینے کو بھی ہمارے لئے خیر عافیت والا مہینہ بنا اور اس نئے مہینے کو ہمارے لئے سلامتی، اسلام، امن ایمان، عافیت اور اچھی روزی طلا مہینہ بنا دے۔

۶۴۵۔ عَنْ بَشِيرٍ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَشْرَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ حَدَّيْرُ ابْنُ فُزْرَةَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ شَهْرَنَا الْمَاضِيَ خَيْرَ شَهْرٍ وَخَيْرَ عَافِيَةٍ وَأَدْجِلْ عَلَيْنَا شَهْرَنَا هَذَا بِالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالْمُعَافَاةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ "مَوْقُوفٌ"

۶۴۶۔ عبد اللہ بن مطرف نے بیان

۶۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطْرَفٍ

(۶۴۵) اپنے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۸۱۶ (۶۴۶) ابیانی ضعیف الجامع حدیث ۴۴۱۳ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقَلِّ النَّاسِ عَفْلَةً ، كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ : هَلَالٌ خَيْرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَكَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا وَكَذَا أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَمُورَةٍ وَبُرُوكَةٍ وَهَذَا الْوُطُورَةُ وَمُعَافَاةٌ قَالَ شُرَيْحٌ فَقِيلَ لِمَرْوَانَ فَسَمِعَ الشَّيْخُ فَقَالَ : أَحَدُنَا حَاجَتُنَا مِنْهُ وَنُعْطِيهِ بِقَوْلِهِ ،

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھنے اور دُعا پڑھنے میں غفلت نہیں فرماتے تھے بلکہ بہت اہتمام سے نیا چاند دیکھتے اور یہ دعا پڑھتے تھے ، یہ چاند بھلائی والا ہو سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینے کو لے آیا۔ اے اللہ! میں اس مہینے کی بھلائی و رونق اور برکت و ہدایت اور ستھرائی و عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْفَقْرِ

چاند کی طرف دیکھ کر کیا کہنا چاہیے

۶۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا | ۶۴۷۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ بَيَانٌ قَالَتْ : أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي إِذَا الْفَقْرُ

فرماتی ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک

(۶۴۷) احمد نے مسند ۶/۶۱، ۲۰۶، ۲۳۷، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۶۳ حاکم نے ۵۴۰/۲ میں روایت کیا ہے ترمذی کہتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے حاکم اور ذہبی نے بھی صحیح کہا ہے دیکھئے الفتوح الربانیہ ۴/۳۳۷ اور الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۱۷۷۲

حِينَ طَلَعَ قَالَ: تَعَوَّذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ إِذَا وَقَبَ  
میں لیا اس وقت چاند نکلا تھا  
آپ نے فرمایا اے عائشہ!  
اللہ سے پناہ مانگو اندھیری رات

کے شر سے جب اس کا اندھیرا سب چیزوں پر چھا جائے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ أَذَانَ الْمَغْرِبِ

مغرب کی اذان سن کر یہ دُعا پڑھنی چاہیے

۶۴۸ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ: "اللَّهُمَّ هَذِهِ أَصْوَاتُ دُعَائِكَ، وَاقْبَالَ كَيْلِكَ وَمَا دُبَارُ نَهَارِكَ، فَاعْفُرْ لِي"  
۶۴۸ - اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دُعا سکھائی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھوں یا اللہ یہ آوازیں تیرے پکارنے والوں کی ہیں اور یہ وقت تیرے حکم سے رات کے آنے کا اور تیرے دن کے جانے کا ہے یا اللہ! تو

مجھ کو بخش دے (یہ دُعا اذان کا جواب دینے کے بعد پڑھے)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى سُهَيْلًا

سہیل ستارے کو دیکھنے کی دُعا

۶۴۹ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۶۴۹ - حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۶۴۸) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۳۰ ترمذی نے حدیث ۳۵۸۳ میں روایت کیا ہے اس کی اسناد میں ابوکثیر مولیٰ اُمّ سلمہؓ مجہول ہے اور حفصہ بنت ابی کثیر بھی معروف نہیں ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُشْهِدًا قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مُشْهِدًا فَإِنَّهُ كَانَ عَشَارًا فَمَسَخَ ۚ

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سہیل تارے کو دیکھتے تو فرماتے اللہ کی پھڑکار ہو اس پر کیونکہ یہ (پہلے زمانے میں) جنگی لیا کرتا تھا تو اس کی شکل کو مسخ کر دیا گیا۔

۶۵۰۔ عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ - لَا أَرَاهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مُشْهِدًا، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: كَانَ رَجُلًا يَبْخَسُ النَّاسَ فِي الْأَرْضِ بِالظُّلْمِ فَمَسَخَهُ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ شَهَابًا

۶۵۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سہیل تارے پر لعنت کرے، آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا، یہ شخص زمین کی خرید و فروخت میں لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کیا کرتا تھا تو اللہ عز و جل نے اس کو مسخ فرما کر شہاب (تارا) بنا دیا۔

۶۵۱۔ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ صَحِبَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا طَلَعَ مُشْهِدٌ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مُشْهِدًا

۶۵۱۔ عمر بن دینار بیان کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے جب سہیل تارہ نکلا تو انھوں نے کہا اللہ کی لعنت ہو سہیل تارے پر

(۶۴۹) اس کی اسناد میں جابر بن زید جعفی ہے جو متہم بالکذب ہے۔ البانی ضعیف الجامع حدیث ۴۴۱۶ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(۶۵۰) اس کی سند میں بھی جابر بن زید جعفی ہے یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۶۵۱) ذہبی نے میزان ۴۳۳/۳ میں اس حدیث کو میشر بن عبید کی مناکیر میں ذکر کیا ہے۔

فَإِنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ عَشَارًا بِالْيَمَنِ يَطْلِمُهُمْ وَيَعْصِبُهُمْ أَمْوَالَهُمْ فَمَسَحَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ وَجَلَّ شَهَابًا فَعَلَقَهُ حَيْثُ شَرُونَهُ“

کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ شخص ملک یمن میں جنگی لیا کرتا تھا اور لوگوں کا مال ظلم و زیادتی سے غصب کیا کرتا تھا تو اللہ عز و جل نے (سزا کے طور پر)

اس کو مسخ فرما کے تار ا بنا کر (آسمان میں) معلق فرما دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا انْقَضَ كَوْكَبٌ جب تار ا ٹوٹے

۶۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرْنَا أَنْ لَا نَتَّبِعَ أَبْصَارَنَا لِلْكُوكَبِ إِذَا انْقَضَ وَأَنْ نَقُولَ عِنْدَ ذَلِكَ: مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

۶۵۲- عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے جب تار ا ٹوٹے تو ہم اس کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اس وقت یہ بڑھیں مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الزُّهْرَةِ

زہرہ تارے کے بارے میں

۶۵۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۶۵۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۶۵۲) صاحب مرقاة کہتے ہیں اس کی اسناد ثابت نہیں ہے، حافظ طبرانی کی سند سے ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس میں عبد الاعلیٰ ابن ابی مساد ضعیف جداً ہے۔



قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّهْرَةَ فَإِنَّهَا اِفْتَتَنَتِ الْمَلَائِكِينَ۔

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہرہ تارے پر لعنت فرمائی ارشاد فرمایا اس عورت نے دو فرشتوں کو فتنے میں مبتلا کیا تھا۔

۶۵۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: هَذِهِ الْكُوكَبَةُ يَعْنِي الزُّهْرَةَ تَدْعُو عَلَى قَوْمِهَا بِبِدْخَتٍ۔

۶۵۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں یہ زہرہ ستارہ ایک عورت تھی جسے اس کی قوم میں بدخت نام سے پکارا جاتا تھا۔

۶۵۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الزُّهْرَةِ قَدَّاهَا۔

۶۵۵۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر جب زہرہ ستارے کی طرف دیکھتے تو اس پر بدکاری کا الزام لگاتے (کیونکہ اس عورت نے دو فرشتوں کو فتنے میں ڈالا تھا۔

۶۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

(۶۵۳) البانی الاحادیث الضعیفہ میں لکھتے ہیں یہ حدیث موضوع ہے۔ ابن مندہ نے اپنی تفسیر اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر ۱/۲۵۶ میں ذکر کی ہے ابن کثیر بھی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے میں کہتا ہوں اس میں اصل علت جابر ابن زید جفی ہے جو کہ متہم بالکذب ہے۔ سیوطی نے درمنثور ۱/۹۷ اور جامع صغیر میں ذکر کیا ہے عجیب بات یہ ہے کہ منادی نے اس پر کوئی نقب نہیں کیا۔ (۶۵۴) اسکے راوی ثقہ ہیں اور یہ ابن عباس کا کلام ہے۔

يَقُولُ: إِنَّ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَمَّا أَهْبَطَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
إِلَى الْأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ  
أَيُّ رَبِّ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ  
يُقْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ  
”قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِيهِ  
وَذَكَرَ قِصَّةَ زَهْرَةَ“

نے فرمایا، اللہ عزوجل نے آدم  
کو جب زمین پر اتارا تو فرشتوں  
نے عرض کیا اے ہمارے رب کیا  
تو اس زمین پر ایسے شخص کو نائب  
بنا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے  
اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم  
ہر وقت تیرے تابع رہیں اور اس  
میں زہرہ ستارہ کا قصہ بھی ہے

### بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ صَلَاةِ الْمُحَرِّبِ

نماز مغرب کے بعد دعا

۶۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُسْمَةَ  
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ  
محترمہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(۶۵۶) احمد نے سند ۱۳۴/۲ ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اسکا  
مرفوع ہونا باطل ہے۔ امام احمد کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اور کوب الاحبار  
کی روایت ہے ابن ابی حاتم العییل ۶۹/۲ میں کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے  
اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا یہ حدیث منکر ہے  
مزید تفصیل کے لئے دیکھئے الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۱۷۔

(۶۵۷) حافظ کہتے ہیں اسی سند میں عطار بن عجلان متروک ہے۔ ترمذی نے حدیث نمبر  
۳۵۱۷ فی الدعوات باب ۱ احمد نے سند ۳۰۲/۶۔ ۳۰۵ میں روایت کیا ہے دونوں سندوں  
میں راوی شہر بن حوشبہ حافظ تقریباً اس کے بارے میں کہتے ہیں یہ کثیر الاسرار  
واوہام ہے چنانچہ یہ حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر گھر  
میں تشریف لاتے تو دو رکعت  
پڑھتے، پھر یہ دعا پڑھتے، اے  
دلوں کے پھرنے والے ہمارے  
دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔  
اُمّ المؤمنین نے عرض کیا اے اللہ  
کے رسول! کیا آپ ہمارے دلوں  
کے بارے میں کچھ خوف کرتے ہیں؟  
آپ نے فرمایا ہر انسان کا دل اللہ  
عز وجل کی دو انگلیوں کے درمیان  
میں ہے اگر وہ سیدھا رہتا ہے تو

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ  
يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
يَقُولُ فِيمَا يَدْعُو: "يَا مُقَلِّبَ  
الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ"  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخْشَى  
عَلَى قُلُوبِنَا مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ:  
"مَا مِنْ إِنْسَانٍ إِلَّا قَلْبُهُ بَيْنَ  
أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَإِنْ اسْتَقَامَ أَقَامَهُ وَ  
إِنْ زَاغَ أَزَاغَهُ"

اللہ اسکو سیدھا رکھتا ہے اور اگر وہ ٹیڑھا رہتا ہے تو اللہ اسے ٹیڑھا  
رکھتا ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَهَلَ شَهْرَ رَجَبٍ

رجب کا چاند دیکھنے پر دعا

۶۵۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ | ۶۵۸ - انس بن مالک بیان  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ | کرتے ہیں جب رجب کا مہینہ

(۶۵۸) اسکی اسناد میں زائد بن ابی رقاد ہے بخاری اسے منکر الحدیث کہتے ہیں ذہبی نے  
اسے میزان میں ذکر کیا ہے اور زائد بن ابی الرقاد کی مناکیر میں شمار کیا ہے مزید تفصیل کے  
لئے دیکھئے الباعث علی انکار الحوادث لابن شامة ص ۱۸ طبعہ مکتبہ دار البیان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ مَضَانَ» قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غُرَاءُ وَيَوْمُهَا يَوْمٌ آزْهَرُ” آپ نے فرمایا جمعہ کی رات خیر و برکت والی نورانی رات ہے اور جمعہ کا دن بھی خیر و برکت والا نورانی ہے۔

### بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ اجازت طلب کرنا

۶۵۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ رِجْلَهُ يَمْرَأَةً فَقَالَ: «كُلُّكُمْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لِمَطْعَنَتِي بِهِ» ۶۵۹- سہل بن سعد بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے میں سے جھانکا آپ کے دست مبارک میں ایک نوکیلی چیز تھی جس سے آپ اپنا سر مبارک کھینچ رہے تھے آپ نے فرمایا اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم دیکھ

(۶۵۹) بخاری نے ۲۱۵/۱۲ فی الدیات باب من اطلع فی بیت قوم غفقوا عینہ فلا دیت لہ اور کتاب اللباس میں باب الاغتشاط اور استئذان میں باب الاستئذان من اجل البصر، مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۵۶ فی الادب باب تحريم النظر فی بیت غیرہ ترمذی نے حدیث ۲۷۱۰ فی الاستئذان باب من اطلع فی بیت قوم بغیر ذہم اور نسائی نے ۴۰/۷ فی القسامۃ باب فی العقول میں روایت کیا ہے۔

فِي عَيْنِكَ لَمْ يَجْعَلِ الْإِسْتِثْنَاءَ  
مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ۔

لئے ہے تاکہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے)

### بَابُ كَيْفِ الْإِسْتِثْنَاءِ

کسی کے گھر میں داخلے کی اجازت کا صحیح طریقہ

۶۶۰۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ  
أَنَّ إِسْتِثْنَاءَ ذَنْ عَلَى السَّبْعِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
الْحُجُّ؟ فَقَالَ السَّبْعِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْرَجُوا إِلَيَّ  
فَأَنَّهُ لَا يُحْسِنُ الْإِسْتِثْنَاءَ  
فَقُولُوا لَهُ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ۔ فَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ: السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَأَذِنَ لِي...  
فَدَاخَلْتُ

السلام علیکم کہا اور اندر آنے کی اجازت چاہی کہ میں اندر آ سکتا ہوں  
آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(۶۶۰) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۱۷۷، ۵۱۷۸، ۵۱۷۹ فی الادب باب  
کیف الاستئذان احمد نے مسند ۵/۳۶۹ نووی نے الریاض حدیث نمبر ۸۸۸  
میں روایت کی ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔

## بَابُ كَمْ مَرَّةً يَسْتَاذِنُ

کتنی بار اجازت طلب کرے

۶۶۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ  
أَبَا مُوسَى اسْتَاذَنَ عَلَى عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ، فَقَالَ  
عُمَرُ: مَا رَجَعَكَ؟ قَالَ:  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا اسْتَاذَنَ  
الْمُسْتَاذِنُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ  
أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ".  
۶۶۱۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت  
عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم بغیر  
ملے واپس کیوں لوٹ گئے؟ ابو موسیٰ  
نے جواب دیا میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
آپ فرماتے تھے کسی کے ہاں آنے  
کی تین بار اجازت لینی چاہیے اگر  
اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ  
واپس لوٹ جائے۔

## بَابُ كَمْ مَرَّةً يُسَالِمُ الْمُسْتَاذِنُ

کسی کے ہاں آنے والا کتنی بار سلام کرے

۶۶۲۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ  
عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
(۶۶۱) بخاری نے ۲۲/۱۱ فی الاستئذان باب التسلیم والاستئذان ثلاثاً اور دوسرے ابواب  
میں بھی مسلم نے حدیث نمبر ۲ فی الادب باب الاستئذان، ابو داؤد نے حدیث نمبر  
۵۱۸۰۔ ۵۱۸۴ فی الادب باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستئذان، ترمذی نے حدیث  
نمبر ۲۶۹۱ باب ما جاء فی الاستئذان ثلاثاً۔ احمد نے مسند ۴/۳۹۳، ۳۹۸، ۴۰۰،  
۴۰۳، ۴۱۰، ۴۱۸۔ مزید دیکھئے جامع الاصول حدیث ۴۸۱۹،

(ہمارے ہاں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، السلام علیکم، سعدؓ نے سلام کا جواب دیا اور خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا، السلام علیکم، سعدؓ نے سلام کا جواب دیا اور خاموش رہے۔

پھر آپ نے فرمایا، السلام علیکم، سعدؓ نے سلام کا جواب دیا اور خاموش رہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا کہ یہ اندرانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ سعدؓ فوراً آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلی ہی بار میں نے آپ کو اندر آنے کی دعوت نہیں دی کیونکہ میں یہ پسند کرتا تھا کہ آپ بار بار سلام کہیں (ہمیں سلامتی کی دعا دی)۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتْ، ثُمَّ قَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتْ، ثُمَّ قَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" فَرَدَّ سَعْدٌ وَخَافَتْ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُجِزُّ لَهُ أَنْ لَا تُصْرَفَ، فَخَرَجَ سَعْدٌ فِي أَشْرَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعُكَ أَنْ تَسْمَعَ إِلَّا إِيَّيَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ مِنْ تَسْلِيمِكَ فَجَعَلَ مَعَهُ، فَوَضَعَ لَهُ مَاءً فِي جَفَنَةٍ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَحْفَةٍ مَصْبُوعَةٍ بِوَرَسٍ فَالْتَحَفَ بِهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَشْرِ الْوَرَسِ فِي عُنُقِهِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَنْصَارِ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ الْأَنْصَارِ"۔

(۶۶۲) نسائی نے عمل ایوم واللیلہ حدیث نمبر ۳۲۴، ابوداؤد نے فی الآداب

حدیث ۵۱۸۵ باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستئذان احمد نے مسند ۶/۶ میں مختصراً ان سب نے محمد بن شریب سے روایت کی ہے، التہذیب ۲۲۶/۹

آپؐ سعدؓ کے ساتھ واپس انکے گھر تشریف لائے اور انھوں نے آپؐ کے لئے ایک برتن میں پانی رکھا آپؐ نے غسل فرمایا پھر آپؐ نے ایک رنگین چادر منگو کر اوڑھی۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ آپؐ کے جسم پر رنگ کے اثر کا وہ حسین منظر اب بھی میں دیکھ رہا ہوں پھر آپؐ نے یہ دُعا فرمائی یا اللہ انصار پر اور انصار کی اولاد پر اپنی برکات نازل فرما۔

باب الخرج من دَخَلَ بَغْدَادَ اسْتَشْدَّ اِنْ وَلَا تَسْلِيْمٌ  
بغیر سلام اور بغیر اجازت کوئی شخص کسی کے ہاں آئے  
تو اسے واپس کر دینا چاہیے

۶۶۳۔ اَنَّ كَلْدَةَ بِنْتِ الْحَبَلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ فِي الْفَتْحِ بِلْبَاءٍ وَجَدِيَّةٍ وَضَعَا بَيْسَ وَالتَّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِعِ فَلَمَّا خَلَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْأَلْهُ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْهُ فَقَالَ: "ارْجِعْ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَذْخُلُ" وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْأَلَهُ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَبَرِ هَذَا الْخَبَرُ أُمَيَّةُ ابْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ

۶۶۳۔ کلدہ بن حبیلؓ کہتے ہیں انھیں صفوان بن امیہؓ نے فتح مکہ کے موقع پر دودھ ہرن کے بچے اور چھوٹے کھیرے دیکر (آپؐ کی خدمت میں) بھیجا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادی کے بالائی حصے میں تشریف فرما تھے میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا، نہ میں نے سلام کہا اور نہ آپؐ سے اجازت چاہی، آپؐ نے فرمایا واپس لوٹ جاؤ، اور

(۶۶۳) اس کے راوی ثقہ ہیں۔ الاحادیث صحیحہ ۸۱۸



کَلَدَةً، | دوبارا السلام علیکم اور اس طرح اجازت لیکر دخل ہو گیا میں آسکتا ہوں؟ اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب صفوان اسلام کی دولت سے مشرف ہو گئے تھے

بَابُ كَرَاهِيَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ إِذَا اسْتَأْذَنَ : أَنَا  
اجازت لیتے وقت صرف یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں ہوں  
بلکہ اپنا نام بتانا چاہیے

۶۶۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُسْكَدَارِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُبُرِي  
عَلَى أَرْنَى فَدَقَّقْتُ الْبَابَ،  
فَقَالَ: "مَنْ ذَا؟" فَقُلْتُ  
أَنَا، فَقَالَ: "أَنَا أَنَا مَرَّتَيْنِ  
كَأَنَّ كَرِهَهَا"

۶۶۴- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد  
کے قرض کے سلسلے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
میں نے دروازے پر دستک دی  
آپ نے فرمایا کون ہے؟ میں  
نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ  
نے فرمایا، میں، میں کیا؟ آپ  
نے یہ جملہ دوبار فرمایا، گویا آپ

نے اس طرح جواب دینے کو پسند نہیں فرمایا (بلکہ اپنا نام لینا چاہیے)

۶۶۵ بخاری نے ۳۰/۱۱ فی الاستئذان باب اذا قال من ذا؟ قال انا،  
مسلم نے حدیث ۲۱۵۵ فی الادب باب کراہۃ قول المستأذن: انا، اذا قيل: من هذا؟  
ابوداؤد نے حدیث ۵۱۸۷ فی الادب باب الرجل يستأذن بالدق، ترمذی نے حدیث  
نمبر ۲۷۱۲ فی الاستئذان باب ما جاء فی تسلیم قبل الاستئذان -

## باب کَيْفَ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْمُخَاطَبَةِ

یہ نہیں کہنا چاہیے جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ

یوں کہنا چاہیے جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے

۶۶۵۔ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح نہ کہا کرو جو

اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ

یوں کہا کرو جو اللہ چاہے پھر

فلاں چاہے۔

۶۶۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا

کیا تو اللہ عز و جل کے ساتھ

شریک بناتا ہے۔ یوں کہو پس

۶۶۵۔ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ

اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا

مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ

۶۶۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ:

مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ، فَقَالَ:

”أَجَعَلْتَ لِلَّهِ عِزًّا وَجَلَّ عَدْلًا“

قُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ“

(۶۶۵) البوداؤد نے حدیث نمبر ۴۹۸ فی الادب باب لا یتقال خبثت نفسی،

احمد نے مسند ۵/۳۸۴، ۳۹۴، ۲۹۸ میں روایت کیا ہے یہ حدیث

صحیح ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ نمبر ۱۳

(۶۶۶) احمد نے مسند ۱/۲۱۴، ۲۸۳، ۲۴۷ بخاری نے الادب المفرد حدیث

نمبر ۸۳۷ اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۲۱۱ میں روایت کی ہے البانی کہتے ہیں

اسکی اسناد حسن ہے الاحادیث الصحیحہ نمبر ۱۳۹۔

جو اللہ اکیلا چاہے وہی ہوتا ہے۔  
**بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ**  
 دشمن سے مقابلہ کے وقت دعا

۶۶۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: لَا  
 تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِنَّكُمْ  
 لَا تَدْرُونَ مَا تَبْتَغُونَ بِهِ  
 مِنْهُمْ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ  
 وَقُلُوبُنَا وَقُلُوبُهُمْ بِيَدِكَ

۶۶۷۔ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا تم دشمن سے  
 لڑنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ معلوم  
 نہیں کہ ان سے لڑائی میں تم کس  
 آزمائش سے دوچار ہو گے۔ پھر  
 جب تم ان کے ساتھ جہاد کرو تو  
 یہ دعا پڑھو، اے اللہ! تو ہی  
 ہمارا رب ہے اور ان کا رب بھی

(۶۶۷) ابن ہنی کی اسناد میں بعض جھیل راوی اور خلیل بن مرہ ضعیف ہے  
 پھر اس میں تصحیف ہو گئی ہے بجائے غزوہ خیبر کے حنین ذکر کیا گیا ہے ابن علان  
 الفتوحات ۵/۶۳ میں کہتے ہیں حافظ نے طبرانی کی سند سے جائز کی حدیث  
 اس طرح ذکر کی ہے۔ خیبر والے دن محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 آج جیسا بھاری اور سخت دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ میرے بھائی  
 کو بیدردی سے شہید کیا گیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دشمن  
 سے لڑنے کی تمنا نہ کرو..... محمد بن سلمہ کے بھائی بالاتفاق خیبر میں  
 شہید ہوئے ہیں۔ احمد اور طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے اس معنی کی حدیث  
 ذکر کی گئی ہے۔ میں کہتا ہوں حدیث ابو ہریرہؓ متفق علیہ ہے۔

وَاِنَّمَا تَغْلِبُهُمْ اَنْتَ وَالْزُّهْمَا | ہمارے دل اور انکے دل تیرے  
الْاَرْضُ جُلُوسًا وَاِذَا غَشَوْكُمْ | ہاتھ میں ہیں تو ہی انھیں مغلوب  
فَشُورًا وَكَيِّدُوا۔ | فرمانے والا ہے (لڑائی کے وقت)

زمین میں اپنے مورچوں میں (انکی گھات میں) بیٹھے رہو جب  
وہ تمہارے اوپر حملہ آور ہوں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے تم ان پر دھاوا  
بول دو۔

### بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا طَاعَنَهُ الْعَدُوُّ

دشمن کے حملوں اور تکلیف کے موقع پر اللہ کا نام لینا چاہیے

۶۶۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ | ۶۶۸۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا | رضی اللہ عنہما قال: لما  
كَانَ يَوْمَ مُحَاحَيْنِ وَوَلَّى النَّاسُ | کان یوم محاحین وولی الناس  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فِي تَاجِ حِيَةٍ فِي إِشْخِي عَشْرٍ رَجُلًا | فی تاج حیۃ فی اشخی عشر رجلاً  
مِّنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ | من الانصار و فیہم طلحہ  
ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ فَادْرَكَهُمْ | ابن عبید اللہ فادرکھم  
الْمُشْرِكُونَ فَالْتَمَسَتْ النَّبِيُّ | المشرکون فالتمست النبی  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ | صلی اللہ علیہ وسلم فقال

(۶۶۸) ذہبی سیر اعلام النبلا ۱/۲۷ میں کہتے ہیں اسکے راوی ثقہ ہیں نسائی  
نے ۶/۲۹ فی الجہاد باب ما یقول من یطعنہ العدو، اس میں راوی ابو زبیر  
مدرس ہے۔ دیکھئے اصابتہ ۵/۲۳۴، صحیح الجامع ۵۱۵۲۔

”مِنَ الْقَوْمِ؟“ فَقَالَ طَلْحَةُ  
 أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَمَا أَنْتَ“  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ:  
 أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ:  
 ”أَنْتَ“ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ،  
 ثُمَّ انْتَفَتَ وَإِذَا الْمَشْرِكُونَ  
 فَقَالَ: ”مِنَ الْقَوْمِ؟“ فَقَالَ  
 طَلْحَةُ: أَنَا، فَقَالَ: ”كَمَا  
 أَنْتَ“ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ  
 الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَقَالَ: ”أَنْتَ“  
 فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَلَمْ  
 يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَحْرُجُ  
 إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ  
 فَيُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قُتِلَ  
 حَتَّى يَفْتَلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ  
 ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مِنَ  
 الْقَوْمِ؟“ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا  
 فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدِ

کو گھیر لیا (کہ چنید آدمی ہیں انہیں  
 مار لو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اب  
 ہماری طرف سے کون لڑے گا  
 (اور کون ہمیں بچائے گا) طلحہؓ  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں  
 حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم  
 ٹھیرے رہو۔ پھر ایک انصاری  
 نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں  
 حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا  
 ہاں تم مقابلہ کرو۔ پھر وہ لڑے  
 اور شہید ہو گئے۔ پھر آپ صحابہؓ  
 کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا  
 کون لڑے گا؟ طلحہؓ نے کہا میں  
 حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا، تم  
 ٹھیرے رہو۔ پھر ایک انصاری  
 نے عرض کیا میں لڑوں گا، تو  
 آپ نے اجازت دی انہوں نے  
 دشمن کا مقابلہ کیا اور شہید ہوئے  
 پھر برابر آپ اسی طرح  
 فرماتے رہے اور ایک ایک

حَتَّىٰ صُرِّبَتْ يَدَاهُ فَقَطَّعَتْ  
 أَصَابِعُهُ فَقَالَ : حَسْبُ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَوْ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعْتُكَ  
 الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ  
 ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَشْرُكِينَ،  
 آپ نے فرمایا اب کون مقابلہ  
 کرے گا۔ طلحہ نے عرض کیا میں لڑوں گا۔ پھر طلحہ بھی پہلے گیا رہ  
 صحابیؓ کی طرح لڑے آخر ان کے ہاتھ پر ایک ضرب لگی اور انگلیاں  
 کٹ گئیں انھوں نے حس (یہ کلمہ شدید درد کے وقت کہتے ہیں)  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم بسم اللہ کہتے (جب  
 تمہیں زخم لگا تھا) تو فرشتے تمہیں اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے  
 پھر اللہ عز و جل نے مشرکین کو ٹوٹا دیا۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ عصر کے بعد ذکر الہی کرنے کی فضیلت

۶۶۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۶۶۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ان لوگوں کے

(۶۶۹) اسکی اسناد میں زید الرقاشی ضعیف ہے لیکن اسکے شواہد میں دوسری روایات ہیں جس سے یہ حدیث قوی ہو جاتی ہے چنانچہ ابوداؤد نے حدیث ۳۶۶۷ فی العلم باب فی القصص ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث ذرا تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہے حدیث حسن ہے۔ احمد نے مسند ۵/۲۵۵ میں ابوامارہ سے یہ حدیث روایت کی ہے

ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز سے  
سورج غروب ہونے تک اللہ  
عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو مجھے  
اسماعیل علیہ السلام کی اولاد  
میں سے چار غلام آنا د کرنے سے  
بھی زیادہ یہ بات محبوب اور  
پسند ہے۔

”لَا اَنْ اَجْلِسَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ  
اِلَى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ  
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ ثَمَانِيَةَ  
مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ“ وَزَادَ  
كُوَيْنٌ : كَانَ اَلْسُّ اِذَا حَدَّثَكَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ اَقْبَلَ عَلَيَّ  
فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُوَ اِلَّا نَدَى  
تَصْنَعُ اَنْتَ وَاصْحَابُكَ فَوَلَّكُمُ  
قَوْمٌ يَتَحَلَّقُونَ الْخَلْقَ -

باب مَا يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقْرَأَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ  
دن رات میں ان قرآنی آیات اور سورتوں کو  
پڑھنا بڑے اجر کا باعث ہے

۶۷۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن  
رات میں قرآن کی پچاس آیتیں  
پڑھتا ہے تو وہ غافلوں میں نہیں

۶۷۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي يَوْمٍ وَ  
لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يَكُنْ  
مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ مَائَةً

(۶۷۰) اسی اسناد میں ابن ابی نعیم ہے جو کہ ضعیف ہے مگر اس کے معنی میں دوسری  
صحیح احادیث موجود ہیں دیکھئے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۶۴۲، ۶۴۳۔

آيَةُ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ لَهُ قِطَارٌ مِنَ الْخَيْرِ

لکھا جاتا، اور جو سو آیتیں پڑھتا، وہ عابدوں میں لکھا جاتا ہے، اور جو دو سو آیتیں پڑھتا ہے تو قیامت والے دن قرآن اس سے جھگڑا اور اس کے خلاف شکایتیں نہیں کرے گا، اور جو پانچ سو آیتیں

پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک قطار (احد پہاڑ کے برابر) اجر و ثواب لکھا جاتا ہے (یا بے انتہا ثواب جمع کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا)

۶۷۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ أَرْبَعِينَ آيَةً فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ أَمَانَةَ آيَةِ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ - وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ لَهُ قِطَارٌ مِنَ الْخَيْرِ

۶۷۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص رات کو چالیس آیتیں پڑھے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص سو آیتیں پڑھے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے تو قرآن اس کے خلاف جھگڑا نہیں کرے گا اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے اس کے لئے ایک

(۶۷۱) اس کی اسناد میں یزید بن ابی زیاد قرضی ہاشمی متروک ہے۔



قنطار اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔

۶۷۲۔ عَنْ تَيْمِيمِ الدَّارِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ قَرَأَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُضُوْتُ لَيْلَةٍ »۔

۶۷۲۔ تميم دارمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں سو قرآنی آیات پڑھتا ہے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے۔

۶۷۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ قَرَأَ لَيْسَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَقِرَ لَهُ »۔

۶۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ لیس دن رات میں اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔

(۶۷۲) البانی احادیث صحیحہ ۶۴۴ میں لکھتے ہیں اسے دارمی نے (۳۴۵۳) میں روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہے یحییٰ بن بسطام پر کلام ہے۔ پھر میں نے سند ۱۰۳/۴ میں بیہم بن حمید عن زید بن واقد کی سند سے یہ حدیث دیکھی ہے تو الحمد للہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶۷۳) دارمی نے حدیث ۳۴۲۰ فضائل القرآن باب فی فضل لیس البیہم نے حلیہ ۱۵۹/۲ میں ابو ہریرہ سے حدیث روایت کی ہے منذری نے ترغیب ترہیب ۴۶۶/۲ میں مالک کی طرف اسکی نسبت کی ہے ابن سنی اور ابن حبان نے اپنی صحیح بروایت جندب ذکر کی ہے صاحب مشکاة نے اسکی نسبت بیہقی شعب الایمان میں بروایت معقل بن یسار کی طرف کی ہے البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۸۰۰ میں اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

۶۷۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى يَقْرَأَ : أَلَمْ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ قَالَ : وَقَالَ طَاوُسٌ وَتَفْضُلًا كُلَّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ سِتِّينَ نَسْنَةً -

۶۷۴۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ سجدہ اور سورہ تبارک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

طاووس نے کہا یہ دونوں قرآن کی ہر سورت پر ساٹھ نیکیوں کی فضیلت رکھتی ہیں۔

۶۷۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ حَفِظَ عَشْرًا مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ " -

۶۷۵۔ ابو در داہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی شروع کی دس آیتیں حفظ کرے تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

۶۷۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۶۷۶۔ معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۷۴) ترمذی نے حدیث ۲۸۹۴ فی فضائل القرآن باب دارمی نے حدیث ۳۴۱۴ فی الفضائل باب فی فضل سورۃ تنزیل السجدہ و تبارک، احمد نے مسند ۳۲۰/۳ روایت کی ہے البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۵۸۵ میں اسے صحیح کہتے ہیں۔

(۶۷۵) احمد نے مسند ۴۴۶/۶، مسلم نے حدیث ۸۰۹ فی صلاۃ المسافرين باب فی فضل سورۃ الکہف وآیۃ الكرسی میں روایت کی ہے۔ الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۵۸۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُورٌ مِّنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ"۔  
 نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی شروع کی اور آخری آیات کی تلاوت کرے تو اس کے ہاتھوں سے سر تک روشنی ہوگی۔

۶۷۷۔ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ لُبَابَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمُرِ۔  
 ۶۷۷۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۶۷۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ مَجْمُوعَةٍ أَحَبَّ بِهِمُ مَغْفُورٌ إِلَهُ"۔  
 ۶۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات سورہ دخان پڑھے وہ بخشا بخشایا ہے۔

(۶۷۶) بیہقی مجمع الزوائد ۵۲/۷۹ میں کہتے ہیں اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، احمد کی اسناد میں ابن ابیہیہ ہے اور اسی طرح زبان بن فائد بھی ضعیف ہے۔  
 (۶۷۷) ترمذی نے حدیث ۳۴۰۲ فی الدعوات باب ۲۲، احمد نے مسند ۶۸/۱۲۲، حاکم نے ۴۳۴/۲۴ اس کی اسناد ان الفاظ کیساتھ اچھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے، دیکھئے الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر ۶۴۱۔

(۶۷۸) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۸۹۱ فی ثواب القرآن باب ما جاء فی فضل حکم الدخان (جمعہ کی رات کی قید کے ساتھ) اور ترمذی (باقی اگلے صفحہ پر)

۶۴۹ عَنْ أَبِي طَبِيْبَةَ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۶۴۹۔ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہی نے حدیث ۲۸۹ فی ثواب القرآن میں ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث  
روایت کی ہے جو شخص ہم دُخان پڑھے تو اسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت  
کرتے ہیں۔ طبرانی نے بروایت ابوامامہؓ یہ حدیث روایت کی ہے جو شخص ہم دُخان  
جمعہ کی رات یا دن میں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے  
اسکی اسناد ضعیف ہے۔

(۶۴۹) البانی الاحادیث الضعیفہ حدیث ۲۸۹ میں کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے  
اسے حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند (۱۷۸ من زوائد) ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ  
حدیث ۶۸۰، ابن لال نے اپنی کتاب بیہ ۱۱۶/۱، ابن بشران نے مالی ج ۲۸۲/۱  
اور سبکی نے ”الشعب“ ان سببے ابی شجاع عن ابی طیبہ عن ابی مسعود مرفوعاً اس  
سے روایت کی ہے، یہ سند ضعیف ہے۔ ذہبی کہتے ہیں ابو شجاع ”نکرة لا یغیر“ اور اسکے  
تعارف میں اسے مجہول لکھا ہے۔ حافظ نے اللسان میں ابی شجاع کے تعارف میں  
اس سند کے بارے میں تین وجہ سے اضطراب بیان کیا ہے زلیعی کہتے ہیں اس کے  
ضعیف ہونے کے لئے علتیں جمع ہو گئی ہیں۔

- ۱۔ سند میں انقطاع ہے جیسا کہ دارقطنی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔
- ۲۔ اس حدیث کے متن میں نکارث ہے جیسا کہ احمد نے ذکر کیا ہے۔
- ۳۔ اسکے راوی ضعیف ہیں جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہے۔
- ۴۔ اس میں اضطراب ہے۔
- ۵۔ اس کے ضعیف ہونے پر احمد، ابوحاتم، انکے بیٹے (باقی اگلے صفحہ پر)

یَقُولُ: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ كَرَّمَ تَبِيئَهُ قَافَةً أَبَدًا، وَقَدْ أَمَرْتُ بِنَائِي أَنْ يَقْرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ۔"

ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا کرے تو وہ کبھی فاقے سے دوچار نہیں ہوگا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اپنی بچیوں کو تاکید کی ہے کہ وہ ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا کریں۔

۶۸۰۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَتْ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكُلَّ بِهِنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَصَلُّونَ اس كَلِمَةِ مَغْفِرَةٍ كِي دَعَاءٍ عَلَيْه حَتَّى يَمُوتَ وَإِنْ مَاتَ"

۶۸۰۔ معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو شام تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کر رہے ہوں گے اور اگر اس رات اس کا انتقال

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دارقطنی اور بیہقی وغیرہ متفق ہیں مزید تفصیل کیلئے اللسان فی ترجمۃ ابی شجاع لابن حجر اور فیض القدر للمنادی دیکھی جاسکتی ہے۔

(۶۸۰) احمد نے مسند ۵/۲۶، ترمذی نے حدیث نمبر ۲۹۲۳ فی ثواب القرآن باب فضل آخر الحشر۔ دارمی نے حدیث ۳۴۲۶ فی فضائل القرآن باب فضل حم الدخان اس میں خالد بن طہمان اس کے بارے میں کچھ کلام ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور دارقطنی ۵۸/۲ میں البانی اسے ضعیف لکھتے ہیں۔

فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا  
وَرَأَى قَالَهَا حِينَ يَمْسِي كَانَ  
بِثَلَاكِ الْمَنْزِلَةِ  
ہو جائے تو شہید ہو گا اور اگر  
اعوذ باللہ اور سورہ حشر کی آخری  
تین آیتیں شام کو پڑھے گا پھر  
اسی دلچے سے سرفراز ہو گا۔

۶۸۱۔ عَنْ أَبِي الْعَرَبِ ابْنِ  
سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَفْرَأُ بِالنَّبَسِ حَتَّى قَبْلَ  
أَنْ يَرْقُدَ وَيَقُولُ إِنْ فِيهِمْ  
آيَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ  
۶۸۱۔ عراض بن ساریہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سونے سے قبل مسجات (یعنی ان  
سورتوں کو جن کے شروع میں سبح اللہ  
یا سبح للہ ہے) کو پڑھتے اور فرماتے  
ان میں ایک آیت ہے جو ہزار  
آیتوں سے افضل ہے۔

۶۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۶۸۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۸۱) ترمذی نے حدیث ۳۲۰۳ فی الدعوات باب ۱۲ ابوداؤد نے حدیث ۵۰۵۷  
فی الادب باب ما يقال عند النوم احمد نے مسند ۱۲۸/۳ نسائی نے عمل اليوم والليلۃ  
حدیث ۱۳۷ میں روایت کی ہے اسکی سند میں یقینہ بن ولید پر کچھ کلام ہے او  
عبد اللہ بن ابی بلال کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا الفتوحات ۱۵۶/۳  
میں ہے کہ حافظ مالک الاذکار میں اسے حدیث حسن کہتے ہیں۔

(۶۸۲) ترمذی نے حدیث ۲۸۹۳ فی ثواب القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ  
الملک احمد نے مسند ۲۹۹/۲ اور ۴۳۲/۱ ابن ماجہ نے حدیث ۳۷۸۶ فی الادب  
باب ثواب القرآن حاکم نے مستدرک ۲/۲۹۷ میں روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

اَنَّهُ قَالَ : اِنَّ فِي الْقُرْآنِ  
سُورَةً تَلَاخُونَهَا اَيَّةٌ شَفَعَتْ  
لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ : تَبَارَكَ  
الَّذِي يُبْدِيهِ الْمَلِكُ ۚ

فرمایا، قرآن میں ایک سورت تیس  
آیتوں والی ہے وہ اپنے پڑھنے  
والے کے لئے سفارش کرتی ہے  
یہاں تک کہ پڑھنے والے کو بخش دیا  
جاتا ہے اور وہ سورت تَبَارَكَ  
الَّذِي يُبْدِيهِ الْمَلِكُ ہے۔

۶۸۳۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”أُعْطِيَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ  
مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ وَأُعْطِيَتْ  
الْمُقْصَلُ نَافِلَةً ۚ“

۶۸۳۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے سورۃ البقرہ  
ذکر اول سے دی گئی پہلے اور مقصل  
بطور زیادہ۔

۶۸۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
رَجُلٌ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرُبَّمَا  
سُورَةٌ جَامِعَةٌ فَأَقْرَأَهَا إِذَا  
زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَّغَ  
مِنْهَا، قَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي  
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهَا

۶۸۴۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
عرض کیا آپ کوئی جامع سورت  
مجھ کو پڑھا ئیے آپ نے سورت  
اذا زلزلت الارض ان کو پڑھا ئی  
جب آپ یہ سورت پڑھا کر فارغ  
ہوئے تو اس آدمی نے کہا، اس

(۶۸۳) اس کی اسناد میں عبید اللہ بن ابی حمید متروک ہے البانی ضعیف الجامع  
حدیث ۱۰۴۹ میں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

آیۃ ابدًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ الرَّجُلُ، أَفْلَحَ الرَّجُلُ، أَفْلَحَ الرَّجُلُ ۚ  
 ذات کی قسم جس نے آپ کو حق و سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں تو اس سورت پر اور کوئی آیت زیادہ نہیں کروں گا (یعنی بس اسی کی تلاوت کروں گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی کامیاب ہو گیا۔

اس آدمی نے نجات پائی، اس آدمی نے فلاح پائی۔

۶۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ كَأَنَّهُ كُفِّرَتْ  
 ۶۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ اذا زلزلت الارض پڑھے اسے آدھے قرآن کا

(۶۸۴) نساؤ نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۷۱۶ میں روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو قرآن پڑھائیے آپ نے فرمایا تین سو پڑھ جن کے شروع میں الکر ہے (یعنی سورۃ یونس، ہود اور یوسف) انھوں نے عرض کیا میری عمر زیادہ ہو گئی ہے میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو گئی ہے (اس لئے اتنی بڑی بڑی سورتیں یاد نہیں کر سکتا) آپ نے فرمایا اچھا تین سورتیں حکم کی سورتوں میں سے یاد کر لے (جیسے حم عسق، زخرف، دخان) انھوں نے پھر وہی عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا مستحبات میں سے تین سورتیں یاد کر لے (جبکہ شروع میں سبح یا سبح ہے) پھر انھوں نے پہلے ہی والا عذر پیش کیا کہ میں یاد نہیں کر سکتا) پھر آپ نے انھیں اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ... سکھا دی۔ احمد نے سنہ ۱۶۹/۲ ابو داؤد نے ۱۳۹۹ فی ابواب شہر رمضان باب تہذیب القرآن میں روایت کی ہے اسکی اسناد حسن ہے۔



كَعْدَلٍ نِصْفِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ كَانَتْ لَهُ كَعْدَلٍ رُبْعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَانَتْ لَهُ كَعْدَلِ ثُلُثِ الْقُرْآنِ“

۶۸۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَأَوَّلَ حَمِّ الْأَمْوَمِ مِنْ عَصَمٍ ذَلِكَ يَوْمَهُ مِنْ كُلِّ سُوءٍ“

ثواب ملے گا، اور جو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اسے یاد قرآن کا ثواب ملے گا۔ اور جو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اسے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

۶۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی اور سورہ مؤمن کی شروع آیتوں کی تلاوت کرے گا تو اس دن ہر نقصان اور شر سے وہ محفوظ رہے گا۔

(۶۸۵) اس کی اسناد میں عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے اسکی طرح ترمذی حاکم اور بیہقی نے ”الشعب“ میں یہ حدیث بروایت ابن عباس ذکر کی ہے اس کی اسناد ضعیف ہے ترمذی نے بروایت انسؓ یہ حدیث ذکر کی ہے یہ بھی ضعیف ہے البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۷۹۹ میں لکھتے ہیں اس حدیث کے پہلے جملے (یعنی اذ ازہرلت کا ثواب آدھا قرآن ہے) کی وجہ سے میں نے الضعیف میں اسے ذکر کیا ہے اور باقی دو جملے (یعنی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی فضیلت میں ثابت اسلئے میں نے انھیں صحیح حدیث ۶۳۴۲ میں ذکر کیا ہے۔

(۶۸۶) اس کی اسناد میں عبدالرحمن بن ابی بکر ضعیف ہے ذہبی نے میزان میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اسے عبدالرحمن کی مناکیر میں شمار کیا ہے اسکی تفصیل حدیث ۷۶ میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

۶۸۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ آل عمران کی آخری دو آیتیں تلاوت فرماتے تھے۔

۶۸۸۔ فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم کس لئے آئے ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھوں، آپ نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو پڑھو قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور اس کو ختم کر کے سو جاؤ اس لئے کہ وہ شرک سے پاک کرتی ہے۔

۶۸۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے عرض

۶۸۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ عَشْرًا يَابٍ مِنْ آخِرِ آلِ عِمْرَانَ كُلِّ كَلِمَةٍ،

۶۸۸۔ عَنْ فَرُوَةَ ابْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِمَّا جَاءَ بِكَ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ لَتَعْلَمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْكَبِي قَالَ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتَمَيْهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ"

۶۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(۶۸۷) اس کی اسناد میں مظاہر بن اہم مخزومی ضعیف ہے۔

(۶۸۸) ابوداؤد نے حدیث ۵۰۵۵ فی الادب باب ما یقال عند النوم ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۰۳ فی الدعوات باب ۱ احمد نے سند ۴۵۶/۵ نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۸۰۱ حاکم نے مستدرک ۱/ ۵۶۵ میں روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۸۹ میں اسے حدیث حسن لکھتے ہیں۔

اِنِّیْ اُحِبُّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ  
فَقَالَ حُبُّكَ اِیَّاهَا اَدْخَلَکَ  
الْجَنَّةَ۔  
کیا یا رسول اللہ! میں قُلْ ہوا اللہ احد  
سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے  
فرمایا، تمہاری یہ محبت تمہیں جنت  
میں داخل کر دے گی۔

۶۹۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَنِیْنٍ قَوْلُ  
اَبِی زَیْدٍ بِنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ  
اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ یَقُوْلُ  
اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ  
اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ کَمْ یَلِدُ وکَمْ  
یُوْلَدُ وکَمْ یَکُنْ لَّکُمْ کُفُوًا اَحَدٌ  
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمُ وَجَبَتْ فَسَأَلْتُ مَا ذَا یَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْجَنَّةُ،  
۶۹۰۔ عبید بن حنین آل زید بن خطاب  
کے مولیٰ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہؓ  
سے سنا فرما رہے تھے ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ  
نے ایک آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ  
پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا  
واجب ہو گئی تو میں نے پوچھا اللہ  
کے رسول! کیا چیز؟ تو آپ نے فرمایا  
کہ جنت۔

۶۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ  
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ  
۶۹۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۸۹) ترمذی نے حدیث نمبر ۲۹۰۳ فی ثواب القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص  
میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶۹۱) مجمع الزوائد ۴/۴۸۸ میں ہے اسے بزاز اور طبرانی نے کبیر اور واسطی میں مختصر اور  
کیا ہے انہیں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں اور عبد اللہ بن احمد امام ثقہ ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعُزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْفُرَ أَثُلْتُ الْقُرْآنَ كُلَّ كَلِمَةٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

نے فرمایا تم میں سے کوئی ہر رات ایک تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز آگیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، کون روزانہ تہائی قرآن پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا، کیوں نہیں

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنے سے ایک تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

۶۹۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى خَشَعَتْهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بُعِيَ لَكَ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ ،

۶۹۲۔ معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ دس بار پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار کر دیا جائے

بَابُ شَوَابِ مَنْ قَرَأَهَا مِائَتِي مَرَّةٍ فِي لَيْلٍ وَالْكَفَلَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ دُوسو بار پڑھنے کا ثواب

۶۹۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا

۶۹۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان بندہ اور مسلمان

(۶۹۲) اس کی اسناد میں ابن لہیعۃ اور زبان بن فائدہ ضعیف راوی ہیں لیکن اپنے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے مرتبے میں پہنچی ہے، دیکھئے الاحادیث صحیحہ حدیث نمبر ۵۸۹۔

بندی دن رات میں دوسو بار قل  
ہو اللہ احد اللہ الصمد پڑھے  
تو اللہ تعالیٰ اسکے پچاس سال کے  
گناہ معاف فرما دیگا۔

۶۹۴۔ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے (دوسو بار قل ہو اللہ  
احد پڑھنے کی فضیلت) گزشتہ  
حدیث کی طرح ذکر کی ہے۔

۶۹۵۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا،  
آپ اس وقت سواری پر تشریف فرما  
تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے

اُمّۃ مُسْلِمَۃً قَرَأَ فِیْ یَوْمِہٖ وَا  
لَیْلَۃٍ مَّا تَمَّتْ مَرَّۃٌ قُلْ هُوَ اللّٰہُ  
اَحَدٌ اللّٰہُ الصَّمَدُ اَلَا تُحْضَرُ اللّٰہُ  
لَہٗ خُطَا یَا حَمِیْدُ سُبْحَۃً،

۶۹۴۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ  
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلِیْہِ وَسَلَّمْ مِثْلَہٗ۔

۶۹۵۔ عَنْ عَقْبَۃِ بْنِ عَامِرٍ  
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ  
وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعَتْ يَدِیْ  
عَلٰی قَدَمَیْہِ فَقُلْتُ اَقْرَأْنِیْ

(۶۹۳) ابن سنی کی اس سند میں ایک راوی زیاد بن ابی عمار ثقفی ناکہی ہے جو  
زیاد بن مہمون ہے ذہبی، ابن معین، یزید بن ہارون، بخاری، ابو زرعہ، داؤد بن  
اور داؤد نے اس پر سخت کلام کیا ہے۔ ترمذی نے حدیث نمبر ۲۹۰۲ فی ثواب  
القرآن باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص میں روایت کیا ہے اس کی سند میں  
حاتم بن مہمون کلابی اور سہل بصری ضعیف ہے تفصیل کے لئے دیکھئے  
الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۲۹۵ اور ۳۰۰۔

(۶۹۴) اس میں مہمون ثقفی ضعیف ہے، دیکھئے الاحادیث الضعیفہ حدیث ۲۹۵، ۳۰۰  
(۶۹۵) نسائی نے سنن ۵۴۸/۸ کتاب الاستعاذہ میں روایت کیا ہے اسکے راوی ثقفی ہیں۔

سُورَةُ هُودٍ وَسُورَةُ يُوسُفَ  
فَقَالَ لَنْ تَصْرَأَ شَيْئًا اَبْلَكُمْ  
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ  
الْفَلَقِ ،

قدموں پر رکھا اور عرض کیا اے  
اللہ کے رسول! مجھ کو سورہ ہود  
اور سورہ یوسف پڑھا دیجیے، آپ  
نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل کے  
نزدیک تم سورہ فلق سے زیادہ بہتر  
اور کوئی سورت نہیں پڑھو گے، یعنی پناہ مانگنے کے لئے اس سے بہتر

دوسری سورت نہیں ہے۔

۶۹۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ  
مَلَكَ لَيْلَتِهِ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ  
فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ  
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ  
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ يَمْسَحُ  
بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ

۶۹۶۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا  
فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر رات کو جب اپنے بستر پر  
تشریف لاتے تو اپنی دونوں  
ہتھیلیاں ملا کر انہیں قُلْ هُوَ اللَّهُ  
أَحَدٌ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور  
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر  
پھونکتے پھر ان دونوں کو اپنے

(۶۹۶) بخاری نے ۵۶/۹ فی فضائل القرآن باب فضل المعوذات وفي طب  
باب النفس في الرقية، وفي الدعوات باب التعوذ والقراءة عند النوم  
مسلم نے حدیث نمبر ۲۱۹۲ فی السلام باب رقية المريض بالمعوذات  
والنفس، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۹۹، ابوداؤد نے حدیث ۳۹۰۲  
احمد نے ۵۴/۱۱۱/۶ میں روایت کیا ہے۔

يَفْعَلْ ذَلِكْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ | بدن پر جہاں تک مل سکتے تھے ملتے،  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، یہ عمل آپ تین بار فرماتے۔

قِرَاءَةُ عَشْرِينَ آيَةٍ  
بِسْمِ آيَاتِ پڑھنے کی فضیلت

۶۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعٍ أَيْمَنُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ فِي كُلِّ كَلِمَةٍ عَشْرِينَ آيَةً لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِمِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارًا مِنَ الْأَجْرِ فَأَخَذَهُ بِهَا ابْنُ قُسَيْطٍ فَقَالَ مَا زِلْتُ أَسْمَعُ هَذَا مِنْ أَشْيَاخِنَا مِنْكُمْ ثَلَاثَ

۶۹۷ - انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص ہر رات بیس آیتیں پڑھے تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جو سو آیتیں پڑھے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو دو سو آیتیں پڑھے تو قیامت والے دن قرآن اس سے جھگڑا نہیں کریگا، اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے تو اس کے لئے بے حساب اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

ابن قسیط کہتے ہیں تین سال

(۶۹۷) اسکی اسناد میں یزید قرشی ضعیف ہے، نسائی کہتے ہیں یہ متروک ہے  
(۶۹۸) اس میں یزید قرشی اور یزید بن ابی زیاد متروک ہے۔

سے میں اپنے شیوخ سے یہ حدیث سن رہا ہوں۔

### بَابُ قِرَاءَةِ أَرْبَعِينَ آيَةً چالیس آیات پڑھنے کی فضیلت

۶۹۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ أَرْبَعِينَ آيَةً فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ يَمُتْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ لَمْ يَحِبَّهِمُ الْقُرْآنُ وَمَنْ قَرَأَ كَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِطَاعٌ مِنَ الْكُجْرِ۔

۶۹۸۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر رات چالیس آیات پڑھے تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائیگا اور جو سو آیتیں پڑھے وہ عابدوں میں لکھا جائیگا جو دو سو آیتیں پڑھے تو قرآن قیامت والے دن اس سے چمکڑا نہیں کریگا اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے تو اسکے لئے بے حساب اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

### قِرَاءَةُ خَمْسِينَ آيَةً

پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ - ۶۹۹۔ يَزِيدُ قُرَشِيُّ بْنُ بِلَالٍ كَرْتَسِيٌّ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَثَابِتُ الْبَلْخَانِيُّ

۶۹۹۔ یزید قرشی نے بیان کرتے ہیں میں اور ثابت بنانی اور ہمارے

(۶۹۹) اس کی سند میں یزید قرشی ضعیف ہے لیکن حافظ کہتے ہیں دوسری صحیح سند سے اسکا بعض حصہ ہمیں روایت کیا گیا ہے مزید تفصیل اسکی الفتوحات الربانیہ ۳/۲۷۵ میں دیکھی جاسکتی ہے۔



وَنَاسٌ مَّعَنَا فَأَتَيْنَا النَّسَّ بْنَ  
 مَالِكٍ فَقُلْنَا يَا أَبَا حَمْرَةَ  
 أَخْبِرْنَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَقَالَ : قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يَكُتَبْ  
 مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةً  
 آيَةً أُعْطِيَ قِيَامَ لَيْلَةٍ كَامِلَةٍ  
 وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْنِ آيَةً إِلَى  
 أَنْ يَبْلُغَ الْفَاقَةَ أَجْرُهُ  
 كَمَنْ تَصَدَّقَ بِقِنْطَارٍ حَتَّى  
 أَنْ يَصْبِحَ ، الْقِنْطَارُ الْفُ  
 دَيْنَارٌ ،

ساتھ کچھ لوگ انس بن مالک کے  
 پاس حاضر ہوئے ہم نے ان سے عرض کی  
 (اے ابو حمزہ) حضرت انسؓ کی کنیت (ہم)  
 ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کرات کی عبادت کے بارے  
 میں کیا فرمان ہے، انھوں نے کہا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
 جو شخص پچاس آیتیں پڑھے تو وہ غافل  
 میں نہیں لکھا جاتا اور جو سو آیتیں  
 پڑھے تو اسے پوری رات عبادت  
 کرمیکا ثواب ملتا ہے اور جو دو سو آیتیں  
 پڑھے اور وہ قرآن یاد رکھتا ہو تو اس  
 نے قرآن کا حق ادا کر دیا اور جو پانچ سو  
 آیتوں سے ایک ہزار آیات تک

تلاوت کرے اسکے لئے اجر و ثواب تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص ایک قنطار  
 سونے کا ڈھیر صدقہ خیرات کرے صبح ہونے سے پہلے۔

قِرَاءَةُ ثَلَاثِ مِائَةِ آيَةٍ  
 تین سو آیات پڑھنے کی فضیلت

۷۰۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ | ۷۰۰ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۷۰۰) اسکی اسناد میں جابر بن یونس بن بکر شیبانی کو فی ضعیف (قریب لابن حجر)

رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثُمِائَةِ آيَةٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ يَا مَلَائِكَتِي نَصَبَ عَبْدِي اُسْهَدُكُمْ نَا مَلَائِكَتِي اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ

بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین سو ۳ آیات پڑھے تو اللہ عز و جل فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے فرشتوں! میرے بندے نے محنت کی، تھکا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں میرے فرشتوں کہ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔

### باب قِرَاءَةِ عَشْرٍ آيَاتٍ دس آیتیں پڑھنے کی فضیلت

۷۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يَكُنْ تَبْ مِنْ الْعَافِينَ،

۷۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو دس آیتیں پڑھے تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔

### باب قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَاتٍ ایک ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

۷۰۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

۷۰۲۔ عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

(۷۰۱) حاکم نے ۵۵۵/۱ میں روایت کیا ہے، مسلم کی شرط پر صحیح ہے دیکھیے الاحادیث الصحیحہ نمبر ۶۴۲ (۷۰۲) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۱۳۹ فی الصلاۃ باب تحزیب القرآن اور ابن حبان نے حدیث نمبر ۶۶۲ (موارد) میں روایت کیا ہے البانی

شخص نے رات کے ایک ہزار آیتیں پڑھیں تو اس کے لئے بے حساب اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔

۷۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستے میں (رضا کے لئے) ایک ہزار آیتیں پڑھے تو قیامت والے دن انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اس کی رفاقت مقدر ہو جاتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

۷۰۴۔ عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے مجھے حدیث ذکر کی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ بِالْأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنْهُ الْمَقْطَرُ يَتَيْنِ ،

۷۰۳۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بِنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى ۔

۷۰۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرَنِي عَنْ بَنِي مَسْعُودٍ

(۷۰۳) اس کی اسناد میں زبان بن فائد اور رشید بن سعید ضعیف ہیں (تقریباً لحاظ)  
(۷۰۴) بخاری نے ۵۰/۹ فی فضائل النفس اکن اور دوسرے ابواب میں بھی مسلم نے حدیث نمبر ۸۰۸ فی صلاة المسافرين باب فضل فاتحة الكتاب وخوا تم سورۃ البقرہ ترمذی نے حدیث نمبر ۲۸۸۴ فی ثواب القرآن باب ما جاء فی آخر سورة البقرہ ابوداؤد نے حدیث نمبر ۱۳۹ فی الصلاة باب تحریب القرآن ابن ماجہ نے حدیث ۱۳۶۹ فی اقامۃ الصلاة باب ما جاء فیما یرجى ان یکنی من قیام اللیل، احمد نے مسند ۴/۱۱۸، ۱۲۱ میں روایت کی ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ كَعْبٌ  
الْمَدَنِيُّ صَلَّيْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَّةً قَرَأَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ  
فِي لَيْلَةٍ آيَتَيْنِ كَفَتَا -  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری  
دو آیتیں پڑھ لے تو وہ اسے کافی  
ہو جائیں گی۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وَتَرِهِ

وتر کے بعد دعاء

۷۰۵۔ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ  
رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرُّكْعَةِ  
الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ  
أَحَدٌ وَلَا يُسَمَّى إِلَّا فِي الْخُرُوجِ  
وَيَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ سُبْحَانَ  
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا،  
۷۰۵۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں  
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور  
دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا  
الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت  
فرماتے اور ان رکعتوں کے آخر  
میں سلام پھیرتے اور سلام پھیرنے  
کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ  
الْقُدُّوسِ پڑھتے۔

(۷۰۵) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۱۳۲۳ فی الصلوة باب ما یقرأ فی الوتر اور  
حدیث نمبر ۱۳۲۰، نسائی نے ۳/۲۳۵ فی قیام اللیل باب ذکر اختلاف  
الناقلین ابی بن کعب فی الوتر، اور باب نوع آخر من القراءة فی الوتر میں  
روایت کی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اخَذَ مَضْجَعَهُ

بستر پر لیٹتے وقت دعا

۷۰۶۔ عَنْ مُحَمَّدٍ يَفْعَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى خَدِّهِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمْوَاتٌ وَأَحْيَاءٌ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّوْرُ

۷۰۶۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنے رخسار کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ! تیرے نام سے مرتا (سوتا) ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے اللہ کی تعریف ہے

جس نے مارنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمایا اور اسی کی طرف جانا ہے

۷۰۷۔ (نَوْحٌ أَخْبَرُ) عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبُكَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا

۷۰۷۔ براہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا کہ جب وہ اپنے بستر (خواب گاہ)

(۷۰۶) بخاری نے ۹۶/۱۱ فی الدعوات باب ما يقول اذا نام اور دوسرے ابواب میں بھی ابوداؤد نے حدیث ۵۴۹ فی الادب باب ما يقول عند النوم، ترمذی نے حدیث ۳۴۱۳ فی الدعوات باب ما يدعوا به عند النوم ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۱۸ فی الدعاء باب ما يدعوا به اذا انتبه من الليل احمد نے مسند ۵/۳۸۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۳ میں روایت کیا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ  
أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ  
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي  
إِلَيْكَ وَأَلْبَسْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ  
وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً  
وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا  
مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ  
بِكَ تَابَكَ الَّذِي أَسْزَلْتُ وَ  
بَنَيْتَكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ فَإِنْ  
مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفُطْرَةِ،

پر اے توبہ دعا پڑھے، اے اللہ  
میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمان بردار  
کر دیا اور اپنے منہ کو تیری طرف  
منسوب کر دیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف  
لگا دی (یعنی تجھ پر بھروسہ کیا)  
اور اپنا کام تجھے سونپ دیا یہ  
سب تیری رحمت کی امید اور  
تیرے عذاب کے ڈر سے کیا،  
پناہ اور نجات کی جگہ میں نہیں  
مگر تیرے پاس ہے، میں ایمان  
لایا تیری کتاب پر جس کو تو نے

نازل کیا اور تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس کو تو نے بھیجا ہے  
پھر اگر یہ دعا پڑھنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو دین اسلام  
پر مرجے گا۔

(۷۰۷) بخاری نے ۹۷/۱۱ فی الدعوات باب ما يقول اذا نام اور باب اذا بات  
طائرا اور باب النوم على الشق الايمن اور كتاب التوحيد باب قول الله تعالى انزله  
بعلمه والملائكة يشهدون وسلم نے حدیث ۲۷۱۰ فی الذکر باب ما يقول عند النوم واخذ  
المضجع، البوداؤد نے حدیث ۵۰۴۶ فی الادب باب ما يقول عند النوم ترندی نے حدیث  
۳۳۹۱ فی الدعوات باب ما يقال عند النوم، ابن ماجہ نے حدیث ۳۸۷۶ فی الدعاء  
باب ما يدعو به اذا ادى الى فراشه، احمد نے مستدرک ۲/۲۸۵، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۹،  
۳۰۰، ۳۰۵، دارمی نے حدیث ۲۶۸۶ فی الاستئذان بالبعضاء عند النوم میں روایت کیا ہے

۷۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حمزہؓ سے فرمایا جب تم اپنی خواب گاہ میں آؤ تو یہ دعا پڑھو تیرے ہی نام سے اے اللہ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا، میرے لئے میرے لئے

(۷۰۸) عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَمِّهِ حَمَزَةً إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ قُلْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَطَهَّرْتُ قَلْبِي وَطَيَّبْتُ كِسْبِي وَاعْفُ زَنْبِي،

کو پاکی عنایت فرما، مجھ کو زرق حلال عطا فرما، میرے گناہ معاف فرما، ۷۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے آئے تو اسے اپنی چادر کے تلو سے تین بار جھاڑ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر (اسکی غیر موجودگی

۷۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَكَ بِثَلَاثَةِ أَزْرَعٍ فَإِنَّهُ لَا يَكُنْ مِنْ مَّا خَلَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ

(۷۰۸) البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۰۸ میں اسے ضعیف کہتے ہیں، (۷۰۹) بخاری نے ۱۰۷/۱۱ فی الدعوات باب التعوذ والقرآن عند المنام اور کتاب التوحید باب السؤال باسماء اللہ تعالیٰ وسلم نے حدیث ۲۷۱۴ فی الذکر باب یقول عند النوم ترمذی نے حدیث ۳۳۹۸ فی الدعوات باب ابوداؤد نے ۵۰۵۰ فی الدعوات باب ما یقال عند النوم، ابن ماجہ نے ۳۸۷۴ فی الدعوات باب یدعوہ اذا اوی الی فراشہ احمد نے مسند ۲/۲۴۶، ۲۸۳، ۲۹۵، ۴۲۲، ۴۳۲ میں روایت کیا ہے،

بِسْمِكَ اللَّهُمَّ وَصَعْتَ مَجْنِبِي  
وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتُ  
نَفْسِي فَأَرْجِمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا  
فَأَحْفِظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ  
عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ،

میں) کوئی جانور وغیرہ آگیا ہو؟  
پھر دہنی کر دٹ پر لیٹے اور یہ دعا  
پڑھے، اے اللہ! میں نے تیرے  
مبارک نام کے ساتھ اپنا پہلو  
(بستر پر) رکھا اور تیری مہربانی  
ہی سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میری روح قبض کر لے تو اس  
پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جیسا کہ تو اپنے  
نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا  
وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَاكُذُّ  
حَسَنٌ لَا كَافِيَ لَكَ وَلَا مُؤَرَّوِي،

۱۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
جب اپنے بستر پر سونے کے لئے  
تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے،  
اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس نے  
ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہم کو کافی  
ہو گیا اور ہمیں جگہ دی بہت سے  
ایسے لوگ ہیں جن کی کوئی کفایت کرنے والا نہیں ہے۔ اور نہ کوئی  
جگہ دینے والا ہے۔

(۱۰) مسلم نے حدیث نمبر ۲۷۱۵ فی الذکر والد عار باب ما یقول عند النوم و اخذ  
المضجع، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۹۳ فی الدعوات باب ما جاء فی الدعاء اذا اوى  
الی فراشه، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۱۵۳ فی الادب باب ما یقال عند النوم، احمد  
نے مسند ۳/۱۵۲، ۱۶۷، ۲۵۳ میں روایت کیا ہے۔



۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُذِغَ  
 قَبْلَهُ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَبَلَغَ  
 ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ أَمَا أَنْتَ كَوْ قَالَ حِينَ  
 أَمْسَى أَوْ قَالَ حِينَ يُمْسِي  
 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَاتِ  
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثًا لَا يَضُرُّهُ  
 دُعَاءُ : اللّٰهُ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ان سب چیزوں کی  
 بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جن کو اس نے پیدا کیا ہے۔

۱۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضِيِّهِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ  
 ۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے، اے اللہ! ان چیزوں

(۱۱) مسلم نے حدیث نمبر ۲۷۰۹ فی الذکر والدعاء باب فی التعوذ من سور القضاہ البوداؤد  
 نے نمبر ۳۸۹۸ فی الطب باب کیف الرقی احمد نے مسند ۲/۲۹۰، ۲۷۵ ترمذی نے  
 نمبر ۳۶۰ فی الدعوات، ابن ماجہ نے نمبر ۳۵۱۸ فی الطب باب رقیۃ الحیۃ والعقرب  
 میں روایت کیا ہے۔ (۱۲) البوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۵۲ فی الادب باب  
 ما یقول عند النوم میں روایت کی ہے ابیانی تخریج الشکاۃ حدیث نمبر ۲۷۰۳ میں  
 اسے ضعیف لکھتے ہیں نووی نے اذکار میں اسے صحیح کہا ہے۔

الْكَرِيمُ وَيَكْلِمَاتِكَ التَّامَّةُ  
 مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اخِذٌ بِمَا صَبَّيْتَهُ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
 الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثِمِ اللَّهُمَّ  
 لَا يَهْزِمُ مَجْدُكَ وَلَا يَحْكُمُكَ  
 وَعُدُّكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ  
 مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَيُحْمَدُكَ  
 عذاب سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔ تو تمام عیبوں سے پاک ہے  
 تیری ہی تعریف کرتا ہوں۔

۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
 كَانَ يَقُولُ إِذَا اضْطَجَعَ لِلنَّوْمِ  
 اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ  
 جَنِيَّ فَأَغْفِرْ ذَنْبِي،  
 ۱۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم جب سونے کے لئے لیٹتے  
 تو یہ دعا پڑھتے، اے اللہ! اے  
 میرے پروردگار تیرے ہی نام  
 سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر)  
 رکھا پس تو میرے گناہ بخش دے،

۱۴۔ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ  
 قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا  
 ۱۴۔ سہیل بن ابی صالح  
 کرتے ہیں ابو صالح ہمیں حکم دیتے

(۱۳) نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۷۷۷ میں روایت کی ہے۔ الجمع  
 ۱۲۳/۱۰ میں ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

تھے ہم میں سے جب کوئی سونے کا الادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے اور یہ دُعا پڑھے یہ حدیث انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کی ہے۔

دُعَا : اے اللہ آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب اور ہر ایک چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کے پھارٹے (رُکھانے) والے، توراۃ، انجیل اور فرقان حمید کے نازل کرنیوالے ان سب چیزوں کی بُرائی سے جن کی پیشانی کے بال تو پکڑے ہوئے ہے (یعنی جو تیرے قبضہ قدرت میں ہیں) تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے ہے،

اِذَا ارَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَفَّرَ  
اَنْ يَصْطَبِحَ عَلَى شِقَّةِ الْاَيْمَنِ  
ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ  
وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ  
فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلِ  
الشُّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ  
اعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ  
اَنْتَ اَخِذْنَا بِصَلِيَّتِهِ اَنْتَ  
الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّوَسُوْ  
اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ  
شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ  
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ  
فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ  
عَنْيَ الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ  
وَكَانَ يَرُوْنِي ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّ اللّٰهُ

(۱۴) مسلم نے حدیث نمبر ۲۷۱۳ فی الذکر والدعاء باب ما یقول عند النوم  
واخذ المضع، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۳۹۷ فی الدعوات باب من ادعیته  
عند النوم الوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۵۱ فی الادب باب ما یقال عند النوم  
اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۷۳ میں روایت کیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے

اور تو ہی سب سے پیچھے ہے تیرے

پیچھے کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی ظاہر ہے پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے

اور تو ہی باطن ہے پس تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ہے تو ہمارے

قرض کو ادا فرمادے اور محتاجی سے نکال کر ہمیں مالدار بنادے۔

۱۵۔ ابی ازہر انمارى بیان

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب اپنے بستر پر سونے کے لئے

تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

دُعاء: اے اللہ میرے گناہ

بخشدے، میرے شیطان کو دور

فرمادے اور (سزا عذاب سے)

میری گردن آزاد فرمادے میری

نیکیوں کے پلڑے کو بھاری فرمادے اور مجھے بلند تر مجلسِ محفل والوں

میں شامل فرمادے۔

۱۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب

تم سونے کے لئے اپنے بستر پر آؤ

۱۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا اخَذْتَ

مَضْجَعَكَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ

(۱۵) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۰۵ فی الادب باب ما يقال عند النوم میں روایت

کی ہے اسی اسناد حسن ہے نووی نے اذکار حدیث نمبر ۲۷۴ میں اسے حسن کہا ہے۔

(۱۶) نسائی نے علی الیوم واللیلہ حدیث ۷۹۹ میں روایت کیا ہے یہ حدیث موقوف ہے

زہیر بن معاذیہ نے ابو اسحاق سے اسکا حافظہ گڑبڑ ہونے کے بعد یہ حدیث سنی ہے۔

وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَحِينَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ - دُعَاءُ : اللہ کے نام سے اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سنت پر (میں سوٹنا ہوں) اور جب میت کو قبر میں رکھا جائے اس وقت بھی یہ دعا پڑھی جائے (اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر اس میت کو قبر میں رکھتا ہوں)

۱۷۷ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْطَى رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْحَشْرِ قَالَ إِنْ مِتَّ مِثَّ شَهِيدٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ،

۱۷۸ - ابوالامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ وصیت فرمائی کہ وہ جب سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے تو سورہ حشر پڑھا کرے اگر اس رات تیرا

انتقال ہوا تو شہید ہوگا یا فرمایا جنتی ہوگا۔

۱۷۸ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَوْى إِلَى فِرَاشِهِ

۱۷۸ - ابوالامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص رات کو سونے کے

(۱۷۷) حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریبہ اور زید بن ابان الراوی کی وجہ سے اسکی سند بہت ضعیفہ ہے  
(۱۷۸) حافظ کہتے ہیں ابن سنی نے اسماعیل بن عیاش کی سند سے ذکر کیا ہے اسکی روایات حجازین سے ہے اور یہ بھی ان میں سے ہے اسکے شیخ عبداللہ بن عبد الرحمن مکی اور شہر بن حوشب میں کلام ہے دیکھئے الفتوحات الربانیہ ۱۶۵/۳

ظاہراً اور ذکرِ اللہ عنہ وجلّ  
 حتّٰی اذ رکّٰہُ التَّعَاشُ لَمْ یَنْقَلِبْ  
 سَاعَةً مِنْ اللَّیْلِ سَأَلَ اللّٰہُ  
 عَمَّرْ وَجَلِّ فِیْہَا خَیْرًا مِّنْ  
 خَیْرِ اللّٰہِ نَبِیًّا وَالْآخِرَةُ اِلَّا  
 اَعْطَاہُ اِیَّاهُ ،  
 سبھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا۔

۷۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
 قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَنْ قَالَ اِذَا اُوْی  
 اِلٰی فِرَاشِہِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ  
 مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ عَلَیَّ وَ  
 اَسْأَلَکَ بِعِزَّتِکَ اَنْ تُنْجِیْنِیْ  
 مِنَ النَّارِ ، اِلَّا حَمِداً لِلّٰہِ عَمَّرَ  
 وَجَلِّ مَحَامِدِ الْخَلْقِ کُلِّہُمْ ،  
 ۷۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے اور یہ دعا پڑھے ، اللہ کا احسان ہے جو مجھے کافی ہو گیا (اس نے میرے رنج و غم کو دور اور مشکلات کو اُٹا کیا۔ اس نے مجھے ٹھکانا دیا، اور اللہ کا احسان اس نے مجھے کھلایا اور

اور پلایا، اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھ پر احسان کیا اور خوب احسان کیا) اے اللہ میں تیری عزت و عظمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ

(۷۱۹) اسکی سند میں خلف بن منذر ہے ابن ابی حاتم نے اسے ذکر کیا ہے مگر اس پر کوی حرج تعدیل ذکر نہیں کی۔ اسی طرح عبید اللہ بن جریر بن جبلة ، میرے پاس رجال کی جو کتابیں ہیں میں نے اس میں اس کا تعارف نہیں پایا۔

تو مجھے عذابِ دوزخ سے بچالے۔

۷۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَمْرَ رَجُلًا إِذَا أَحْدَ مَضَجَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَتَوَقَّاهَا لَكَ مِمَّا تَهَاوَى حَيَاتَهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمِتَهَا فَاعْفُ رُفَاتِهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَاقِبَةَ فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتَ هَذَا عَنْ عُمَرَ قَالَ: مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۷۲۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انھوں نے ایک شخص کو حکم دیا جب وہ سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے تو یہ دعا پڑھ لیا کرے اے اللہ تو ہی نے میرے نفس کو پیدا فرمایا ہے اور تو ہی اسے ماریگا تیرے ہی اختیار میں ہے اسکی موت اور اسکی زندگی اگر تو اسے زندہ رکھے تو اسکی حفاظت فرما اور اگر تو اسے مار ڈالے تو اسکی بخشش فرما، اے اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں اس شخص نے کہا کیا تم نے یہ دعا عمرؓ سے سنی ہے؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے یہ دعا عظیم المرتبت ہستی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جو عمرؓ سے بہت افضل تھے۔

۷۲۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۷۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۷۲۰) مسلم نے حدیث ۲۷۱۲ فی الذکر والدعاء باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع، (۷۲۱) بخاری ۱۱/۲۳ فی الدعوات باب فضل التبیح، مسلم نے حدیث ۲۶۹۱ فی الذکر والدعاء میں اسی معنی میں روایت کی ہے۔

قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَحَنَّنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَفِرتُ لَهُ ذُنُوبِي أَوْ حَطَّيَاةٌ شَكَ مُسَعَّرٌ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَكَثْرَ مَنْ زَبَدِ الْبَحْرِ -

علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے اور یہ دُعا پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگوں سے بھی زیادہ ہوں۔

دُعاء: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا سارا ملک ہے اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں۔

اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ گناہوں سے باز رہنا اور اطاعت کی طاقت اللہ کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اللہ بہت بڑا ہے۔

۴۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَحْدَثَ

۴۲۲ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دُعا

(۴۲۲) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۸۰۵ فی الادب باب ما یقال عند النوم، نسائی نے عمل الیوم واللیلہ نمبر ۹۸۷ نسائی ابوعوانہ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اسکی اسناد صحیح ہے نووی نے کتاب الادکار حدیث ۲۸۰ میں اسے صحیح کہا ہے۔



مَصْنُوعًا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي  
وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ  
فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي  
فَأَجْزَلَ اللَّهُمَّ فَكَالْحَمْدُ  
عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ  
شَيْءٍ وَمَلِيكَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ  
مِنَ الشَّارِ،

پڑھتے تھے، سب تعریفیں اللہ  
کے لئے ہیں جو مجھے کافی ہو گیا اور  
جس نے مجھے ٹھکانا دیا اور کھلایا  
پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا  
اور خوب احسان کیا اور جس نے  
مجھے خوب نعمتیں دیں اور بہت  
دیں اے اللہ! ہر حال میں تیرا  
ہی شکر ہے۔ اے اللہ ہر ایک  
چیز کے پروردگار اور ہر ایک چیز

کے مالک سب کچھ تیرے ہی لئے ہے میں جہنم کے عذاب سے تیری  
پناہ چاہتا ہوں۔

۷۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ أَقْوَمُ لِي إِذَا أَصْبَحْتُ  
وَإِذَا امْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ

۷۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں حضرت ابو بکر رضی  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا، آپ مجھ کو بتائیے کہ  
میں صبح شام کیا دعا پڑھا کروں

(۷۲۳) ترمذی حدیث نمبر ۳۳۸۹ فی الدعوات باب نمبر ۱۱ ابو داؤد نے  
حدیث نمبر ۵۰۶۷ فی الادب باب ما یقول اذا صبح ابن حبان نے نمبر ۲۳۵۹  
(موارد) میں صحیح کہا ہے حاکم نے مستدرک ۱/۵۱۳ ووافقه الذہبی بخاری  
نے الادب المفرد نمبر ۱۲۰۲ دارمی نے نمبر ۲۲۹۲ صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۲۷۸  
میں شیخ البانی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ  
كُلِّ شَيْءٍ وَمَكِيدَكْ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ  
الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه، قُلْهَا إِذَا  
أَصْبَحْتَ وَإِذَا امْسَيْتَ وَ  
إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ،  
آپ نے انھیں یہ دُعا بتائی۔  
دُعاء: اے اللہ! آسمان و  
زمین کے بنانے والے ہر ایک چیز  
کے مالک مختار میں گواہی دیتا  
ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں ہے میں اپنے نفس  
کی برائی شیطان کے شر اور اس  
کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں  
آپ نے فرمایا صبح و شام اور بستر پر لیٹتے ہوئے سوتے وقت  
یہ دُعا پڑھا کرو۔

نوٹ: حدیث شریف میں شَرِّکِہ اور شَرِّکِہ دونوں طرح  
آیا ہے۔ شَرِّکِہ کے معنی ہیں اس کے شرک کرنے سے اور شَرِّکِہ  
کے معنی ہیں اس کے جال اور وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔  
۲۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَاصِمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُمْ يَرْفَعُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي  
بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ  
وَإِذَا امْسَيْتُ قَالَ: قُلْ  
۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں حضرت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول  
آپ مجھ کو بتائیے میں صبح و شام  
کیا دُعا پڑھا کروں، آپ نے  
فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو۔  
دُعاء: اے اللہ حاضر و غائب

(۲۴)، اس حدیث کی تخریج بھی حدیث نمبر ۲۴ والی ہے۔

اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، اپنے بستر پر سونے کے لئے اُو تو یہ دُعا پڑھا کرو۔

۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ فَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ: قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ قَالَ: قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ

۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ آپ مجھے صبح شام پڑھنے کے لئے دُعا سکھا دیجئے، آپ نے ارشاد فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو اے اللہ آسمان و زمین کے بنانے والے ہر ایک چیز کے مالک و مختار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(۲۵) اس حدیث کی تخریج بھی حدیث نمبر ۷۲۴ والی ہے۔

اِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ  
مُضْجَعَكَ ،

میں اپنے نفس کی بُرائی شیطان  
کے شر اور اس کے شرک سے

تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا صبح شام اور سونے کے لئے جب اپنے بستر پر  
اُو تویہ دُعا پڑھا کرو۔

۲۶ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ اَبِي بَكْرٍ  
الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعَا بِدُعَايَةٍ فَقَالَ: قُلْ  
اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ  
وَاِذَا اَخَذْتَ مُضْجَعَكَ  
اَللّٰهُمَّ عَلِمَ الْعَبْدُ الشَّهَادَةَ  
فَاِطْرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ  
رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَ اَشْهَدُ  
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ  
الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ ،

۲۶ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
کو فرمایا، صبح شام اور جب  
اپنے بستر پر سونے کے لئے اُو تو  
یہ دُعا پڑھا کرو۔

دُعاء : اے اللہ حاضر و غائب  
کے جاننے والے، آسمان زمین  
کے بنانے والے ہر ایک چیز کے  
مالک و مختار میں گواہی دیتا ہوں  
کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے  
لائق نہیں ہے۔ میں اپنے نفس کی  
بُرائی، شیطان کے شر اور اس کے  
شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

(۲۶) اس حدیث کی تخریج بھی حدیث نمبر ۷۲۴ والی ہے۔

۴۲۷۔ عَنْ حَفْصَةَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اصْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَ يَوْمٍ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۴۲۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لئے تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹنے اور یہ دعا فرماتے۔  
دُعَاء: اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے۔

۴۲۸۔ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَ يَوْمٍ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۴۲۸۔ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لئے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو رخسار مبارک کے نیچے اپنا داہنا ہاتھ رکھتین بائیں دعا پڑھتے،  
دُعَاء: اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تو اپنے بندوں کو قبر سے اٹھائے۔

۴۲۹۔ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۴۲۹۔ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں

(۴۲۷) البوداؤد نے حدیث نمبر ۴۵۴۵ فی الادب باب ما يقال عند النوم، احمد نے مسند ۶/۲۷۸ میں روایت کیا یہ حدیث صحیح ہے۔  
(۴۲۸) اس کے راوی ثقہ ہیں۔  
(۴۲۹) اس کے راوی ثقہ ہیں اس کی تخریج حدیث نمبر ۷۳۲ والی ہے۔

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيَمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھتے ۔

۴۳۔ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيَمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ ،

۳۴۔ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے ۔

۴۴۔ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْرُقَ وَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَوَاقٍ ،

۳۵۔ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین بار یہ دعا پڑھتے ۔

دُعَاء : اے اللہ! مجھ کو اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا

(۴۳) اس کے راوی ثقہ ہیں ، اس حدیث کی تخریج نمبر ۷۳۲ والی ہے  
(۴۴) ابوداؤد نے حدیث ۴۰۴۷ فی الادب باب ما یقال عند النوم احمد نے سند ۶/۲۸۸ میں روایت کی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ طَاهِرًا

سونے سے پہلے وضو کر کے نکی فضیلت

۴۳۲- انس رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص با وضو سویا

اور اسی رات اس کا انتقال ہو گیا

تو وہ شہید مرا۔

۴۳۲- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

وَشَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمْرٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

بَاتَ عَلَى طَهَارَةٍ ثُمَّ مَاتَ

مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا،

۴۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ

مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي

وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي

وَانصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي وَآرِنِي

۴۳۳- اُمّ المؤمنین حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے

کے لئے جب اپنے بستر پر تشریف

لاتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ

تو میرے کانوں اور آنکھوں

سے مجھے فائدہ پہنچا اور انھیں

(۴۳۲) اس کی اسناد میں سلیمان بن سلمۃ الجبازی ہے ابو حاتم اسکے

بارے میں کہتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے ابن جنید کہتے ہیں شیخ جھوٹ بولتا تھا

دیکھئے الجرح والتعديل ۱۲۳/۲-۱۲۴ اور میزان الاعتدال ۲۰۹/۲-۲۱۰، اس میں

ایک راوی یونس بن عطاء بھی ہے ابن حبان نے اسکے بارے میں کلام کیا ہے،

البانی الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر ۶۲۹ میں اسے موضوع کہتے ہیں۔

مِنْهُ شَارِحِي اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ عَلَبَةِ الدَّيْنِ وَمِنْ الْجَوْعِ  
فَاِنَّهُ یُبْسُ الصَّحِیْحُ  
میرا وارث بنا اور میرے دشمن پر  
میری مدد فرما اور مجھے دشمنوں کا انجام  
دکھا، اے اللہ میں قرض کے بوجھ  
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بھوک  
(فقد واقے) سے بھی کیونکہ بھوک بڑا ساتھی ہے۔

۴۳۴- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
عَلَّمَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ وَقَالَ  
اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقَوِّیْ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَافِیْ بِسْمَحَاتِ اللّٰهِ  
اَلَا عَلٰی حَسْبِیْ وَکَفٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ  
۴۳۴- فاطمہ بنت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے یہ دُعا سکھائی اور فرمایا جب  
تم سونے لگو تو یہ دُعا پڑھو،  
دُعاء: اللہ ہی میرے لئے کافی ہے  
اللہ ہی کے لئے پاکی ہے جو بلند

(۴۳۳) اسی اسناد میں ہشام بن زیاد ابوالمقدام متروک ہے حافظہ مالی الاذکار  
۱۶۶/۳ (فتوحات) میں کہتے ہیں سونے کی قید کے بغیر یہ حدیث بروایت  
جابر اور عبد اللہ بن شخبیر ہمارے ذکر کی ہے اور طبرانی نے بروایت عبد اللہ بن شخبیر  
اور حاکم نے ان دونوں کی روایت ذکر کی ہے اسکے ادوی ثقہ ہیں اور حدیث حسن، ترمذی  
نے حدیث نمبر ۳۴۶۴ فی الدعوات بابک میں حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ عن عائشہ  
سے یہ حدیث روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں میں نے محمد بن ابی بشار سے سنا ہے وہ  
کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروۃ بن زبیر سے نہیں سنا ہے، میں کہتا ہوں حدیث  
اپنے شواہد کی وجہ سے حسن کے درجے میں ہے۔ واللہ اعلم



مرتبہ والا ہے اللہ ہی مجھ کو کافی  
 وافی ہے، اللہ جو چاہتا ہے فیصلہ  
 فرماتا ہے پکارنے والے کی دُعا  
 سنتا ہے اللہ کے علاوہ اور کوئی  
 جائے پناہ نہیں اور اللہ کے سوا  
 کوئی نجات کی جگہ نہیں۔ میں اللہ  
 پر بھروسہ کرتا (دکرتی) ہوں جو میرا  
 اور تمہارا رب ہے، کوئی جاندار  
 ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ  
 میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب سیدھی  
 راہ پر ہے (ہود: ۵۶)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس  
 نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی  
 بادشاہی میں اس کا شریک ہے  
 اور نہ وہ عاجز ہے کہ اس کا کوئی  
 مددگار ہو اور اس کی بڑائی بیان کرو

قَضَىٰ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ  
 مِنَ اللَّهِ مُلَجًا وَلَا وَرَاءَ اللَّهِ  
 مُلْتَجًا تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي  
 وَرَبُّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ  
 آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى  
 صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ  
 لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ  
 لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِيلِ وَكَبَّرَهُ  
 تَكْبِيرًا ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ قَوْلًا  
 عِنْدَ مَنَامِهِ ثُمَّ يَسَاءُ وَوَسْطُ  
 الشَّيَاطِينِ وَالْهُوَامِ فَتَضَرُّكَ،

کمال درجے کی بڑائی (الاحقار: ۱۱) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو مسلمان بھی سوتے وقت یہ پڑھ لے پھر اگر وہ شیاطین جنات اور درندوں  
 کے درمیان (جنگل ویران جگہ) میں بھی سو جائے تو اسے کوئی نقصان و  
 ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

(۷۳۴) سبکی اسناد میں انقطاع ہے اور اس حدیث کے بعض راویوں ترجمہ مختار میں نہیں پایا۔

۳۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ مُحَبَّبَةٍ يَنَامُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا حَتَّى يَتَعَوَّذَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالسَّامَةِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ مُحَمَّدًا ابْنِ الْقَبْرِ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ ۖ

۳۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَمَّارٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ لَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ كَانَ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى

۳۵۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سوتے وقت بزوری ہستی کاہلی، بخل، بکمی عمر، مال و اولاد میں نظر بد سے، عذاب قبر، شیطان اور اس کے شرک سے ہمیشہ اللہ کی پناہ چاہتے تھے یہاں تک آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۳۶۔ عطاء بن سائب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں عمارؓ کے پاس تھا انھوں نے ایک آدمی سے کہا کیا میں تمھیں وہ دعا نہ

(۳۵) حافظ تقریب میں کہتے ہیں اسکی اسناد میں السری بن سماعیل متروک ہے فتوحات ۱۶۹/۳ میں مذکور ہے حافظ کہتے ہیں حدیث متفرق طور پر صحیح ہے اسکا پہلا حصہ بروایت انسؓ مذکور ہے اور بال بچوں اور مال و دولت میں نظر بد سے پناہ سفر کی دعاؤں میں یہ حدیث گزر چکی ہے عذاب قبر سے پناہ تشہد کے اذکار میں وارد ہو اور شیطان اور اسکے شرک سے پناہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ بروایت احمد مذکور ہے۔

(۳۶) اس میں عطاء بن سائب کے حافظہ کے بارے میں کلام ہے ابن فضیل کا ان سے سننا اختلاف کے بعد ہے۔ مگر اس حدیث کا پہلا حصہ اللہم اسلمت... ونبیک المرسل، معمولی فرق کے ساتھ بخاری مسلم میں مذکور ہے اور دوسرا حصہ اللہم نفسی..... بحفظ الايمان، یہ بھی بخاری مسلم نسائی میں مذکور ہے معمولی فرق کے ساتھ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَخَذَتْكَ مَصْجَعًا مِنَ اللَّيْلِ  
فَقُلْ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي  
إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ  
قَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ  
طَهْرِي إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكَتَابِكَ  
الْمُنْزَلِ وَبَنَيْكَ الرَّسُولَ اللَّهُمَّ  
نَفْسِي خَلَقْتَهَا لَا حَيَاةَ لَهَا وَلَا مَمَاتَ  
إِنْ قَبَضْتَهَا فَأَرْجِعْهَا وَإِنْ أَحْيَيْتَهَا  
فَاخْفِظْهَا بِحِفْظِ الْإِيمَانِ،  
اے اللہ! میرے نفس کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے تیرے ہی قبضہ میں اسکی  
زندگی اور موت ہے اگر تو اس کو قبض کر لے (یعنی مار ڈالے) تو اس پر  
رحم فرما اور اگر تو اس کو زندہ رکھے تو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اسکی  
حفاظت فرما۔

۳۷۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ  
يُمْسِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ  
۳۷۸ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح  
شام یہ دعا پڑھے، اے اللہ!

(۷۳۷) ابوداؤد نے حدیث ۵۰۶۹ فی الادب باب ما یقول اذا اصبح میں روایت کی ہے  
البانی ضعیف الجامع حدیث ۵۷۴۳ میں ۱ سے ضعیف لکھتے ہیں ترمذی نے کچھ فرق کے  
ساتھ نمبر ۳۵۰۱ باب ۷۹ اور نووی نے اذکار ۳۸ میں اسکی اسناد کو اچھا کہا ہے۔

اُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مُحَمَّدًا عَمْرًا شَهِيدًا  
 وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
 أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ  
 وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ  
 نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا  
 ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ  
 أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا  
 أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ عُرْوَةً وَجَلَّ  
 مِنَ النَّارِ،  
 فرمادے گا، اور جو شخص دو بار پڑھے تو اللہ اس کے آدھے حصے کو آزاد  
 فرمادے گا، اور جو شخص چار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ بالکل اسے جہنم سے آزاد  
 فرمادے گا۔

۴۳۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۳۸ - عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۸۳۸) بخاری نے ۵۹/۴ فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب  
 علی بن ابیطالب اور دوسرے ابواب میں بھی، مسلم نے حدیث ۴۲۷۷ فی الذکر والدعاب  
 التبییح اطل النهار وعند النوم ترمذی نے نمبر ۳۲۰۵ فی الدعوات باب ما جاء فی التبییح والتکبیر  
 والتحمید عند المنام ابوداؤد نے نمبر ۲۹۸۸ فی الخراج باب بیان مواضع قسم الجنس  
 وسم ذوی القرنی اور نمبر ۵۰۶۲ فی الادب فی التبییح عند النوم میں روایت کیا ہے۔

قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بُسْبُى فَأَمَرَتْ فَاطِمَةَ أَنْ تَأْتِي  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْدِثُ  
قَالَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُطَحِّنُ وَ  
تَعْجِنُ بِيَدِهَا حَتَّى تَنْقَطُ  
فَانْطَلَقَتْ فَاطِمَةُ وَكَانَ يَوْمُ  
عَاشُورَاءَ فَلَمْ تَجِدِ النَّبِيَّ فَرَجَعَتْ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَلَمْ يَرْجِعْ  
حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَتْ عَاشُورَاءُ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ  
الْيَوْمَ إِلَيْكَ مِرَارًا تَطْلُبُكَ  
مُحَلٌّ ذَلِكَ لَا تَجِدُكَ، وَقَالَ فِي  
لَيْلَةِ بَارِذَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهَا الْيَوْمَ  
إِلَّا لِحَاجَةٍ فَخَرَجَ حَتَّى قَامَ  
عَلَى الْبَابِ قَالَ عَلِيُّ وَقَدْ اخَذْتُ  
أَنَا وَفَاطِمَةُ مَضَاجِعَنَا فَلَمَّا  
اسْتَأْذَنَ تَحَرَّكَتْ لَأَقُومَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا  
أَنْتُمَا عَلَى مَضَاجِعِكُمَا فَذْخَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی  
آئے تو میں نے فاطمہ الزہراء سے  
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
جاؤ اور آپ سے کام کاج کے لئے  
ایک خادم مانگ لو۔ علیؑ کہتے ہیں  
کہ فاطمہؑ خود اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں  
جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں  
چھالے پڑ گئے، چنانچہ فاطمہ (خادم  
مانگنے کے لئے) چلیں، اُسدن آپؐ  
کی باری اُم المؤمنین عائشہؓ کے  
ہاں تھی، فاطمہؑ نے وہاں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کو نہیں پایا، چنانچہ تین بار  
وہ آئیں مگر آپؐ سے ملاقات  
نہیں ہوئی، آپؐ عشاء کی نماز  
پڑھ کر گھر تشریف لائے تو عائشہؓ  
نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی فاطمہؑ  
کسی بار آج آپؐ کو تلاش کرتی ہوئی  
آئیں مگر آپؐ نہیں ملے، علیؑ کہتے ہیں  
یہ سردیوں کی رات تھی، نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا آج وہ ضرور  
کسی خاص کام سے آئیں ہوں گی

چنانچہ فاطمہ الزہرا کے گھر تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے حضرت علیؑ کہتے ہیں میں اور فاطمہ الزہری سوئے کے لئے اپنے بستر پر لیٹ گئے تھے جب آپؑ نے اندر آنے کے لئے اجازت طلب فرمائی تو میں اٹھنے کے لئے ہلا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھنے کی ضرورت نہیں تم دونوں اپنے بستر پر ہی رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے سر کے پاس بیٹھ گئے اور آپؑ نے اپنا ٹھنڈا قدم مبارک ان دونوں کے درمیان رکھا۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں آپؑ کے قدموں کی ٹھنڈک میرے سینے میں محسوس ہوئی، پھر آپؑ نے فرمایا، اے فاطمہ آج تم کس لئے میرے پاس آئی تھیں اٹھو! عرض کیا اے اللہ کے رسول! آج میں نے آٹا پیسا جس سے مجھے

فَجَلَسَ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا وَادْخَلَ قَدَمَيْهِ بَيْنَهُمَا مِنَ الْبُرْدِ قَالَ عَلِيُّ حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ الْيَوْمَ يَا فَاطِمَةُ قُلْتُ طَحَنْتُ الْيَوْمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى شَقَّ عَلَيَّ وَتَنَفَّطَتْ يَدَايَ فَأَتَيْتُكَ تَحْدِثُنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: قُلْتُ بَلَى قَالَ إِذَا اخَذُ شِمَاءُ مَضْجَعَكُمْ فَكَبِّرُوا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكْتُهُمَا مِنْدُ سَمْعُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَبِكَ مَا أَكْثَرُ مَا لَعَنَ صِفِّينَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ذَكَرْتُهَا مِنْ أَجْرِ الشَّجَرِ،

بہت تکان اور تکلیف ہوئی اور میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ آپ مجھ کو ایک خادم عنایت فرمادیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کی تم درخواست کرتے ہو؟ علیؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں ضرور بتائیے آپ نے فرمایا جب تم دونوں سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سُبْحَانَ اللہ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے، حضرت علیؓ کہتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے یہ وظیفہ کبھی نہیں چھوڑا۔ ابن الکور نے کہا صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑا۔

علیؓ نے کہا کہ صفین کی اخیر رات میں سحری کے وقت مجھے یاد آیا میں نے اسی وقت یہ وظیفہ پڑھ لیا۔

۴۳۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۴۳۹۔ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان  
أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ | کمرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحِلُّهُ | پاس فاطمہ الزہراءؑ ایک خادم مانگنے

(۴۳۹) بخاری نے ۹/۷۹ فی فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب علی بن ابی طالب اور دوسرے ابواب میں بھی، مسلم نے حدیث ۲۷۲۷ فی الذکر والدعاء بالتبیح اول النهار وعند النوم ترمذی نے حدیث ۳۴۰۵ فی الدعوات باب ماجاء فی التبیح والتبکیہ والتحمید عند المنام، ابو داؤد نے حدیث نمبر ۲۹۸۸ اور ۲۹۸۹ فی الخراج باب بیان مواضع قسم الجحس وسهم ذی القرنی اور نمبر ۶۲۰۵ فی الادب باب فی التبیح عند النوم احمد نے مسند ۱/۹۶ اور ۱۳۶۰، ۱۳۶۱ میں روایت کیا ہے۔

خَادِمًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ قَالَ تُسَبِّحُ حِينَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ مِنْ أَمَّا مَكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ بَيْنَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ عَلَى فَمَا تَرَكْتَهَا مِنْهُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيٍّ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيٍّ،

۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُلْنَا مِنْ يَصْحَبِهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَما

کے لئے حاضر ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار اللہ اکبر، چونتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔

علیؑ کہتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے میں نے ان کو پڑھنا نہیں چھوڑا کسی نے کہا جنگ صفین کی رات بھی؟ انھوں نے جواب دیا ہاں صفین کی رات بھی اس وظیفہ کو پڑھا

۴۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان ان کو ہمیشہ کیا کرے

(۴۰) البوداؤد نے حدیث نمبر ۶۵۰۶ فی الادب باب التَّبَسُّعِ عَنِ النَّوْمِ ترمذی نے نمبر ۳۴۰۳ باب ۱۱، نسائی نے ۴۷۳/۱ اور کتاب السُّوْبَابِ عَنِ النَّوْمِ بعد التَّبَسُّعِ، احمد مسند ۱۶۰/۲، ۴۵۶۱۲، ابن ماجہ نے حدیث ۹۲۶ فی اقامۃ الصَّلَاةِ باب مَا يُقَالُ بعد التَّبَسُّعِ، ابن حبان نے حدیث نمبر ۳۳۴۳ (مؤرد) فی الاذکار باب مَا يُقَالُ مِنَ الذِّكْرِ بعد الصَّلَاةِ۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا  
 قَلِيلٌ مِّنْ سَيِّئَةٍ أَحَدُكُمْ فِي دُفْنٍ  
 كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُحْمَدُهُ  
 عَشْرًا قَدْ لَكَ بِاللِّسَانِ مَحْمُودُونَ  
 وَمِائَةٌ وَبِالْمِيزَانِ أَلْفٌ وَ  
 خَمْسُمِائَةٌ وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ  
 إِلَى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ  
 ثَلَاثِينَ وَيُحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
 وَيُكَبِّرُ مِائَةً وَثَلَاثِينَ قَدْ لَكَ  
 مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ بِالْمِيزَانِ  
 فَأَيُّكُمْ يُخْطِئُ وَمُحَلَّ كُيُومِهِمْ أَلْفٌ  
 وَخَمْسُمِائَةٌ خَطِيبِي فَقَالَ  
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَا  
 نَحْصِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قِي  
 الشَّيْطَانُ أَحَدُكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ  
 فَيَنْدَرُهُ حَاجَةً كَذَا أَوْ حَاجَةً  
 كَذَا أَوْ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ  
 دَرَسَهُ حَاجَةً كَذَا أَوْ حَاجَةً  
 كَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
 وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ جنت میں جائے گا اور وہ بہت  
 آسان ہیں مگر ان پر عمل کر سوالے  
 بہت تھوڑے ہیں۔ ہر نماز کے  
 بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار  
 الحمد للہ، دس بار اللہ اکبر کہنا  
 (دن رات میں پانچوں نمازوں کے  
 بعد) زبان سے، یہ ایک سو پچاس بار  
 ہوئے اور (قیامت والے دن)  
 میزان میں ایک ہزار پانچ سو بار  
 ہونگے (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب  
 دس گنا ہوتا ہے) اور جب تم میں  
 سے کوئی شخص سونے کے لئے  
 اپنے بستر پر آئے تو تینتیس<sup>۳۳</sup> بار  
 سبحان اللہ، تینتیس<sup>۳۳</sup> بار الحمد للہ  
 اور چونتیس<sup>۳۳</sup> بار اللہ اکبر کہے تو  
 یہ تعداد میں سو بار ہوئے مگر  
 (قیامت والے دن) میزان میں  
 ایک ہزار بار ہونگے ہم میں سے  
 کون ہے جو روزانہ ایک پانچ سو  
 گناہ کرے گا؟ (یعنی گناہ کم ہونگے  
 نیکیاں بڑھ جائیں گی) ایک شخص

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ هُنَّ بَيْدَهُ، | نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ  
یہ عمل تو آسان ہے، پھر ہم کیوں اس پر عمل نہیں کریں گے؟ رسول اللہؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز کے بعد بیٹھا  
ہوتا ہے تو شیطان اس کو یاد دلاتا ہے کوئی کام یا حاجت وغیرہ،  
اور جب سونے لگتا ہے تو اس وقت بھی یہی صورت ہوتی ہے،  
یہاں تک کہ وہ ان تسبیحات کے پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتا ہے۔

عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا آپ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار فرما رہے تھے۔  
بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ ابْتَلَى بِالْأَهَاوِ قِيلَ يَرَاهَا فِي نَفْسِهِ  
نہند میں ڈرنے کی دُعا

۷۴۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكََا  
إِلَيْهِ أَهَاوِيلَ يَرَاهَا فِي نَفْسِهِ  
فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ  
فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
الَّتَامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ  
وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزِكَ

۷۴۱۔ محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آئے اور نہند  
میں ڈرنے کی شکایت کی، آپؐ  
نے فرمایا جب تم بستر پر آؤ تو یہ  
دُعا پڑھو۔ میں اللہ کے پورے  
کلموں کے ذریعے سے پناہ مانگتا  
ہوں اس کے غضب اور اس

(۷۴۱) میں ایک راوی ابی ہشام جس کا نام محمد بن محمد بن یزید الرفاعی الجلی ہے  
ذہبی کہتے ہیں بخاری کا قول ہے کہ اس راوی کے ضعف پر اجماع ہے لیکن حیثیت  
شواہد کی وجہ سے حسن کے درجے میں ہے الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۲۲۲

الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ، | کے عذاب اور اس کے بندوں کی بُرائی سے اور شیطانوں کی گمراہ کن چالوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

بَابُ مَا يَسْأَلُ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ مِنَ الثَّوْبِ

بستر پر سوتے وقت خوابوں سے متعلق (اللہ سے) سوال

۴۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ارَادَتْ النَّوْمَ  
تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
رُؤْيَا صَالِحًا صَادِقًا غَيْرَ  
كَاذِبٍ نَافِعٍ غَيْرِ ضَارٍّ ،  
وَكَانَتْ إِذَا قَالَتْ هَذَا أَقَدْ  
عَرَفُوا أَنَّهَا غَيْرُ مُتَكَلِّمَةٍ بِشَيْءٍ  
حَتَّى تَصْبَحَ أَوْ تَسْتَقِظَ مِنَ  
اللَّيْلِ ،

۴۲۲۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب وہ سونے کا ارادہ کرتیں تو یہ دعا پڑھتیں، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں اچھا نیک اور سچا خواب اسے جھوٹا نہ ہو نفع دینے والا ہو نقصان دینے والا نہ ہو۔ جب وہ یہ دعا پڑھتیں تو گھر والے سمجھ جاتے کہ اب وہ صبح یا جب رات کو ان کی آنکھ کھلے اس وقت تک کوئی بات نہیں کریں گی۔

تک کوئی بات نہیں کریں گی۔

۴۲۳۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت ہاتھ مبارک اپنے دایسے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ خیال فرماتے کہ شاید آج کی رات

۴۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْحَرِ مَا يَقُولُ  
حِينَ يَنَامُ وَهُوَ وَاضِعٌ يَدَهُ  
عَلَى خَدِّهِ الْيُسْخَرِ وَهُوَ يَرَى

(۴۲۲) حافظ کہتے ہیں یہ حدیث موقوف ہے اور صحیح الاسناد ہے۔

اَنْتَ مَبِيتٌ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ اَللّٰهُمَّ  
 رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ  
 الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبِّ  
 كُلِّ شَيْءٍ مُّنْزِلَ التَّوْرَةِ وَ  
 الْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ فَارِنُ  
 الْحَبِّ وَالنَّوَى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
 كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اِخْلُدُ بِنَا صِيَّتِهِ  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَكَيْسَ  
 قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ  
 فَكَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ  
 الظَّاهِرُ فَكَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ  
 وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَكَيْسَ دُونَكَ  
 شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ  
 وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ،

ہی رفیقِ اعلیٰ سے ملاقات ہو جائے  
 سوتے وقت سب سے آخر میں  
 آپ یہ دعا پڑھتے اے اللہ سالو  
 آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے  
 رب ہمارے رب اور ہر ایک  
 چیز کے رب، توراۃ، انجیل اور  
 فرقان کے اُتارنے والے، دانے  
 اور گھٹلی کے بھاڑنے والے یعنی  
 (اُگانے والے) ان سب چیزوں  
 کی برائی سے جن کی پیشانی کے بال  
 تو پکڑے ہوئے ہے (یعنی جو  
 تیرے قبضہ قدرت میں ہیں) تیری  
 پناہ چاہتا ہوں اے اللہ! تو ہی  
 سب سے پہلے ہے پس تجھ سے پہلے  
 کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی سب

سے پیچھے ہے پس تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی ظاہر ہے پس

(۷۴۳) اس کے راوی ثقہ ہیں اور ابو ہریرہؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے چنانچہ سلم نے  
 حدیث ۲۷۱۳ فی الذکر باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع، ابوداؤد نے نمبر ۵۰۵  
 فی الادب باب ما یقول عند النوم ترمذی نے حدیث ۳۳۹۶ فی الدعوات باب من لا عیة  
 عند النوم، ابن ماجہ نمبر ۳۸۷۳ فی الدعاء باب ما یعوبہ اذا اوی الی فراشه، احمد  
 نے مسند ۳/۲۸۱، ۴۰۴ اور ۵۳۲ میں روایت کیا ہے۔

تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے پس تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ہے تو ہمارے قرض کو ادا فرما دے اور محتاجی سے ہمیں نکال کر غنی فرما دے۔

۴۴۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَوَى  
إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَ  
شَيْطَانٌ فَقَالَ الْمَلَكُ اللَّهُمَّ  
اخْتِمْ خَيْرٌ وَقَالَ الشَّيْطَانُ  
اللَّهُمَّ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ  
اللَّهُ عَمْرٍو جَلَّ ثَمَرُ مَا بَاتَ  
الْمَلَكُ يَكْلُوهُ -

۴۴۴۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی سوئے  
کے لئے اپنے بستر پر آتا ہے تو ایک  
فرشتہ اور شیطان اس کی طرف  
لیپکتے ہیں۔ فرشتہ دعا کرتا ہے کہ  
اے اللہ! یہ اپنے دن کے حصے کو  
خیر کے ساتھ پورا کرے اور شیطان  
کہتا ہے اس کا اختتام شر پر ہو،  
پس اگر وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہوا

سوجاتا ہے تو فرشتہ اسکی حفاظت کرتا ہے۔

۴۴۵۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۵۔ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان

(۴۴۴) پیشی مجمع ۱۰/۱۲۰ کہتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اسکے راوی صحیح  
والے راوی ہیں اور ابن ابی عمیر بن سامی ثقہ ہے نسائی نے عمل الیوم واللیلہ ۸۵۳  
میں اسے طویل روایت بخلیجے اور حاکم نے ۵۴۸ میں اسے صحیح کہا ہے ووافقه  
الذہبی ابن حبان نے نمبر ۲۳۶۶ (موارد میں) روایت کیا ہے۔

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَأْوِي إِلَى  
فِرَاشِهِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ مَن  
كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَأْخُذُ  
مَضْجَعَهُ إِلَّا وَجَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ بِهِ مَلَكَ لَا يَدْعُ شَيْئًا  
يَقْرُؤُ بِهِ وَيُوْذِيهِ حَتَّى يَهْبِ  
مِنْ نَوْمِهِ مِثْلَ هَبِّ

بندہ سونے کے لئے اپنے بستر پر  
آئے پھر اللہ عزوجل کی کتاب  
قرآن مجید کی کوئی سورۃ پڑھ لے تو  
اللہ عزوجل اس کی حفاظت کیلئے  
ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے کہ  
جب بھی وہ سو کر اٹھے اس کے  
جاگنے تک کوئی نقصان اور ضرر

دینے والی چیز (یا جانور) اس کے قریب نہیں آتے۔  
باب کراہیۃ التَّوْمِ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بغیر سو جانے کی کراہت

۴۶۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: مَنْ اصْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ  
يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَتْ  
عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ عِزَّةٌ وَجَلَّ تَرَةً،

۴۶۶ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سونے  
کے لئے) بستر پر لیٹے اور اس وقت  
اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرے تو اللہ

(۴۵) ترمذی نے حدیث ۳۴۰۴ فی الدعوات باب سوال الثبات فی الامرا احمد نے مسند  
۱۲۵/۴ میں روایت کیا ہے اس کی اسناد میں بنی حنظلہ کا آدمی جھول ہے، نووی  
نے اذکار نمبر ۲۸ اور البانی نے ضعیف الجامع حدیث ۵۲۳۲ میں اسے ضعیف کہا ہے۔  
(۴۶) ابو داؤد نے حدیث نمبر ۵۸۵۶ فی الادب باب کراہیۃ ان یقوم الرجل من مجلسه  
ولای ذکر اللہ اور نمبر ۵۰۵۰ فی الادب باب ما یقال عند النوم میں روایت کیا ہے،  
اس کی اسناد حسن ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ نمبر ۷۸۔

عزوجل کی طرف سے اس پر بے برکتی اور نافرمانی ہوتی ہے۔  
**بَابُ مَا يَقُولُ مَنْ يَفْتَرُ عَنِّي مَنَامًا**

جو نیند میں گھبراہٹ اور ڈر محسوس کرے

۴۷۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ  
 أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ  
 أَنَّهُ يَفْتَرُ عَنِّي مَنَامًا فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ  
 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ  
 مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ  
 عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ  
 وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَقَالَ هَذَا هَبْ  
 عَنْهُ فَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُعَلِّمُهَا مَنْ  
 أَطَاعَ الْكَلَامَ مِنْ وَلَدِهِ

۴۷۷۔ عمرو بن شعیب اپنے دادا  
 عبد اللہ بن عمروؓ سے بیان کرتے ہیں  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
 شخص حاضر ہوئے اور انھوں نے  
 نیند میں ڈر جانے کی شکایت کی،  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب تم اپنے بستر پر سونے کے  
 لئے آؤ تو یہ دعا پڑھو۔ میں اللہ کے  
 تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا  
 ہوں، اس کے غضب، اس کے عذاب  
 اور اس کے بندوں کی برائی سے اور  
 شیطانوں کی گمراہ کن چالوں سے  
 اور اس بات سے کہ وہ میرے

(۴۷۷) احمد نے مسند ۲/۱۸۱، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۹۳ فی الطب باب کیف  
 الرقی، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۵۱۹ فی الدعوات باب ۹۱ روایت کی ہے اس میں ابن اسحاق  
 کا غنفع ہے لیکن موطا امام مالک میں انہی کی حدیث اس کے لئے شاید ہے چنانچہ  
 یہ حدیث حسن ہے دیکھئے الاحادیث الصحیحہ للالبانی نمبر ۲۶۲ حاکم نے بھی اسے  
 روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔

وَمَنْ لَمْ يُطِقْ كَتَبَهَا فَعَلَّمَهَا عَلَيْهِ | پاس حاضر ہوں انہوں نے یہ دُعا پڑھی تو نیند میں ڈر جانے کی شکایت جاتی رہی۔ چنانچہ عبداللہ بن عمروؓ اپنے سمجھ دار بولنے والے بچوں کو یہ دُعا سکھایا کرتے تھے (تاکہ سوتے وقت اس کو پڑھ لیا کریں) اور جو نابالغ بچے ہوتے جن سے یاد نہیں ہو سکتا تھا تو ان کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی شکل میں گلے میں ڈال دیتے تھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصَابَهُ الْأَرَقُّ

رات میں بے چینی اور نیند نہ آنے کی دُعا

۴۲۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَقًّا أَصَابَنِي فَقَالَ قُلْ: اللَّهُمَّ غَارِبِ النَّجُومُ وَهَدَايَتِ الْعَيُّونُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ

۴۲۸۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو۔  
دُعا: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں آرام

(۴۲۸) حافظ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ابن سنی اور ابوالاحمد بن عدی نے الکامل میں، طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے ہمیں عمرو بن حصین حرانی متروک سے اس کے متعلق ابن ابی حاتم کہتے ہیں میرے والد ابی حاتم اور ابو ذرعتہ نے اسکی حدیث نہیں بیان کی، دارقطنی کہتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے اور اسکے شیخ محمد بن عبد اللہ بن علاشہ بھی مختلف فیہ ہے الفتوحات ۳/۱۷۷۔ میں کہتا ہوں ذہبی نے یہ حدیث میزان میں ذکر کی ہے اور اسے عمرو بن حصین کے مناکیر میں ذکر کیا ہے



یا قِیْوْمْ اِهْلًا لِّیْلَیْ وَ اَنْتُمْ عِیْنِیْ | لینے لگیں تو ہمیشہ زندہ اور قائم  
فَقُلْتُهَا فَادْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ | رہنے والا ہے تجھ کو نیند اور اونگھ  
عِیْیَ مَا کُنْتُ اَجِدُ ، | نہیں آتی ، اے ہمیشہ زندہ اور

ہمیشہ خلق کی تدبیر میں قائم رہنے والے تو میری رات کو آرام سے  
کاٹ اور میری آنکھ کو نیند عطا فرما دے۔ زید کہتے ہیں میں نے  
جب یہ دعا پڑھی تو اللہ عزوجل نے میری بے خوابی کی شکایت  
درود فرمادی۔

۷۴۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی | ۷۴۹۔ خَالِدُ بْنُ وَلِیْدٍ بَانَ کَرْتَبِیْ  
ابْنِ حَبَّانَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ | انھیں نیند نہ آنے کی تکلیف  
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یُؤْرِقُ | ہوئی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ  
اَوْ اَصَابَهُ اَرْقٌ فَشَکَا اِلٰی | سے اپنا یہ دکھ بیان کیا، آپ  
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ | نے انھیں حکم دیا کہ سوتے وقت  
فَاَمَرَهُ اَنْ یَّتَعَوَّذَ عِنْدَ | یہ دعا پڑھا کریں۔

مَنْ اَمَرَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ | دعاء: اللہ کے پورے کلموں کے  
مِنْ غَضَبِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ | ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں اور  
وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ | اس کے غضب و غصہ اور اس  
وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ - | کے عذاب اور اس کے بندوں کی

ہجرتی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے

(۷۴۹) شیخ البانی الاحادیث الصحیحہ حدیث ۲۶۴۲ میں لکھتے ہیں اسکے راوی  
ثقف ہیں مگر علی بن محمد بن عامر کو میں نہیں جانتا لیکن حدیث محمد بن سحاح  
عن عمرو بن شعیب عن ابنہ اسکے لئے شاہد ہے دیکھئے الفتاویٰ ۳/۱۷۹،

پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

**ف۔** رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے جو بیقراری اور بے چینی ہوتی ہے اور طبیعت پریشان ہوتی ہے اسوقت اگر مندرجہ بالا دعائیں پڑھ لی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بے خوابی کی تکلیف جاتی رہے گی۔ نیند نہ آنے کے سلسلے میں خالد ابن ولید سے ایک اور دُعا بھی مروی ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم وہ پڑھو تو نیند آجائے، یہ دُعا پڑھو :

۲۴۹۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ	۲۴۹۔ اے اللہ ساتوں آسمانوں
السَّبْعِ وَمَا اَصْلَتْ وَرَبَّ	اور ان چیزوں کے رب جن پر انھوں
الارضین وَمَا اَقْلَتْ وَرَبَّ	نے سایہ ڈالا ہے اور زمینوں کے
الشَّیْطَانِ وَمَا اَظْلَتْ کُن لِّی	رب اور ان چیزوں کے جن کو
جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ	انھوں نے اُٹھایا ہے اور پروردگار
اِنْ یَفْطُرْ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ اَوْ	شیطانوں کے اور ان لوگوں کے جن
اِنْ یَغْطِیْ عِزًّا جَارًا وَتَبَارَکَ	کو انھوں نے گمراہ کیا ہے۔ اپنی تمام
اَسْمَکَ	مخلوق کی بُرائیوں سے مجھ کو بچالے

یعنی اس بات سے کہ مجھ پر کوئی ظلم و زیادتی کرے۔ تیری پناہ چاہنے والا غالب ہو کر رہے گا اور تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے۔

(۲۴۹۔ ب) طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اچھی سند سے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن سابط نے خالد سے نہیں سنا ہے۔

اُمّ المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بے چین ہوتے تو قرآن کی ان آیات کی تلاوت فرماتے :  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے سب پر غالب ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے اور سب پر غالب اور سب کو بخشنے والا ہے۔ سورہ ص آیت ۶۵، ۶۶۔ نسائی اور حاکم نے مستدرک روایت کیا ہے منتخب کثر العمال ص ۷۶ ج ۳ (خيار الدعوات)

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ

جب رات کو آنکھ کھل جائے تو اللہ کی پاکی بیا کرے

۴۵۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ

۴۵۰۔ عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وقت جس کی آنکھ کھل جائے وہ یہ پڑھے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اصل بادشاہت اسی

(۴۵۰) بخاری نے ۳۳/۳ فی التہجد باب فضل من تعار من الليل فصلى، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۱۱ فی الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا انتبه من الليل، ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۶۰ فی الادب باب اذا تعار من الليل، ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۷۸ اور احمد نے مسند ۳۱۳/۵ میں روایت کیا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
رَبِّ اغْفِرْ لِي إِلَّا غُفِرَ لَكَ  
فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ قَبِلْتَ صَلَاتَهُ  
فضل و کرم کے بغیر میرے اندر نیک کام کرنے اور برے کام سے بچنے  
کی کوئی طاقت و ہمت نہیں ہے (پھر دعا مانگے) اے اللہ! مجھ کو  
بخشدے تو وہ دعا قبول ہوگی اور اسے بخش دیا جائے گا پھر اگر وہ کھڑا  
ہوا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو نماز مقبول ہوگی۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا رَمِيعَةُ بْنُ  
كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كُنْتُ أَرِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَبَدَّ  
بِوَضُوئِهِ وَطَهْرِهِ لِحَاجَتِهِ  
وَكَانَ يَقُولُ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ  
سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ وَسُبْحَانَ  
رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ الْهُوَى، ثُمَّ

۷۵۱۔ ربیعہ بن کعب سلمیٰ بیان  
کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے (حجرے کے) پاس  
سوتا تھا اور آپ کو وضو اور حجت  
کے لئے پانی دیتا تھا۔ جب رات  
کو آپ اٹھتے تو دیر تک فرماتے  
رہتے میرا رب پاک ہے، اسی  
کے لئے سب تعریف ہے۔ میرا

(۷۵۱) اس کے راوی ثقہ ہیں ولید بن مسلم مدلس ہے نسائی نے عمل الیوم ولیلہ  
حدیث نمبر ۸۶۲ ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۸۷۹، احمد نے سند ۷۴/۵۷ مسلم نے  
نمبر ۴۸۹، ابوداؤد نے نمبر ۱۳۲۰، ترمذی نے فی جامع الدعوات حدیث ۳۴۱۶  
میں مختصراً روایت کیا ہے۔

يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ | رب پاک ہے اسی کے لئے سب  
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ | تعریف ہے، پھر دیر تک فرماتے  
الْهَوَى، يَعْنِي الطَّوِيلَ مِنَ اللَّيْلِ | سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو  
تمام جہان کا پالنے والا ہے، یعنی  
رات کو آپ بہت دیر تک اس طرح اللہ کی پاکی بیان فرماتے رہتے۔

۷۵۲ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ ثَوْرٍ أَنَّ | ۷۵۲ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان  
أَبَاهُ تَزَيَّرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ | کرتے ہیں انھوں نے رسول اللہ  
حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ | صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا | آپ نے فرمایا جب اللہ عز و جل  
أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعَبْدِ | مسلمان بندے کی (ننید کی حالت  
الْمُسْلِمِ نَفْسَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَبَسَّحَ | میں) روح کو ٹاڈ دیتا ہے (یعنی  
وَأَسْتَخْرَهُ وَدَعَاهُ تَقْبِلَ مِنْهُ | روح قبض نہیں ہوتی بلکہ زندہ  
رہتا ہے) پھر وہ اللہ کی تسبیح اور  
اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی

دُعا وغیرہ قبول ہوتی ہے۔  
۷۵۳ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ | ۷۵۳ - انس بن مالک بیان کرتے ہیں  
قَالَ بَيَّعْتُمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ | ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | کی مبارک مجلس میں بیٹھے ہوئے

(۷۵۲) حافظ تقریب میں کہتے ہیں اسکی اسناد میں سعید بن زری منکر الحدیث ہے  
امام نووی نے کتاب الاذکار نمبر ۳ میں اسے ضعیف کہا ہے البانی ضعیف  
الجامع حدیث ۸۱۷ میں اس حدیث کو ضعیف جداً کہتے ہیں۔

قَالَ يَطْلَعُ الْآنَ رَجُلٌ مِّنْ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُطْلِعَ رَجُلٌ مِّنْ  
 الْأَنْصَارِ يَنْطَفِئُ نَجِيتَهُ مِّنْ  
 مَّاءٍ وَصَوْتُهُ مُتَعَلِّقٌ نَّعْلَيْهِ  
 فِي يَدَيْهِ الشَّمَالِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ  
 الْعَدَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ  
 رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُطْلِعَ  
 ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثَالِ مُوَيْتِيهِ  
 الْأُولَى فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدَا قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ رَجُلٌ مِّنْ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُطْلِعَ ذَلِكَ  
 الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ مَرْتَبَتِهِ  
 الْأُولَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ  
 فَقَالَ إِنِّي غَاصِبْتُ أَرْضِي  
 فَأَقْسَمْتُ إِلَّا أَدْخَلَ عَلَيَّ  
 ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ  
 تَأْوِسَنِي إِلَيْكَ حَتَّى يَجِلَّ

تھے آپ نے فرمایا ابھی ایک جنتی  
 آدمی آئے گا چنانچہ انصار کا ایک  
 شخص آیا جس کی ڈاڑھی سے وضو  
 کا پانی ٹپک رہا تھا اور اپنے بائیں  
 ہاتھ میں اپنی جوتیاں ٹکائے  
 ہوئے تھا دوسرے دن بھی (آپ  
 کی مجلس میں ہم بیٹھے تھے) رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تمہارے  
 تمہارے پاس ایک جنتی شخص  
 آئے گا پھر وہی انصاری شخص  
 اسی پہلے دن کی طرح آیا تیسرے  
 دن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یہی فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس  
 ایک جنتی شخص آئے گا اور پھر  
 وہی انصاری صحابی پہلی حالت  
 میں آئے، جب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اٹھ گئے (آپنی مبارک  
 مجلس برخاست ہوئی) تو عبد اللہ  
 بن عمرو بن عاص اس آدمی کے  
 پاس گئے اور کہا بھئی میری اپنے  
 والد کے ساتھ کچھ بات ہو گئی ہے

اور میں نے (غصہ میں) قسم کھائی ہے کہ میں تین رات تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر تم چاہو تو میں یہ تین راتیں تمہارے پاس گزار لوں تاکہ میری قسم پوری ہو جائے انھوں نے کہا ہاں (تم یہ راتیں میرے پاس گزار لو) انش کہتے ہیں عبد اللہ بن عمرو نے بتایا کہ اس شخص کے ساتھ انھوں نے ایک یا تین راتیں گزاریں عبد اللہ نے انھیں نہیں دیکھا کہ وہ رات کے کسی حصے میں بھی تہجد وغیرہ کے لئے کھڑے ہوئے ہوں ہاں اتنا ضرور دیکھا کہ جب وہ اپنے بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ عز و جل کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے اٹھتے اور اچھی طرح وضو کرتے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں

يَمِينِي فَعَلْتُ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ  
أَنْسُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ  
عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّ إِذَا بَاتَ  
مَعَهُ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَ لَيَالٍ  
فَلَمْ يَرَهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً  
غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا انْقَلَبَ إِلَى فِرَاشِهِ  
ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبَ  
حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ  
فَيُسَبِّحُ الْوُضُوءَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
غَيْرَ أَنِّي لَا أَسْمَعُ يَقُولُ إِلَّا  
خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتْ الثَّلَاثُ  
الَّتِي إِلَى كِدْتُ أَحْقَرُ عَمَلَهُ  
قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٍ وَلَا  
هَجْرَةٍ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي ثَلَاثَةِ فُجَاهٍ لَسَ

(۷۵۳) احمد نے مسند ۳/ ۱۶۶، ۲۵۶، ۳۸۰ روایت کی ہے حافظ عراقی تخریج الاحیاء ۳/ ۱۸۷ میں لکھتے ہیں اسے احمد نے صحیحین کی شرط پر اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے اور انھوں نے ان النصارى صحابی کا نام سعد بتایا ہے۔ اس کی سند میں ابن لہمیۃ ہے۔

يُطْلِعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِّنْ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَظْلَعَتْ أَنَّكَ  
 تِلْكَ الثَّلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَرَدَتْ  
 أَنْ أَوْحِيَ إِلَيْكَ فَأَنْظَرَهُمْ مَّا  
 فَكَّرَ أَرَأَيْكَ تَعْمَلُ كَثِيرَ عَمَلٍ  
 فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ فَانْصَرَفْتُ  
 عَنْهُ فَلَمَّا وَثَيْتُ دَعَانِي فَقَالَ  
 مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتُ غَيْرَ آتِي  
 لَا أَحَدٌ فِي نَفْسِي غَلَّا لِأَحَدٍ  
 مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا أَحْسَدُهُ  
 عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ لِيَأَيَّاهُ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: وَهَذِهِ الْبَيِّنَةُ  
 بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِي لَا يُطِيقُ  
 مُطِيقٌ -

نے ان کی زبان سے خیر کا کلمہ ہی سنا  
 اور کچھ نہیں۔ پھر جب مجھے ان کے  
 پاس تین راتیں ہو گئیں تو میں نے  
 کوئی خاص رات کو عبادت کرتے  
 ہوئے انہیں نہیں دیکھا، یعنی تہجد  
 وغیرہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا پھر  
 (میں نے انہیں اصل صورت حال  
 سے آگاہ کیا) اسے عبد اللہ بات  
 یہ ہے کہ میرے اور میرے والد  
 کے درمیان کوئی خاص ناراضگی  
 اور دوری نہیں ہے لیکن میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 تین بار تین مجلسوں میں سنا تھا  
 آپ نے فرمایا تھا (لوگوں) تمہارے  
 پاس ابھی ابھی ایک جنتی آدمی کی گواہی  
 پھر تینوں بار تم ہی آئے تو میرا

خیال ہوا کہ میں تمہارے پاس رہوں اور تمہارے رات کے خاص  
 عمل دیکھوں تو میں نے تو تمہارا کوئی خاص عمل نہیں دیکھا، پھر وہ  
 کیا عمل ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے  
 جنتی ہونے کی خوشخبری دیدی ہے۔ (انہوں نے جواب دیا میرے  
 عمل تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں گیفنگو ہونے



کے بعد میں ان کے پاس سے جانے لگا تو انھوں نے مجھ کو بلایا اور مجھ سے کہا میرے شرب و روز کے اعمال تو دہری ہیں جو تم نے دیکھے ہیں مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں کسی مسلمان کے بارے میں اپنے دل میں کسی قسم کا بغض و دشمنی نہیں رکھتا اور جیسا اللہ نے نعمتوں سے نوازا ہے نہ ان پر حسد و کینہ رکھتا ہوں، عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا بس یہی وہ عظیم صفت ہے جس کی وجہ سے آپؐ نے تمہیں جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے اور یہی وہ صفت ہے جس کی ہر ایک شخص طاقت نہیں رکھتا۔

۵۴۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ الْعَبْدُ عَلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضَجَ مِنْ الْأَرْضِ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَإِنْ قَلَبَ فِي لَيْلِهِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَتُهُ

۵۴۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی رات کو سونے کے لئے اپنے بستریا زمین پر جہاں بھی اس کا ٹھکانا ہے سوتا ہے پھر رات میں جب کبھی وہ سیدھی یا الٹی کر وٹ لیتے ہوئے (آنکھ کھلنے پر) یہ پڑھتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عباد کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لئے ساری بادشاہت اور ساری تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے

(۵۴۷) سبکی اسناد میں یعقوب بن حم ہر ابن عدی کہتے ہیں سند میں یہی کمزوری کا سبب ہے

اَنْظُرُوا اِلَى عَبْدِي هَذَا اَلَمْ  
يَنْسِئِيْ فِيْ هَذَا اَلْوَقْتِ اَشْهُلَكُمْ  
اِنِّىْ قَدْ رَحِمْتُهُ وَغَفَرْتُ لَهٗ  
دُخُوْبَهٗ، اور وہی مارتا ہے وہ زندہ ہے،  
اسے کبھی فنا نہیں ہے ساری خیر و  
بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ  
ہر ایک چیز پر قادر ہے اللہ عزوجل

اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو یہ اس وقت  
بھی مجھے نہیں بھولا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے اس پر رحم فرمایا اور اس  
کے گناہوں کو بخش دیا۔

۵۵۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا  
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ  
قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ  
وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ  
زِدْنِىْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ  
اِذْ هَدَيْتَنِىْ وَهَبْ لِىْ مِنْ  
لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ  
۵۵۵۔ اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان  
فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے  
اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں ہے تو پاک ہے۔  
اے اللہ! میں اپنے گناہ کی معافی  
تجھ سے چاہتا ہوں اور تیری رحمت  
کا امیدوار ہوں۔ اے اللہ! میرے  
علم کو زیادہ فرما دبرکت دے اور  
ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو

(۵۵۵) ابوداؤد نے حدیث نمبر ۵۰۶۱ فی الادب مایقول الرجل اذا تعار من لیل  
حافظ تقریب میں کہتے ہیں اسکی اسناد میں عبداللہ بن الولید تمیمی بصری لبین الحدیث ہے  
باقی اسکے راوی ثقہ ہیں چنانچہ ابن حبان نے حدیث نمبر ۳۳۵۹ میں اسے صحیح کہا ہے  
حاکم نے ۵۴۰/۱ ووافقه الذہبی۔

گمراہ نہ فرما، اور اپنی خاص رحمت مجھ پر عنایت فرما، بیشک تو ہی عنایت فرمائے والا ہے۔

۴۵۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَعْزِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

۴۵۶۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو قدس کی یہ آیات تلاوت فرماتے۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا اور سب پر غالب ہے جو کچھ آسمانوں

زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے وہ ان سب کا رب ہے اور سب پر غالب اور سب کو بخشنے والا ہے۔

۴۵۷ عَنْ ابْنِ جُرَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِيعَةَ بِنْتِ حَزْنٍ وَهِيَ تَتَنَزَّلُ فِي بَيْتِهَا فَسَمِعَتْهُ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

۴۵۷۔ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴۵۶) نسائی نے عمل الیوم واللیلہ حدیث ۸۶۴ میں روایت کی ہے، البانی صحیح الجامع حدیث نمبر ۴۵۶۹ میں اسے صحیح کہتے ہیں۔

(۴۵۷) ابوداؤد نے حدیث ۴۹۲ فی الصلاة باب الدعاء ترمذی نے ۳۷۱ فی الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، احمد نے مسند ۳۶۰ ابن ماجہ نے ۳۸۷ فی الدعاء باب اسم اللہ الاعظم ابن حبان ۳۸۳ (موارد) اور صحیح کہا ہے حاکم نے ۵۰۴/۱ ووافقه الذہبی یہ حدیث صحیح ہے۔ حافظ مقدسی کہتے ہیں اس باب میں اس سے زیادہ عمدہ اسناد کی اللہ حدیث نہیں ہے۔

علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے  
گزرے جو اس طرح دعا کر رہے  
تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری  
نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں،  
بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ  
تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی عباد  
کے لائق نہیں ہے تو اکیلا ہے  
بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا  
ہو نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ  
کوئی اس کے برابر کا ہے۔ اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْلِ  
يَدًا عَوْ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
بِاسْمِكَ يَا حَيُّ أَشْهَدُ أَنَّكَ  
أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاسْمِهِ الَّذِي  
إِذَا دُعِيَ بِهِ اجَابَ،

کی یہ دعا رسد کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ عزوجل  
کے اس نام (اسم عظم) کے ساتھ دعا کی ہے کیونکہ جب اس نام کے  
ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔

و: یہ دعا پڑھ کر دنیا و آخرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے

۷۵۸۔ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِلٍ الْهَمْدِيِّ | ۷۵۸۔ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ جَهَنِّي بَيَان  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا | کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۷۵۸) مسلم نے نمبر ۸۱۴۲ فی صلاة المسافرين باب فضل قراءة المعوذتين، البؤاؤد  
نے نمبر ۱۴۶۲ فی الصلاة باب فی المعوذتين، نسائی نے ۸/۲۷۱ فی افتتاح الصلاة بالبؤاؤد  
فی الصبح بالمعوذتين اور ۸/۲۵۱-۲۵۲، الاستعاذة فی فاتحة الحمد نے مسند ۱۲۴/۱  
۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۸، ۲۰۱ روایت کی ہے مزید جامع الاصول نمبر  
۶۲۷۰ میں اس حدیث کی روایات دیکھی جاسکتی ہیں۔

أَقُوْدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَقْبَةُ  
أَلَا أُعَلِّمُكَ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ  
قَرَأَهُمَا النَّاسُ قُلْتُ بَلَى  
يَا أَبِیْ وَ أُوْحِیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
فَقَرَأَ عَلَیَّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ  
الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ  
قَالَ فَلَمَّا أَقِمْتِ الصَّلَاةُ  
صَلَاةُ الصُّبْحِ قَرَأِ بِهِمَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ مَرَرْنِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِ  
يَا عَقْبَةُ اقْرَأْهُمَا كَلَّمَا  
نِعْمَتْ وَقَمِئْتُ ،

کی میں سواری چلا رہا تھا، آپ  
نے فرمایا، اے عقیبہ! میں تمہیں  
دو بہترین سورتیں نہ سکھا دوں؟  
میں نے عرض کیا، اے اللہ کے  
رسول! میرے ماں باپ آپ  
پر قربان ہوں ضرور سکھائیے، آپ  
نے قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ  
اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو  
تلاوت فرمایا، جب صبح کی نماز  
کے لئے اقامت ہوئی تو آپ  
نے ان دونوں سورتوں کو تلاوت  
فرمایا، پھر آپ میرے پاس سے  
گزرے تو فرمایا، اے عقیبہ! تم  
نے ان سورتوں کو کیا سمجھا یعنی

یہ سورتیں نہایت فائدے اور بڑی فضیلت والی ہیں۔ ہر بار سوتے  
وقت اور اٹھتے وقت ان سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔

۷۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ  
إِلَى الصَّلَاةِ مَرَجَ جَوْفَ  
الْإِصْبِلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ

۷۵۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم رات کو تہجد کیلئے جب  
اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے  
تھے، اے اللہ! سب تعریفیں

تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمان و زمین کا اور ان لوگوں کا جو ان میں ہیں نور ہے سو تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین کا اور ان لوگوں کا جو ان میں ہیں قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین کا اور ان لوگوں کا جو ان میں ہیں رب ہے۔ تو ہی حق ہے تیرا قول حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے جنت حق ہے، جہنم حق ہے قیامت حق ہے، اے اللہ میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور میں نے تیری ہی طرف رجوع کیا اور میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں سے)

الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ  
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّوْمُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ  
الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ  
الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ  
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ  
حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اسَلَمْتُ وَ  
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَالْيَاكُفْتُ  
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَرَالَيْتُكَ  
حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدْ مَنُتُ  
وَمَا أَخْشَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا  
أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ،

(۷۵۹) بخاری نے ۲/۳-۴، فی قیام اللیل باب التہجد فی التوحید باب قولہ تعالیٰ  
یُریدون ایدوا کلام اللہ، مسلم نے نمبر ۷۹۹ فی الصلاة المسافرين باب الدعاء فی  
صلاة اللیل وقیامہ، البوداؤد نے نمبر ۷۷۷ فی الصلاة باب ما جاء من الاستفتاح بہ  
الصلاة من الدعاء، ترمذی نے نمبر ۳۴۱۸ فی الدعوات باب ما جاء فی الدعاء  
عند افتتاح الصلاة باللیل میں روایت کیا ہے۔

جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لئے آیا اب تو میرے وہ گناہ معاف فرما دے جنہیں میں نے پہلے کیا ہے اور وہ گناہ بھی جو مجھ سے آئندہ ہونگے اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جنہیں میں نے چھپ کر کیا ہے اور وہ گناہ بھی جنہیں میں نے کھل کر کیا ہے تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا شَرِيفُ الْهَوَازِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبْرَ عَشْرٍ أَوْ حَمْدَ عَشْرٍ أَوْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا

۷۶۰۔ شریف ہوزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں امّ المؤمنین عائشہ کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو نماز شروع کرتے وقت کونسی دعائیں پڑھتے تھے؟ امّ المؤمنین نے جواب دیا جب آپ رات کو نماز کے لئے جاگتے

(۷۶۰) ابو داؤد نے نمبر ۵۰۸ فی الادب باب ما يقول اذا أصبح نسائی نے ۲۸۴/۸ فی الاستعاذۃ من ضيق المقام يوم القيامة اور نسائی نے ہی عمل اليوم والليلة نمبر ۸۷۱ ابن ماجہ نے ۱۱۳۵۶ ابن حبان نے ۶۴۹ (موارد) میں روایت کیا ہے اس کی اسناد میں راوی بقیہ بن ولید مدلس عن الضعفاء ہے مگر یہ اس وقت ہے جب اسکا سماع واضح نہ ہو مگر یہاں اسکا سماع واضح اور صریح ہے دیکھئے شرح علی الترمذی لابن رجب ۳۷۰/۱ اور الاحادیث الصحیحہ للالبانی فی حدیث ۸۱۶ اس میں ایک راوی شریف ہوزنی مجہول ہے مگر ابو داؤد نے کتاب الصلوة حدیث ۷۶۱ میں ایک دوسری سند سے سبحان الملك القدوس عشر اور دون الاستعاذۃ من ضيق الدنيا ان الفاظ کے بغیر ذکر کیا ہے اور یہ اسناد صحیح ہے۔

وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ | تو دس بار اللہ اکبر کہتے، دس بار  
عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَكَذَا | الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ  
عَشْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ | وحمدہ کہتے، دس بار سبحان الملک  
مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ | القدوس کہتے دس بار استغفار کرتے  
الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَسْتَقْفِرُ | دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار  
الصَّلَاةُ، | یہ دعا مانگتے اے اللہ! میں دنیا  
کی تنگی اور آخرت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ نماز شروع  
کرتے تھے۔

۷۶۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ | ۷۶۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ | بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَبُحُّ | علیہ وسلم کے پاس میں ایک رات  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | رہا، جب آپ نیند سے جاگے تو  
فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَامَ إِلَى | وضو کر نیچے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی  
طَهْوَرَةٍ فَاخْتَذَ سِوَاكًا فَاسْتَاكَ | مسواک لی پھر مسواک کی اور پھر

(۷۶۱) سکے راوی ثقر بن بخاری نے ۱۸۹/۱ فی العلم باب بھر فی العلم فی الوضو باب  
اتخفيف فی الوضو اور باب قرۃ القرآن بعد الحدث اور دوسرے ابواب میں روایت کیا ہے  
مسلم نے ۷۶۳ فی صلاة المسافرين باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ ابو داؤد  
نے ۵۸۱ فی الطہارہ باب السواک لمن قام من اللیل، وفی الصلاة باب الرحلیین  
یوم احد ہما صاحبہ کیف یقدمان اور باب صلاة اللیل، نسائی نے ۳۳۶/۳ فی  
قیام اللیل باب ذکر الاختلاف علی حذیب بن ابی ثبات فی حدیث ابن عباس فی التوبہ  
مزید روایات الحدیث جامع الاصول حدیث نمبر ۱۴۹۷ میں دیکھئے۔



ان آیات کی تلاوت فرمائی: بیشک  
آسمان و زمین کا بنانا اور رات دن  
کا بدلتے رہنا اس میں عقل والوں  
کے لئے نشانیاں ہیں پھر آپؐ  
تلاوت کرتے ہوئے اس سورت  
کے قریب الاختتام پہنچے یا سورت  
ختم فرمائی پھر وضو فرمایا پھر

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: اِنْ فِي  
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاٰخِثَاتِ  
الْبَیِّنٰتِ وَالتَّهَارِیَاتِ الْاُولٰٓئِی  
الْاٰکِبٰتِ، حَتّٰی قَارَبَ اَنْ  
یَّخْتَمَ فِی السُّوْرَةِ اَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ  
تَوَضَّآ فَاَتٰی مُصَلًّا وَوَصَلٰی  
رَكَعَتَیْنِ،

مُصَلَّے پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی۔

۷۶۲۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں اللہ عزوجل دو آدمیوں  
پر خوش ہوتا ہے ایک تو وہ آدمی  
جو اپنے ساتھیوں کی طرح گھوڑے  
پر سوار ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے  
اس کے ساتھی تو ہزیمت اٹھاتے ہیں  
مگر یہ ثابت قدمی سے مقابلہ کرتا ہے  
اگر یہ مارا گیا تو شہید ہوا اور اگر  
بچ گیا (غازی بنا) تو اللہ عزوجل  
اس پر ہنستا ہے (خوش ہوتا ہے)

۷۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَضْحَكُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلَيْنِ  
رَجُلٌ لَفِيَ الْعَدُوَّ وَهُوَ عَلَى  
فَرَسٍ مِنْ أَمْثَلِ خَيْلِ أَصْحَابِهِ  
فَانْهَزَ مُوَاوِثَتْ فَإِنْ قُتِلَ  
أُسْتُشْهِدَ وَإِنْ بَقِيَ قُتِلَ لَكَ  
الَّذِي يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
إِلَيْهِ، وَرَجُلٌ قَامَ فِي جَوْفِ  
اللَّيْلِ لَا يَعْلَمُ بِهِ فَتَوَضَّآ

(۷۶۲) پیشی مجمع ۲/۲۵۵ میں کہتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر میں موقوفہ روایت کیا ہے  
اس میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرنیوالے راوی ابو عبیدہ پر کچھ کلام ہے،  
دیکھئے شرح علل الترمذی للحافظ ابن رجب ۱/۲۹۸،

فَاسْبِغْ الوُضوءَ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ  
وَمَجَّدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْتَحَ  
الْقُرْآنَ فَذَلِكَ الَّذِي يَضْحَكُ  
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ ، يَقُولُ  
أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي فَإِنَّمَا  
لَا يَرَاهُ عَيْنِي -

اور دوسرے وہ آدمی جو رات کی  
تنہائی میں کھڑا ہوتا ہے اللہ کے  
علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے  
پھر یہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح  
وضو کرتا ہے پھر اللہ کی حمد و  
شمار کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
پر درود بھیجتا ہے اور قرآن مجید

پڑھنا شروع کرتا ہے یہ وہ آدمی ہے جس پر اللہ عز و جل ہنستا ہے اور  
فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو کہ اس وقت میرے علاوہ کوئی اسے  
نہیں دیکھ رہا ہے -

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَنْظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ  
رات کو آسمان کی طرف دیکھ کر دعا پڑھنا

۶۲۳ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ مَا مَضَى  
مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ  
ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: إِنَّ  
فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

۶۲۳ - عبد اللہ بن عباس بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رات کا کچھ حصہ گزارنے کے بعد  
اٹھے پھر آسمان کی طرف دیکھا  
اور آل عمران کی یہ آیت تلاوت  
فرمائی یقیناً آسمانوں اور زمین کا  
بنانا اور رات دن بدلتے رہنا

(۶۲۳) ابن سنی کی اسناد میں بہالت اور ضعف ہے لیکن دوسری روایات سے  
یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے حدیث ۶۲۲ کی تخریج اور صحیح الجامع حدیث ۷۷۱،

اس میں عقل والوں کے لئے  
نشانیوں ہیں، پھر آپ نے یہ دعا  
پڑھی، اے اللہ! میرے دل  
کو منور فرما دے، میری آنکھوں  
میں بھی نور اور میرے کانوں  
میں بھی نور عنایت فرما، میرے  
دائیں اور بائیں روشنی عطا،  
فرما، میرے آگے، میرے پیچھے  
میرے اوپر، میرے نیچے ہر جگہ  
روشنی عطا، فرما اور قیامت

وَاحْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
لَا يَأْتِ لَأُولَى الْأَسْبَابِ، ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قُلُوبِي  
نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي  
سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَسِينِي  
نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ  
بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي  
نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَ  
مِنْ تَحْتِي نُورًا وَأَعْظَمْ لِي  
نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

والے دن میرے لئے نور کو (زیادہ) بڑا کر دے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ عَنْ فِرَاشِهِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ عَادَ الْبَيْتَ  
بِستری سے اٹھنے کے بعد جب دوبارہ آئیں تو یہ دعا پڑھیں

۷۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں  
سے کوئی شخص رات کو اپنے  
بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ  
بستر پر آئے تو اسے چاہئے اپنی  
چادر کے پلو سے اسے جھاڑے

۷۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ  
عَنْ فِرَاشِهِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ  
عَادَ الْبَيْتَ فَلْيَنْفِضْ بِصُفْتِهِ  
إِزَارَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا  
خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ

(۷۶۴) اس حدیث کی تخریج حدیث علیہ میں گزر چکی وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ  
وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ  
أَرْفَعُهَا إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي  
فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ رَدَدْتَهَا  
فَاخْطُفْهَا مِمَّا تَحْفَظُ بِهِ  
أَحَدًا مِّنَ الصَّالِحِينَ ،

کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس بستر  
پر اس کی عدم موجودگی میں کوئی  
جانور وغیرہ آگیا ہو؟ پھر داہنی  
کمر وٹ پر بیٹھے اور یہ دُعا پڑھے ،  
دُعاء : اے اللہ ! میں تیرے  
مبارک نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر  
پر ڈالتا ہوں اور تیری ہی مہربانی و مدد سے اسے اٹھاؤں گا اگر  
تو میری روح (سوئے کی حالت میں) قبض فرمائے تو اس پر رحم فرما  
اور اگر تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ پھر جسم میں آجائے) تو اسکی حفاظت  
فرما جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

۵ : دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ نے وتر کے بعد یہ دُعا پڑھی۔

۶۵۵ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَشَّ عِنْدَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَتْ أَسْمَعًا إِذَا  
فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِمَا فَتَبَوَّأَ  
مُضْجِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْنِي

۶۵۵ - حضرت علی بن ابی طالبؑ  
بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس گزاری میں نے سنا جب  
آپؐ نماز سے فارغ ہو کر اپنے بستر  
پر تشریف لائے تو آپؐ یہ دُعا

(۶۵۵) ابو داؤد نے ۱۴۲۷ فی الوتر باب القنوت فی الوتر ترمذی نے ۳۵۱ فی الدعوات  
باب فی دعا الوتر نسائی نے ۲۴۹/۳ فی قیام اللیل باب الدعاء فی الوتر اور نسائی  
ہی نے عمل الیوم واللیلہ ۱۹۱ ابن ماجہ نے ۱۱۴۹ فی اقامۃ الصلاۃ باب ماجاء  
فی القنوت فی الوتر میں روایت کی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

اَعُوْذُ بِمَعَاذِكَ مِنْ عَفْوِكَ  
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ  
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَللّٰهُمَّ لَا  
اَسْتَطِيْعُ ثَنَاءً عَلَيْكَ فَكُوْنْ  
حَرِصْتُ وَلَكِنْ اُشْنِيْ عَلَيْكَ  
كَمَا اُشْنِيَتْ عَلٰى نَفْسِكَ  
پڑھ رہے تھے، اے اللہ! میں  
تیرے عذاب سے تیری عافیت  
کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری ناراضگی  
سے تیری رضا مندی کی پناہ چاہتا  
ہوں اور تجھ سے (یعنی تیرے عذاب  
سے) تیری پناہ چاہتا ہوں، اے  
اللہ! میں پورے شوق اور حرص

کے باوجود تیری تعریف کی کما حقہ طاقت نہیں رکھتا، بس میں تیری  
ایسی ہی تعریف کرتا ہوں جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔  
باب کا یقول إذا وافق ليلة القدر

ليلة القدر کی دعاء

۷۶۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنْ عَلِمْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَاذَا  
أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي  
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ  
الْحَفُوْكَ اَعْفُ عَنِّيْ  
۷۶۶۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ  
بیان فرماتی ہیں میں نے عرض کیا  
اے اللہ کے رسول! میں شب قدر  
کے حصول میں اس رات کیا دعاء  
پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعاء  
پڑھا کرو، اے اللہ! تو معاف

(۷۶۶) ترمذی نے حدیث ۳۵۰۸ فی الدعوات باب ۱۵ اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے  
احمد نے مسند ۶/۱۷۱، ابن ماجہ نے ۳۸۵۵ فی الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافیت  
نووی نے اذکار ۵۸۲ اور صحیح کہا ہے حاکم نے ۵۳۰/۱ وقرہ الذہبی اور البانی  
نے صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۲۹۹ میں ذکر کی ہے۔

کرنے والا مہربان ہے، معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ مَا يُحِبُّ  
جب اچھے خواب دیکھے تو اللہ کی تعریف بجا کرے

۷۶۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ وَمِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَتَكَلَّمْ فِيهَا فَإِنَّهَا لَا تَصُرُّهُ۔  
۷۶۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھے پسندیدہ نیک خواب دیکھے تو ایسے خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتے ہیں پس چاہیے کہ اس خواب پر اللہ کی تعریف کرے اور اسے (اپنے پسندیدہ شخص سے) بیان بھی کرے اور اگر اس کے برعکس برا خواب دیکھے تو

وہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تو چاہیے اسی بُرائی سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا) اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب اسے کچھ نقصان نہیں دیگا۔

(۷۶۷) بخاری نے ۳۲/۱۲ فی التَّعْبِيرِ باب الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ اور باب إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ فَلَا يَحْبِيحُ ہا ولا یدکرہا، ترمذی نے حدیث نمبر ۳۴۴۹ فی الدعوات باب مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا یُحِبُّ ہا میں روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ

برے خواب دیکھنے پر اَعُوذُ پڑھنا چاہیے

۷۶۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرَضْتُ حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَامْثُلْ عَنِ يَسَادَةِ ثَلَاثًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -

۷۶۸۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں ایسے خواب دیکھتا تھا کہ جو (خوف اور دہشت کی وجہ سے) مجھے بہا کر دیتے تھے پھر میں نے ابوقتادہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے اپنے پسندیدہ شخص کے سامنے بیان کرے اور اگر بُرا خواب دیکھے تو

(۷۶۸) بخاری نے ۷۶۸/۱۰ فی الطب باب النفث فی الرقۃ اور بد الخلق باصفۃ البلیس و جنودہ اور فی التفسیر باب الرؤیا من اللہ اور باب الرؤیا الصالحۃ جز من سترہ و اربعین جز ۱ من النبوة اور باب من رأى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام اور باب الحلم من الشیطان فاذا حلم فلیبصق عن یسارہ اور باب اذا رأى ما یکرہ۔ فلا یخبر بہا ولا یدکرہا۔ اور مسلم نے ۲۲۶۲ فی الرؤیا ترمذی نے ۲۲۸۸ فی الرؤیا باب ما جاء اذا رأى فی المنام ما یکرہ ابو داؤد نے ۵۰۲ فی الادب باب ما جاء فی الرؤیا میں روایت کیا ہے۔

کسی کے سامنے بیان نہ کرے (بلکہ اسی وقت) اس خواب کی بُرائی سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے) اور تین بار اپنے بائیں جانب تھکاردے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں دیگا (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)

۷۶۹ - ابوبررہ رضی اللہ عنہ  
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: "اِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ  
 رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَقُلْ عَنْ  
 يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَقُلْ  
 اَللّٰهُمَّ رَافِيَ اَعْوُدِيكَ مِنْ  
 عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ  
 الْاَحْلَامِ فَإِنَّهَا لَا تَكُونُ  
 شَيْئًا"

۷۶۹ - ابوبررہ رضی اللہ عنہ  
 بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بے  
 خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ تین بار  
 اپنی بائیں جانب تھکاردے پھر  
 یہ دعا پڑھے۔ "اے اللہ! میں  
 شیطان کی چالوں سے اور برے  
 خوابوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں  
 کیونکہ وہ کچھ نہیں ہے (تو وہ  
 شے نہ ہے۔"

خواب اسے کوئی نقصان نہیں دے گا)

ف: انسان جب خواب میں نا پسندیدہ چیز دیکھے تو تین بار

(۷۶۹) حافظ کہتے ہیں ابن سنی کی اس روایت میں ادریس بن یزید اودی اپنے  
 والد اور وہ ابوبررہ سے روایت کرتے ہیں اور ادریس متروک نہیں ہے مگر اس سند میں  
 انقطاع ہے میں کہتا ہوں اسمیں ایک رادی مسیب بن شریک ہے یحییٰ کہتے ہیں  
 یہ معتبر نہیں ہے۔ مسلم اور ایک جماعت کہتی ہے یہ متروک ہے البانی ضعیف الجامع  
 حدیث ۵۹۷ میں اسے ضعیف جداً لکھتے ہیں۔



بائیں جانب تھکا کر دے اور تین بار شیطان اور اسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے، روایات میں مختلف الفاظ ہیں۔ تھکا کرنا، پھونکنا، تھوکنا اور یہ تینوں تھوک کی درجہ بدرجہ قسمیں ہیں۔ بصق اس طرح تھوکنے کو کہتے ہیں جس میں تھوک بہت ہو اور تفل جس میں تھوڑا تھوک ہو اور نفث جس میں فقط تھوک کی پھینٹیں نکلیں۔

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ رُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ مِمَّا يَكْرَهُ  
برے خواب کو کسی سے ذکر نہیں کرنا چاہیے

۴۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عَزَازِيَّ جَاءَكَ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ وَأَنَا أَتْبَعُهُ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تَحْبِرْ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ۔  
۴۰۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا تھا جب اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا شیطان نے اسے خواب میں تجھ سے کھیلتا ہے

(۴۰) مسلم نے ۲۲۶۸ (۱۳۵) نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ ۹۱۲ ابن ماجہ نے ۳۹۱۲ حاکم نے ۳۹۲/۴ میں روایت کیا ہے۔

اسے لوگوں سے بیان نہیں کر کیونکہ بیان کرنے سے نقصان ہوگا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَعْبَرَ الرُّؤْيَا

خواب کی تعبیر بتانا اور دُعا دینا

۷۷۱۔ عَنِ ابْنِ زَمِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا فَيَقُولُ: "هَلْ رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا؟" فَقَالَ ابْنُ زَمِيلٍ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ: "خَيْرٌ تَلَقَّاكَ وَشَرٌّ تَوَقَّاكَ وَخَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لَكُمْ إِنَّا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَقْصَصُ" وَذَكَرَ الْحَدِيثَ،

۷۷۱۔ ابن زمل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے چہرہ انور کا رخ صحابہ کی جانب فرماتے اور آپ اچھے خواب سننا اور ان کی تعبیر بتانا پسند فرماتے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ابن زمل کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں نے خواب دیکھا ہے، آپ نے یہ دُعا دی تم بھلائی پاؤ گے اور

(۷۷۱) اس کی اسناد ضعیف جداً ہے ابن علان الفتوحات الربانیہ ۱۹۳/۲ میں کہتے ہیں اس کی سند میں سلیمان بن عطار منکر الحدیث ہے، ابن حبان کہتے ہیں اس نے مسلمہ بن جہنی سے منکھرت باتیں روایت کی ہیں اب مجھے معلوم نہیں حدیث کے کمزور ہونیکا اصل سبب سلیمان ہے یا مسلمہ؟ اور مسلمہ کے شیخ ابو شجعة بن ربیع کا نام اور حال بھی معلوم نہیں ہے، ذہبی نے یہ حدیث میزان میں نقل کر لی ہے اور اسے سلیمان بن عطار کے مناکیر میں شمار کیا ہے۔

برائی سے بچو گے ہمیں بھلا! پہنچے گی اور ہمارے دشمنوں کو برائی ملے گی سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے (پھر آپ نے فرمایا:)

۷۷۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي جَالِسٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ وَمَعِيَ دَوَاةٌ وَقِرْطَاسٌ وَأَنَا أَكْتُبُ مِنْ أَوَّلِ صَاحِ حَتَّى بَلَغْتُ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتُ لِلدَّوَاةِ وَالْقِرْطَاسِ وَالشَّجَرَةِ وَسَمِعْتُهُنَّ يَقُلْنَ فِي سَجُودِهِنَّ: اللَّهُمَّ احْطُطْ بِهَا وَزُرْهَا وَاحْضُرْ بِهَا شُكْرًا وَاعْظِمْ بِهَا أَجْرًا وَعَلَّانَ كَمَا كُنَّ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتُ وَخَيْرًا»

۷۷۲۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا ہوں۔ میرے پاس قلم دوات کاغذ ہے اور میں سورہ ص کو شروع سے لکھ رہا ہوں جب میں لکھتے لکھتے سجدے کی آیت "قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ..... خَيْرًا رَأَيْتُ وَأَنَا اب" پر پہنچا تو قلم کاغذ اور درخت سجدے میں گر گئے اور میں نے سنا کہ وہ سجدے میں یہ دعا کر رہے ہیں اے اللہ! اس سجدے کے ذریعے گناہوں کو مٹا دے اور اس کے

۷۷۲۔ الفتوحات ۱۹۳/۲ میں ہے حافظ کہتے ہیں راوی سعید بن ابی بردہ محمد بن عبید اللہ عزمی ضعیف جدا ہے، حاکم کہتے ہیں اسکے متروک ہونے پر علماء حدیث کا اجماع ہے، ذہبی میزان میں لکھتے ہیں یہ شعبہ کے شیوخ میں سے ہے اور اسکے ضعیف ہونے پر علماء کا اجماع ہے لیکن یہ شخص نیک اور صالح تھے۔

يَكُونُ، مَمْنٌ وَنَامَتْ عَيْنُكَ  
تَوْبَةً يَجِيْ ذِكْرُكَ تَرْقُبُ  
عِنْدَهَا مَغْفِرَةٌ وَنَحْرُ  
تَرْقُبُ مَا تَرْقُبُ

ذریعے شکر کی توفیق عنایت فرما  
اور اس کے ذریعے اجر ثواب  
کو زیادہ فرما پھر وہ قلم، کاغذ،  
درخت اپنی پہلی حالت پر واپس

آگئے، جب میں سو کر اٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے یہ  
دُعادی تو نے اچھا خواب دیکھا اور بہتری ہوگی، تو سوئے اور تیری  
آنکھیں سوئیں، نبی داؤد علیہ السلام کی توبہ تجھے یاد فرمائی تو اللہ  
کی مغفرت کا اُمیدوار رہ اور ہم بھی (اللہ کی رحمت و مغفرت کے)  
اُمیدوار ہیں جس رحمت و مغفرت کا تو اُمیدوار ہے۔

ف: آپ نے خواب کی تعبیر بتائی کہ تمہارا خواب بہت اچھا ہے  
اور دعا بھی دی کہ تمہیں اچھی نیند آئے اور تم اچھے خواب دیکھتے  
رہو۔ خواب میں انھوں نے سورہ ص لکھی اور سجدے کے مقام  
پر کاغذ، قلم درخت کو سجدہ کرتے دیکھا اس مقام پر حضرت  
داؤد علیہ السلام کا واقعہ ہے اور ان کی توبہ کا ذکر ہے اور ان پر  
اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت کا ذکر بھی ہے آپ نے دعا  
کی کہ جس طرح اللہ نے داؤد علیہ السلام پر رحمت و مغفرت فرمائی  
اسی طرح ہم اور تم بھی اس کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ حضرت  
داؤد علیہ السلام کے واقعہ کی مزید تفصیل کے لئے سورہ ص  
آیت نمبر ۲۲، ۲۳، ۲۴ کی تفسیر کتب تفاسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائصِ حمید سونے جاگنے میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول رات میں آرام فرماتے اور نصف آخر کے اول حصے میں اٹھ جاتے۔

آپ شروع رات میں جب نیند کا غلبہ ہوتا سیدھی کروٹ پر اس طرح سوتے کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیدھا رخسار رکھ لیتے اور تین بار یہ دعا پڑھتے رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، آپ کسی شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا یا سوتا ہوا دیکھتے تو بہت ناراض ہوتے۔

آپ کھجور کی چھال، بھرے ہوئے چمڑے کے گدے پر، چٹائی پر، ٹاٹ پر یا بان کی بنی ہوئی چارپائی پر، صرف چمڑے پر، سیاہ کپڑے اور کبھی زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

آپ کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

آپ عشاء سے پہلے کبھی نہیں سوتے تھے۔

آپ رات کو ایسے ٹھہر میں آرام نہیں فرماتے تھے کہ جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہوتا۔

آپ اگر بحالتِ جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کر کے سو جاتے۔

آپ سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔

اگر رات کے کسی حصے میں آپ کی آنکھ کھلتی تو قضاہ حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سو جاتے۔

سونے سے پہلے کوئی دوسرا کپڑا تہ بند وغیرہ باندھتے اور کرتا اُتار کر ٹانگ دیتے پھر آرام فرماتے۔

آپ کے سر پرانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے۔

آپ سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلانی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو بار لگاتے اور آخری ایک سلانی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے۔

آپ سوتے وقت اہل بیت سے کچھ گفتگو فرماتے کبھی گھر کے متعلق اور کبھی عام مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔

آپ کا ہر رات یہ معمول مبارک تھا کہ تکیہ پر سر رکھنے کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ان سورتوں کی تلاوت فرما کر دونوں ہاتھوں میں پھونک لیتے پھر انھیں پورے بدن مبارک پر جہاں تک ہاتھ جاتا پھیر لیتے اور ہاتھوں کو سر اور چہرے سے نیچے کی جانب پھیرنا شروع کرتے اس طرح تین بار کرتے۔

